

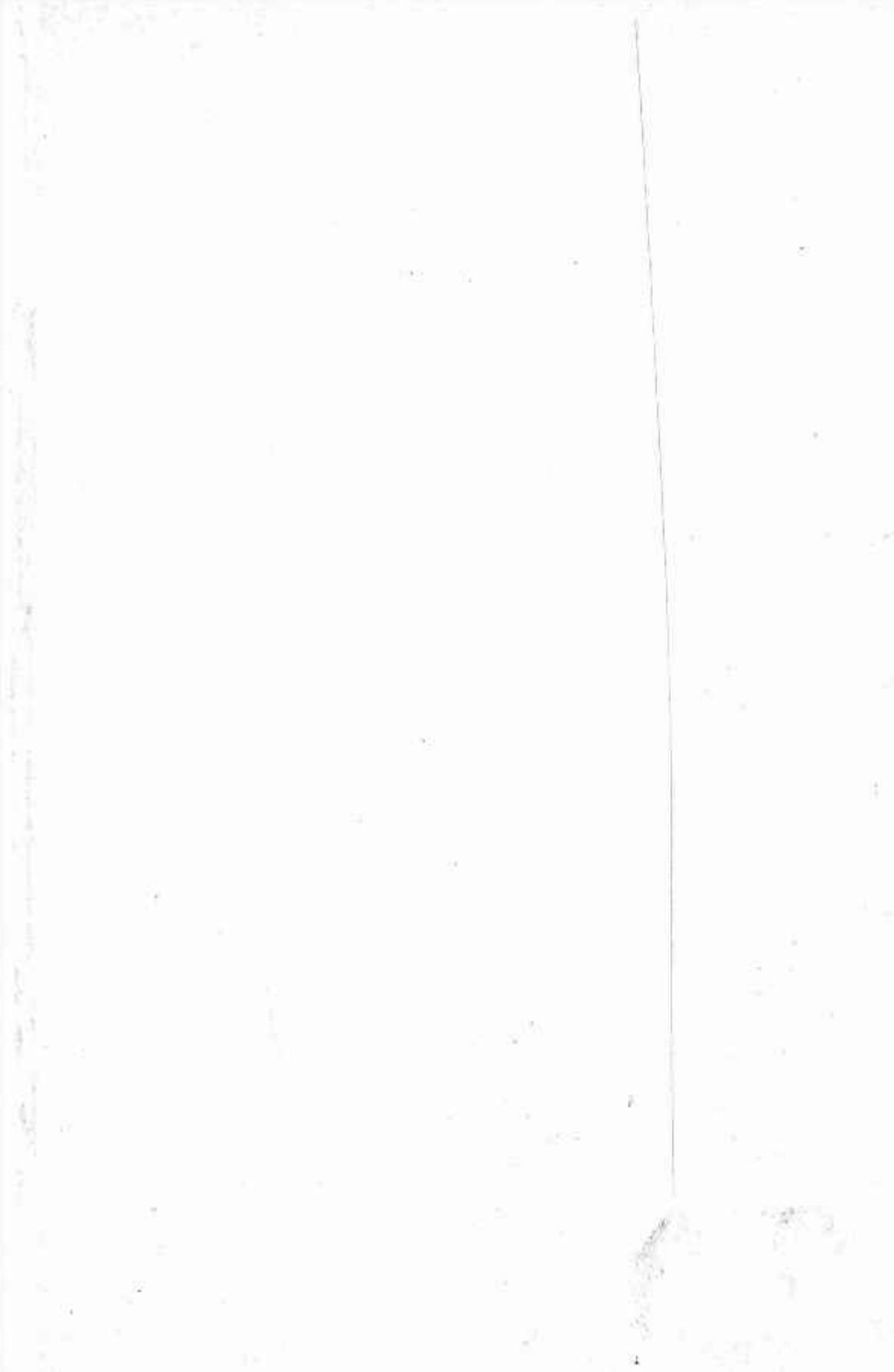
# اہلبیت علیہم السلام

## قرآن و سنت کی روشنی میں

تألیف: آقاي محمد محمدی رے شہری



مؤسسہ امام لیتنظری



Acc No. 10,2869 Date 26/3/09

Section..... Status.....

D.D. Class.....

NAJAFI BOOK LIBRARY

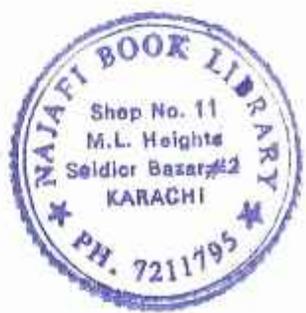
NAJAFI BOOK LIBRARY

D.D. Class.....

Section.....

D.D. Class.....

NAJAFI BOOK LIBRARY





# اہلبیت علیہم السلام

## قرآن و سنت کی روشنی میں

تألیف: آقای محمد محمدی رے شہری



مؤسسہ امام المنتظر علیہ السلام

نام کتاب..... اہلیت قرآن و سنت کی روشنی میں  
 تالیف..... آقائی محمد محمدی رے شہری  
 ترجمہ..... علامہ ذیشان حیدر جوادی  
 کمپوزنگ..... سید نجم عباس نقوی  
 لیتوگرافی و چاپ..... جزائری - شریعت  
 تلفن : ۷۷۴۳۳۰۰

ناشر..... مؤسسہ امام المنتظر (عج)  
 چاپ..... اول ۱۳۸۲ھ  
 شمارہ شاہک..... ۷ - ۳۰ - ۷۴۰۸ - ۹۶۴  
 تیراژ : ۱۰۰۰



مؤسسہ امام المنتظر

خیابان انقلاب - کوچه ۱۷ - روبروی مسجد گذر قلعه

قم - ایران ص - پ : ۲۶۸۳ - ۲۷۱۸۵ تلفاکی : ۷۷۲۵۶۲۰ : تلفن : ۷۷۲۶۷۶۰ : همراہ : ۲۱۲۰۹۲۵ - ۰۹۱۱

E-mail: Montazar12@Hotmail.com

اللهم

صلى على

محمد و

آل محمد



## حرف ناشر:

اہل بیتؑ کی اہمیت و عظمت دین مقدس اسلام میں روز روشن کی طرح عیاں ہے اس موضوع کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر کتاب و سنت میں موجود آیات و روایات کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے کتاب مذکور کی ایک اہم خصوصیت یہ کہ معتبر شیعہ سنی کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ روایات ذکر کی گئی ہیں۔

ہم کتاب کے مؤلف جناب حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ آقا محمدی رے شہری کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے کتاب کتاب کا اردو ترجمہ شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی انشاء اللہ عامۃ الناس کے بھرپور استفادہ میں یہ کتاب کلیدی کردار ادا کرے گی۔

کتاب کا ترجمہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم نے فرمایا تا ہم کتاب کے جدید عربی ایڈیشن میں بعض مطالب کا اضافہ تھا جن کا ترجمہ مؤسسہ امام المنتظر (عج کی جانب سے شامل کر دیا گیا ہے۔

مؤسسہ امام المنتظر (عج) علمی حلقوں میں تقریباً ایک نیا نام ہے تاہم مؤسسہ نے اپنی بساط کے مطابق مختصر مدت میں اردو قارئین کے لئے چند اہم کتابیں شائع کی ہیں جن میں مفاہیح البیان کا اردو ترجمہ، عدالت اجتماعی، پیام امام زمان، وغیرہ شامل ہیں۔

اس کے علاوہ مؤسسہ نے عربی فارسی اور انگلش زبانوں میں بھی ابھی تک مجموعی طور پر پچیس (۲۵) کتب شائع کی ہیں۔

مؤسسہ امام المنتظر (عج)

قم المقدس ایران



## ﴿ فہرست ﴾

	.....	مقدمہ ناشر
۱۷	.....	کچھ آیت تطہیر سے متعلق
۱۹	.....	رمز مسلمین
۱۹	.....	غالیوں سے برائت
۲۰	.....	داستان مصائب اہلبیت <small>علیہم السلام</small>
۲۰	.....	امت اسلامیہ کی بیدار مغزی
۲۲	.....	قسم اول
۲۲	.....	مفہوم اہلبیت <small>علیہم السلام</small>

۲۳	..... فصل اول
۲۳	..... ازواج پیغمبر اکرم ﷺ اور مفہوم اہلبیت علیہم السلام
۲۳	..... ۱۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۲۹	..... (۲) عائشہ
۳۲	..... آیت تطہیر کا نزول بیت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۳۳	..... فصل دوم اصحاب پیغمبر اور مفہوم اہلبیت
۳۳	..... ۱۔ ابوسعید خدری
۳۴	..... ۳۔ ابوالحمراء
۳۴	..... ۴۔ ابویعلیٰ انصاری
۳۵	..... ۵۔ انس بن مالک
۳۵	..... ۷۔ ثوبان
۳۷	..... ۸۔ جابر بن عبد اللہ انصاری
۳۸	..... ۹۔ زید بن ارقم
۳۸	..... ۱۰۔ ازینب بنت ابی سلمہ
۳۹	..... ۱۱۔ اسعد بن ابی وقاص
۴۱	..... ۱۲۔ صبیح مولیٰ ام سلمہ

- ۱۳۔ عبداللہ بن جعفر ..... ۴۲
- ۱۵۔ عمر بن ابی سلمہ ..... ۴۴
- ۱۶۔ عمر بن خطاب ..... ۴۴
- ۱۷۔ واثلہ بن الاسقع ..... ۴۵
- فصل سوم اہلبیت اور مفہوم لفظ اہلبیت ..... ۴۶
- فصل چہارم ..... ۵۲
- اہلبیت پر پیغمبر اکرم کا سلام اور ان کے لئے مخصوص حکم نماز ..... ۵۶
- تحقیق احادیث سلام پیغمبر اسلام ..... ۵۹
- قسم اول ..... ۵۹
- قسم دوم ..... ۶۰
- قسم سوم ..... ۶۰
- فصل پنجم ..... ۶۳
- عدو آئمہ اہلبیت علیہم السلام ..... ۶۳
- تحقیق احادیث عدو آئمہ علیہم السلام ..... ۶۷
- فصل ششم: ..... ۷۲
- اسماء آئمہ اہلبیت ..... ۷۲

۷۶	.....	قسم دوم
۷۶	.....	معرفت اہلیت <small>علیہ السلام</small>
۷۲	.....	فصل اول
۷۷	.....	قیمت معرفت اہلیت <small>علیہ السلام</small>
۸۲	.....	فصل دوم
۸۲	.....	مقام اہلیت <small>علیہ السلام</small>
۸۲	.....	مثال سفینہ
۸۵	.....	مثال باب طہ
۸۷	.....	۳۔ مثال خانہ خدا
۸۸	.....	۴۔ مثال نجوم فلک
۸۹	.....	۵۔ مثال دو چشم
۹۰	.....	فصل سوم
۹۰	.....	آگاہی از عدم معرفت اہلیت <small>علیہ السلام</small>
۹۳	.....	احادیث تنبیہ کی تحقیق
۹۹	.....	فصل چہارم
۹۹	.....	روز قیامت منزلت اہلیت <small>علیہ السلام</small>

- قسم سوم ..... ۱۰۳
- خصائص اہل بیت ..... ۱۰۳
- فصل اول ..... ۱۰۴
- اہم ترین خصوصیات ..... ۱۰۴
- ۱۔ طہارت۔ ..... ۱۰۴
- ۲۔ ہم پلہ قرآن ..... ۱۰۹
- تحقیق حدیث ثقلین ۱۔ سند حدیث ثقلین ..... ۱۲۰
- تاریخ حدیث ثقلین ۱۔ سند حدیث ..... ۱۲۳
- ۳۔ خلفاء اللہ ..... ۱۲۴
- ۴۔ خلفاء النبی ﷺ ..... ۱۲۶
- ۵۔ اوصیاء نبی ﷺ ..... ۱۲۷
- ۶۔ پیغمبر اسلام کے محبوب ترین ..... ۱۳۲
- ۷۔ افضل خلائق ..... ۱۳۳
- ۸۔ مباہلہ میں شرکت ..... ۱۳۶
- ۹۔ اولوال الامر ..... ۱۳۹
- ۱۰۔ اہل الذکر ..... ۱۴۲

- ۱۳۵ ..... ۱۱۔ حافظین دین
- ۱۳۶ ..... ۱۲۔ ابواب اللہ
- ۱۳۷ ..... ۱۳۔ عرفاء اللہ
- ۱۳۹ ..... ۱۴۔ ارکان زمین
- ۱۵۰ ..... ۱۵۔ ارکان عالم
- ۱۵۱ ..... ۱۶۔ امان اہل ارض
- ۱۵۲ ..... ۱۷۔ معدن رسالت
- ۱۵۴ ..... ۱۸۔ ستون حق
- ۱۵۵ ..... ۱۹۔ امرء الکلام
- ۱۵۶ ..... صلح و جنگ پیغمبرؐ
- ۱۵۸ ..... ۲۱۔ آغاز و انجام دین
- ۱۶۱ ..... ۲۲۔ ان کا قیاس ممکن نہیں ہے
- ۱۶۳ ..... فصل دوم
- ۱۶۳ ..... جامع خصوصیات
- ۱۶۷ ..... ۳۱۹۔ امام حسین علیہ السلام بروز عاشورہ
- ۱۶۸ ..... ۳۲۰۔ امام زین العابدین علیہ السلام (خطبہ دربار یزد)

- ۱۷۶ ..... قسم چہارم
- ۱۷۶ ..... علم اہل بیت علیہم السلام
- ۱۷۷ ..... فصل اول خصائص علوم
- ۱۷۷ ..... ۱۔ خزانہ دار علوم الہیہ
- ۱۷۸ ..... ۲۔ ظرف علم الہی
- ۱۸۰ ..... ۳۔ ورثہ علوم انبیاء
- ۱۸۳ ..... ۴۔ ان کی حدیث حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے
- ۱۸۴ ..... ۵۔ اعلم الناس
- ۱۹۰ ..... ۶۔ راسخون فی العلم
- ۱۹۲ ..... ۷۔ معدن رسالت
- ۱۹۵ ..... ۸۔ زندگانی علم
- ۱۹۷ ..... فصل دوم
- ۱۹۷ ..... ابواب علوم اہلبیت علیہم السلام
- ۱۹۷ ..... ۱۔ علم الکتاب
- ۲۰۰ ..... ۲۔ تاویل قرآن
- ۲۰۳ ..... ۳۔ اسم اعظم

- ۲۰۴ ..... ۴- جملہ لغات
- ۲۰۸ ..... ۵- منطق الطیر
- ۲۱۰ ..... ۶- ماضی و مستقبل
- ۲۱۳ ..... ۷- اموات و آفات
- ۲۱۵ ..... ۸- ارض و سماء
- ۲۱۶ ..... ۹- حوادث روز و شب
- ۲۱۹ ..... فصل سوم
- ۲۱۹ ..... منشاء علوم ۱- تعلیم پیغمبر اسلام ﷺ
- ۲۲۱ ..... ۲- اصول علم
- ۲۲۳ ..... ۳- کتب انبیاء
- ۲۲۴ ..... ۴- کتاب امام علیؑ
- ۱۳۰ ..... ۵- مصحفِ فاطمہؑ
- ۲۳۱ ..... ۶- جامعہ
- ۲۳۳ ..... ۷- جفر
- ۲۳۴ ..... حقیقت جفر
- ۲۳۴ ..... ۸- الہام

- ۲۴۸ ..... فصل چہارم
- ۲۴۸ ..... ۱۔ اذاشاء و علموا
- ۲۴۹ ..... ۲۔ بست و کشاد
- ۲۴۰ ..... ۳۔ اضافہ علم
- ۲۴۳ ..... قسم پنجم
- ۲۴۳ ..... مذہب اہلبیت علیہم السلام
- ۲۴۳ ..... فصل اول۔
- ۲۴۳ ..... دین کا مفہوم اہلبیت علیہم السلام کے نزدیک
- ۲۵۱ ..... فصل دوم
- ۲۵۱ ..... صفات شیعہ
- ۲۵۷ ..... قسم ششم
- ۲۵۸ ..... خلاق اہلبیت علیہم السلام
- ۲۵۸ ..... فصل اول۔ ایثار
- ۲۶۳ ..... فصل دوم
- ۲۶۳ ..... تواضع اہلبیت
- ۲۶۹ ..... فصل سوم

۲۶۹	.....	عقوبتِ اہلبیتؑ
۲۷۷	.....	فصل چہارم
۲۷۷	.....	سیرتِ عبادتِ اہلبیتؑ
۲۷۷	.....	۱۔ اخلاصِ عبادت
۲۷۹	.....	۲۔ مشقتِ عبادت
۲۹۱	.....	۳۔ نمازِ اہلبیتؑ
۲۹۶	.....	۴۔ نمازِ شب
۲۹۹	.....	۵۔ صیامِ اہلبیتؑ
۳۰۱	.....	۶۔ حجِ اہلبیتؑ
۳۰۶	.....	فصل پنجم
۳۰۶	.....	سیرتِ صبر و رضا
۳۱۱	.....	فصل ششم
۳۱۱	.....	طلبِ معاش میں سیرتِ اہلبیتؑ
۳۱۶	.....	فصل ہفتم
۳۱۶	.....	سیرتِ اہلبیتؑ در عطا یا و ہدایا
۳۲۵	.....	فصل ہشتم

- ۳۲۵ ..... سیرت اہلبیت علیہم السلام خدام کے ساتھ
- ۳۳۱ ..... فصل نہم
- ۳۳۱ ..... جامع مکارم اخلاق
- ۳۳۲ ..... قسم ہفتم
- ۳۳۲ ..... وصایائے اہل بیت علیہم السلام
- ۳۳۳ ..... فصل اول - مشقت عمل
- ۳۳۹ ..... فصل دوم
- ۳۳۹ ..... حسن معاشرت
- ۳۵۳ ..... فصل سوم
- ۳۵۳ ..... مسئولیت علماء
- ۳۸۱ ..... قسم ہشتم
- ۳۸۱ ..... حقوق اہلبیت علیہم السلام
- ۳۸۲ ..... فصل اول - معرفت حقوق
- ۳۸۳ ..... فصل دوم، تاکید محافظت حق اہلبیت
- ۳۸۹ ..... فصل سوم
- ۳۸۹ ..... عناوین حقوق اہلبیت علیہم السلام

- ۳۸۹ ..... ۱۔ مودت
- ۳۹۷ ..... ۲۔ تمسک
- ۴۰۳ ..... ۳۔ ولایت
- ۴۱۲ ..... ۵۔ اقتداء
- ۴۱۵ ..... ۶۔ اکرام واحترام
- ۴۱۹ ..... ۷۔ خمس
- ۴۲۰ ..... ۸۔ حسن سلوک
- ۴۲۲ ..... ۹۔ صلوات
- ۴۲۳ ..... ۱۰۔ ذکر فضائل
- ۴۲۴ ..... ۱۱۔ ذکر مصائب
- ۴۳۰ ..... قسم نہم
- ۴۳۰ ..... محبت اہلبیت علیہم السلام
- ۴۳۱ ..... فصل اول۔ فضائل محبت اہلبیت علیہم السلام
- ۴۳۱ ..... ۱۔ اساس الاسلام
- ۴۳۲ ..... ۲۔ محبت اہلبیت علیہم السلام محبت خدا ہے
- ۴۳۳ ..... ۳۔ محبت اہلبیت علیہم السلام محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے

- ۴۳۴..... ۴۔ محبت اہلبیت علیہم السلام تحفہ الہی ہے
- ۴۳۵..... ۶۔ محبت اہلبیت علیہم السلام باقیات و صالحات میں ہے
- ۴۳۷..... فصل دوم
- ۴۳۷..... خصائص محبت اہلبیت علیہم السلام
- ۴۳۷..... ۱۔ علامت ولادت صحیح
- ۴۴۱..... ۲۔ شرط توحید
- ۴۴۲..... ۳۔ علامت ایمان
- ۴۴۶..... ۴۔ قیامت کا سب سے پہلا سوال
- ۴۴۹..... فصل سوم
- ۴۴۹..... تربیت اولاد بر محبت اہلبیت علیہم السلام
- ۴۵۴..... فصل چہارم
- ۴۵۴..... اہلبیت علیہم السلام کو محبوب خلاق بنانے کی تاکید
- ۴۵۶..... فصل پنجم
- ۴۵۶..... علامات محبت اہلبیت علیہم السلام
- ۴۵۶..... ۱۔ کوشش عمل
- ۴۵۸..... ۲۔ مہمان اہلبیت علیہم السلام سے محبت

- ۳۵۹ ..... ۳۔ دشمنانِ اہلبیتؑ سے دشمنی
- ۳۶۱ ..... ۴۔ بلاؤں کے لیے آمادگی۔
- ۳۶۶ ..... فصل ششم
- ۳۶۶ ..... آثارِ محبتِ اہلبیتؑ
- ۳۶۶ ..... ۱۔ گناہوں کا ٹھوہر جانا
- ۳۶۸ ..... ۲۔ طہارتِ قلب
- ۳۶۸ ..... ۳۔ اطمینانِ قلب
- ۳۷۰ ..... ۴۔ حکمت
- ۳۷۰ ..... ۵۔ کمالِ دین
- ۳۷۰ ..... ۶۔ مسرت و اطمینانِ وقتِ موت
- ۳۷۱ ..... ۷۔ شفاعت
- ۳۷۲ ..... ۸۔ نورِ روزِ قیامت
- ۳۷۲ ..... ۹۔ امنِ روزِ قیامت
- ۳۷۳ ..... ۱۰۔ ثباتِ قدم برصراط
- ۳۷۴ ..... ۱۱۔ نجات از جہنم
- ۳۷۵ ..... ۱۲۔ اہلبیتؑ کے ساتھ حشر و نشر

- ۱۳۔ جنت ..... ۲۸۰
- ۴۔ خیر دنیا و آخرت ..... ۲۸۴
- فصل ہفتم ..... ۲۸۵
- جامع آثارِ محبت ..... ۲۸۵
- دنیا کی دس خصوصیات یہ ہیں۔ ..... ۲۸۵
- قسم دہم ..... ۲۸۸
- بغضِ اہلبیت علیہم السلام ..... ۲۸۸
- فصل اول۔ بغضِ اہلبیت علیہم السلام پر تشبیہ ..... ۲۸۹
- فصل دوم۔ بغضِ اہلبیت علیہم السلام کے اثرات ..... ۲۹۲
- ۱۔ پروردگار کی ناراضگی ..... ۲۹۲
- ۲۔ منافقین سے ملحق ہو جانا ..... ۲۹۳
- ۳۔ کفار سے الحاق ..... ۲۹۶
- ۴۔ یہود و نصاریٰ سے الحاق ..... ۲۹۶
- ۵۔ روز قیامت دیدارِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی ..... ۲۹۸
- ۶۔ روز قیامت مجزوم ہونا ..... ۲۹۹
- ۷۔ شفاعت سے محرومی ..... ۲۹۹

- ۵۰۰ ..... ۸۔ داخلہ جہنم
- ۵۰۳ ..... قسم یازدہم
- ۵۰۳ ..... اہلیت علیہ السلام پر ظلم
- ۵۰۴ ..... فصل اول۔ ظلم پر تنبیہ
- ۵۱۰ ..... فصل سوم
- ۵۱۰ ..... ظالمین اہلیت علیہ السلام کا عذاب
- ۵۱۴ ..... فصل چہارم
- ۵۱۴ ..... اہلیت کے مظالم کے بارے میں اخبار پیغمبر اکرم
- ۵۲۱ ..... فصل پنجم
- ۵۲۱ ..... اہلیت علیہ السلام پر وارد ہونے والے مظالم
- ۵۳۹ ..... قسم دوازدہم
- ۵۳۹ ..... حکومت اہلیت علیہ السلام
- ۵۴۰ ..... فصل اول۔ بشارات حکومت اہلیت
- ۵۵۱ ..... فصل دوم تمہید حکومت اہلیت علیہ السلام
- ۵۵۷ ..... فصل سوم
- ۵۵۷ ..... حکومت اہلیت علیہ السلام آخری حکومت ہے

- ۵۵۸ ..... فصل چہارم
- ۵۵۸ ..... انتظار حکومت اہلیت علیہ السلام
- ۵۶۲ ..... فصل پنجم
- ۵۶۲ ..... دعائے حکومت اہلیت علیہ السلام
- ۵۷۲ ..... قسم سیزدہم
- ۵۷۲ ..... اہلیت علیہ السلام کے بارے میں غلو
- ۵۷۳ ..... غلو پر تنبیہ
- ۵۷۷ ..... فصل دوم
- ۵۷۷ ..... غالیوں سے اہل بیت علیہم السلام کی برأت
- ۵۸۲ ..... فصل سوم غالیوں کا کفر
- ۵۸۵ ..... فصل چہارم
- ۵۸۵ ..... ہلاکت غالی
- ۵۸۷ ..... فصل پنجم
- ۵۸۷ ..... غلو کی روایات سب جعلی ہیں
- ۵۸۹ ..... قسم چہار دہم
- ۵۹۰ ..... فصل اول۔

- ۵۹۰ ..... اہلیت ﷺ اور الووں کے صفات
- ۵۹۳ ..... فصل دوم۔ بیگانوں کے اوصاف
- ۵۹۸ ..... فصل سوم۔ اہلیت ﷺ اور الووں کی جماعت
- ۵۹۸ ..... جن کو اہلیت میں شامل کیا گیا ہے
- ۵۹۸ ..... ۱۔ ابو ذرؓ
- ۵۹۸ ..... ۲۔ ابو عبیدہؓ
- ۵۹۸ ..... ۳۔ راہبؓ
- ۶۰۰ ..... ۴۔ سعد الخیرؓ
- ۶۰۱ ..... ۵۔ سلمانؓ
- ۶۰۳ ..... ۶۔ عمر بن یزید
- ۶۰۴ ..... ۷۔ عیسیٰ بن عبداللہ قتی
- ۶۰۵ ..... ۸۔ فضیل بن یسار
- ۶۰۵ ..... ۹۔ یونس بن یعقوب
- ۶۰۷ ..... فہرست و ماخذ مدارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یتطہرکم تطہیرا

## کچھ آیت تطہیر سے متعلق

یہ آیت کریمہ سرکارِ دو عالم کے آخری دور حیات میں اس وقت نازل ہوئی ہے جب آپ جناب ام سلمہ کے گھر میں تھے اور اس کے بعد آپ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے ایک خیبری چادر اوڑھادی اور بارگاہِ احدیت میں عرض فرمایا یہی میری اہلبیت ہیں تو ام سلمہ نے گزارش کی حضور میری جگہ کہاں ہے آپ نے فرمایا تم منزلِ خیر پر ہو..... یا تمہارا انجام بخیر ہے۔

دوسری روایت کے مطابق ام سلمہ نے عرض کی کہ کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں؟

تو آپ نے فرمایا کہ تم خیر پر ہو۔

ایک اور روایت میں کی بنا پر ام سلمہ گوشہ چادر اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو حضور اکرام ﷺ نے اسے کھینچ لیا اور فرمایا تم کہ تم خیر پر ہو۔

مسلمان محدثین اور مؤرخین نے اس تاریخی عظیم الشان واقعہ کو اپنی کتابوں میں محفوظ کیا ہے اور بقول علامہ طباطبائی طاب ثرہ اس سلسلہ کی احادیث ستر سے زیادہ ہیں جن میں اہلسنت کی حدیث

شیعوں کے حدیثوں کے مقابلہ میں اکثریت میں ہیں ان حضرات نے حضرت ام سلمہ - حضرت

عائشہ - ابو سعید خدری - واثلہ بن الاسقع ، ابو احمر ، ابن عباس ، ابن ثوبان (غلام پیغمبر اکرم

ﷺ) عبداللہ بن جعفر - حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام حسنؑ ابن علیؑ سے تقریباً چالیس

طریقوں سے نقل کی ہے جبکہ شیعہ حضرات نے حضرت امام علیؑ حضرت امام سجادؑ حضرت امام محمد

باقر علیہ السلام حضرت امام صادق علیہ السلام حضرت امام رضا علیہ السلام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابو ذر، ابوسلی، ابوالاسود و دیگر  
 عمران بن میمون اودی اور سعد بن ابی وقاص سے تیس سے کچھ زیادہ طریقوں سے نقل کیا ہے (۱)  
 مؤلف: عنقریب آپ دیکھیں گے کہ ان تمام احادیث کو فریقین نے حضرت امام علی علیہ السلام  
 حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ، ابوسعید خدری ابو  
 لیلیٰ انصاری، جابر بن عبد اللہ انصاری، سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن عباس سے نقل کیا ہے اور اس  
 کے بعد خصوصیت کے ساتھ اہلسنت نے حضرت امام حسین علیہ السلام ابو بردہ، ابوالحرا، انس بن مالک براء  
 بن عازب، ثوبان زینب بنت ابی سلمہ، صبیح، عبد اللہ بن جعفر، عمر بن ابی سلمہ اور واثلہ الاسقع سے نقل کیا  
 ہے جس طرح کہ اہل تشیع سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امام رضا علیہ السلام  
 سے نقل کیا ہے اور ان روایات کو بھی نقل کیا ہے جن سے اہلبیت علیہم السلام کے مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے  
 چاہے آیت تطہیر کے نزول کا ذکر ہو

مختصر یہ ہے کہ یہ واقعہ سند کے اعتبار سے یقینی ہے اور دلالت کے اعتبار سے بالکل واضح  
 ہے..... بالخصوص اہل اسلام نے اہلبیت کے موارد کی تعیین بھی کر دی ہے کہ اب اس میں کسی  
 طرح شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ گئی اور نہ عنوان اہلبیت علیہم السلام میں کوئی زوجہ داخل ہو سکتی ہے اور نہ اسے  
 مشکوک بنایا جاسکتا ہے

اس واقعہ کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مختلف مواقع اور مناسبات پر لفظ اہلبیت علیہم السلام کو  
 نہیں قرابتداروں کے لئے استعمال کرتے رہے جن کا ہدایت امت میں خاص دخل تھا اور اس کی  
 تفصیل آئندہ صفحات میں نظر آئے گی

اس کے علاوہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ کا مضمون بھی ان تمام روایات کی تائید کرتا ہے جو شان نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور ان سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ اہلبیت کے مصداق کے بارے میں شک و شبہ میں کسی طرح کی علمی قدر و قیمت نہیں ہے

## رمز مسلمین

زیر نظر کتاب میں اہلبیت کی معرفت، ان کے خصوصیات اور امتیازات، ان کے علوم و حقوق اور ان کی محبت و عداوت سے متعلق جن احادیث کا ذکر کیا گیا ہے ان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انتہائی واضح اور بلیغ انداز سے اپنے بعض قرابتدار حضرات کو امت کا سیاسی، علمی اور اخلاقی قائد بنا دیا ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ حقیقی اسلام سے وابستہ رہنے اور ہر طرح کے انحراف و ضلالت سے بچنے کے لئے انہیں اہلبیت علیہم السلام سے وابستہ رہیں تاکہ واقعی توحید کی حکومت قائم کی جاسکے اور اپنی عزت و عظمت کو حاصل کیا جاسکے کہ اس عظیم منزل و منزلت تک پہنچنا قرآن و اہل بیت سے تمسک کے بغیر ممکن نہیں ہے واضح رہے آیت تطہیر کے اہلبیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہونے اور اس سلسلہ میں اٹھائے جانے والے شکوک و شبہات کی تفصیل جناب سید جعفر مرتضیٰ عالمی کی کتاب (اہلبیت کی آیہ تطہیر) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث درج کر دی ہے

## غالیوں سے برائت

واضح رہے کہ حقیقی شیعہ کسی دور میں بھی اہلبیت علیہم السلام کے بارے میں غلو کا شکار نہیں رہے ہیں اور انہوں نے ہر دور میں غالیوں سے برائت اور بیزاری کا اعلان کیا ہے اہلبیت علیہم السلام کی تقدیس و تمجید اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں ان کا عمل تمام تر آیات قرآنی اور معتبر احادیث کی بنیاد پر رہا

ہے جس کے بارے میں ایک مستقل باب اس کتاب میں بھی درج کیا گیا ہے

## داستان مصائب اہلبیتؑ

عالم اسلام کا سب سے زیادہ المناک باب یہ ہے کہ قرآن مجید کے ارشادات اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی مسلسل تاکیدات کے باوجود اہلبیتؑ ہر دور میں ایسے ظلم و ستم کا نشانہ رہے جن کے بیان سے زبان عاجز اور جن کی تحریر کرنے سے قلم در ماندہ ہیں بلکہ بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر سرکارِ دو عالم نے انہیں اذیت دینے کا حکم دیا ہوتا تو امت اس سے زیادہ ظلم نہیں کر سکتی تھی اور مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر غمِ دالم، رنج و اندوہ کو مجسم کر دیا جائے تو اہلبیتؑ کی زندگی کا مرقع دیکھا جاسکتا ہے۔

یہ مصائب اس قابل ہیں کہ ان پر خون کے آنسو بہائے جائیں اور اگر ان کی مکمل وضاحت کر دی جائے تو صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن مجید کو نظر انداز کر دینے کا نتیجہ اور مسلمانوں کے انحطاط کا سبب اور راز کیا ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ یہ داستان مصائب اہلبیتؑ کی داستان نہیں ہے بلکہ ترک قرآن کی داستان ہے اور دستورِ اسلامی کو نظر انداز کر دینے کی حکایت ہے۔

## امتِ اسلامیہ کی بیدار مغزی

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دورِ حاضر میں امتِ اسلامیہ کے تمام گذشتہ ادوار سے زیادہ بڑھتے ہوئے اسلامی شعور اور اسلامی انقلاب کے زیر اثر اسلامی تعلیمات سے بڑھتی ہوئی دلچسپی نے وہ موقع فراہم کر دیا ہے تاکہ امتِ علوم اہلبیتؑ کے چشموں سے سیراب ہو اور مسلمان کتاب و سنت اور تمسک بالثقلین کے زیر سایہ اپنے کلمہ کو متحد بنا لیں قرآن و اہل بیتؑ کے نظر انداز کرنے کی داستان تمام ہو اور امتِ رنج و دالم، غم و اندوہ کی بجائے سکون و اطمینان کی طرف قدم آگے بڑھائے جس کے

لئے زیر نظر کتاب ایک پہلا قدم ہے اس کے بعد باقی ذمہ داری امت اسلامیہ اور اس کے علماء و زعماء  
کرام پر ہے



قسم اول

مفہوم اہلبیت

فصل اول:

ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مفہوم اہلبیت

فصل دوم:

اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مفہوم اہلبیت

فصل سوم:

اہلبیت اور مفہوم اہلبیت

فصل چہارم:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہلبیت

فصل پنجم:

تعداد آئمہ اہلبیت

فصل ششم:

اسماء آئمہ اہلبیت

# فصل اول

ازواج پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مفہوم اہلبیت علیہم السلام

۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۔ عطاء بن یسار نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انما یرید اللہ لیذهب

عنکم الرجس اهل البيت و يطهرکم تطهیرا

میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو

طلب کر کے فرمایا خدا یا یہ میرے اہل بیت ہیں (۱)

۲۔ عطاء بن یسار راوی ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انما یرید اللہ لیذهب

عنکم الرجس اهل البيت و يطهرکم تطهیرا

میرے گھر میں نازل ہوئی جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو

طلب کر کے فرمایا خدا یا یہ میرے اہل بیت ہیں جس کے بعد ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں

اہل بیت نہیں ہوں تو آپ نے فرمایا تم اہل خیر ہو اور یہ اہل بیت علیہم السلام ہیں خدا یا میرے اہل زیادہ حق دار

ہیں

(یہ لفظ مستدرک میں اسی طرح وارد ہوا ہے حالانکہ بظاہر غلط ہے اور اصل لفظ ہے علی الخیر

جس طرح کہ دیگر روایات میں وارد ہوا ہے)

(۱) (مستدرک علیؑ) ج ۳ ص ۱۵۸۔ ص ۲۰۵ سنن کبریٰ ص ۲۱۳ ص ۲۸۲

۳۔ ابو سعید خدری نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ آیہ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جس کے بعد میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں (۱)

۴۔ ابو سعید خدری جناب ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب آیت نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو طلب کر کے ان کے سر پر خیمہ چادری اور ڈھادی اور فرمایا خدایا یہ میری اہلبیتؑ ہیں لہذا ان کو جس سے دور رکھنا اور اس طرح پاک رکھنا جو تطہیر کا حق ہے جس کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا میں ان میں نہیں ہوں تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا انجام بخیر ہے اور تم ازواج رسول میں ہو اس وقت گھر میں رسول اکرم ﷺ، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم (۲)

۶۔ ابو ہریرہ نے جناب ام سلمہ سے روایت کی ہے جناب فاطمہ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک پتیلی لے کر آئیں جس میں عسیدہ (حلوہ) تھا اور اسے ایک سینی میں رکھے ہوئے تھیں اور اسے رسول اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے ابن عم اور دونوں فرزند کہاں ہیں عرض کی گھر میں ہیں فرمایا سب کو بلاؤ تو فاطمہ نے گھر آ کر علیؑ سے کہا کہ آپ کو اور آپ کے دونوں فرزندوں کو پیغمبر اکرم ﷺ نے طلب فرمایا۔ (۳)

جس کے بعد ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے جیسے ہی سب کو آتے دیکھا بستر سے چادر اٹھا کر پھیلا دی

(۱) (تاریخ دمشق حالات حضرت امام حسنؑ ص ۷۰، ص ۱۲۷ حالات حضرت امام حسینؑ ص ۲۶۶، ص ۲۵۲)

(۲) (تفسیر طبری ۱۲ الجزء ۲۴۔ ص ۷)

(۳) (تفسیر طبری ۱۱۲ الجزء ۲۴۔ ص ۷)

اور اس پر سب کو بٹھا کر اطراف سے پکڑ کر اوڑھادیا اور داہنے ہاتھ سے پروردگار کی طرف اشارہ کیا مالک یہ میرے اہلیت ہیں لہذا ان سے جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا ہے۔ حکیم ابن سعد کہتے ہیں کہ جناب ام سلمہ کے سامنے علیؑ کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آئیہ تطہیر انہیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے واقعہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا اتنے میں فاطمہؑ آگئیں تو میں انہیں نہ روک سکی پھر حسنؑ آگئے اور انہیں بھی نانا اور ماں کے پاس جانے سے نہ روک سکی پھر حسینؑ آگئے تو انہیں بھی منع نہ کر سکی اور جب سب ایک فرش پر بیٹھ گئے تو حضور اکرم ﷺ نے اپنی چادر سب کے سر پر ڈال دی اور کہا خدایا یہ میرے اہلیت ہیں ان سے جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اور میں تو حضور اکرم ﷺ نے ہاں نہیں کی اور فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے (۱)

۸ شہر بن حوشب جناب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ پر چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلیت اور خواص ہیں لہذا ان سے جس کو دور رکھنا اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔ جس پر میں نے عرض کی کہ کیا میں بھی انہیں میں سے ہوں؟ تو فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے (۲) واضح رہے کہ ترمذی میں انا منہم کے بجائے انا معہم ہے اور آخری تین مدارک میں خاصتی کی بجائے حانتی ہے

(۱) (تفسیر طبری ۱۱۲ الجوز۔ ۷)

(۲) (مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۱۹۷-۲۶۶۵۹-سنن ترمذی ۵ ص ۶۹۹-۶۸۷۱-۳۸۷۱ مسند ابو یعلیٰ ۶ ص ۲۹۰-۶۹۸۵-تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۲۲-ص ۸۸۸ تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۲۵ ص ۱۱۸)

۹۔ شہر بن حوشب نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت النبیؐ رسول اکرم ﷺ کے پاس حسن و حسینؑ کو لے کر آئیں تو آپ کے ہاتھ میں حسن کے واسطے ایک برمہ (پتھر کی ہانڈی) تھی جسے سامنے لاکر رکھ دیا تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت کیا کہ ابو الحسن کہاں ہیں فاطمہ نے عرض کی کہ گھر میں ہیں تو آپ نے انہیں بھی طلب کر لیا اور پانچوں حضرات بیٹھ کر کھانے لگے جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے آج مجھے شریک نہیں کیا جبکہ ہمیشہ شریک طعام فرمایا کرتے تھے اس کے بعد جب کھانے سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے سب کو ایک کپڑے میں جمع کر لیا اور دعا کی کہ خدایا ان کے دشمن سے دشمنی کرنا اور ان کے دوست سے دوستی فرمانا (۱)

۱۰۔ شہر بن حوشب نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا کہ اپنے شوہر اور فرزندوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے تو ان پر ایک فدک کے علاقہ کی چادر اوڑھادی اور سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدایا یہ سب آل محمدؑ ہیں لہذا اپنی رحمت و برکات کو محمد آل محمدؑ حق میں قرار دینا کہ تو قابل حمد اور مستحق مجد ہے۔ اس کے بعد میں نے چادر میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے چادر میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا کہ تمہارا انجام بخیر ہے

(۱) مسند ابویعلیٰ ۶ ص ۲۶۳-۶۹۱۵۔ مجمع الزوائد ۹ ص ۲۶۲، ۱۳۹

(مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۲۲۸-۲۶۸، المعجم الکبیر

۳ ص ۵۳-۲۶۶۳، ۲۳ ص ۳۳۶-۷۹، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۶۳ ص ۹۳ حالات امام

حسنؑ ۶۵ ص ۱۱۶-۶۷ ص ۱۲۰ مسند ابویعلیٰ ۶ ص ۲۲۸-۶۸

۱۱۔ شہر بن حوشب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے پاس تھے اور علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ بھی تھے میں نے ان کے لئے غذا تیار کی اور سب کھا کر لیٹ گئے تو پیغمبر اکرم ﷺ نے ایک عبایا چادر اوڑھادی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلیت ہیں۔ ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور سے پاکیزہ رکھنا (۱)

۱۲۔ زوجہ پیغمبر ﷺ جناب ام سلمہ کے غلام عبداللہ بن مغیرہ نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آیت تطہیر ان کے گھر نازل ہوئی جبکہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو طلب کروں اور میں نے سب کو طلب کر لیا آپ نے داہنا ہاتھ علیؑ کے گلے میں ڈال دیا اور بائیں ہاتھ حسنؑ کے گلے میں اور حسینؑ کو گود میں بٹھایا اور فاطمہؑ کو سامنے اس کے بعد دعا کی خدایا یہ میرے اہل اور میری عترت ہیں لہذا ان سے جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طریقہ سے پاک پاکیزہ رکھنا اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو میں نے عرض کی کہ پھر میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم خیر پر ہو۔ (۲)

۱۳۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جناب ام سلمہ کو یہ بیان کرتے سنا تھا کہ رسول اکرم ﷺ ان کے گھر میں تھے اور فاطمہؑ ایک برہہ (ہانڈی) لے کر آئیں جس میں ایک مخصوص غذا تھی اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے شوہر اور بچوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے اور کھانا کھا لیا تو ایک بستر پر لیٹ گئے جس پر

(۱) (تفسیر طبری ۱۱۶، الج ۲۲-۶)

(۲) (امالی طوسی ۲۶۳-۲۸۶ تاریخ دمشق حالات اما حسینؑ - ۶۷-۹۷ لیکن اس میں راوی کا نام عبداللہ بن معین ہے جیسا ہے کہ امالی کے بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے)

خیبری چادر پکھی ہوئی تھی اور میں حجرہ میں مشغول نماز تھی تو آیت تطہیر نازل ہوئی اور آپؐ نے اس چادر کو سب کے اوپر ڈھانک دیا اور ایک ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ خدایا یہ میری اہلبیت اور خواص ہیں ان سے ہر جس کو در رکھنا خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا ام سلمہ کہتی ہیں میں نے اس چادر میں سر ڈال کر گذارش کی کہ کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں یا رسول اللہ ﷺ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے تمہارا انجام بخیر ہے۔ (۱)

عمرہ بنت افع کہتی ہیں کہ میں جناب ام سلمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر نازل ہوئی جب کہ گھر سات افراد تھے

جبرائیل، میکائیل، رسول خدا ﷺ علی حسن حسین فاطمہ اور میں گھر کے دروازہ پر تھی میں نے عرض کی کہ حضور کیا میں اہلبیت میں نہیں ہوں تو آپؐ نے فرمایا کہ تم خیر پر ہو لیکن ازواج پیغمبرؐ میں ہو اہلبیت میں نہیں۔ (۲)

۱۵۔ حضرت امام رضاؑ نے اپنے ابا ذاجداد کے حوالہ سے حضرت امام زین العابدینؑ کا

یہ ارشاد نقل کیا کہ جناب ام سلمہ نے فرمایا کہ آیت تطہیر میرے گھر میں اس دن نازل ہوئی جس دن

(۱) (مسند احمد بن حنبل ص ۱۷۷۔ ۲۶۵۷۰۔ فضائل الصحابہ ابن حنبل ص ۲ ص ۵۸۷۔ ۹۹۳ تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۶۸ ص ۱۲۳ مناقب ابن مغازی ص ۳۰۴۔ ۳۳۸۔ مناقب امیر المؤمنینؑ کوئی ۲ ص ۱۶۱۔ ۶۳۸ بروایت ابو یعلیٰ

(۲) (تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص ۲۹ ص ۱۰۲۔ ۶۸ ص ۱۰۱ اور منشور ۶۔ ۶۰۴ از ابن مردویہ خصال ص ۴۰۳۔ ۱۱۱۳ مالی صدوق ص ۳۸۱۔ ۲ روضۃ الواعظین ص ۷۵ تفسیر فرات کوئی ص ۳۳۳۔ ۳۵۴ از ابو سعید

میری باری تھی اور رسول خدا ﷺ میرے گھر میں تھے جب آپ نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور جبرائیلؑ بھی آگئے آپ نے اپنی خیمہ چادر سب پر اوڑھا کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے رجس دور اور انہیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا جس کے بعد جبرائیلؑ نے عرض کی کہ میں بھی آپ سے ہوں اور آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ہم سے ہو اے جبرائیلؑ اور پھر اس سلسلہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور میں بھی آپ کی اہلبیت میں ہوں اور یہ کہہ کر چادر میں داخل ہونا چاہتا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو تمہارا انجام بخیر ہے لیکن تم ازواج پیغمبر میں ہو جس کے بعد جبرائیلؑ نے کہا یا محمد ﷺ اس آیت کو پڑھیے

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا  
کہ یہ آیت نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں ہے۔ (۱)

## (۲) عائشہ

۱۶۔ صفیہ بنت شیبہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک صبح گھر سے برآمد ہوئے جب آپ سیاہ بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اتنے میں حسنؑ آگئے تو آپ نے انہیں بھی داخل کر لیا پھر حسینؑ آگئے اور انہیں بھی داخل کر لیا پھر فاطمہؑ آگئیں تو انہیں بھی شامل کر لیا

(۱) (امالی طوسیؒ ۳۶۸-۷۸۳ از علی ابن رزین)

اور پھر علیؑ آگئے تو انہیں بھی داخل کر لیا اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی۔ (۱)  
 ۷۔ عوام بن حوشب نے تمہی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے یہ  
 روایت بیان کی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کو بلایا  
 اور فرمایا :

کہ خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ

رکھنا (۲)

۱۸۔ ججع بن عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ بنت ابی بکر کی خدمت میں حاضر  
 ہوا تو میری والدہ نے سوال کیا کہ آپؐ فرمائیں رسول اکرمؐ کی علیؑ کے ساتھ محبت کیسی تھی  
 تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تمام مردوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نے خود دیکھا  
 ہے کہ آپؐ نے انہیں اور فاطمہؑ و حسنؑ اور حسینؑ کو اپنی ردا میں داخل کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ  
 ہیں ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔

(۱) صحیح مسلم - ۱۸۸۳/۳ - ۲۳۲۳ - المستدرک ۳ ص ۱۱۵۹ - ۷۰۷ - تفسیر طبری ۶۲ ص ۱۶ اس روایت  
 میں صرف امام حسنؑ کا ذکر ہے۔ السنن الکبریٰ ۲ ص ۲۱۲ - المصنف ابن ابی شیبہ  
 ۷ ص ۵۰۱ - ۳۹ مسند اسحاق بن راہویہ ۳ ص ۶۷۸ - ۶۷۱ تاریخ دمشق حالات حضرت امام حسن  
 (۶۳ - ۱۱۳)

۷ ص ۵۰۱ - ۳۹ مسند اسحاق بن راہویہ ۳ ص ۶۷۸ - ۶۷۱ تاریخ دمشق حالات حضرت امام حسن  
 (۶۳ - ۱۱۳)

(۲) (امالی صدوق ۲۸۲ - ۵)

جس کے بعد میں نے چاہا کہ میں بھی چادر میں سر ڈال دوں تو آپ نے منع کر دیا میں نے عرض کی کیا میں اہلیت میں نہیں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم خیر پر ہو بے شک تم خیر پر ہو (۱)

واضح رہے کہ تاریخ دمشق میں راوی کا نام عمیر بن جمیع لکھا ہے جو کہ تحریف ہے اور اصل میں جمیع بن عمیر ہے جیسا کہ تمام مصادر میں پایا جاتا ہے اور ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں تصریح کی ہے کہ جمیع بن عمیر التیمی الکوفی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور ان سے عوام بن حوشب نے نقل کیا ہے۔

## آیت تطہیر کا نزول بیت ام سلمہ رضی

آیت تطہیر کے بارے میں وارد ہونے والی روایات کا جائزہ لیا جائے تو صاف طور پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ آیت جناب ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی اور اس کا خود حضرت عائشہ نے بھی اقرار کیا جیسا کہ عبد اللہ الحدادی سے نقل کیا گیا ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے سوال کیا کہ آیت انما یرید اللہ۔۔ کہاں نازل ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ بیت ام سلمہ میں۔ (۱)

دوسری روایت میں جناب ام سلمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے اگر خود حضرت عائشہ سے دریافت کرو گے تو وہ بھی یہی کہیں گی کہ ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے (۲)

شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن العمان فرماتے ہیں کہ اصحاب حدیث نے روایت کی ہے کہ اس آیت کے بارے میں حضرت عمر سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا حضرت عائشہ سے دریافت کرو اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میری بہن ام سلمہ کے گھر نازل ہوئی ہے لہذا انہیں اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ (۳)

مذکورہ بالا اور عبد اللہ بن جعفر کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کے علاوہ حضرت عائشہ اور جناب زینب جیسی شخصیات واقعہ کی عینی شاہد ہیں اور انہوں نے حضرت ام سلمہ کی طرح چادر میں داخلہ کی درخواست بھی کی اور حضور نے انکار فرمایا لہذا بعض محدثین کا یہ احتمال دینا کہ یہ واقعہ متعدد بار مختلف مقامات پر پیش آیا ہے۔ ایک بعید از قیاس مسئلہ ہے

(۱) (تفسیر فرات کوئی ۳۳۳-۳۵۵)

(۲) (تفسیر فرات الکوئی ۳۳۳)

(۳) (الفصول المختار ص ۵۳، ۵۴)



## ۲۲۔ ابو ہریرہ سلمی

۲۲۔ ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے ۱۷ مہینے تک رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز! پڑھی آپ جب اپنے گھر سے نکل کر فاطمہ کے دروازہ پر آتے تھے اور فرماتے تھے الصلوٰۃ خدا تم پر رحمت نازل کرے اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے (۱)

## ۳۔ ابوالحمراء

۲۳۔ ابوداؤد نے ابوالحمراء سے نقل کیا ہے میں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے دور میں سات مہینے تک مدینہ میں حفاظتی فرائض انجام دیے ہیں اور میں یہ دیکھتا تھا حضور مکلوع فجر کے وقت علیؑ و فاطمہؑ کے دروازہ پر آ کر فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔ (۲)

## ۴۔ ابویسٰیٰ انصاری

۲۴۔ عبدالرحمن بن ابی یسٰیٰ نے اپنے والد کے حوالہ سے پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپؐ نے علیؑ مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور اس کے بعد تم اور حسنؑ اور حسینؑ اور فاطمہؑ۔ خدایا یہ سب میرے اہل ہیں لہذا ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک پاکیزہ رکھنا خدایا ان کی نگرانی اور حفاظت فرمانا تو ان کا ہو جان کی نصرت اور امداد فرما انہیں عزت عطا فرما اور یہ ذلیل نہ ہونے پائیں اور مجھے انہیں میں زندہ رکھنا کہ تو ہر شیء پر قادر ہے (۳)

(۱) (مجمع الزوائد ص ۹ ص ۲۶۷-۱۳۹۸۶)

(۲) (تفسیر طبری ۱۲-۱۳ لجزء ۲۲-۶)

(۳) (امالی طوسی ص ۳۵۱-۲۶۷، مناقب خوارزمی ۶۲-۳۱)

## ۵۔ انس بن مالک

۲۵۔ انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ ۶ ماہ تک فاطمہؑ کے دروازہ سے نماز صبح کے وقت گذرتے تھے اور فرماتے تھے الصلوٰۃ یا اہل البیت اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے (۱)

## ۶۔ براء بن عازب

۲۶۔ براء بن عازب کا بیان ہے کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ رسول اکرمؐ کے دروازہ پر آئے تو آپؐ نے سب کو اپنی چادر اوڑھادی اور فرمایا خدا یا یہ میری عمرت ہے۔ (۲)

## ۷۔ ثوبان

سلیمان اہلبہمی نے پیغمبر اسلام کے غلام ثوبان سے نقل کیا ہے کہ حضورؐ جب بھی سفر فرماتے تو سب سے آخر میں فاطمہؑ سے رخصت ہوتے تھے اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمہؑ سے ملاقات کرتے تھے۔

(۱) (سنن ترمذی ص ۵۳۵۲-۳۴۰۶، مستدرک احمد بن حنبل ۵۱۴-۱۳۷۳۰، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲-۷۱-۷۲، مستدرک ۳-۱۷۶-۱۷۸، معجم الکبیر ۳-۵۶-۲۶۷۱، المصنف ۲-۵۲۷، تفسیر طبری ۱۲-الجزء ۲۲ ص ۱۶) (س کتاب میں اذا خرج کے بجائے کلمہ خرج ہے کہ جب بھی نماز کے لئے نکلتے تھے)

(۲) (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۶-۴۳۷-۹۴۳، شواہد التزویل ۲-۲۶-۶۳۵)

ایک مرتبہ ایک غزودہ سے واپس آئے تو دروازہ پر ایک پردہ دیکھا اور حسنؓ اور حسینؓ کے ہاتھوں میں چاندی کے کڑے، تو گھر میں داخل نہیں ہوئے جناب فاطمہؓ فوراً سمجھ گئیں اور پردہ کو اتار دیا اور بچوں کے کڑے بھی اتار لئے اور توڑ دیے بچے روتے ہوئے پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے دونوں سے کڑے لے لیے اور مجھ سے فرمایا اسے لے جا کر مدینہ کے فلاں گھر والوں کو دیدو میں اپنے اہلبیت کے بارے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ ان نعمتوں سے دنیا کی زندگانی میں استفادہ کریں پھر فرمایا ثوبانؓ جاؤ فاطمہ کے لئے ایک عصب کا ہار اور بچوں کے لئے دو عجاج (ہاتھی کے دانت) کے کڑے خرید کر لے آؤ۔ (۱)

واضح رہے کہ روایت کے جملہ تفصیلات کی ذمہ داری روای پر ہے مصنف کا مقصد صرف لفظ اہلبیت کا استعمال ہے (جو ادی)

۲۸۔ ابو ہریرہ اور ثوبانؓ دونوں نے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سفر کی ابتدا اور انتہا بیت فاطمہؓ پر فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپؐ نے اپنے پدر بزرگوار اور شوہر نامہ دار کی خاطر ایک خیمہ چادر کا پردہ وال دیا جسے دیکھ کر حضورؐ آگے بڑھ گئے اور آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات ظاہر ہوئے اور منبر کے پاس آ کر بیٹھ گئے فاطمہؓ کو جیسے معلوم ہوا انہوں نے ہار، بندے اور کڑے سب اتار دیے اور پردہ بھی اتار کر بابا کی خدمت میں بھیج دیا اور عرض کی کہ اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیں آپؐ نے یہ دیکھ کر تین مرتبہ فرمایا یہ کارنامہ ہے فاطمہؓ پر ان کا باپ قربان اہلبیتؑ کو دنیا سے کیا تعلق یہ سب آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور دنیا دوسرے افراد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (۲)

(۱) (سنن ابی داؤد ۴۷۸۰-۴۷۸۱، مسند احمد بن حنبل ۸-۳۲۰-۳۲۱، السنن الکبریٰ ۱۰۱، ۹۱، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۱)

(۲۹۱-۲۳۳)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ص ۳۳۳)

نوٹ: تفصیلات کے اعتبار کے لئے حضرت ابو ہریرہ کا نام ہی کافی ہے جوادی)

## ۸ جابر بن عبد اللہ انصاری

۲۹ ابن عتیق نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے

علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزندوں کو بلا کر ایک چادر اوڑھادی اور فرمایا خدایا یہ میرے اہل ہیں

(۱)۔

۳۰۔ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں ام سلمہ کے گھر میں رسول اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر تھا کہ آیت تطہیر نازل ہو گئی اور آپؐ نے حسنؑ، اور حسینؑ اور فاطمہؑ کو طلب کر کے

اپنے سامنے بٹھایا اور علیؑ کو پس پشت بٹھایا اور فرمایا خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے ہر جس کو دور

رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا۔

ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کیا میں بھی ان میں شامل ہوں فرمایا تمہارا انجام بخیر ہے

تو میں نے عرض کی حضور اللہ نے اس عترت طاہرہ اور ذریت طیبہ کو یہ شرف عنایت فرمایا

کہ ان سے ہر جس کو دور رکھا ہے تو آپؐ نے فرمایا جابر ایسا کیوں نہ ہوتا یہ میری عترت ہیں اور ان کا

گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے یہ میرا بھائی سید الاولیاء ہے اور یہ میرے فرزند بہترین فرزند

ہیں اور یہ میری بیٹی تمام عورتوں کی سردار ہے اور یاد رکھو کہ مہدی بھی ہم میں سے ہوگا۔ (۲)

(۱) (شواہد التنزیل ۲-۲۸-۶۳۷، مجمع البیان ۸ ص ۵۶۰، احقاق الحق ۲ ص ۵۵ نقل از عوالم العلوم)

(۲) (کفایۃ الاثر ص ۶۶)

## ۹ زید بن ارقم

۳۱ زید بن حیان نے زید بن ارقم سے حدیث ثقلین کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ آخر یہ اہلبیت کون ہیں کیا ازواج بھی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا ہرگز نہیں عورت تو مرد کے ساتھ ایک عرصہ تک رہتی ہے اس کے بعد اگر طلاق دے دی جائے تو اپنے گھر اور اپنی قوم کی طرف پلٹ جاتی ہے اور رشتہ ختم ہو جاتا ہے اہلبیت وہ قرابتدار ہیں جن پر صدقہ حرام کر دیا گیا ہے (۱)

## ۱۰ زینب بنت ابی سلمہ

۱۳۲ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن شعیب نے نقل کیا ہے کہ وہ زینب بنت ابی سلمہ کے یہاں وارد ہوئے تو انہوں نے یہ قصہ بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ ام سلمہ کے گھر میں تھے کہ حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ آگئیں آپؐ نے حسنؑ کو ایک طرف بٹھایا اور حسینؑ کو دوسری طرف فاطمہؑ کو سامنے جگہ دی اور پھر فرمایا کہ رحمت و برکات الہی تم اہل بیت کے لئے ہے وہ پروردگار حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے۔ (۲)

(۱) صحیح مسلم ص ۱۸۷۴-۳۷

(۲) المعجم الکبیر ص ۲۳۱-۷۱۳

## ۱۱ سعد بن ابی وقاص

۳۳ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو طلب کر کے فرمایا کہ یہ میرے اہل ہیں۔ (۱)

۳۴ عامر بن سعد نے سعد سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزندوں کو چادر میں لے کر فرمایا خدا یا یہی میرے اہل ہیں اور اہلبیت ہیں۔ (۲)

۳۵ سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ منزل ذی طویٰ میں معاویہ کے پاس موجود تھا جب سعد بن وقاص نے وارد ہو کر سلام کیا اور معاویہ نے قوم سے خطاب کر کے کہا کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں جو علیؑ کے دوستوں میں ہیں اور قوم نے یہ سن کر سر جھکا لیا اور علیؑ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا سعد رونے لگے تو معاویہ نے پوچھا کہ آخر رونے کا سبب کیا ہے؟ سعد نے کہا کہ میں کیونکر نہ روؤں رسول اکرم ﷺ کے ایک صحابی کو گالیاں دی جا رہی ہیں اور میری مجبوری ہے کہ روک بھی نہیں سکتا ہوں

(۱) صحیح مسلم ۳۲، ۱۸۷۱-۳۲، سنن ترمذی ۵-۲۲۵-۱۹۹۹، مسند ابن حنبل

۱-۳۹۱-۱۶۰۸، مستدرک ۳-۱۶۳-۱۹۰۴، السنن الکبریٰ ۷-۱۰۱-۱۳۳۹۲، الدر المنثور

۲-۲۳۳، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ص ۲۰۷-۲۰۸، امالی طوسی ص ۳۰۷-۳۱۶

(۲) (مستدرک ۳-۱۵۹-۱۵۹، السنن الکبریٰ ۷-۱۰۱-۱۳۳۹۱، تفسیر طبری ۱۲-الجزء

۲۲-۸، الدر المنثور ص ۶۰۵)

جبکہ علیؑ میں ایسے صفات تھیں کہ اگر میرے پاس ایک بھی صفت ہوتی تو دنیا اور مافیہا سے

بہتر سمجھتا

یہ کہہ کر اوصاف علیؑ کو شمار کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ پانچویں صفت یہ ہے کہ جب آیت

تطہیر نازل ہوئی پیغمبر اکرم ﷺ نے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کو بلا کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل

ہیں ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا۔ (۱)

۳۶۔ سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے انہیں امیر بنایا تو یہ سوال کیا کہ آخر

تم ابو تراب کو گالیاں کیوں نہیں دیتے تو انہوں نے کہا کہ جب تک مجھے تین باتیں یاد رہیں گی جنہیں

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ میں انہیں برا نہیں کہہ سکتا ہوں اور اگر مجھے ان میں سے ایک بھی

حاصل ہو جاتی تو سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہوتی ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب آیت

مباہلہ نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کو جمع کر کے فرمایا کہ خدایا یہ

میرے اہل ہیں۔ (۲)

## ۱۲۔ صبح مولیٰ ام سلمہ

۳۷۔ ابراہیم بن عبد الرحمن بن صبح ام سلمہ کے غلام نے اپنے جد صبح سے نقل کیا ہے کہ میں

رسول اکرم ﷺ کے دروازہ پر حاضر تھا جب علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ آئے اور ایک طرف بیٹھ گئے

(۱) (امالی طوسی ص ۵۹۸-۱۲۳۳)

(۲) (سنن ترمذی ص ۶۳۸-۲۳۳، خصائص امیر المؤمنینؑ للنسائی ص ۱۱۹، ۹-۵۵ شوہد

الشریح ص ۳۳۲-۳۶، تفسیر عیاشی ص ۱-۱۷۷-۵۹)

حضرت باہر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم سب خیر پر ہو اس کے بعد آپؑ نے اپنی خیمہ چادران سب کو اوڑھادی اور فرمایا کہ جو تم سے جنگ کرے میری اس سے جنگ ہے اور جو تم سے صلح کرے میری اس سے صلح ہے۔ (۱)

### ۱۳۔ عبداللہ بن جعفر

۳۸۔ اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے رحمت کو نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا میرے پاس بلاؤ میرے پاس بلاؤ صفیہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کس کو بلانا ہے فرمایا میرے اہل بیت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ چنانچہ سب کو بلایا گیا اور آپؑ نے سب کو اپنی چادر اوڑھادی اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدایا یہ میری آل ہے لہذا محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما اور اس کے بعد آیت تطہیر نازل ہو گئی (۲)

۳۹۔ اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر طیار نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے جبرائیلؑ کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ میرے پاس کون بلا دے گا میرے پاس کون بلا دے گا زینب نے کہا کیا میں حاضر ہوں کے بلانا ہے فرمایا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو بلاؤ پھر آپؐ نے حسنؑ کو داہنی طرف حسینؑ کو بائیں طرف اور علیؑ اور فاطمہؑ کو سامنے بٹھا کر سب پر ایک چادر ڈال دی اور فرمایا خدایا ہر نبی کے اہل ہوتے ہیں اور میرے اہل یہ افراد ہیں جس کے بعد آیت تطہیر نازل ہو گئی۔

(۱) (۱) الحج الاوسط ۳۔ ۹۔ ۲۸۵۴، اسد الغابہ ۳۔ ۷۔ ۲۳۸۱

(۲) (۲) (مستدرک ۳ ص ۱۶۰۔ ۱۶۱، شواہد التنزیل ۲ ص ۵۵۔ ۵۶ اس روایت میں صفیہ کے بجائے زینب کا ذکر ہے)

اور زینب نے گزارش کی کہ میں چادر میں داخل نہیں ہو سکتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو انشاء اللہ تم خیر پر ہو۔ (۱)

### ۱۴ عبد اللہ بن عباس

۴۰۔ عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ ۹ افراد کی جماعت وارد ہو گئی اور ان لوگوں نے کہا یا آپ ہمارے ساتھ چلیں یا یہیں تنہائی کا انتظام کریں ابن عباس نے کہا میں ہی تم لوگوں کے ساتھ چل رہا ہوں اس زمانے میں ان کی مینائی ٹھیک تھی اور نایاب نہیں ہوئے تھے۔

چنانچہ ساتھ گئے اور ان لوگوں نے آپس میں گفتگو شروع کر دی مجھے گفتگو کی تفصیل تو معلوم نہیں ہے البتہ ابن عباس جھاڑتے ہوئے اور اف اور تف کہتے ہوئے واپس آ گئے کہ فسوس یہ لوگ ایسے انسان کے بارے میں برائیاں کر رہے ہیں جس کے پاس ۱۱۰ ایسے فضائل ہیں جو کسی کو حاصل نہیں ہیں۔

یہ ایسے فرد کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ فرمایا تھا کہ عنقریب اس شخص کو کبھی جوں گا کہ جسے خدا کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا اور وہ خدا اور رسول کا چاہنے والا ہو گا یہاں تک کہ یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ حضور نے اپنی چادر علی، فاطمہ اور حسن و حسین پر ڈال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی۔ (۲)

(۱) (شواہد التنزیل ص ۵۳-۶۷، فرائد السطین ۲-۱۸-۳۶۲، العمدہ ۳۰-۱۲۲، احق الحق ۹-۵۴)  
 (۲) (مستدرک ۳-۱۴۳-۴۶۵۲، مسند بن جنبل ۱-۷۰۸-۳۰۶۲، خصائص النساء ۷۰-۲۳ تاریخ دمشق حالات امام علی ۱-۱۸۵-۷)

۳۱۔ عمرو بن مینون نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حسن و حسین اور علی و فاطمہؑ کو بلا کر ان پر چادر ڈال دی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت و اقربا ہیں ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا۔ (۱)

۳۲۔ سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدایا اگر تیرے کسی بھی نبی کے در ثناء اور اہلبیت ہیں تو علی، فاطمہ اور حسن و حسین میرے اہل بیت اور میرا سرمایہ ہیں لہذا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انہیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا۔

۳۳۔ سعید بن المسیب نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس علی اور فاطمہ اور حسن و حسین بھی تھے کہ آپ نے دعا فرمائی خدایا تجھے معلوم ہے کہ یہ سب میرے اہلبیت ہیں اور مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں لہذا ان کے دوست سے محبت کرنا اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھنا جو ان سے موالات رکھے تو اس سے محبت کرنا جو ان سے دشمنی کرے ان سے دشمنی کرنا ان کے مددگاروں کی مدد کرنا اور انہیں ہر رجس سے پاک رکھنا یہ گناہ سے محفوظ رہیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کرتے رہنے۔

اس کے بعد آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا اور فرمایا خدایا میں تجھے گواہ کر کے کہہ رہا ہوں کہ میں ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں ان سے صلح رکھنے والے کی مجھ سے صلح ہے اور ان سے جنگ کرنے والے سے میری جنگ ہے میں ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان کے دوستوں کا دوست ہوں (۲)

(۱) تاریخ دمشق حالات امام علی ص ۱۸۴۔ ۲۳۹ شواہد الشریعہ ص ۵۰۔ ۱۶۷ حقائق الحق ص ۶۲۸۔ ۶۳۱

(۲) (امالی صدوقؑ ص ۳۹۳۔ ۱۸، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۷۷)

۳۴۔ ابن عباس حضرت علیؑ و فاطمہؑ کے عقد کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دونوں کو سینہ سے لگا کر فرمایا کہ خدایا یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں خدایا جس طرح تو نے مجھ سے جس کو دور رکھا ہے اور مجھے پاکیزہ بنایا ہے اسی طرح انہیں بھی طیب و طاہر رکھنا۔ (۱)

### ۱۵۔ عمر بن ابی سلمہ

۳۵۔ عطاء بن ابی رباح نے عمر بن ابی سلمہ (پروردہ رسالت مآب ﷺ) سے نقل کیا ہے کہ آیت تطہیر رسول خدا ﷺ پر ام سلمہ کے گھر نازل ہوئی ہے جب آپؐ نے فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو طلب کیا اور سب پر ایک چادر ڈال دی اور علیؑ پس پشت بیٹھے تھے انہیں بھی چادر میں شامل کر لیا اور فرمایا خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے جس کو دور رکھنا اور پاک و پاکیزہ رکھنا۔  
جس کے بعد ام سلمہ نے فرمایا کہ یا نبی اللہ کیا میں بھی انہیں میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری اپنی جگہ ہے اور تمہارا انجام بخیر ہونے والا ہے۔ (۲)

### ۱۶۔ حضرت عمر بن خطاب

۳۶۔ عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک نے حضرت عمر بن خطاب سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں آگے آگے جا رہا ہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر

(۱) (معجم کبیر ۲۳ ص ۱۳۳-۳۶۲-۲۲-۲۱۲-۱۰۲۲، المصنف عبدالرزاق ۵-۲۸۹-۹۷۸۲)

(۲) (سنن ترمذی ۵-۶۶۳-۳۷۸۷، اسد الغابہ ۲-۱۷، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ

۷۱-۱۰۳، تفسیر طبری ۱۲-۲۲، ۸، حقائق الحق ۳ ص ۲۰۵۲۸-۵۱۰)

وارد ہونے والا ہوں یہ ایسا حوض ہے جس کی وسعت صنعاء سے بصری کے برابر ہے اور اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہوں گے اور جب تم لوگ وارد ہو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے یاد رکھو سبب اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے پاس ہے اور ایک تمہارے پاس ہے اس سے وابستہ رہنا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا اور دوسرا ثقل میری عترت اور میرے اہل بیت ہیں خدائے لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں حوض کوثر تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ آپؐ کی عترت کون ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا میرے اہل بیتؑ اولاد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں جن میں سے نوحسینؑ کی سلب سے ہوں گے یہ سب آئمہ ابرارؑ ہوں گے اور یہی میری عترت ہے جو میرا گوشت اور خون ہے۔ (۱)

## ۷۱۔ واثلہ بن الاسقع

۴۷۔ ابوعمار نے واثلہ بن الاسقع سے نقل کیا ہے کہ میں علیؑ کے پاس آیا اور انہیں نہ پاسکا تو فاطمہؑ نے فرمایا کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس انہیں مدعو کرنے گئے ہیں اتنے میں دیکھا کہ حضورؐ کے ساتھ آ رہے ہیں دونوں حضرات گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی ساتھ میں داخل ہو گیا آپؐ نے حسنؑ و حسینؑ کو طلب کر کے اپنے زانو پر بٹھایا اور فاطمہ اور ان کے شوہر کو اپنے سامنے بٹھایا اور سب پر ایک چادر دال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت کر کے فرمایا کہ یہی میرے اہل بیتؑ ہیں خدایا میرے اہلبیتؑ زیادہ حق دار ہیں۔ (۲)

(۱) (کفایت الاثر ص ۹۱ تفسیر برہان ۱۔ نقل از ابن بابویہ در کتاب النصوص علی الآئمہ)۔

(۲) (مستدرک ۳۔ ۱۵۹۔ ۲۷۰۶۔ ۴۵۱۔ ۳۵۵۹)

۳۸۔ ابوعمار شداد ناقل ہیں کہ میں واٹلہ الاسقع کے پاس وارد ہوا جب کہ کچھ لوگ وہاں موجود تھے اچانک علی کا ذکر آ گیا اور سب نے انہیں برا بھلا کہا تو میں نے یہ بھی کہہ دیا اس کے بعد جب تمام لوگ چلے گئے تو واٹلہ نے پوچھا کہ تم نے کیوں گالیاں دیں میں نے کہا کہ سب دے رہے تھے تو میں نے بھی دیدیں واٹلہ نے کہا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے یہاں کیا منظر دیکھا ہے؟ میں نے اشتیاق ظاہر کیا تو کہا کہ میں فاطمہ کے گھر علی کی تلاش میں گیا تو فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ پاس گئے ہیں میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ مع علی و حسن و حسین کے تشریف لائے اور آپ دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اس کے بعد آپ نے علی، فاطمہ کو سامنے بٹھایا اور حسن و حسین کو زانو پر اور سب پر ایک چادر ڈال کر آیت تطہیر تلاوت فرمائی اور دعا کی خدایا یہ سب میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہلبیت زیادہ حقدار ہیں۔ (۱)

۳۹۔ شداد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے واٹلہ بن الاسقع سے اس وقت سنا جب امام حسین کا سر لایا گیا اور انہوں نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ہمیشہ علی، فاطمہ، حسن و حسین سے محبت کرتا رہوں گا کہ میں نے ام سلمہ کے مکان میں حضور ﷺ سے بہت سی باتیں سنی ہیں اس کے بعد اس کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ میں ایک دن حضرت کے پاس حاضر ہوا جب آپ ام سلمہ کے گھر میں تھے اتنے میں حسن آ گئے آپ نے انہیں زانو پر بٹھایا اور بوسہ دیا پھر حسین آ گئے اور انہیں بائیں زانو پر بٹھایا اور پھر علی کو طلب کیا اور اس کے بعد سب پر ایک خیمہ چادر ڈال دی اور آیت تطہیر تلاوت فرمائی تو میں نے واٹلہ سے پوچھا کہ یہ رجز کیا ہے؟ فرمایا خدا کے بارے میں شک۔ (۲)

(۱) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۶-۵۷۷-۹۷۸، مسند احمد بن حنبل ۶-۳۵-۱۶۹۸۵، المصنف ابن

ابی شیبہ ۷-۵۰۱-۳۰۰ العمدہ ۳۰-۲۵، معجم کبیر ۳-۳۹-۲۶۷۰-۲۶۶۹)

(۲) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲-۶۷۲-۱۱۳۹، اسد الغابہ ۲-۲۷-العمدہ ۳۳-۱۵)

۵۰۔ ابوعمار شداد وائلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے علی کو دہنے بٹھایا اور فاطمہ کو بائیں حسن و حسین کو سامنے بٹھایا اور سب پر ایک چادر اوڑھا کر دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہلیت ہیں اور اہلیت کی بازگشت تیری طرف ہے نہ کہ جہنم کی طرف۔ (۱)

۵۱۔ ابوالازہر وائلہ بن الاسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے علی و فاطمہ اور حسن و حسین کو چادر کے نیچے جمع کر لیا تو دعا کی کہ خدایا تو نے اپنی صلوات و رحمت و مغفرت و رضا کو ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کے لئے قرار دیا ہے اور یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں لہذا اپنی صلوات و رحمت و مغفرت و رضا کو میرے اور ان کے لئے بھی قرار دے دے۔ (۲)

(۱) (مسند ابویعلیٰ ۶-۲۷۹-۷۴۳۸، نزہ الدرر ۱-۲۳۶، السنن الکبریٰ ۲-۲۱۷-۲۸۷۰)

(۲) مناقب خوارزمی ۶۳-۳۲، کنز العمال ۱۳-۶۰۳-۷۵۴۳، ۱۲-۱۰۱-۳۳۱۸۶)

## فصل سوم

### اہلیت اور مفہوم لفظ اہلیت

۵۶۔ موسیٰ بن عبد اللہ کا یہ بیان ہے کہ میں نے امیر المومنین کی زندگی میں امام حسینؑ کو مسجد النبی ﷺ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ میرے اہلیت تم لوگوں کے لئے باعث امان ہیں لہذا ان سے میری وجہ سے محبت کرو اور ان سے متمسک ہو جاؤ تاکہ گمراہ نہ ہو سکو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اہلیت کون ہیں؟ فرمایا کہ علیؑ اور میرے دونوں نواسے حسنؑ و حسینؑ اور نواسے حسینؑ جو آمنہ معصومہ اور مانتہ زہرا سے ہوں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہی میرے اہلیت اور عترت ہیں جن کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے۔ (۱)

۵۳۔ امام صادقؑ نے اپنے آباؤ کرام کے واسطے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت جو میرے اہلیت ہیں یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر درادہ ہو جائیں اور اس حقیقت کو دو انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر واضح کیا جس کے بعد جابر بن عبد اللہ انصاری نے اٹھ کر دریافت کیا کہ حضور ﷺ آپ کی عترت کون ہے؟ فرمایا علیؑ حسنؑ و حسینؑ، فاطمہؑ اور قیامت تک اولاد حسینؑ کے امام (۲)

(۱) (کفایۃ الاثر ص ۱۷۱)

(۲) (کمال الدین ۲۳۴)۔ معانی الاخبار۔ ۹۱۔ ۵۔

۵۴۔ امام صادقؑ سے ان کے آباؤ کرام کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ امیر المومنینؑ سے رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ میں دو گر انقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک عترت تو عترت سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ میں محسن و حسینؑ نو اولاد حسینؑ کے امام جن کا نواں مہدی اور قائم ہوگا یہ سب کتاب خدا سے جدا نہ ہوں گے اور نہ کتاب خدا ان سے جدا ہوگی یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (۱)

۵۵۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ آرام فرما رہے تھے اور آپ نے اپنے پہلو میں مجھے اور میری زوجہ فاطمہؑ اور میرے فرزند حسنؑ و حسینؑ کو بھی جگہ دے دی اور سب پر ایک عبا اوڑھادی تو پروردگار نے آیت تطہیر نازل فرمادی اور جبرائیل نے گزارش کی کہ میں بھی آپ ہی حضرات سے ہوں جس کے بعد وہ چھٹے ہو گئے (۲)

۵۶۔ امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے اور فاطمہؑ و حسنؑ اور حسینؑ کو ام سلمہ کے گھر میں جمع کیا اور سب کو ایک چادر میں داخل کر لیا اس کے بعد دعا کی کہ خدایا یہ سب میرے اہل بیتؑ ہیں لہذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا جس کے بعد ام سلمہ نے گزارش کی کہ میں بھی شامل ہو جاؤں؟ تو فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں سے ہو اور خیر پر ہو اور اس بات کو تین بار تکرار فرمایا۔ (۳)

(۱) (کفایۃ الاثر ص ۱۷۱)

(۱) کمال الدین ۲۳۰-۶۴، معانی الاخبار ۹۰-۴، عیون اخبار الرضا ۱۱-۵۷-۲۵

(۲) (خصال صدوق ص ۵۸۰ بروایت کحول)

(۳) (شواہد التنزیل ۲-۵۲-۶۷۲)

۵۷۔ امیر المومنینؑ اہی کا ارشاد ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس ام سلمہ کے گھر میں وارد ہوا تو آیت تطہیر نازل ہوئی اور آپؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ یہ آیت تمہارے، میرے دونوں فرزند اور تمہاری اولاد کے آئمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (۱)

۵۸۔ امام حسینؑ کا بیان ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت رسول اکرم ﷺ نے ہم سب کو جناب ام سلمہ کی خیبری چادر کے نیچے جمع کر کے فرمایا اور دعا کی کہ خدایا یہ سب میری عترت اور میرے اہلبیت ہیں لہذا ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا (۲)

۵۹۔ امام صادقؑ نے اپنے پدر بزرگوار اور جد امجد کے واسطے سے امام حسنؑ سے آیت تطہیر کی شان نزول اس طرح نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے میرے بھائی، والدہ اور والد کو جمع کیا اور جناب ام سلمہ کی خیبری چادر کے اندر لے لیا اور یہ دعا کی کہ خدایا:

یہ سب میرے اہلبیتؑ یہ میری عترت اور میرے اہل ہیں ان سے جس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا جس کے بعد ام سلمہ نے گزارش کی کہ کیا میں بھی داخل ہو سکتی ہوں تو آپؐ نے فرمایا خدا تم پر رحمت نازل

کرے تم خیر پر ہو اور تمہارا انجام بخیر ہے لیکن یہ شرف میرے اور ان افراد کے لئے ہے، یہ واقعہ ام سلمہ کے گھر میں پیش آیا جس دن حضور ان کے گھر میں تھے۔ (۳)

(۱) (کفایۃ الاثر ص ۱۱۵۶ از عیسیٰ بن موسیٰ الہاشمی۔۔۔)

(۲) (مناقب ابن مغازلی ص ۳۰۲-۳۲۲۔ امالی طوسیؑ ۵۵۹-۱۱۷۳، مجمع البیان ۸-۵۶۰ بروایت

زاذان)

(۳) (امالی طوسیؑ ۵۶۴-۱۱۷۳ بروایت عبدالرحمان بن کثیر، بیابح المودۃ ۳-۳۶۸)

۶۰۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ عراق والو۔ ہمارے بارے میں خدا سے ڈرو ہم تمہارے امیر اور مہمان ہیں ہم وہ اہلبیت علیہم السلام ہیں جن کے بارے میں آیہ تطہیر نازل ہوئی اور اس کے بعد اس قدر تفصیل سے خطبہ ارشاد فرمایا کہ ساری مسجد میں ہر شخص گرا یہ وزاری میں مشغول ہو گیا، (۱)

۶۱۔ امام حسین علیہ السلام نے مروان بن الحکم سے گفتگو کے دوران فرمایا کہ دور ہو جاؤ تو رجس ہے اور ہم اہلبیت مرکز طہارت ہیں اللہ نے ہمارے بارے میں آیہ تطہیر نازل کی ہے۔ (۲)

۶۲۔ ابوالد یلم کا بیان ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک مرد شامی سے گفتگو کے دوران فرمایا کہ کیا تو نے سورہ احزاب میں آیہ تطہیر نہیں پڑھی ہے۔

تو اس نے کہا کہ کیا آپ وہی ہیں فرمایا بے شک۔ (۳)

۶۳۔ ابو نعیم نے ایک جماعت کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

جو کر بلا کے اسیروں کے ساتھ تھی کہ جب ہم دمشق پہنچے اور عورتوں اور قیدیوں کو بے نقاب داخل کیا گیا تو اہل شام نے کہنا شروع کیا کہ ہم نے اتنے حسین قیدی نہیں دیکھے تم لوگ کہاں کے رہنے والے ہو تو سیکنہ بنت الحسین علیہا السلام نے فرمایا ہم آل محمد کے قیدی ہیں۔

جس کے بعد سب کو مسجد کے زینہ پر کھڑا کر دیا گیا اور انہیں کے درمیان حضرت علی بن حسین بھی تھے آپ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور کہنے لگا خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں اور

(۱) (معجم کبیر ص ۳۶۶-۶۷۱، مناقب ابن مغازی ۳۸۲-۳۸۱، تاریخ دمشق حالات امام حسن

۱۸۰-۳۰۴ بروایت ابی جمیلہ)

(۲) (مقتل الحسین خوارزمی ۱-۱۸۵، الفتوح ۵-۱۷)

(۳) (تفسیر طبری ۱۲-۱۳ الجزء ۲۲-۸)

تمہارے گھر والوں کو قتل کر دیا اور فتنہ کی سینگ کاٹ دی اور پھر یونہی برا بھلا کہتا رہا یہاں تک کہ جب خاموش ہوا تو آپ نے فرمایا کیا آیت مودت پڑھی ہے اس نے کہا بیشک فرمایا ہم وہی قرابتداران پیغمبر ہیں۔

فرمایا کیا آیت ذالقرنیٰ حقہ پڑھی ہے؟ کہا بیشک! فرمایا ہم وہی اقربا ہیں۔

فرمایا کیا تو نے کیا آیت تطہیر پڑھی ہے اس نے کہا ہے بیشک! فرمایا ہم وہی اہلبیتؑ ہیں یہ سن کر شامی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور کہا خدا یا میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور دشمنان اہلبیتؑ سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے قاتلوں سے برائت کرتا ہوں

۔ میں نے قرآن ضرور پڑھا تھا لیکن سوچا بھی نہ تھا کہ یہ حضرات وہی ہیں (۱)

۶۳۔ امام محمد باقرؑ نے آیت تطہیر کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ آیت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کا نزول ام سلمہ کے گھر میں ہوا ہے جب حضورؐ نے علیؑ، فاطمہؑ حسینؑ اور حسینؑ کو جمع کر کے ایک خیبری ردا کے اندر لے لیا اور خود بھی اس میں داخل ہو کر دعا کی کہ خدا یا یہ میرے اہل بیتؑ ہیں جن کے بارے میں تو نے وعدہ کیا ہے لہذا اب ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں حق طہارت کی منزل پر فائز رکھنا۔ جس کے بعد ام سلمہ نے درخواست کی کہ مجھے بھی شامل فرمائیں؟ تو آپؐ نے فرمایا تمہارے لئے یہ بشارت ہے کہ تمہارا انجام بخیر ہے۔

اور ابوالجبار نے جناب زید بن علیؑ بن حسینؑ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ بعض جبلاء کا خیال ہے کہ یہ آیت ازواج کے بارے میں نازل ہوئی ہے حالانکہ یہ جھوٹ اور افتراء ہے۔ اگر مقصود

(۱) (امالیٰ صدوق ۳-۱۳۱، احتجاج ۲-۱۲۰-۱۲۲، ملہوف ۶۱-۱۷۶، مقتل خوارزمی ص ۲-۶۱)

پروردگار ازواج ہوتیں تو آیت کے الفاظ،، عنکن،، يطهرکن،، ہوتے اور کلام مونث کے انداز میں ہوتا جس طرح کہ دیگر الفاظ ایسے ہیں،، واذکن،، بیوتکن،، تبرجن،، لستن،،۔ (۱)

۶۵۔ امام جعفر صادقؑ نے ایک طویل حدیث میں آیہ تطہیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ اس وقت علیؑ، فاطمہؑ، حسینؑ اور حسینؑ تھے جنہیں رسول اکرم ﷺ نے ام سلمہ کے گھر میں ایک چادر میں جمع کیا اور فرمایا کہ خدایا ہر نبی کے اہل اور نقل ہوتے ہیں اور میرے اہلبیتؑ اور میرا سایہ یہی افراد ہیں جس کے بعد ام سلمہ نے سوال کیا کہ کیا میں آپؐ کی اہل نہیں ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ بس یہی میرے اہل اور میرا سایہ ہیں (۲)

۶۶۔ ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا آل محمد کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ ذریت رسولؐ؟

میں نے پوچھا پھر اہلبیتؑ کون ہیں فرمایا آئمہ اوصیاء پھر میں نے دریافت کیا کہ عترت کون ہیں؟ فرمایا اصحاب کساء پھر عرض کی کہ امت کون ہے فرمایا وہ مومن جنہوں نے آپؐ کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور ثقلین سے تمسک کیا ہے یعنی کتاب خدا اور عترت و اہلبیتؑ وابستہ رہے ہیں جن سے پروردگار نے جس کو دور رکھا ہے اور انہیں پاک و پاکیزہ بنایا ہے۔ یہی دونوں پیغمبرؐ کے بعد امت میں آپؐ کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ (۳)

۶۷۔ عبدالرحمان بن کثیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ آیت تطہیر

(۱) (تفسیر قمی ۲-۱۹۳)

(۲) (کافی ۱-۲۸۷ از ابوبصیر)

(۳) (امالی صدوق ۲۰۰-۱۰، روضۃ الواعظین ص ۲۹۴)

سے مراد کون حضرات ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ آیت رسول اکرم ﷺ۔ حضرت علیؑ و حضرت فاطمہؑ اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی رسول اکرم ﷺ کے بعد حضرت علیؑ ان کے بعد حضرت امام حسنؑ اور ان کے بعد حضرت امام حسینؑ اس کے بعد تاویلی اعتبار سے تمام آئمہؑ جن سے امام زین العابدینؑ بھی امام تھے اور پھر ان کی اولاد میں اوصیاء کا سلسلہ رہا جن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت خدا کی نافرمانی ہے۔ (۱)

۶۸۔ ریان بن ا لصلت کہتے ہیں کہ امام رضاؑ مرو میں مامون کے دربار میں تشریف لائے تو وہاں خراسان اور عراق والوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

یہاں تک کہ مامون نے دریافت کیا کہ عترت طاہرہ سے مراد کون افراد ہیں؟

امام رضاؑ نے فرمایا کہ جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت اور میرے اہل بیتؑ اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہونگے جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ دیکھو خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے اہل کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو اور انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ عالم اور فاضل ہیں درباری علماء نے سوال اٹھایا کہ ذرا یہ فرمائیں کہ یہ عترت آل رسولؑ ہے یا غیر آل رسولؑ؟

فرمایا یہ آل رسولؑ ہی ہے لوگوں نے کہا رسولؑ اکرم سے تو یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ میری امت ہی میری آل ہے اور وہ صحابہ کرام بھی یہی فرماتے رہے ہیں کہ آل محمدؑ امت پیغمبر کا نام ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔

(۱) (علل الشرائع ۲ ص ۲۰۵، الامامة والتبصرة ۱۷۷-۱۷۹)

آپ نے فرمایا ذرا یہ بتاؤ آل رسولؐ پر صدقہ حرام ہے یا نہیں؟

سب نے کہا بیشک

فرمایا کیا امت پر بھی صدقہ حرام ہے؟ عرض کی نہیں فرمایا یہی دلیل ہے کہ امت اور ہے اور آل رسول

اور ہے۔



## فصل چہارم

اہلبیت علیہم السلام پر پیغمبر اکرم کا سلام اور ان کے لئے مخصوص حکم نماز

۶۹۔ ابوالمراء خادم پیغمبر اسلام کا بیان ہے کہ حضورؐ طلوع فجر کے وقت علیؑ و فاطمہ کے گھر کے پاس سے گذرتے تھے اور فرماتے تھے

السلام علیکم اہل البیت،، الصلوٰۃ لصلوٰۃ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے (۱)

۷۰۔ ابوالمراء خادم پیغمبر اکرم کا بیان ہے کہ حضورؐ ہر نماز صبح کے وقت دروازہ زہراؑ پر آ کر فرماتے تھے،، السلام علیکم یا اہل البیت،، اس کے بعد آپؐ فرماتے تھے الصلوٰۃ رحمکم اللہ اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوالمراء سے پوچھا کہ اس گھر میں کون کون تھا؟ تو بتایا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ (۲)

۷۱۔ امام علیؑ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہر صبح ہمارے دروازہ پر آ کر فرماتے تھے وہ نماز۔ خدا رحمت نازل کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیت تطہیر تلاوت فرماتے تھے۔ (۳)

(۱) (اسد الغابہ ۶، ۷۴-۵۸۲) اسی کتاب کے صفحہ ۶۶ پر اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے مدینہ کے قیام کے دوران چھ ماہ تک یہی منظر دیکھا۔

(۲) (شواہد الثریل ۲، ۷۴-۶۹۳)

(۳) (امالی مفیدہ ۴، ۳۱۸، امالی طوسی ۸۹-۱۳۸، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۶۴ بروایت حارث)

۷۲۔ امام صادقؑ نے اپنے والد اور جد بزرگوار کے واسطے سے امام حسنؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے معاویہ سے صلح کے موقع پر حالات سے بحث کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ رسول اکرم ﷺ آیہ تطہیر کے نزول کے بعد تمام زندگی نماز صبح کے وقت ہمارے دروازہ پر آ کر فرمایا کرتے تھے نماز۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ انما یرید اللہ ..... (۱)

۷۳۔ امام صادقؑ نے اپنے آباء و جداد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہر صبح دروازہ علیٰ وفاطمہؑ پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے کہ، تمام تعریفیں احسان کرنے والے، کرم کرنے والے، نعمتیں نازل کرنے والے اور فضل و افضال کرنے والے پروردگار کے لئے ہیں جس کی نعمتوں ہی سے نیکیاں درجہ کمال تک پہنچتی ہیں وہ ہر ایک کی اسے آواز سننے والا ہے اور سارا کام اس کی نعمتوں سے انجام پاتا ہے اس کے احسانات ہمارے پاس بہت ہیں ہم جہنم سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور صبح و شام یہی پناہ چاہتے ہیں۔

نماز: اے اہل البیتؑ خدا تم سے ہر جس کو دور رکھنا چاہتا اور تمہیں کمال طہارت کی

منزل پر رکھنا چاہتا ہے۔ (۲)

۷۴۔ تفسیر علی بن ابراہیم میں آیت کریمہ،، و امر اهلك بالصلوٰۃ،، کے بارے میں نقل کیا گیا کہ پروردگار نے خصوصیت کے ساتھ اپنے اہل کو نماز کے بارے میں حکم دینے کے لئے

(۱) (امالی طوسیؑ ۵۶۵-۱۱۷۳۔ از عبد الرحمن بن کثیر۔ ینابیع المودۃ ص ۳۸۶) ینابیع المودۃ میں

تذکرہ بھی ہے کہ یہ آیہ مجیدہ،، و امر اهلك بالصلوٰۃ،، کے نزول کے بعد ایسا ہوا۔

(۲) (امالی صدوقؑ ۱۲۳-۱۳۔ اسماعیل بن ابی زیاد السکونی سے)

فرمایا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آل محمدؑ کی ایک مخصوص حیثیت ہے جو دوسرے افراد کو حاصل نہیں ہے۔

اس کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورؐ ہر نماز صبح کے وقت دروازہ علیؑ وفاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ پر آکر فرماتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اور اندر سے جواب آتا تھا، وعلیک السلام یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ و

برکاتہ

اس کے بعد آپؐ دروازہ کا بازو تھام کر فرمایا کرتے تھے،، الصلوٰۃ الصلوٰۃ یررحمکم اللہ،، اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے یہ عمل موئی زندگی میں تاحیات انجام دیتے رہے۔

اور ابوہریرہؓ خادم پیغمبرؐ کا بیان ہے کہ میں اس عمل کا مستقل شاہد ہوں۔ (۱)



(۱) (تفسیر طبری ۲۲-ص ۷، درمنثور ۶ ص ۴۰۳، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص ۶۰، مختصر تاریخ دمشق ۷-۱۱۹، کنز العمال ۱۳ ص ۶۴۵، شواہد التنزیل ۲ ص ۱۸، ینایح المودۃ ص ۲۲۹، مناقب خوارزمی ۶۰ فصل پنجم، تفسیر فرات کوئی ص ۳۳۱، کشف الغمہ ص ۴۰ فصل تفسیر آل واہل اہلحق الحق ۲-ص ۵۰۱-۵۶۲-۳ ص ۵۱۳-۵۳۱-۹ ص ۱-۶۹-۱۲ ص ۴۰-۱۰۵-۱۸ ص ۳۵۹-۳۸۲، بحار

## تحقیق احادیث سلام پیغمبرؐ اسلام

کھلی ہوئی بات ہے کہ اس واقعہ کو اکابر محدثین نے مختلف شخصیات کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور اس طرح یہ واقعہ تاریخی مسلمات میں شامل ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں جن شخصیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان میں خود اہلبیتؑ شامل ہیں۔ (۱) صحابہ کرام میں ابوسعید خدری ہیں۔ (۲) اس کے بعد یہ نکتہ کہ یہ واقعہ کتنی مرتبہ پیش آیا ہے اس سلسلے میں تین طرح روایات ہیں۔

### قسم اول

وہ روایت جن میں روزانہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ طرز عمل نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز صبح کے لئے مسجد کی طرف تشریف لے جاتے تھے تو علیؑ اور فاطمہؑ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کر کے آیت تطہیر کی تلاوت فرما کر انہیں قیام نماز کی دعوت دیا کرتے تھے۔

(۱) (امالی صدوقؑ ص ۳۳۹، عیون اخبار الرضاؑ ص ۲۳۰، ۱۔ ینایح المودۃ ص ۲ ص ۵۹، ۳۵، مقتل خوارزمی

۶۰-۶۷، تفسیر فرات کو فی ص ۳۳۹)

(۲) (درمنثور ص ۶، ۶۰۶، العجم الکبیر ص ۳ ص ۵۶-۵۷، ۲۶۷-۲۶۸ مناقب خوارزمی

۶۰-۶۸، شواہد التنزیل ص ۲-۳، ۳۶-۳۷، ۶۶۵-۶۶۸، مجمع البیان ص ۵۹

انس بن مالک ہیں اور عبداللہ بن عباس ہیں۔

(درمنثور ص ۶، ۶۰۶، احقاق الحق ص ۹-۵۶)



بعض روایات میں نو ماہ کا ذکر ہے (۱)

واضح ہوئی بات ہے کہ پہلی اور دوسری قسم میں کسی طرح کا تضاد نہیں ہے اور انہیں دونوں قسموں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قسم سوم کی تمام روایات اگر اپنی اصلی حالت پر باقی ہیں اور ان میں کسی طرح کی تحریف نہیں ہوئی ہے تو ان کا مقصد بھی افر کے مشاہدہ کا ذکر ہے۔

اعداد کا محدود کر دینا نہیں ہے جو بات عقل و منطق کے مطابق ہے کہ ہر شخص کا مشاہدہ الگ الگ ہو سکتا ہے۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ لفظ اہلبیت اور لفظ اہل کی وضاحت کے لئے ایک مدت تک روزانہ نماز صبح کے وقت در علیٰ وفاطمہ کے دروازہ پر آ کر انہیں اہل بیتؑ کہہ کر سلام کیا کرتے تھے اور دنوں کا اختلاف صرف راویوں کے مشاہدہ کا فرق ہے اس سے اصل عدد کے انحصار کا کوئی تعلق نہیں ہے

البتہ بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس عمل کا آیت تطہیر سے نہیں بلکہ آیت ،، و امر اہلک بالصلوة ،، سے تعلق تھا جیسا کہ ابو سعید خدری سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور آیت نماز کے نزول کے بعد آٹھ ماہ تک در فاطمہ پر آ کر فرمایا کرتے تھے ،، الصلوٰۃ رحمکم اللہ ،، اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (۲)

جس کے بارے میں علامہ طباطبائی نے فرمایا ہے کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا کہ آیت ،، و امر اہلک

(۱) (مناقب خوارزمی ۶۰-۲۹، مشکل الآثار ص ۳۳۷، العمدۃ ۳۱-۲۷، ذخائر العقبیٰ ص ۵۲، کفایۃ

الطالب ص ۳۷۶)

(۲) (در منثور ۵ ص ۶۱۳، ابن مردویہ، ابن عساکر، ابن النجار نے بھی اسے بیان کیا ہے)

بالصلوة،، مدینہ میں نازل ہوئی ہے حالانکہ یہ کہنے والا کوئی نہیں ہے لہذا واقعہ کا تعلق آیت تطہیر سے ہے آیت نماز سے نہیں ہے مگر یہ کہ اس واقعہ کی اس طرح تاویل کی جائے کہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی لیکن حضور ﷺ نے عمل مدینہ میں کیا جو بات الفاظ روایات سے کسی طرح بھی ہم آہنگ نہیں ہے۔ (۱)

---

(۱) (تفسیر المیزان ۱۴ ص ۲۴۲)

## فصل پنجم

### عدوِ آئمہ اہلبیتؑ

۷۵۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ سے جمعہ کے دن،، رجمِ اسلمی کی شام،، یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین یونہی قائم رہے گا جب تک قیامت نہ آجائے یا تم پر میرے بارہ خلفانہ گذر جائیں جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ (۱)

۷۶۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امت کے بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں سن نہیں سکا تو میرے والد نے فرمایا کہ وہ کلمہ یہ تھا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے (۲)

۷۷۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ امر دین یونہی چلتا رہے گا جب تک بارہ افراد کی حکومت رہے گی اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سن سکا تو والد سے دریافت کیا اور انہوں نے بتایا کہ،، کلہم من قریش،، فرمایا تھا۔ (۳)

(۱) صحیح مسلم ۳-۱۳۵۳، مسند ابن جنبل ۷-۳۱۰-۳۱۹، مسند ابویعلیٰ ۶-۳۷۳-۳۷۹-۷۲۹ آخر

الذکر دونوں روایات میں،، یا،، کی بجائے،، اور،، کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) (صحیح بخاری ۶ ص ۲۶۳۰-۲۶۹۶)

(۳) (صحیح مسلم ۳ ص ۱۳۵۲-۶، خصال ۳۷۳-۲۷۷)

۷۸۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد کچھ فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا اور قریب والے سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ،، کلہم من قریش،، فرمایا تھا۔ (۱)

۷۹۔ جابر بن سمرہ: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ اسلام کے بارہ خلفا تک باعزت رہے گا اس کے بعد جو کچھ فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا تو والد سے دریافت کیا اور انہوں نے کہا کہ،، کلہم من قریش،، فرمایا تھا۔ (۲)

۸۰۔ ابو حنیفہ کا بیان ہے کہ میں اپنے چچا کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں تھا جب آپ نے فرمایا کہ میری امت کے امور درست رہیں گے یہاں تک کہ بارہ خلیفہ گذر جائیں۔ اس کے بعد کچھ فرمایا جو میں نہ سن سکا تو میں نے چچا سے دریافت کیا جو میرے سامنے کھڑے تھے تو انہوں نے بتایا کہ،، کلہم من قریش،، فرمایا تھا (۳)

۸۱۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ یہ امر دین تمام نہ ہوگا جب تک بارہ خلیفہ نہ گذر جائیں اس کے بعد کچھ فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا تو اپنے والد سے دریافت کیا اور انہوں نے بتایا کہ آپ نے کلہم من

(۱) (سنن ترمذی ۴، ص ۵۰۱-۲۲۲۳، مسند ابن حنبل ۷ ص ۳۰-۲۰۹۹۵)

(۲) (صحیح مسلم ۳ ص ۱۳۵۳-۷، مسند ابن حنبل ۷ ص ۳۱۲-۲۰۸۸۲، سنن ابی داؤد ۴ ص ۱۰۶-۲۲۸۰)

(۳) (مستدرک ۳-۷۱۶، المعجم الکبیر ۲۲-۱۲۰-۳۰۸، تاریخ کبیر ۸-۳۱۱)

۳۵۲۰، امالی صدوق ۲۵۵-۸)

قریش فرمایا تھا۔ (۱)

۸۲۔ جابر بن سرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرمؐ کے پاس تھا جب آپؐ سے یہ سنا کہ میرے بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد آپؐ کی آواز دھیمی ہوگی اور میں کچھ نہ سمجھ سکا تو بابا سے دریافت کیا کہ یہ دھیرے سے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ، کلہم من بنی ہاشم،، فرمایا

تھا۔ (۲)

۸۳۔ مسروق کا بیان ہے کہ سب عبداللہ مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ قرآن پڑھا رہے تھے ایک شخص نے دریافت کر لیا، یا ابا عبد الرحمن کیا آپؐ نے کبھی حضورؐ سے دریافت کیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء حکومت کریں گے تو ابن مسعود نے کہا جب سے عراق سے آیا ہوں تو کسی نے یہ سوال نہیں کیا لیکن تم نے پوچھ لیا ہے تو سنو میں نے حضورؐ سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا جتنے بنی اسرائیل کے نقیب تھے۔ (۳)

۸۴۔ ابو سعید نے حضرت امام محمد باقرؑ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میری اولاد میں بارہ نقیب پیدا ہونگے جو سب کے سب طیب و طاہر اور خدا کی طرف سے صاحبان فہم اور محدث ہونگے ان کا آخری حق کے ساتھ قیام کرنے والا ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (۴)

(۱) تاریخ واسط ص ۹۸، خصال ص ۲۷۰-۱۲

(۲) بیانج المودۃ ص ۲۹۰-۲، احقاق الحق ۱۳ ص ۳۰

(۳) مسند ابن جنبل ص ۵۵-۵۸۱، مستدرک ص ۵۳۶-۸۵۲۹

(۴) کافی ص ۵۳۴، ۱۸

۸۵۔ ابن عباس نے،،و السماء ذات البروج،، کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

کہ سماء میری ذات ہے اور بروج میرے اہلبیت اور میری عترت کے آئمہ ہیں جن کے اول علی ہیں اور آخری مہدی ہوں گے اور کل کے کل بارہ ہوں گے۔ (۱)

۸۶۔ امام باقرؑ نے اپنے والد کے حوالہ سے امام حسینؑ سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے برادر امام حسنؑ کے ساتھ جد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا۔

تو آپ نے ہم دونوں کو زانو پر بٹھالیا اور بوسہ دے کر فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہو جائیں تم جیسے صالح اماموں پر خدا نے تمہیں میری اور علیؑ اوقاف علیہ السلام کی نسل میں منتخب قرار دیا ہے اور اے حسین تمہارے صلب سے نو اماموں کا انتخاب کیا ہے۔

جن میں نواں قائم ہوگا اور سب کے سب فضل و منزلت میں پروردگار کے ہاں ایک جیسے ہوں گے۔ (۲)

۸۷۔ امام باقرؑ سے نقل کیا گیا ہے کہ آل محمد ﷺ کے بارہ امام سب کے سب وہ ہوں گے جن سے ملائکہ باتیں کریں گے اور سب اولاد رسول ﷺ اور علیؑ میں ہوں گے والدین سے مراد

(۱) (بیانج المودۃ ص ۳۳۲-۵۹)

(۲) (کمال الدین - ۲۶۹-۱۲۔ از ابو حمزہ ثمالی سے)

رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ ہی ہیں، (۱)

## تحقیق احادیث عدو آئمہ علیہم السلام

ان احادیث کا مضمون اہل سنت کے مصادر سے نقل کیا گیا ہے اور انہیں احادیث کا تذکرہ شیعہ مصادر میں بھی پایا جاتا ہے شیخ صدوقؒ نے خصال میں اسی مضمون کی ۱۲۳ احادیث کا تذکرہ کیا ہے جس طرح کہ مسند بن جنبل میں جابر بن سمرہ سے تیس روایات نقل کی گئی ہیں اور اس طرح اصل مضمون متفق علیہ ہے تفصیلات کا اختلاف غالباً سیاسی مقاصد کے تحت پیدا کیا گیا ہے

(۱) جہاں بعض روایات میں لفظ بعدی حذف کر دیا گیا ہے

(۱) (کافی ص ۵۲۵، من لائحہ الفقیہ ص ۱۷۹-۱۸۰، خصال ص ۳۶۶، عیون اخبار الرضا ص ۴۰، امالی صدوقؒ ۹-۱۱۲، ۸-۵۰۲-۱۰، کمال الدین ص ۲۰۶، ارشاد ص ۳۲۵، کفایہ الاثر ص ۶۹، انس بن مالک ص ۱۱۴، امام علیؑ ص ۱۱۸، عائشہ ص ۱۱۹، جناب حضرت فاطمہؑ ص ۱۱۸، امام سلمہ ص ۲۴۴، امام باقرؑ، اعلام الوری ص ۳۶۱، الغیبہ طوسی ص ۹۲، احتجاج طبری ص ۱۶۹، کامل الزیارات ص ۵۲، روضۃ الواعظین ص ۱۱۵، کتاب سلیم بن قیس الہمدانی ص ۲، البقیع ابن طاووس ص ۲۴۴، فرائد السمطين ص ۳۲۹، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۹۲، اختصا ص ۲۳۳، جا مح الاخبار ص ۶۱، احقاق الحق ص ۳۵۳-۳۵۶-۱۰۳-۹۴، ص ۵-۴۹۳-۴۷۷-۳-۱-۷۲-۱۹-۲۰-۵۲۸)

(۲) بعض میں لفظ کو امیر میں بدل دیا گیا ہے

(۳) بعض میں خلیفہ کی بجائے قیم یا ملک کہا گیا ہے

(۴) بعض میں قیامت تک اسلام کے مسائل کو بارہ خلفاء سے مربوط کیا گئے ہے اور بعض میں قیامت کا ذکر نکال دیا گیا ہے۔

(۵) بعض میں مصالحت امت کو خلفاء کی ولایت سے مربوط کیا گیا ہے اور بعض میں اس نکتہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

(۶) بعض روایات میں اسلامی سماج کے جملہ معاملات کو ان حضرات کی ولایت سے متعلق کیا گیا ہے اور بعض میں اس کے بیان سے پہلو تہی کی گئی ہے۔

اور اس طرح مختلف سیاسی حالات نے مختلف طرح کی ترمیم کرادی لیکن مجموعی طور پر دو باتوں پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

(۱) سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان افراد کی تعیین کر دی ہے جو ایک طویل مدت تک اسلامی قیادت کی اہلیت رکھتے ہیں۔

(۲) جن آئمہ کی قیادت کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی تائید حاصل ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔ نہ کم ہے اور نہ زیادہ۔

اور اس طرح روایات شیعہ کو دیکھنے کے بعد حقیقت واضح تر ہو جاتی ہے کہ ان حضرات نے آئمہ علیہم السلام کے اسماء گرامی اور ان کے جملہ صفات و کمالات کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کی وضاحت گذشتہ صفحات میں ہو چکی ہے اور ایک تذکرہ آئندہ فصل میں کیا جائے گا۔

اس کے بعد اس نکتہ کا اضافہ بھی کیا جاسکتا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہ بات حجۃ الوداع

کے موقع پر ارشاد فرمائی ہے۔ (۱)

ورمیدان عرفات یا منیٰ میں فرمائی ہے یادوںوں جگہ تکرار فرمائی ہے۔ (۲)

ور یہی وہ موقع ہے جہاں حدیث ثقلین کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ قریش سے

مراد یہی آئمہ اور اہلبیتؑ ہیں جیسا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے خطبہ نمبر ۱۳۴ میں فرمایا ہے کہ آئمہ قریش بنی ہاشم ہی میں پیدا ہوئے اور ان کے علاوہ یہ منصب کسی اور کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی کسی قبیلہ میں ایسے صالح حکام پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ کہ روایات میں اب خلفاء کے اوصاف و کمالات کے تذکرہ کو نظر انداز کر دینا صرف سیاسی مصالح کی بنیاد پر تھا جس کی وضاحت اس نکتہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

کہ بارہ خلفاء آئمہ اہلبیتؑ کے علاوہ اور کسی مقام پر پیدا نہیں ہوئے اور اگر اس نکتہ کو بھلا دیا تو اتر ہو نیوالی حدیث نقلین سے ربط دیا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے اور مزید ثابت ہو جاتی ہے کہ سرکارِ دو عالم نے مستقبل کی قیادت کی جملہ علامات اور نشانیوں کا تذکرہ کر دیا تھا اور کسی طرح بھی مسئلہ کو مشتبہ نہیں رہنے دیا۔

اور بعض علماء و محققین نے اس حقیقت کو اس طرح بھی واضح کیا ہے کہ آئمہ قریش سے مراد خلفاء راشدین کو لیا جائے تو ان کی تعداد بارہ سے کم ہے۔

اور ان میں خلفاء بنی امیہ کو جوڑ لیا جائے تو یہ عدد بارہ سے کہیں زیادہ ہو جاتا ہے اور ان میں خلافت کی صلاحیت بھی نہیں تھی کہ عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ سب ظالم اور نالائق تھے۔

اور ایسا انسان خلیفہ رسولؐ نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ ان کا شمار بنی ہاشم میں نہیں ہوتا اور بعض روایات میں بنی ہاشم کی تصریح موجود ہے۔

(۱) (مسند ابن جنبل ۷-۲۰۵-۲۰۸۴۰)

(۲) (مسند ابن جنبل ۷-۳۲۹-۲۰۹۹۱)

یہی حال اس وقت ہوگا جب ان خلفاء سے مراد بنی عباس کو لے لیا جائے کہ ان کی تعداد بھی بارہ سے زیادہ ہے اور ان کے کردار میں بھی ظلم و ستم کی کوئی کمی نہیں ہے اور انہوں نے آیت مودت کی کوئی پروا نہیں کی اور نہ حدیث کساء کی۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ خلفاء سے مراد صرف آئمہ اہلبیتؑ ہیں جو اپنے زمانے میں سب سے اعلیٰ، افضل، اکمل، اور عاقبتی، اکمل و اجمل و برتر۔ یہ خدا کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اور رسول اکرمؐ سے سب سے زیادہ قریب تر تھے اس حقیقت کی تائید حدیث ثقلین اور دیگر احادیث صحیحہ سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے

ملا صد رائے فرمایا ہے کہ خلفاء قریش کی روایات برادران اہلسنت کے صحاح اور اصول میں موجود ہے اور ان کی سند بھی مذکور ہے اور ان کے علاوہ وہ صحاح و مسانید کی روایات بھی ہیں جن میں اس حقیقت کا ذکر کیا گیا ہے کہ میرے بعد آئمہ میری عنترت میں سے ہوں گے۔

ان کی تعداد نقباء بنی اسرائیل کے برابر ہوگی اور نو حسینؑ کی صلب میں سے ہونگے جنہیں پروردگار نے میرے علم و فہم کا وارث بنایا ہے اور ان کا نواں مہدیؑ ہوگا۔

اور پھر صحاح ستہ میں یہ روایات بھی ہیں کہ مہدیؑ میری عنترت میں اور اولاد فاطمہؑ میں سے ہوگا اور وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب میرے اہلبیتؑ میں سے وہ شخص حکومت نہ کرے جس کا نام میرا نام ہوگا۔

یا اگر دنیا کی عمر میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو پروردگار اس دن کو طول دے گا یہاں تک کہ میری نسل سے اس شخص کو بھیج دے جس کا نام میرا نام ہوگا اور وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

چنانچہ شارح مشکوٰۃ نے بھی لکھا ہے کہ اس قسم کی روایات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے

کہ خلافت صرف قریش کا حصہ ہے اور انکے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتی ہے اور یہ حکم ربہتی دنیا تک جاری رہے گا چاہے دو ہی افراد باقی رہ جائیں۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی عقل میں فتور اور آنکھ میں اندھا پن نہیں ہے تو وہ اس حقیقت کا بہر حال اعتراف کرے گا کہ رسول اکرمؐ کے بعد ان کے خلفاء یہی بارہ امام ہیں جو سب قریش سے ہیں انھیں سے دین کا قیام اور اسلام کا استحکام ہے اور یہ عدد اور یہ کمالات آئمہ اثنا عشر کے علاوہ کہیں اور نہیں پائے جاتے لہذا یہی سرکارِ دو عالم کے خلفاء و اولیاء ہیں اور انھیں کا قیام دنیا تک رہنا ضروری ہے کہ زمینِ حجت خدا سے خالی نہیں ہو سکتی ہے۔



## فصل ششم

### اسماءِ آئمہ اہلبیتؑ

۸۸: جابر بن عبد اللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ میں جناب فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جس میں آپ کی اولاد کے اولیاء کے نام درج تھے چنانچہ میں نے کل بارہ نام دیکھے جن میں سے ایک قائم تھا اور تین محمدؐ تھے اور چار علیؑ۔ (۱)

ان تمام روایات کے راوی ابوالجارود ہیں جنہوں نے امام باقرؑ سے نقل کیا ہے اور کافی میں چار کی علی بجائے تین کا ذکر ہے اور یہ اشتباہ ہے یا اس سے مراد اولاد فاطمہؑ کے علیؑ ہیں کہ وہ بہر حال تین ہی ہیں۔

(اگرچہ اس طرح اولاد فاطمہؑ کے اولیاء بارہ نہیں ہیں بلکہ گیارہ ہی ہیں اور ایک مولائے کائنات ہیں واللہ اعلم۔ جوادی)

۸۹۔ جابر بن یزید الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری کی زبان سے سنا ہے کہ جب آیت اولی الامر نازل ہوئی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم نے خدا اور رسولؐ کو پہچان لیا

(۱) (الفقیہ ص ۱۸۰، ۱۸۱، ۵۳۲-۹۔ کمال الدین ۲۶۹-۱۳۰۔ ارشاد ۳۳۶، ۳۳۷۔ فراند

المطین ۲-۱۳۹)

اور ان کی بھی اطاعت بھی کی یہ اولی الامر کون ہیں جن کی اطاعت کو آپ کی اطاعت کے ساتھ ملا دیا گیا ہے؟ تو فرمایا اے جابر یہ سب میرے خلفاء اور میرے بعد مسلمانوں کے آئمہ ہیں جن میں سے اول علی ابن ابی طالبؑ اس کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی ابن حسینؑ پھر محمد بن علیؑ جن کا نام توریت میں ہے اور باقرؑ اور اے جابر عنقریب تم ان سے ملاقات کرو گے اور جب ملاقات ہو جائے تو میرا ان سے سلام کہہ دینا اس کے بعد جعفر بن محمدؑ پھر موسیٰ بن جعفرؑ پھر علیؑ پھر محمد بن علیؑ پھر حسن بن محمدؑ پھر میرا ہنام وہم کنیت جو زمین میں خدا کی حجت اور بندگان خدا میں بقیۃ اللہ ہو گا یعنی فرزند حسن بن علیؑ یہی وہ ہو گا جسے پروردگار مشرق و مغرب پر فتح عنایت کرے گا اور اپنے شیعوں سے اس طرح غائب رہے گا کہ اس غیبت میں ایمان پر صرف وہی افراد قائم رہ جائیں گے جن کے دل کا پروردگار نے ایمان کے لئے امتحان لیا ہوگا۔ (۱)

۹۰۔ جابر بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ جندل بن جنادہ بن جبیر الیہودی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طویل گفتگو کے دوران عرض کی کہ خدا کے رسولؐ ذرا اپنے اوصیاء کے بارے میں باخبر کریں تاکہ میں ان سے متمسک رہ سکوں..... تو فرمایا کہ میرے اوصیاء بارہ ہوں گے جندل نے عرض کی کہ یہی تو میں نے توریت میں پڑھا ہے لیکن ذرا ان کے نام تو ارشاد فرمائیں؟

فرمایا اول سید الاوصیاء ابوالائمہ علیؑ اس کے بعد ان کے دو فرزند حسنؑ اور حسینؑ اور کچھو ان سب سے متمسک رہنا اور خبردار تمہیں جاہلوں کا جہل دھوکہ میں نہ مبتلا کر دے اس کے بعد جب علی بن حسینؑ کی ولادت ہوگی تو تمہاری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمہاری آخری غذا دودھ ہوگی جندل نے کہا کہ حضور ﷺ میں نے توریت میں ایلیا۔ شبر و شبیر پڑھا ہے۔ یہ تو علیؑ، حسنؑ

(۱) (کمال الدین ۲۵۳، ۳، مناقب ابن شہر آشوب۔ ص ۲۸۲، کفایۃ الاثر ص ۵۳)

اور حسینؑ ہو گئے تو ان کے بعد والوں کے اسماء کیا ہیں؟

فرمایا!

حسینؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ ابن حسینؑ جن کا لقب زین العابدین ہوگا اس کے بعد ان کے فرزند محمد جن کا لقب باقر ہوگا اس کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ جن کا لقب صادق ہوگا اس کے بعد ان کے فرزند موسیٰ جن کا لقب کاظم ہوگا اس کے بعد ان کے فرزند علیؑ جن کا لقب رضا ہوگا اس کے بعد ان کے فرزند محمد جن کا لقب تقی و زکی ہوگا ان کے بعد ان کے فرزند علیؑ جن کا لقب نقی اور ہادی ہوگا اس کے بعد ان کے فرزند حسن جن کا لقب عسکری ہوگا اس کے ان کے فرزند محمد جن کا لقب مہدیؑ، قائم اور حجتؑ ہوگا جو پہلے غائب ہوں گے پھر ظہور کریں گے اور ظہور کے بعد ظلم و جور سے بھری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

خوشحال ان کا جوان کی غیبت میں صبر کر سکیں گے اور ان کی محبت پر قائم رہ سکیں یہی وہ افراد ہیں جن کے بارے میں پروردگار کا ارشاد ہے کہ حزب اللہ ہیں اور حزب اللہ کامیاب ہونے والے ہیں اور یہی وہ متقین ہیں جو غائب پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ (۱)

۹۱۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک یہودی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جسے نعتل کہا جاتا ہے اور اس نے کہا کہ یا محمدؐ میرے دل میں کچھ شبہات ہیں ان کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں ذرا یہ فرمائیں کہ آپ کا وحی کون ہوگا اس لئے کہ ہر نبی کا ایک وحی ہوتا ہے جیسے ہمارے پیغمبر موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون کو اپنا وحی نامزد کیا تھا؟

فرمایا

(۱) (بیانج الموادۃ ۳-۲۸۳-۲)

میرا وحی اور میرے بعد میرا خلیفہ علی ابن ابی طالب ہوگا اور ان کے بعد میرے دونوں  
نواسے حسن اور حسین ہوں گے اس کے بعد صلب حسین سے نوآنحضرت ابرار ہوں گے۔  
اس کے بعد کہایا محمد ذرا ان کے نام بھی ارشاد فرمائیں؟  
فرمایا:

حسین کے بعد ان کے فرزند علی ان کے بعد ان کے فرزند محمد ان کے بعد ان کے فرزند  
جعفر جعفر کے بعد ان کے فرزند موسیٰ موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے فرزند  
محمد اور محمد کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن اور اس کے بعد حجت ابن الحسن  
یہ کل بارہ امام ہیں جن کا عدد بنی اسرائیل کے نقیبوں کے برابر ہے۔

اس نے دریافت کیا کہ ان کی جنت میں کیا جگہ ہوگی؟

فرمایا: میرے درجہ میں۔ (۱)

۹۲۔ نصر بن سوید نے عمر بن ابی المقدم سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو میدان  
عرفات میں دیکھا کہ لوگوں کو باواز بلند پکار رہے ہیں اور فرما رہے ہیں ایہا الناس! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
قوم کے قائد تھے ان کے بعد علی ابن ابی طالب اس کے بعد حسن پھر حسین پھر علی ابن الحسین پھر محمد  
بن علی اور پھر میں ہوں اور یہ بات چاروں طرف رخ کر کے تین مرتبہ دہرائی۔ (۲)

(۱) (فراند اسمطین ۲ ص ۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵)

(۲) (کانی ص ۲۸۶-عیون اخبار الرضا ص ۴۰، الفقیہ ص ۱۸۰-۵۴۰۸، کمال الدین

ص ۲۵۰-۲۸۵، الغیبۃ العمانی ص ۵۷، مناقب ابن المغازلی ص ۳۰۴، احقاق الحق ص ۴۲-۸۳-۱۳

ص ۴۹، کفایۃ الاثر ص ۱۳۹، ۱۵۰-۱۷۷ ص ۶۲۲، ۳۰۰، ۳۰۶)

## قسم دوم

معرفت اہلبیت علیہم السلام

فصل اول: قیمت معرفت

فصل دوم: عظمت اہلبیت علیہم السلام

فصل سوم: تشبیہ بر عدم معرفت

فصل چہارم: منزلت اہلبیت علیہم السلام روز قیامت

# فصل اول

## قیمت معرفت اہلبیتؑ

۹۳۔ رسول اکرم ﷺ: جس شخص کو پروردگار نے میرے اہلبیتؑ کی معرفت اور محبت کی توفیق دیدی گویا اس کے لئے تمام خیر جمع کر دی۔ (۱)

۹۴۔ رسول اکرم ﷺ معرفت آل محمدؑ جہنم سے نجات کا وسیلہ اور حب آل محمدؑ صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہے اور ولایت آل محمدؑ عذاب الہی سے امان ہے۔ (۲)

۹۵۔ سلمان فارسی۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ پروردگار نے ہر نبی اور رسول کے لئے بارہ نقیب معین فرمائیں ہیں تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان ان بارہ کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

فرمایا:

سلمان جس نے ان کی مکمل معرفت حاصل کر لی اور اقتدا کر لی اور ان کے دوست سے محبت اور ان کے دشمن سے بیزاری اختیار کر لی وہ خدا کی قسم ہم سے ہوگا اور وہیں وارد ہوگا جہاں ہم وارد ہوں گے اور وہیں رہے گا جہاں ہم رہیں گے۔ (۳)

(۱) (امالی صدوق ۳۸۳-۹، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۸۶)

(۲) (بیان بیچ المودۃ ص ۷۸-۱۶، فرائد السطین ص ۲۵۷، احقاق الحق ۱۸-۳۹۶-۹-۳۹۳)

(۳) (بحار الانوار ۵۳-۱۳۲-۱۶۲-۲۵ ص ۶-۹)

۹۶۔ امیر المؤمنینؑ: خوش بخت ترین انسان وہ ہے جس نے ہمارے فضل کو پہچان لیا اور ہمارے ذریعہ خدا کا قرب اختیار کیا اور ہماری محبت میں اخلاص پیدا کیا اور ہماری دعوت پر عمل کیا اور ہمارے روکنے سے رک گیا یہی شخص ہم سے ہے اور جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ (۱)

۹۷۔ امام جعفر صادقؑ کا بیان ہے کہ امام حسینؑ اپنے اصحاب کے مجمع میں آئے اور فرمایا کہ پروردگار نے بندوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ اسے پہچانیں اور اس کے بعد جب پہچان لیں گے تو اس کے غیر کی عبادت سے بے نیاز ہو جائیں گے،

ایک شخص نے عرض کی کہ معرفت خدا کا مفہوم اور وسیلہ کیا ہے؟

فرمایا:

ہر زمانہ کے انسان اس دور کے امام کی معرفت حاصل کرے جس کی اطاعت واجب کی گئی ہے اور اس کے ذریعہ پروردگار کی معرفت حاصل کرے۔ (۲)

۹۸۔ امام باقرؑ: خدا کو وہی شخص پہچان سکتا ہے اور اس کی عبادت کر سکتا جو ہم اہلبیتؑ میں سے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کر لے۔ (۳)

۹۹۔ زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ ذرا معرفت امام کے بارے میں فرمائیں کہ کیا یہ تمام مخلوقات پر واجب ہے؟

فرمایا:

(۱) (غرر الحکم ص ۳۲۹۷)

(۲) (علل الشرائع ۹-۱۱۱ از سلمہ بن عطاء، کنز الفوائد ص ۳۲۸، احقاق الحق ۱۱-۵۹۳)

(۳) (کافی ۱-۱۱۸۱ از جابر)

کہ پروردگار نے حضرت محمد ﷺ کو تمام عالم انسانیت کے لئے رسول اور تمام مخلوقات کے لئے اپنی حجت بنا کر بھیجا ہے لہذا جو شخص بھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق اور ان کی اتباع کرے اس پر امام اہل بیتؑ کی معرفت بہر حال واجب ہے۔ (۱)

۱۰۰۔ سالم: میں نے امام محمد باقرؑ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا ہم نے اپنی کتاب کا وارث اپنے منتخب بندوں کو قرار دیا ہے جن میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں بعض درمیانی راہ پر چلنے والے ہیں اور بعض نیکیوں کے ساتھ سبقت کرنے والے ہیں کہ ان سب سے مراد کون لوگ ہیں؟

فرمایا:

سبقت کرنے والا امام ہوتا ہے درمیانی راہ پر چلنے والا اس کا عارف ہوتا ہے اور ظالم اس کی معرفت سے محروم شخص ہوتا ہے۔ (۲)

۱۰۱۔ زرعد: میں نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ معرفت کے بعد سب سے عظیم عمل کونسا ہے؟

فرمایا:

معرفت کے بعد نماز کے ہم پلہ کوئی عمل نہیں ہے اور معرفت و نماز کے بعد زکوٰۃ کے برابر کوئی کام نہیں ہے اور ان تینوں کے بعد روزہ جیسا کوئی عمل نہیں ہے اور روزہ کے بعد حج جیسا کوئی عمل نہیں ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ ان سب اعمال کا آغاز و انجام ہم اہلبیتؑ کی معرفت ہے اور اس کے

(۱) (کافی ص ۱۸۰-۳)

(۲) (کافی ص ۲۱۳-۱)

بغیر کسی شے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ (۱)

۱۰۲۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم وہ ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے اور کسی شخص کو ہمارے معرفت سے آزاد نہیں رکھا گیا ہے اور نہ اس جہالت میں معذور قرار دیا گیا ہے اگر کوئی شخص ہماری معرفت حاصل نہ کرے اور انکار بھی نہ کرے تو بھی گمراہ رہے گا جب تک راہ راست پر واپس نہ آجائے اور ہماری اطاعت میں داخل نہ ہو جائے ورنہ اگر اسی ضلالت پر مر گیا تو پروردگار جو چاہے گا برتاؤ کرے گا۔ (۲)

۱۰۳۔ امام صادق علیہ السلام نے آیت کریمہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دیدیا گیا، کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ حکمت سے مراد امام کی اطاعت اور اس کی معرفت ہے۔ (۳)

۱۰۴۔ امام صادق علیہ السلام نے زرارہ کو یہ دعا تعلیم فرمائی خدا یا مجھے اپنی معرفت عطا فرما کہ اگر میں تجھے نہ پہچان سکا تو تیرے نبی کو بھی نہیں پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول کی معرفت عطا فرما کہ اگر انہیں نہ پہچان سکا تو تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کہ اگر اس سے محروم رہ گیا تو دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔ (۴)

۱۰۵۔ امام رضا علیہ السلام آئمہ معصومین کی قبور کی زیارت کے ذیل میں فرمایا کرتے تھے کہ سلام ہو ان پر جو معرفت خدا کا مرکز تھے جس نے ان کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جو ان کی معرفت سے جاہل

(۱) (امالی طوسی ۶۹۴-۱۳۷۸)

(۲) (کافی ص ۱۸۷-۱۱)

(۳) (کافی ص ۱۸۵-۱۱ از ابوبصیر)

(۴) (کافی ص ۳۳۷-۱۵ از زرارہ)

رہ گیا وہ خدا سے بے خبر رہ گیا۔ (۱)

---

(۱) کافی ۳ ص ۵۷۸-۲، کامل الزیارات ص ۱۳۱۵ از علی بن حسان



سے طلب کرے۔ (۱)

۱۰۸۔ امام علیؑ نے کمیل سے فرمایا کہ کمیل رسول اکرم ﷺ نے ۱۵ رمضان کو عصر کے بعد مجھ سے یہ بات اس وقت فرمائی جب انصار و مہاجرین کا ایک گروہ سامنے تھا اور آپؐ منبر پر کھڑے تھے..... یاد رکھو علیؑ اور ان کے دونوں پاک و پاکیزہ کردار فرزند مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں یہ سب سفینہ نجات ہیں جو ان سے وابستہ ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ ہو گیا وہ بہک گیا نجات پانے والے کی جگہ جنت ہے اور نہکننے والے ٹھکانا جہنم کے شعلے ہیں۔ (۲)

۱۰۹۔ امیر المومنینؑ نے اصحاب سے خطاب کر کے فرمایا خدا کی قسم میں نے کسی امر کی طرف اقدام نہیں کیا مگر یہ کہ میرے پاس رسول اکرم ﷺ کی ہدایت موجود تھی خوشحال ان کا جن کے دلوں میں ہماری محبت راسخ ہو جائے اور اس کے وسیلہ سے ایمان کوہ احد سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ہو جائے اور یاد رکھو جس کے دل میں ہماری محبت ثابت نہ ہوگی اس کا ایمان اس طرح سے پکھل جائے گا جس پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

خدا کی قسم:

عالمین میں رسول اکرم ﷺ کے نزدیک میرے ذکر سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں تھی اور نہ کسی نے میری طرح دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے میں نے بلوغ سے پہلے سے نماز ادا کی ہے اور یہ فاطمہؑ بنت رسول ﷺ جو پارہ جگر بیغمبرؐ ہے یہ میری شریک حیات ہے اور اپنے دور میں مریم بنت عمران کی مثال ہے

(۱) (فرائد السمتین ص ۳۷ از ہریرہ، احقاق الحق ۹ ص ۲۰۳ از ارجح المطالب)

(۲) (بشارۃ المصطفیٰ ص ۳۰ از بصیر بن زید بن ارطاہ)

اور تیسری بات یہ ہے کہ حسن اور حسینؑ جو اس امت میں سبط رسول ﷺ اور پیغمبر کے لئے دونوں آنکھوں کی حیثیت رکھتے ہیں جس طرح میں آپ کے لئے دونوں ہاتھوں کی جگہ پر تھا اور فاطمہؑ آپ کے وجود میں قلب کی حیثیت رکھتی تھیں ہماری مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ رہ گیا وہ ڈوب مرا۔ (۱)

۱۱۰۔ امیر المؤمنینؑ کا ارشاد ہے کہ جس نے ہماری اتباع کر لی وہ نیکیوں کی طرف آگے بڑھ گیا اور جو ہمارے علاوہ کسی دوسرے سفینہ پر سوار ہو گیا وہ غرق ہو گیا۔ (۲)

۱۱۱۔ امام زین العابدینؑ: ہم ہیں جو شدتوں کی گہرائیوں میں چلنے والے سفینوں کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جو ان سے وابستہ ہو گیا وہ محفوظ ہو گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔ (۳)

۱۱۲۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن الحسینؑ ازوال آفتاب کے وقت نماز کے بعد دعا پڑھتے تھے اور اس طرح صلوات بھیجتے تھے۔

خدایا:

محمد ﷺ و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما جو نبوت کے شجر اور رسالت کے مرکز تھے ان کے گھر ملائکہ کی آمد و رفت تھی اور وہ علم کے خزانہ دار اور وحی کے اہلیتؑ تھے خدایا آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما جو شدتوں کے سمندروں میں نجات کے سفینے ہیں جو ان سے وابستہ ہو گیا وہ محفوظ ہو گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا ان سے آگے بڑھ جانے والا دین سے نکل جاتا ہے اور ان سے دور رہ

(۱) (کتاب سلیم بن قیس ۲-۸۳۰)

(۲) (غرر الحکم ص ۷۸۰، ۷۸۹)

(۳) (بیان مع المودۃ ص ۷۶-۱۲)

جانے والا ہلاک ہو جاتا ہے بس ان سے وابستہ ہو جانے والا ہی ان کے ساتھ رہتا ہے۔ (۱)

## ۲ مثال باب ھ

۱۱۳۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارے درمیان میرے اہلیت ﷺ کی مثال بنی اسرائیل میں

باب ھ کی ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا اسے بخش دیا گیا۔ (۲)

۱۱۴۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو میرے دین کو اختیار کرے اور میرے راستے پر رہے اور میری

سنت کی اتباع کرے اس کا فرض ہے کہ آئمہ اہلیت ﷺ کو تمام امت پر مقدم رکھے کہ ان کی مثال اس

امت میں بنی اسرائیل کے باب ھ جیسی ہے (۳)

۱۱۵۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نوصلب حسینؑ سے

ہوں گے اور نواں قائم ہوگا یا درکھوان سب کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور

جو الگ رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا اور ان کی مثال بنی اسرائیل کے باب ھ جیسی ہے۔ (۴)

۱۱۶۔ عباد بن عبد اللہ الاسدی کا بیان ہے کہ میں مقام رجبہ میں امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا

کہ ایک شخص نے آ کر اس آیت کا معنی دریافت کیا وہ شخص جو پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہو اور

(۱) (جمال الاسبوع ص ۲۵۱)

(۲) (المعجم الاوسط ۶۔ ص ۸۵۔ ۸۶، المعجم الصغیر ۲ ص ۲۲، سواعق محرقة ص ۱۵۲، غیبت نعمانی

ص ۳۳)

(۳) (۱) ہالی صدوق ۲۹۔ تنبیہ الخوہ طر ۳ ص ۱۵۲)

(۴) (مناقب ابن شہر آشوب ص ۲۹۵، کفایۃ الاثر ص ۳۸ از ابو ذر)

اس کے ساتھ اس کا گواہ بھی ہو تو آپؐ نے فرمایا کہ قریش کے کسی شخص پر لجاجت عقیدہ کا گذر نہیں ہوا مگر اس کے بارے میں قرآن میں کچھ نازل ضرور ہوا ہے خدا کی قسم یہ لوگ ہم اہلبیت کے فضائل اور رسول اکرمؐ کی زبان سے بیان ہونے والے مناقب کو سمجھ لیں تو یہ ہمارے لئے اس وادیِ رجبہ کے سونے چاندی سے بھر جانے سے زیادہ قیمتی ہے۔

خدا کی قسم اس امت میں ہماری مثال سفینہ نوح کی ہے اور بنی اسرائیل کے بابِ ہطہ کی ہے

(۱)

۱۱۔ ابو سعید خدری۔ رسول اکرم ﷺ نے نمازِ جماعت پڑھائی اور اس کے بعد قوم کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا:

میرے صحابو میرے اہلبیت کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح اور بابِ ہطہ کی ہے لہذا میرے بعد ان اہلبیتؑ اور میری ذریت کے آئینہ راشدین سے متمسک رہنا کہ اس طرح کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے فرمایا کہ میرے اہلبیتؑ اور میری عترت میں بارہ امام ہوں گے۔ (۲)

۱۱۸۔ حضرت امام علیؑ فرماتے ہیں:

ہم بابِ ہطہ اور بابِ السلام ہیں جو اس دروازہ میں داخل ہو جائے گا نجات

(۱) (کنز العمال ص ۲۳۴-۲۳۹، امالی مفید ۱۴۵-۵، شرح الاخبار ص ۲۸۰-۲۸۳، تفسیر فرات

کوئی ص ۹۰-۲۳۳)

(۲) (کفایۃ الاثر ص ۳۳-۳۴)

پائے گا اور جو اس سے الگ رہ جائے گا وہ گمراہ ہو جائے گا (۱)

۱۱۹۔ امام علی علیہ السلام آگاہ ہو جاؤ کہ جو علم لے کر آدم آئے تھے اور جو فضائل تمام انبیاء کو دیئے گئے ہیں وہ سب خاتم النبیین کی عزت میں موجود ہیں تو تمہیں کہاں گمراہ کیا جا رہا ہے اور تم کہاں چلے جا رہے ہو؟ اے اصحاب سفینہ کی اولاد۔ تمہارے درمیان وہ مثال موجود ہے کہ جس طرح اس سفینہ پر سوار ہونے والے نجات پا گئے تھے اسی طرح عزت سے تمسک کرنے والے نجات پا جائیں گے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ویل ہے انکے لئے جو ان سے الگ ہو جائیں، ان کی مثال اصحاب کہف اور بابِ حلہ جیسی ہے۔ یہ سب باب السلام ہیں لہذا سلم میں داخل ہو جاؤ اور خبردار شیطان کے اقدامات کی پیروی نہ کرنا۔ (۲)

۱۲۰۔ امام محمد باقرؑ: ہم تمہارے لئے بابِ حلہ ہیں۔ (۳)

### ۳۔ مثال خانہ خدا

۱۲۱۔ رسول اکرم ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا کہ یا علی تمہاری مثال بیت اللہ کی ہی ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا وہ عذاب الہی سے محفوظ ہو گیا اور اسی طرح جس نے تم سے محبت کی اور تمہاری ولایت کا اقرار کیا وہ عذابِ جہنم سے محفوظ ہو گیا اور جس نے تم سے بغض رکھا وہ جہنم میں ڈال دیا گیا۔

(۱) (خصال ۶۲۶-۱۰۔ از ابو بصیر و محمد بن مسلم از امام صادق علیہ السلام، تفسیر فرات کوئی ۳۶۷-۳۹۹، غرر الحکم ۱۰۰۰۶)

(۲) (تفسیر عیاشی، ص ۳۰۰، از مسعدہ بن صدقہ۔ الغیۃ نعمانی ص ۴۴، ینایح المودۃ: ۱، ص ۳۳۲، المستدرک شد، ص ۴۰۶)

(۳) (تفسیر عیاشی، ص ۱، ص ۴۷، از سلیمان جعفری از امام رضا، مجمع البیان، ص ۲۴۷)

یا علیؑ، لوگوں کا فریضہ ہے کہ خانہ خدا کا ارادہ کریں اگر ان میں استطاعت پائی جاتی ہے لیکن اگر کوئی مجبور ہے تو اس کا عذر اسکے ساتھ ہے، یا اگر کوئی فقیر ہے تو معذور ہے یا اگر مریض ہے تو معذور ہے لیکن تمہاری محبت اور ولایت میں کوتاہی کرنے والے کو ہرگز معاف نہیں کیا جائیگا چاہے فقیر ہو یا غنی، بیمار ہو یا صحیح، اندھا ہو یا بصارت والا۔ (۱)

### ۴۔ مثال نجوم فلک

۱۲۲۔ رسول اکرم ﷺ: جس طرح ستارے اہل زمین کے لئے ڈوبنے سے بچنے کا ذریعہ ہیں اسی طرح ہمارے اہلبیت اختلافات سے بچنے کا وسیلہ ہیں لہذا جب بھی عرب کا کوئی قبیلہ ان سے اختلاف کرے گا وہ شیطان کے گروہ میں شامل ہو جائیگا۔ (۲)

۱۲۳۔ رسول اکرم ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ، تمہاری اور تمہاری اولاد کے آئمہ کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس سفینہ پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے الگ رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا اور تمہاری مثال آسمان کے ستاروں کی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک یونہی جاری رہے گا۔ (۳)

(۱) (خصائص الآئمہ، ص ۷۷، از عیسیٰ بن المنصور)

(۲) (مستدرک، ص ۱۶۲، ۱۵۷)

(۳) (امالی صدوق، ص ۲۲۲، ۱۸۰، کمال الدین، ص ۲۳۱، ۶۵، بشارۃ المصطفیٰ، ص ۳۲۔ جامع الاخبار

۵۹، ۵۲۔ مائتہ منقبہ، ص ۶۵۔ فرائد السمعیین، ص ۲، ۲۳۳، ۵۱۷، از ابن عباس۔)

۱۲۴۔ رسول اکرم ﷺ: اہل بیت کی مثال میری امت میں آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا نکل آتا ہے، یہ سب امام ہادی اور مہدی ہیں، انہیں نہ کسی کا مکر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی کا انحراف بلکہ یہ عمل انحراف کرنے والوں ہی کو نقصان پہنچائے گا، یہ سب زمین پر اللہ کی حجت ہیں اور اس کی مخلوقات پر اسکے گواہ ہیں، جو انکی اطاعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جو انکی نافرمانی کرے گا اس نے اللہ کی نافرمانی کی، یہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے، نہ یہ اس سے الگ ہونگے اور نہ وہ ان سے الگ ہوگا یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں، ان آئمہ میں سب سے پہلے میرا بھائی علی ہے اسکے بعد میرا فرزند حسن، اس کے بعد میرا فرزند حسین اور اسکے بعد اولاد حسین کے نو افراد۔ (۱)

۱۲۵۔ امام صادق: کوئی عالم ہمارے علاوہ ایسا نہیں ہے جو دنیا سے جائے تو اپنے جیسا خلیفہ چھوڑ جائے، البتہ ہم میں سے جب کوئی جاتا ہے تو اسکی جگہ اس کے جیسا موجود رہتا ہے کہ ہماری مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے۔ (۲)

## ۵۔ مثال دو چشم

۱۲۷۔ رسول اکرم ﷺ: دیکھو میرے اہلبیت کو اپنے درمیان وہی جگہ دو جو جسم میں سر کی اور سر میں دونوں آنکھوں کی ہوتی ہے کہ جسم سر کے بغیر اور سر آنکھوں کے بغیر ہدایت نہیں پاسکتا ہے۔ (۳)

(۱) (الغیۃ النعمانی ۱۲، ۸۳۔ کتاب سلیم بن قیس ۲، ۶۸۶، ۱۳۔ فضائل ابن شاذان، ص ۱۱۳۔ مشارق انوار الہدیین، ص ۱۹۲)

(۲) (جامع الاحادیث قتی، ص ۲۳۹، از حصین بن خارق)

(۳) (امالی طوسی ۲۸۲، ۱۰۵۳۔ کشف الغمہ ۲، ص ۳۵ از ابوذر۔ کفایۃ الاثر، ص ۱۱۱، از واصلہ بن الاسقع)

## فصل سوم

### آگاہی از عدم معرفت اہلبیت علیہم السلام

- ۱۲۸۔ رسول اکرم ﷺ جو بغیر امام کے مرتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (۱)
- ۱۲۹۔ رسول اکرم ﷺ جو اس حال میں مرجائے کہ اس کے سر پر کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (۲)
- ۱۳۰۔ رسول اکرم ﷺ جو امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے (۳)
- ۱۳۱۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرجائے اس کی گردن میں کوئی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے (۴)

- (۱) (مسند ابن جنبل ۶۔ ص ۲۲۔ ۶۔ ۱۶۸، المعجم الکبیر ۱۹ ص ۳۸۸۔ ۹۱۰، الملاحم والفتن ص ۱۵۳۔ از ابن تفسیر عیاشی ص ۳۰۳۔ ۱۱۹۔ از اعمار الساباطی، الاختصاص ۲۶۸ از عمر بن یزید از امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)
- (۲) (کافی ص ۳۹۷۔ از سالم بن ابی حفصہ، ص ۸۰۔ ۱۳۶۔ ۱۳۳ از بشیر کناسی، المعجم الاوسط ۶۔ ص ۷۰۔ ۵۸۲۔ مسند ابویعلیٰ۔ ص ۳۶۶۔ ۳۷۵، از معاویہ، المعجم الکبیر۔ ص ۱۰۔ ۲۸۹۔ ۱۱۶۸ از ابن عباس)
- (۳) (کافی ص ۲۰۔ ۶، ثواب الاعمال ص ۲۳۳۔ ۱، الحاسن ص ۲۵۲۔ ۴۷۵۔ از عیسیٰ ابن السری
- (۴) (صحیح مسلم ۳۔ ص ۱۳۷۸۔ ۵۸، السنن الکبریٰ ص ۸۔ ۲۷۰۔ ۱۶۶۱۲، از عبداللہ عمر، المعجم الکبیر
- ص ۱۹۔ ۳۳۳۔ ۶۹۔ از معاویہ)

۱۳۲۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کے پاس میری اولاد میں سے کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس نے جو کچھ زمانہ جاہلیت یا دوران اسلام میں کچھ کیا ہے سب کا حساب لیا جائے گا۔ (۱)

۱۳۳۔ ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے سلمان، ابوذر اور مقداد سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔

اسکے بعد اس حدیث کو جابر اور ابن عباس کے سامنے پیش کیا تو دونوں نے تصدیق کی اور کہا ہم نے بھی سرکارِ دو عالم سے سنا ہے اور سلمان نے تو حضورؐ سے یہ سوال بھی کیا تھا کہ یہ امام کون ہوں گے؟ تو فرمایا کہ یہ میرے اوصیاء ہونگے اور جو بھی میری امت میں انکی معرفت کے بغیر مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

اب اگر ان سے بے خبر اور انکا دشمن بھی ہوگا تو مشرکوں میں شمار ہوگا اور اگر صرف جاہل ہوگا نہ انکا دشمن اور نہ ہی ان کے دشمنوں کا دوست تو جاہل ہوگا لیکن مشرک نہ ہوگا۔ (۲)

۱۳۴۔ عیسیٰ بن السریٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کیا مجھے ارکان دین اسلام سے باخبر کریں تاکہ انہیں اختیار کر لوں تو میرا عمل پاکیزہ ہو جائے اور پھر باقی چیزوں کی جہالت نقصان نہ پہنچا سکے؟

تو فرمایا

(۱) (عیون اخبار الرضا ۲، ص ۵۸-۲۱۳ از ابو محمد الحسن بن عبد اللہ الرازی التمیمی، کنز الفوائد ۱-۳۲۷)

(۲) (کمال الدین ۳۱۳-۱۵)

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور ان تمام چیزوں کا اقرار جنہیں پیغمبر لے آئے ہیں اور اموال سے زکوٰۃ ادا کرنا ولایت آل محمدؑ جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صاف فرمایا ہے جو اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور مالک کائنات نے بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اولیاء امر میں پہلے علیؑ اس کے بعد حسنؑ اور اس کے بعد حسینؑ اس کے بعد علیؑ ابن الحسین اس کے بعد محمدؑ بن علیؑ اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا اور زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی اور جو شخص بھی امام کی معرفت کی بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (۱)

۱۳۵۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو کہ جو کوئی اس امت میں امام عادل کے بغیر زندہ رہے گا وہ گمراہ اور بہکا ہوا ہوگا اور اگر اسی حال میں مر گیا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا۔ (۲)

۱۳۶۔ امام صادقؑ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھی اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا لہذا تمہارا فرض ہے کہ تم امام کی اطاعت کرو تم نے اصحاب علیؑ کو دیکھا ہے اور تم ایسے امام کے تابع ہو جس سے بے خبر رہنے میں کوئی شخص معذور نہیں ہے قرآن کے تمام مناقب ہمارے لئے ہیں ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے انفال اور منتخب اموال ہمارا ہی حصہ ہے۔ (۳)

(۱) (کافی ص ۲ ص ۲۱ تفسیر عیاشی ص ۲۵۲-۱۸۵۔ از یحییٰ بن السری)

(۲) (کافی ص ۳۷۵-۲۔ از محمد بن مسلم)

(۳) (محاسن ص ۲۵۱-۴۷۴، از بشیر الدہان)

۱۳۷۔ امام صادق علیہ السلام جو شخص بھی اس حال میں مر جائے گا کہ اس کی گردن میں کسی امام کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (۱)

۱۳۸۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس سے جملہ اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا۔ (۲)

۱۳۹۔ امام رضا! جو شخص بھی آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے (۳)

### احادیث تنبیہ کی تحقیق

تمام مسلمانوں کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ جن روایات نے اس مضمون کی نشاندہی کی ہے کہ امام کے بغیر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے قطعی طور پر سرکارِ دو عالم سے صادر ہوئی ہیں اور ان میں کسی طرح کا شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

مفہوم اور مقصود میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اصل مضمون میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ مضمون اس قدر شہرت اور اعتبار پیدا کر چکا تھا کہ حکامِ ظلم و جور بھی اس کا انکار نہ کر سکے اور بدرجہ مجبوری ترمیم اور تحریف پر اتر آئے جیسا کہ علامہ امینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کو صحاح و مسانید سے نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ وہ حقیقت ہے جسے تمام صحاح اور مسانید نے محفوظ کیا ہے لہذا اس کے

(۱) (اعلام الدین ص ۳۵۹)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۲۹۵ از ابو خالد)

(۳) (عیون اخبار الرضا ص ۱۲۲۔ ۱۔ از افضل بن شاذان، الکافی ص ۳۷۶، محاسن ص ۲۵۱، بحار

مضمون کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کسی مسلمان کا اسلام اس کے مقصود کو تسلیم کئے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا ہے اس حقیقت میں نہ دورائے ہے اور نہ کسی ایک نے شک و شبہ کا اظہار کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر امام کے مرنے والے کا انجام بدترین انجام ہے اور اسکے مقدر میں کسی طرح کی کامیابی اور فلاح نہیں ہے جاہلیت کی موت سے بدتر کوئی موت نہیں ہے کہ یہ موت درحقیقت کفر والحادی کی موت ہے اور اس میں اسلام کا شائبہ تک نہیں ہے۔ (۱)

رہ گیا حدیث کا مفہوم تو اس کی وضاحت کے لئے دور جاہلیت کی تشریح ضروری ہے اور اس کے بغیر مسئلہ کی مکمل توضیح نہیں ہو سکتی قرآن مجید اور احادیث اسلامی میں رسول اکرم ﷺ کے دور بعثت کو علم و ہدایت کا دور اور اس سے پہلے کے زمانہ کو جہالت اور ضلالت کا دور قرار دیا گیا ہے۔

اس لئے کہ اس دور میں اس دور میں آسمانی ادیان میں تحریف و ترمیم کی بنا پر راہ ہدایت و ارشاد کا پالینا ممکن نہ تھا اس دور میں انسانی سماج میں دین کے نام پر جو نظام چل رہے تھے وہ سب اوہام و خرافات کا مجموعہ تھے اور یہ تحریف شدہ ادیان و مذاہب حکام ظلم و جور کے ہاتھوں میں بہترین حربہ کی حیثیت رکھتے تھے جن کے ذریعہ انسانوں کی مقدرات پر قبضہ کیا جاتا تھا اور انہیں اپنی خواہشات کے اشارہ پر چلایا جا رہا تھا۔

لیکن اس کے بعد جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی بعثت کے زیر سایہ علم و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا تو آپؐ کی ذمہ داریوں میں اہم ترین ذمہ داری ان اوہام و خرافات سے جنگ کرنا اور حقائق کو واضح و بے نقاب کرنا تھا چنانچہ آپؐ نے ایک مہربان باپ کی طرح امت کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا اور صاف لفظوں میں اعلان کر دیا کہ میں تمہارے باپ جیسا ہوں اور تمہاری تعلیم کا ذمہ دار ہوں۔

(۱) (الغدیر، ص ۱۰۶-۱۰۷)

(مسند ابن جنبل، ص ۵۳-۵۴، سنن نسائی، ص ۳۸، سنن ابن ماجہ، ص ۱۱۴-۱۱۵، الجامع الصغیر

ص ۳۹۴-۳۹۵)

آپ کا پیغام عقل و منطق سے تمام تر ہم آہنگ تھا اور اس کی روشنی میں صاحبان علم کے لئے صداقت تک پہنچنا بہت آسان تھا اور وہ صاف محسوس کر سکتے تھے کہ اس کا ربط عالم غیب سے ہے۔ آپ برابر لوگوں کو تنبیہ کرتے تھے خبردار جن چیزوں کو عقل و منطق نے ٹھکرا دیا ہے ان کا اعتبار نہ کریں کہ بغیر علم و اطلاع کے کسی چیز کے پیچھے نہ دوڑ پڑیں۔ (۱)

اس تمہید سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ ہر دور کے امام کی معرفت انسانوں کا انفرادی مسئلہ نہیں تھی کہ اگر کوئی شخص امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر جائے گا تو صرف اس کی موت جاہلیت ہو جائے گی دراصل یہ ایک معاشرتی اور پوری امت کی زندگی کا مسئلہ تھا کہ بعثت پیغمبر اسلام ﷺ کے سورج کے طلوع کے ساتھ جو علم و معرفت کی دور شروع ہوا ہے اس کا استمرار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنے دور کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت نہ کر لیں۔

یا واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ امامت کہ اس عصر علم و عرفان کی تنہا ضمانت ہے جو سرکارِ دو عالم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اس کی ضمانت کے مفقود ہو جانے کا فطری نتیجہ اس دور اسلام و عرفان کا خاتمہ ہوگا جس کا لازمی اثر دور جاہلیت کی واپسی کی صورت میں ظاہر ہوگا اور پورا معاشرہ جاہلیت کی موت مر جائے گا جس کی طرف قرآن مجید نے خود اشارہ کیا تھا کہ۔ اے مسلمانو، دیکھو محمدؐ اللہ کے رسول کے علاوہ اور کچھ نہیں اور ان سے پہلے بہت سارے رسول گذر چکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اٹنے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ، گویا مسلمانوں میں جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ تھا اور رسول اکرم ﷺ اس کا علاج معرفت امام کے ذریعے کرنا چاہتے تھے اور بار بار اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ امت دوبارہ جاہلیت کی

(۱) (سورہ اسراء آیت نمبر ۳۶)

دلیل میں پھنس سکتی ہے اور جاہلیت کی موت مر سکتی ہے اور اس کا واحد سبب امامت و قیادت امام عصرؑ سے انحراف کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

## کس امام کی معرفت؟

اگر گذشتہ احادیث میں ذرا غور و فکر کر لیا جائے تو اس سوال کا جواب خود بخود واضح ہو جائے گا کہ اگر سرکارِ دو عالمؐ نے کس امام کی اور کس طرح کے امام کی معرفت کو ضروری قرار دیا ہے کہ جس کے بغیر نہ اصلی اسلام باقی رہ سکتا ہے اور نہ جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس معرفت سے مراد ہر اس شخص کی معرفت اور اتباع ہو جو اپنے بارے میں امامت کا دعویٰ کر دے اور اسلامی سماج کی زمام پکڑ کر بیٹھ جائے اور باقی افراد اس کی اطاعت نہ کر کے جاہلیت کی موت مرجائیں اور اس کے کردار کا جائزہ نہ لیا جائے اور اس ظلم کو نہ دیکھا جائے جو انسان کو ان اماموں میں قرار دے دیتا ہے جو جہنم کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں؟

آئمہ جو نے ہر دور تاریخ میں یہی کوشش کی ہے کہ حدیث کی ایسی ہی تفسیر کریں اور اسے اپنے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ قرار دیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کے راویوں میں ایک معاویہ بھی شامل ہے جسے حدیث کی سخت ضرورت تھی کھلی ہوئی بات ہے کہ جب روایت بیان کر دے گا تو درباری علماء اس کی ترویج و تبلیغ کا کام شروع کر دیں گے اور اس حدیث کی روشنی میں معاویہ جیسے افراد کی حکومت کو مستحکم و مضبوط بنا دیا جائے گا اگرچہ واضح امر ہے کہ یہ صرف لفظی بازی گری ہے اور اس کا تفسیر و تشریح حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ اسے خطائے اجتہادی کہا جاسکتا ہے اور نہ سوء فہم۔ بھلا کون تصور کر سکتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر کا بیعت امیر المؤمنینؑ سے انکار کر دینا کسی بصیرت کی کمزوری یا فکر کی سطحیت کا نتیجہ تھا اور انہیں آپؐ کی شخصیت کا اندازہ نہیں تھا اور راتوں رات دوڑ کر حجاج بن یوسف کے دربار

میں جا کر عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کر لینا واقعاً اس احتیاط کی بنا پر تھا کہ کہیں زندگی کی ایک رات بلا بیعت امام نہ گزر جائے اور ارشاد پیغمبر اسلام ﷺ کے مطابق جاہلیت کی موت واقع ہو جائے جیسا کہ ابن ابی الحدید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ نے پہلے حضرت علیؑ کی بیعت سے انکار کر دیا اور اس کے بعد ایک رات حجاج بن یوسف کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے تاکہ اس کے خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک رات بلا بیعت امام گزر جائے جبکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی بیعت امام کے بغیر مر جائے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے اور حجاج نے بھی اس جہالت اور پست فطرتی کا اس انداز سے استقبال کیا کہ بستر سے پیر نکال دیا کہ اس پر بیعت کرو تم جیسے لوگ اس قابل نہیں ہو کہ ان سے ہاتھ پر بیعت لی جائے۔ (۱)

واضح سی بات ہے کہ جو حضرت علیؑ کو امام تسلیم نہ کرے گا اس کا امام عبدالملک بن مروان ہی ہو سکتا ہے جس کی بیعت سے انکار انسان کو جاہلیت کی موت مار سکتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ رات کی تاریکی میں انتہائی ذلت نفس کے ساتھ حجاج بن یوسف جیسے جلاد کے دروازہ پر حاضری دے اور عبدالملک جیسے بے ایمان کی خلافت کے لئے بیعت کر لے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہو کہ اس یزید کو بھی حدیث مذکور کا مصداق قرار دے دے جس کے دونوں ہاتھ اسلام اور آل رسول ﷺ کے خون سے رنگین ہوں۔

مورخین کا بیان ہے کہ اہل مدینہ نے ۶۳ھ میں یزید کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے نتیجہ میں جو واقعہ پیش آیا جس کے بعد عبداللہ بن عمر نے اس انقلاب کی قریش کے قائد عبداللہ بن مطیع کے پاس حاضر ہو کر کچھ کہنا چاہا تو عبداللہ نے ان کے لئے تکیہ لگوا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ابن عمر نے فرمایا

(۱) (شرح نہج البلاغہ ۱۳-ص ۲۳۲)

کہ میں بیٹھے نہیں آیا ہوں میں صرف یہ حدیث پیغمبر ﷺ سنانے آیا ہوں کہ اگر کسی کہ ہاتھ اطاعت سے الگ ہو گئے تو وہ روز قیامت اس عالم میں محسوس ہوگا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی اپنی گردن میں بیعت امام رکھے بغیر مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (۱)

ذرا ملاحظہ فرمائیں اس ضمیر فروش انسان نے کس طرح حدیث شریف کا رخ باطل ایک متضاد جہت کی طرف موڑ دیا اور اسے یزید اور یزید کی حکومت کی دلیل بنا دیا جس موذی مرض کی طرف رسول اکرم ﷺ نے اس حدیث میں اور دیگر متعدد احادیث میں اشارہ کیا تھا اور آپ کا مقصد تھا لوگ آئمہ حق و ہدایت کی اطاعت کریں لیکن ارباب باطل و تحریف نے اس کا رخ بدل دیا اور اسے باطل کی ترویج کا ذریعہ بنا دیا اور اسلام کی عمارت کے منہدم کرنے کا وسیلہ بنا دیا اور دھیرے دھیرے اسلام اور علم کا وہ دور گزر گیا اور امت اسلامیہ آئمہ حق و انصاف کی بے معرفتی اور ان کے انکار کے نتیجے میں جاہلیت کی طرف پلٹ گئی اور جاہلیت و کفر کی موت کا سلسلہ شروع ہو گیا جب کہ روایات کا کھلا ہوا مفہوم یہ تھا کہ آپ امت کو اس امر سے آگاہ فرما رہے تھے کہ خبردار آئمہ اہلبیتؑ کی امامت و قیادت سے غافل نہ ہو جانا اور اہلبیتؑ کے تمسک کو نظر انداز نہ کر دینا کہ اس کا لازمی نتیجہ دور علم و ہدایت کا خاتمہ اور دور کفر و جاہلیت کی واپسی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس طرح حدیث ثقلین، حدیث غدیر اور دوسری سینکڑوں حدیثوں میں اشارہ کیا گیا تھا اور آئمہ اہلبیتؑ سے تمسک کا حکم دیا گیا تھا۔



## فصل چہارم

### روز قیامت منزلت اہلبیت علیہم السلام

- ۱۳۰۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر میرے اہلبیتؑ وارد ہونگے اور امت میں میرے واقعی چاہنے والے (۱)
- ۱۳۱۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والا سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا اعلیٰ ابن ابی طالب ہے (۲)
- ۱۳۲۔ امام علیؑ: میرے پاس رسول اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب میں بستر پر تھا آپ سے حسنؑ یا حسینؑ نے پانی مانگا اور آپ نے بکری کو دوہ کر دینا چاہا دوسرا بھائی سامنے آیا آپ نے سامنے ہٹا دیا تو فاطمہ زہراؑ نے کہا کہ کیا وہ آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا:
- نہیں بات یہ ہے کہ اس نے پہلے تقاضا کیا ہے اور یاد رکھو کہ میں تم اور بستر پر آرام کرنے والا سب روز قیامت ایک ہی مقام پر ہونگے۔ (۳)

(۱) (السنة لابن ابی عاصم - ۳۲۲ - ۷۳۸، کنز العمال - ۱۲ - ۱۰۰ - ۳۳۱۷۸)

(۲) (متدرک ۳ - ص ۱۳۸ - ۳۶۶۲، تاریخ بغداد ۲ - ص ۸۱، مناقب ابن المغازلی - ۱۶ - ۲۲، مناقب خوارزمی ۱۵ - ۵۲)

(۳) (مسند ابن جنبل اص ۲۱۷ - ۹۲۷ از عبدالرحمن ارزق، المعجم الکبیر ۳ - ص ۳۱ - ۳۶۶۲ از ابی فاختہ، مسند ابوداؤد طرابلسی ۲۶ - ۱۹۰، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۱۱۰ - ۱۸۲، ۱۱۸ - اسد الغابہ ۷ - ۲۲۰، السنة لابن ابی عاصم ۵۸۲، ۱۳۲۲، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ، ۱۱۱، ص ۱۱۵ - کتاب سلیم بن قیس، ۲، ص ۳۲، ۲۱)



۱۳۷۔ رسول اکرم ﷺ: جنت کا مرکزی علاقہ میرے اور میرے اہل بیت کے لئے ہوگا۔ (۱)

۱۳۸۔ حذیفہ: میری والدہ نے پوچھا کہ تمہارا اور رسول اکرم کا ساتھ کب سے ہے؟ میں نے عرض کی فلاں وقت سے اس نے مجھے برا بھلا کہا تو میں نے کہا خدا کے لئے خاموش ہو جائیے۔ میں رسول اکرمؐ کیساتھ نماز مغرب کے لئے جا رہا ہوں نماز کے بعد ان سے درخواست کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کریں، یہ کہہ کر میں حضرت کی خدمت حاضر ہوا، مغرب و عشاء کی نماز ادا کی، اس کے بعد آپؐ جانے لگے تو میں ساتھ ہولیا، راستے میں ایک شخص سے آپؐ نے باتیں کیں، پھر روانہ ہو گئے اور میں پھر ساتھ چلا ایک مرتبہ میری آواز سن کر فرمایا کون؟ میں نے عرض کی: حذیفہ، فرمایا کیوں آئے ہو میں نے ماجرا بیان کیا، فرمایا خدا تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے، کیا تم نے راستے میں ملنے والے کو بھی دیکھا؟ عرض کی بیشک، فرمایا یہ ایک فرشتہ ہے جو آج پہلی مرتبہ آسمان سے نازل ہوا ہے اور یہ خدا سے اجازت لے کر مجھے سلام کرنا چاہتا تھا اور یہ بشارت دینا چاہتا تھا کہ حسن و حسین جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ جنت کی تمام عورتوں کی

(۱) (عیون اخبار الرضا ص ۶۸-۶۹ از حسن بن عبد اللہ التمیمی)

(۲) (مسند احمد بن حنبل ۹ ص ۲۳۳۸۹۹۱- سنن ترمذی ۵ ص ۳۲۶- خصائص نسائی، ص ۲۳۹-۱۳۰- مجمع الزوائد ۹ ص ۳۲۳-۱۵۱۹۲- حلیۃ الاولیاء ۴-۱۹۰- اسد الغابہ ۷ ص ۳۰۳- ۴۱۰- المصنف لابن ابی شیبہ ۷ ص ۱۶۳- تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ص ۵۱-۷۲-۷۳- ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۱- امالی مفید ۲۳-۴۳ بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۷-۲۸- کمال الدین ص ۲۶۳-۱۰- شرح الاخبار سردار ہیں اور پروردگار ان سب سے راضی ہے۔ (۲)

۱۳۹۔ رسول اکرم ﷺ: میں ایک شجر ہوں اور فاطمہ اس کی شاخ ہے اور علی اس کا شگوفہ ہے حسن و حسین اس کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں، اس شجر کی اصل جنت عدن میں ہے اور باقی حصہ ساری جنت میں پھیلا ہوا ہے۔ (۱)

(۱) (متدرک علی الصالحین ۳ ص ۱۷۴۔ ۱۷۵ از عبدالرحمن بن عوف)

قسم سوم

خصائص اہل بیتؑ

فصل اول: مختلف اہم ترین خصوصیات۔

فصل دوم: جامع خصوصیات۔

# فصل اول

## اہم ترین خصوصیات

### ۱۔ طہارت۔

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا  
 ۱۵۰۔ رسول اکرم ﷺ: ہم وہ اہل بیت ہیں جن سے خدا نے ہر برائی کو دور رکھا ہے، چاہے وہ  
 ظاہری ہو یا باطنی۔ (۱)

۱۵۱۔ رسول اکرم ﷺ: پروردگار نے مخلوقات کو دو قسموں پر تقسیم کیا ہے اور مجھے بہترین قسم میں  
 قرار دیا جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کچھ اصحاب الیمین ہیں اور کچھ اصحاب  
 الشمال، ہمارا تعلق اصحاب الیمین سے ہے اور میں ان میں بھی بہترین قسم میں ہوں۔

اس کے بعد اس نے دونوں قسموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان کے بہترین حصہ  
 میں قرار دیا جس کی طرف اصحاب یمینہ کے ساتھ ”السابقون السابقون“ کے ذریعے اشارہ کیا گیا  
 ہے کہ ہمارا شمار سابقین میں ہے اور میں ان میں بھی سب سے بہتر ہوں اس کے بعد ان تینوں حصوں کو

قبائل میں تقسیم کیا گیا اور مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا گیا جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ پروردگار نے تمہیں شعوب و قبائل میں تقسیم کیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو اور تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔

میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ متقی اور پروردگار کے ہاں مکرم ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے یہ مقام شکر ہے اس کے بعد مالک نے قبائل کو خاندانوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین گھر میں قرار دیا جس کی طرف آیت تطہیر میں اشارہ کیا گیا ہے تو مجھے اور میرے اہل بیت سب کو گناہوں سے پاک و پاکیزہ قرار دیا گیا ہے۔ (۱)

۱۵۲۔ رسول اکرم ﷺ میں، علی، حسن، حسین اور نو اولاد حسین سب پاک و پاکیزہ اور معصوم قرار دیے گئے ہیں۔ (۲)

۱۵۳۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

میرے بعد بارہ امام مثل نقباء بنی اسرائیل ہوں گے اور سب کے سب دین خدا کے امین

(۱) (دلائل النبوة بیہقی، ۱، ص ۱۷۰۔ البدیۃ والنہایۃ ۲، ص ۲۵۷۔ الدر المنثور ۶، ص ۶۰۵۔ مناقب امیر المؤمنین الکوئی، ۱، ص ۱۴۷۔ ۷۰۔ ص ۳۰۶۔ مجمع البیان ۹، ص ۲۰۷۔ اعلام الوری، ص ۱۶۔ المعجم الکبیر ۱۲، ص ۱۸۔ ۱۲۶۶۰۳، ص ۵۷۔ ۲۶۷۴۔ امالی الشجر ی، ۱، ص ۱۵۱۔ امالی صدوق، ص ۱۵۰۳۔ تفسیر قمی، ۲، ص ۳۳۷)

(۲) (کمال الدین، ص ۲۸۰۔ عیون اخبار الرضا، ص ۶۳۔ ۳۰۔ مناقب ابن شہر آشوب، ۱، ص ۲۹۵۔ کفایۃ الاثر، ص ۱۹۔ الصراط المستقیم ۲، ص ۱۱۰۔ ینایع المودۃ ۳، ۲۹۱۔ ۹۔ فرائد السمتین، ۲، ص ۱۳۳۔ ۳۳۰۔)

پرہیزگار اور معصوم ہوں گے۔ (۱)

۱۵۴۔ رسول اکرم ﷺ: ہم وہ اہل بیت ہیں جنہیں خدا نے پاکیزہ قرار دیا ہے، ہم شجرہ نبوت اور موضع رسالت ہیں ہمارے گھر ملائکہ کی آمد و رفت رہتی ہے ہمارا گھر انہرحمت کا ہے اور ہم علم کا معدن ہیں۔ (۲)

۱۵۵۔ رسول اکرم ﷺ: جو شخص بھی اس سرخ لکڑی کو دیکھنا چاہتا ہے جسے مالک نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور اس سے متمسک رہنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ علی اور ان کی اولاد کے آئمہ سے محبت کرے یہ سب خدا کے منتخب اور پسندیدہ بندے ہیں اور ہر گناہ اور ہر خطا سے معصوم ہیں (۳)

۱۵۶۔ امام علی: پروردگار نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اس لئے کہ وہ معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں اس کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا کہ وہ بھی معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں۔ (۴)

۱۵۷۔ امام علی: پروردگار نے ہم کو فضیلت عنایت فرمائی ہے اور کیوں نہ ہوتا جبکہ اس نے ہمارے بارے میں آیت تطہیر نازل کی ہے اور ہمیں تمام برائیوں سے پاکیزہ قرار دیا ہے، چاہے کھلی ہوں یا مخفی

(۱) (جامع الاخبار ۶۲-۸۰)

(۲) (الدرالمختور ۶، ص ۶۰۶، از ضحاک بن مزاحم)

(۳) (الملی صدوق، ص ۳۶۷-۳۶۸۔ عیون اخبار الرضا، ص ۵۷-۱۲۱۱ از محمد بن علی التمیمی)

(۴) (خصال، ص ۱۳۹-۱۵۸۔ علل الشرائع، ص ۱۲۳۔ کتاب سلیم بن قیس، ص ۸۸۴-۵۴)

- ہم ہی ہیں جو حق کے راستہ پر ہیں۔ (۱)
- ۱۵۸۔ امام حسنؑ: ہم وہ اہل بیت ہیں جنہیں مالک نے اطاعت کے ذریعہ محترم بنایا ہے اور ہمیں منتخب، مصطفیٰ اور مجتہبی قرار دیا ہے، ہم سے ہر رجز کو دور رکھا ہے اور ہمیں مکمل طور پر پاکیزہ قرار دیا ہے، اور شک رجز ہے لہذا ہمیں خدا یا دین خدا کے بارے میں کبھی شک نہیں ہو سکتا ہے، اس نے ہمیں ہر قسم کے انحراف و گمراہی سے پاک رکھا ہے۔ (۲)
- ۱۵۹۔ امام باقرؑ: ہماری توصیف ممکن نہیں ہے انکی تو صیف کون کر سکتا ہے جن سے خدا نے ہر رجز اور شک کو دور رکھا ہے۔ (۳)
- ۱۶۰۔ امام صادقؑ: انبیاء اور اوصیاء کی زندگی میں کوئی گناہ نہیں ہوتا ہے، یہ سب معصوم اور مطہر ہوتے ہیں۔ (۴)
- ۱۶۱۔ امام صادقؑ: شک اور معصیت کی جگہ جہنم ہے اور ان کا تعلق کسی طرح بھی ہم سے نہیں ہے۔ (۵)
- ۱۶۲۔ امام صادقؑ: آیت تطہیر میں رجز سے مراد ہر طرح کا شک ہے۔ (۶)

(۱) (تأویل الآيات الظاہرہ، ص ۲۵۰)

(۲) (امالی طوسی، ص ۵۶۲-۵۷۳، ۱۱۱ از عبد الرحمن بن کثیر)

(۳) (کافی، ۲، ص ۱۸۲-۱۶)

(۴) (خصال، ص ۶۰۸-۹)

(۵) (کافی، ۲، ص ۳۰۰-۵)

(۶) (معانی الاخبار، ۱۳۸-۱)

۱۶۳۔ امام رضاؑ: امامت وہ مرتبہ ہے جسے پروردگار نے جناب ابراہیم کو نبوت کے بعد عنایت فرمایا ہے اور تیسرا مرتبہ خلعت کا ہے، امامت ہی کے ذریعہ انھیں مشرف کیا ہے اور اسی ذریعہ سے ان کے ذکر کو محترم بنایا ہے ”انہی جاعلک للناس اماما“۔

ظلیل خدا نے اس مرتبہ کو پانے کے بعد کمال مسرت سے گزارش کی کہ خدایا اور میری ذریت؟ فرمایا یہ عہدہ ظالموں تک نہیں جاسکتا ہے، لہذا آیت کریمہ نے قیامت تک کے ظالموں کی امامت کو باطل قرار دیا ہے اور یہ صرف منتخب افراد کا حصہ ہوگئی ہے اس کے بعد پروردگار نے اسے انکی اولاد کے پاکیزہ افراد کا حصہ قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے ”ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد عطا فرمائی ہے اور سب کو صالح قرار دیا ہے“ پھر ارشاد ہوا ”ہم نے انہیں امام بنایا ہے کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت دیں اور انکی طرف وحی کی ہے کہ نیکیاں انجام دیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور یہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔ (۱)

۱۶۴۔ امام ہادیؑ زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں، آپ حضرات سب آئمہ راشدین مہدی، معصوم اور مکرم ہیں، پروردگار نے آپ حضرات کو لغزش سے محفوظ رکھا ہے، فتنوں سے بچا کر، اور برائیوں سے پاک اور آپ سے ہر جس کو دور کر کے پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے۔ (۲)

(۱) (کافی ۱، ص ۱۹۹۔ ۱۔ کمال الدین، ص ۶۷۶۔ ۳۱۔ امالی صدوق، ۵۳۷۔ ۱۔ معانی الاخبار ۲۔ ۹۷۔ عیون اخبار الرضا، ص ۲۱۷ از عبدالعزیز بن مسلم)

(۲) (تہذیب ۶، ص ۹۷۔ ۱۷۷، الفقیہ ۲، ص ۶۱۱۔ ۳۲۱۳، فرائد السمطین ۲، ص ۱۸۰، عیون اخبار الرضا، ص ۲۷۳، از موسیٰ بن عمران نجفی، غالباً یہ موسیٰ بن عبداللہ ہیں)

## ۲، ہم پلہ قرآن

۱۶۵۔ رقم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ و مدینہ کے درمیان خم نامی مقام پر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنا الہی کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو:

میں بھی ایک بشر ہوں اور قریب ہے کہ میرے پاس داعی الہی آجائے اور میں اس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا چلا جاؤں تو آگاہ رہنا میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا جس میں نور و ہدایت ہے اسے پکڑے رہو اور اس سے وابستہ رہو یہ کہہ کر اس بارے میں ترغیب و تنبیہ فرمائی اس کے بعد فرمایا اور ایک میرے اہلبیتؑ ہیں جن کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد دلا رہا ہوں اور اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔ (۱)

۱۶۶۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہ چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے اور وہ کتاب خدا ہے جو ایک ریسمان ہدایت ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے اور ایک میری عنترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہونگے کہ جب تک حوض کوثر پر وارد ہو جائیں دیکھو اس کا خیال رکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ (۲)

(۱) صحیح مسلم ۲-۱۸۷۳-۲۳۰۸، سنن داری ۲-۸۸۹-۳۱۹۸، مسند ابن حنبل ۷-۷۵-۱۹۲۸۵، سنن ۱۰ ص ۱۹۲، تہذیب تاریخ دمشق ۵ ص ۲۳۹، فرائد السعیدین ۲ ص ۲۳۳-۵۱۳)

(۲) (سنن ترمذی ۵ ص ۶۶۳-۱۳۷۸۸ از زید بن ارقم)

۱۶۷۔ زید بن ارقم جب رسول خدا ﷺ حجۃ الوداع سے واپسی پر مقام خم غدیر پر پہنچے تو آپ نے درختوں کے نیچے زمین صاف کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کہ گویا میں داعی الہی کو لبیک کہنے جا رہا ہوں لہذا یاد رکھنا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں ایک دوسرے سے بڑی ہے کتاب خدا اور میری عترت لہذا یہ خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہونگے جب تک حوض کوثر پر وارد ہو جائیں اور یہ کہہ کر فرمایا کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام مومنین کا مولیٰ ہوں اور پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے خدا یا اسے دوست رکھنا جو اس سے دوستی رکھے اور اسے اپنا دشمن قرار دینا جو اس سے دشمنی کرے۔ (۱)

۱۶۸۔ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں رسول اکرم کو حج کے موقعہ پر روز عرفہ یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا

ایہا الناس: میں تم میں ان کو چھوڑے جا رہا ہوں جن سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو  
 اے کتاب خدا اور میری عترت اہلبیتؑ۔ (۲)

ایہا الناس: میں آگے جا رہا ہوں اور تم سب کو میرے پاس حوض کوثر پر آنا ہے جہاں میں تم سے تفکیک کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔  
 ۱۶۹ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۱) (متدرک ص ۳۱۱۸-۳۱۵۷، خصائص نسائی ۱۵۰-۷۹، کمال الدین ص ۲۳۳-۲۵۰، الغدیر ص ۳۰-۳۲۳۲)

(۲) (سنن ترمذی ص ۶۶۲-۳۸۷۶)

ثقل اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا پروردگار کے ہاتھوں میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں ہے لہذا اس سے متمسک رہنا اور ہرگز گمراہ نہ ہونا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی پیدا کرنا۔ (۱)

۱۷۰۔ حذیفہ بن اسید الغفاری:

جب رسول اکرمؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر چلے گئے تو آپؐ نے اصحاب کو منع کیا کہ درختوں کے نیچے پناہ نہ لیں اور اس جگہ کو صاف کرا کے آپؐ نے نماز ادا فرمائی اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا:

ایہا الناس:

مجھے خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کی زندگی اس سے پہلے والے سے نصف رہی ہے لہذا اقریب ہے کہ میں بلا لیا جاؤں اور چلا جاؤں اور مجھ سے بھی سوال کیا جائے اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ کہ تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے تبلیغ فرمائی اور اس راہ میں زحمت گوارا فرمائی اور ہمیں نصیحت فرمائی خدا آپؐ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا: کیا اس بات کی گواہی نہ دو گے کہ خدا وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں اور جنت و جہنم برحق ہے اور موت کے بعد زندگی بھی برحق ہے اور بلاشبہ قیامت بھی آنے والی ہے اور خدا لوگوں کو قبروں سے نکالنے والا ہے؟

سب نے عرض کی بے شک ہم گواہی دیتے ہیں! فرمایا تو بھی گواہ رہنا۔

اس کے بعد فرمایا کہ لوگو!

خدا میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کے نفوس سے اولیٰ ہوں اور جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے خدایا جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کرنا اور جو اس سے دشمنی

رکھے اس سے دشمنی کرنا۔

پھر فرمایا ایہا الناس:

میں آگے جا رہا ہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو وہ حوض جس کی وسعت بصرہ اور صنعاء کی مسافت سے زیادہ ہے اور وہاں ستاروں کے عدد کے برابر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے ہیں اور میں تمہارے وارد ہونے کے بعد تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ان میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھوں میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں اس سے وابستہ رہنا تا کہ گمراہ نہ ہو جانا اور اس میں تبدیلی نہ کرنا دوسرا ثقل میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں خدائے لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ ان کا سلسلہ ہرگز ختم نہ ہوگا جب تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ (۱)

۱۷۔ معروف بن خربوذ نے ابو ظفیل عامر بن واثلہ کے حوالہ سے حدیفہ بن اسید الغفاری سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو ہم لوگ آپ کے ہمرا تھے جھہ پہنچ کر آپ نے اصحاب کو قیام کا حکم دیا اور سب اونٹوں سے اتر آئے پھر نماز کی اذان ہوئی اور آپ نے اصحاب کے ساتھ دو رکعت نماز (ظہر و عصر) ادا فرمائی اس کے بعد ان کی طرف رخ کر کے فرمایا مجھے خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ مجھے بھی مرنا ہے اور تم سب کو مرنا ہے اور گویا کہ میں اب داعی الہی کو لبیک کہنے والا ہوں اور مجھ سے میری رسالت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور کتاب خدا اور حجت الہی کو چھوڑے جا رہا ہوں اس کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ تم پروردگار کی بارگاہ میں کیا کہو گے؟

(۱) (المعجم الکبیر ۳ ص ۱۸۰-۲۵۲)

لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپ کی تبلیغ، کوشش اور نصیحت کی گواہی دیں گے خدا آپ کو جزائے

خیر دے۔

فرمایا:

کیا تو حیدالہی۔ میری رسالت، جنت، جہنم اور حشر و نشر کے برحق ہونے کی گواہی نہ دو گے؟  
عرض کی بے شک گواہی دیں گے: فرمایا خدا یا تو بھی ان کے بیان پر گواہ رہنا۔

اچھا اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس امر کا گواہ ہوں کہ خدا میرا مولا ہے اور میں ہر مسلمان کا  
مولا ہوں اور مومنین سے ان کے نفوس کی نسبت زیادہ اولیٰ ہوں کیا تم لوگ بھی اس کا اقرار کرتے ہو  
اور اس کی گواہی دیتے ہو؟

سب نے عرض کی۔ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں۔

فرمایا:

تو آگاہ ہو جاؤ کہ جس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی بھی مولا ہے

یہ کہہ کر علیؑ کو اس قدر بلند کیا کہ سفیدی بغل نمایاں ہو گئی اور فرمایا اس سے محبت کرنا جو اس  
سے محبت کرے اور اس سے عداوت رکھنا جو اس سے دشمنی کرے اس کی مدد کرنا جو اس کی مدد کرے اور  
اسے چھوڑ دینا جو اس سے الگ ہو جائے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں تم سے آگے آگے جا رہا ہوں اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو  
یہی کل میرا حوض ہوگا اور اس کی وسعت بصرہ سے صنعا کے برابر ہوگی جس پر ستاروں کے برابر  
چاندی کے پیالے رکھے ہوں گے اور میں تم سے اس کے بارے میں سوال کروں گا جس کا آج گواہ بنا  
رہا ہوں اور پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟

لہذا خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے میرے پاس کس

طرح حاضر ہو گے۔

لوگوں نے عرض کی کہ حضورؐ یہ ثقلین کیا ہیں؟

فرمایا:

ثقل اکبر کتاب خدا ہے جو ریسان ہدایت ہے جس کا ایک سر تمہارے ہاتھوں میں ہے اور ایک پروردگار کے ہاتھوں میں ہے اس میں تمام ماضی اور قیامت تک کے مستقبل کا سارا علم موجود ہے۔

اور دوسرا ثقل قرآن کا حلیف یعنی علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔

معروف بن خربوذ کہتے ہیں کہ میں نے اس کلام کو امام ابو جعفر علیؑ کے سامنے پیش کیا تو فرمایا کہ ابو الطفیل نے سچ کہا ہے۔ اس حدیث کو میں نے اسی طرح کتاب علیؑ میں پایا ہے اور ہم اسے پہچانتے ہیں۔ (۱)

۱۷۲۔ رسول اکرم ﷺ! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا ہے اور ایک میری عترت اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (۲)

۱۷۳۔ رسول اکرم ﷺ! میں نے تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑ دیا ہے جن میں ایک دوسرے

(۱) (خصائل ۶۵/۹۸)

(۲) (مجمع الزوائد ۹ ص ۲۵۶/۱۳۹۵۸، کمال الدین صفحہ ۲۳۵/۴۷ از ابو ہریرہ۔ اس روایت میں کتاب اللہ کے ساتھ نبی کے بجائے سنتی ہے)۔

سے بزرگ تر ہے۔ کتابِ خدا ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے اور میری عترت و اہلبیتؑ ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (۱)

۱۷۴۔ ابو سعید خدری۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ مرض الموت میں فرمایا تھا جب آپ حضرت علیؑ اور میمونہؓ پر تکیہ دے کر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ ایھا الناس! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ..... اور کہہ کر خاموش ہوئے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ ثقلین کون ہیں؟ جسے سن کر آپ کو غصہ آ گیا اور چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ میں تمہیں ثقلین کے بارے میں باخبر کرنا چاہتا تھا لیکن حالات نے اجازت نہیں دی تو اب سنو ایک وہ ریسمان ہدایت ہے جس ایک سرا خدا سے ملتا ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے بارے میں اس طرح عمل کرنا ہوگا اور وہ قرآن حکیم ہے اور دوسرا ثقل میرے اہل اہلبیتؑ ہیں۔

خدا کی قسم میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ کفار کے اصلاب میں ایسے اشخاص موجود ہیں جن سے تمہاری نسبت زیادہ امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں اور یاد رکھو خدا گواہ ہے کہ جو شخص بھی اہلبیتؑ سے محبت کرے گا پروردگار عالم اسے روز قیامت ایک نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں حوض کوثر پر وارد ہوگا۔ اور جو ان سے دشمنی کرے گا پروردگار اپنے اور اس کے درمیان حجاب حائل کر دے گا۔ (۲)

۱۷۵۔ محمد بن عبداللہ الشیبانی نے اپنے صحیح اسناد کے ذریعہ ثقہ سے ثقہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر

(۱) (مسند ابن جنبل ۴ صفحہ ۵۴/۱۱۱۲۱ از ابو سعید خدری)

(۲) (امالی مفید ۳/۱۳۵)

اسلام ﷺ مرض الموت کے دوران گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے ستون سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس کوئی نبی دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا ترکہ چھوڑا ہے اور میں بھی تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب خدا ہے اور ایک میرے اہلبیتؑ۔ یاد رکھو جس نے انہیں ضائع کر دیا خدا سے برباد کر دے گا۔ (۱)

۱۷۶۔ زید بن علی نے اپنے آباء کرام کے حوالے سے امیر المؤمنینؑ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کا مرض الموت سنگین ہو گیا اور آپؐ کا گھرا صحاب سے بھر گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ حسن اور حسینؑ کو بلاؤ۔

میں نے دونوں کو طلب کیا اور آپؐ نے دونوں کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ غشی طاری ہو گئی۔ حضرت علیؑ نے دونوں کو سینہ سے اٹھالیا تو آپؐ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ انہیں رہنے دو تا کہ یہ مجھ سے سکون حاصل کریں اور میں ان سے سکون حاصل کروں۔ اس لئے کہ میرے بعد انہیں قوم کی بد نفسی کا سامنا کرنا ہے۔

پھر فرمایا ایہا الناس! میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں کتاب خدا اور میری سنت و عترت و اہلبیتؑ۔ کتاب خدا کو ضائع کرنے والا میری سنت کو برباد کرنے والا ہے اور سنت کو ضائع کرنے والا عترت کو ضائع کرنے والا ہے۔

یاد رکھو کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میں حوض کوثر پر ملاقات کروں۔ (۲)

۱۷۷۔ سعد الاسکاف! میں نے امام ابو جعفرؑ سے اس قول رسول ﷺ کے بارے میں

(۲) (مسند زید صفحہ ۲۰۴)

دریافت کیا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان سے وابستہ رہنا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں؟ تو حضرت نے فرمایا کہ کتاب خدا بھی ہمیشہ رہے گی اور ہم میں سے ایک رہنما بھی رہے گا جو اس کی طرف راہنمائی کرتا رہے گا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (۱)

۱۷۸۔ امام علیؓ نے جناب کبیر کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: کبیر! ہم ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے اور رسول اکرم ﷺ نے یہ بات قوم کو بار بار سنا دی ہے اور نماز جماعت کے بعد اس کا مسلسل اعلان فرما دیا ہے۔ ایک دن آپؐ نے سارے مجمع کے سامنے حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں خدا کی طرف سے یہ بات پہنچا رہا ہوں اور یہ میری ذاتی بات نہیں ہے لہذا جو تصدیق کرے گا وہ اللہ کے لئے کرے گا اور اسے صلہ میں جنت ملے گی اور جو تکذیب کرے گا وہ اللہ کی تکذیب کرے گا اور اس کا انجام جہنم ہوگا۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور اپنے سینے سے لگالیا اور حسن و حسینؑ کو دائیں بائیں رکھ کر آواز دی ایہا الناس! جبرائیل امین نے یہ حکم پروردگار پہنچایا ہے کہ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ ثقل اکبر ثقل اصغر کی گواہی دیتا ہے اور ثقل اصغر ثقل اکبر کا شاہد ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور خدا کی بارگاہ میں حاضری کے وقت ساتھ رہیں گے اس کے بعد وہ ان دونوں اور بندوں کے درمیان اپنا فیصلہ سنائے گا۔ (۲)

۱۷۹۔ عمر بن ابی سلمہ ناقل ہیں کہ امیر المؤمنینؓ نے انصار و مہاجرین کی جماعت کے سامنے

(۱) (بصائر الدرجات ۶/۳۱۳)

(۲) (بشارة ال مصطفیٰ صفحہ ۲۹)

ارشاد فرمایا کہ میں تم سے خدا کو گواہ کر کے دریافت کرتا ہوں کہ کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے آخری خطبہ میں فرمایا تھا کہ ایہا الناس! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن سے تمسک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب خدا اور میری عمرت اہلبیتؑ۔ خدائے لطیف و خبیر نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔

لوگوں نے کہا بے شک ہمیں معلوم ہے اور حضورؐ نے ہمارے سامنے فرمایا ہے۔ (۱)

۱۸۰۔ ہشام بن حسان: میں نے امام حسنؑ کو بیعت خلافت کے بعد خطبہ دیتے سنا ہے کہ ہم اللہ کے غالب آنے والے گروہ ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی عمرت واقرباء ہیں۔ ہمیں ان کے اہلبیت طیبین و طاہرین ہیں اور ثقلین کی ایک فرد ہیں جنہیں رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت میں چھوڑا ہے اور دوسری شے کتاب خدا ہے جس میں ہر شے کی تفصیل ہے اور باطل کا اس کی طرف کسی رخ سے گذر نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جانا چاہئے کہ ہم گمان سے بات نہیں کرتے بلکہ یقین سے بات کرتے ہیں اور اس کے حقائق کا یقین رکھتے ہیں۔ (۲)

۱۸۱۔ ثور بن ابی فاختہ نے امام ابو جعفرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے عمرو بن ذر القاص سے فرمایا کہ تم ان حدیث کے بارے میں کیوں گفتگو نہیں کرتے جو تمہاری طرف ساقط ہوئی ہیں؟ ابن ذر نے کہا آپ فرمائیں۔ فرمایا اسی تارک فیکم الثقلین..... میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں ایک دوسرے سے عظیم تر ہے ایک کتاب اللہ ہے اور ایک میری عمرت

(۱) (کتاب سلیم بن قیس ۲ صفحہ ۷۶۳)

(۲) (امالی طوسی ۱۸۸/۱۲۱ - ۱۳۶۹/۶۹۱، امالی مفید ۳ صفحہ ۹۲، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۰۶،

بیانج المودۃ ۱ صفحہ ۷۴، الاحتجاج ۲ صفحہ ۹۳، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ ۶۷)

واہلیت۔ جب تک ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔

دیکھو ابن ذر! کل جب رسول اکرمؐ سے ملاقات کرو گے اور انہوں نے پوچھ لیا کہ ثقلین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تو کیا جواب دو گے؟ یہ سننا تھا کہ ابن ذر نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ واڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور کہا ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اکبر کو پارہ پارہ کر دیا اور اصغر کو قتل کر دیا۔ (۱)

۱۸۲۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ مولائے کائنات نے نہر دان سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ کو یہ اطلاع ملی کہ معادیہ آپ پر لعنت کر رہا ہے اور گالیاں دے رہا ہے اور آپ کے اصحاب کو قتل کر رہا ہے تو حمد و ثنائے الہی اور صلوة و سلام کے بعد اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قرآن مجید کا یہ حکم نہ ہوتا کہ نعمت پروردگار کو بیان کرتے رہو تو میں اس وقت یہ خطبہ نہ دیتا لیکن اب حکم خدا کی تعمیل میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پروردگار تیرا شکر ہے ان نعمتوں پر جن کا شمار نہیں اور اس فضل و کرم پر جو بھلایا نہیں جاسکتا۔

ایہا الناس!

میں عمر کی ایک منزل تک پہنچ چکا ہوں اور قریب ہے کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے میرے معاملات کو نظر انداز کر دیا ہے اور میں تمہارے درمیان انہیں دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں جنہیں رسول اکرم ﷺ نے چھوڑا ہے یعنی کتاب اور میری عترت اور یہی عترت ہادی راہ نجات ہے اور خاتم الانبیاء سید الانبیاء، نبی مصطفیٰ ﷺ کی بھی عترت ہے۔ (۲)

۱۸۳۔ امام علیؑ: پروردگار نے ہمیں پاک اور معصوم بنایا ہے اور ہمیں اپنی مخلوقات کا نظام اور

(۱) (رجال کشی ۲ صفحہ ۲۸۴/۳۹۴)

(۲) (معانی الاخبار ۹/۵۸، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۲)

زمین کی حجت قرار دیا ہے۔ ہمیں قرآن کے ساتھ رکھا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ۔ نہ ہم اس سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہو سکتا ہے۔ (۱)

## تحقیق حدیث ثقلین ۱۔ سند حدیث ثقلین

یہ حدیث ثقلین جس میں رسول اکرم نے اہلبیت علیہم السلام کو قرآن کا شریک اور ہم پلہ قرار دے کر امت اسلامیہ کو ان سے تمسک کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ ان متواتر احادیث میں ہے جس پر تمام رواۃ اور محدثین نے اتفاق کیا ہے اور قطعی طور پر ۳۳ اصحاب رسولؐ نے اسے نقل کیا ہے جن کے اسمائے گرامی بالترتیب یہ ہیں۔

ابو ایوب انصاری۔ ابو ذر غفاری۔ ابو رافع غلام رسول اکرم ﷺ۔ ابوسعید خدری۔ ابو شریح الخزاعی۔ ابو قتادہ الانصاری۔ ابولیلی انصاری۔ ابوالحکم ابن ابی نعیم۔ ابو ہریرہ۔ ام سلمہ۔ ام ہانی۔ انس بن مالک۔ البراء بن عازب۔ جابر بن عبد اللہ انصاری۔ جبیر بن مطعم۔ حذیفہ بن اسید الغفاری۔ حذیفہ بن الیمان۔ حذیمہ بن ثابت ذو الشہادتین۔ زید بن ارقم۔..... زید بن ثابت۔ سعد بن ابی وقاص۔ سلیمان الفارسی۔ سہیل بن سعد۔ ضمیرہ الاسلمی۔ طلحہ بن عبید اللہ التمیمی۔ عامر بن لیلی۔ عبد الرحمان بن عوف۔ عبد اللہ بن حطب۔ عبد اللہ بن عباس۔ عدی بن حاتم۔ عقبہ بن عامر۔ عمر بن

(۱) (کافی ۱ صفحہ ۱۹۱، کمال الدین ۶۳/۲۴۰، وسائل الدرجات ۶/۸۳ از سلیم بن قیس الہلالی)

خطاب۔ عمرو بن العاص۔ (۱)

اس کے علاوہ صاحب عبقات الانوار کے بیان کے مطابق ۱۹ تابعین ہیں جنہوں نے اس حدیث شریف کو نقل کیا ہے اور تین سو سے زیادہ علماء و مشاہیر اور حافظین احادیث ہیں جنہوں نے دوسری صدی سے چودھویں صدی تک اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ (۲)

واضح رہے کہ صاحب نہایت نے ثقلین کی توجیح اس طرح کی ہے کہ ان کا اختیار کرنا اور ان کے مطابق عمل کرنا بہت سنگین کام ہے اور اس کے علاوہ ہر گراں قدر چیز کو نقل کہا جاتا ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ نے انہیں ثقلین اسی اعتبار سے قرار دیا ہے۔

(۱) (صحیح مسلم ۴ صفحہ ۱۸۷۴۔ سنن ترمذی ۵/۶۶۲/۲۷۸۸، سنن دارمی ۲/۸۸۹/۳۱۹۸، مسند ابن جنبل ۴ صفحہ ۳۰/۱۱۱۰۲/۳۶۔ ۱۱۳۱/۵۳۔ ۱۱۳۱/۵۳، صفحہ ۸۲/۱۹۳۳۲، ۸ صفحہ ۱۳۸/۲۱۶۳۲، صفحہ ۱۵۴/۲۱۷۱۱، صفحہ ۱۱۸/۱۱۵۶۱، مستدرک ۳ صفحہ ۱۱۸/۳۵۷۷۔ خصائص نسائی صفحہ ۱۵۰/۷۹، تاریخ بغداد ۸ صفحہ ۴۲۲، الطبقات الکبریٰ ۲ صفحہ ۱۹۶، المعجم الکبیر ۳ صفحہ ۶۵۔ ۶۷/۲۶۷۸-۲۶۸۱۔ ۲۶۸۳، الدر المنثور ۲ صفحہ ۶۰، کنز العمال صفحہ ۱۷۲، ۱، ۱۹۶، مجمع المودۃ صفحہ ۹۵/۱۲۶، مجمع الزوائد صفحہ ۲۵۷، اسد الغابۃ ۳/۱۳۶/۲۷۳۹۔ صفحہ ۲۱۹/۲۹۰۷، الصواعق المحرقة صفحہ ۲۲۶، البدایۃ والنہایۃ ۷ صفحہ ۳۳۹، جامع الاصول ۹ ص ۱۵۸، احقاق الحق ۹ صفحہ ۳۰۹۔ ۳۷۵، نفحات الازہار خلاصہ عبقات الانوار ۲ صفحہ ۸۸، ۲۲۷، الخصال ۶۵/۹۷-۲/۳۵۹، امالی طوسی صفحہ ۲۵۵۔ ۲ صفحہ ۴۹۰، کمال الدین ۲۳۳-۲۳۱، معانی الاخبار ۹۰/۳، امالی مفید صفحہ ۴۶/۶، امالی صدوق صفحہ ۳۳۸، ارشاد ۱/۲۳۳

کفایۃ الاثر صفحہ ۹۲-۱۲۸-۱۳۷

(۲) (نفحات الازہار ۲ صفحہ نمبر ۹۰)

نیز یہ بھی واضح رہے کہ صاحب عمقات کے بیان کے مطابق سخاوی نے ”استحباب ارتقاء الغرف“ میں اور سروردی نے ”جواہر العقدين“ میں بیس اصحاب کے روایت کرنے کا اعتراف کیا ہے حالانکہ درحقیقت ان کی تعداد ۳۳ ہے جیسا کہ گذشتہ سطروں میں تفصیلی تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ صحابہ کرام۔ تابعین۔ علماء و محدثین کے علاوہ آئمہ اہلبیت<sup>علیہم السلام</sup> نے بھی اس حدیث مبارک کا مسلسل تذکرہ فرمایا ہے اور اس کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

جناب فاطمہ الزہراء<sup>علیہا السلام</sup> سے یہ حدیث ینایع المودة ۱ صفحہ نمبر ۱۲۳، نجات الازہار ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶ میں نقل کی گئی ہے۔

امام حسن<sup>علیہ السلام</sup> سے ینایع المودة ۱ صفحہ نمبر ۷، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۶۲، نجات الازہار ۲ صفحہ نمبر ۲۲۷ میں نقل کی گئی ہے

امام حسین<sup>علیہ السلام</sup> سے کمال الدین صفحہ نمبر ۲۴۰ ۶۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۶۷ میں نقل کی گئی ہے۔

امام باقر<sup>علیہ السلام</sup> سے کافی ۳ صفحہ نمبر ۴۳۲، امالی طوسی صفحہ نمبر ۱۶۳، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۰۰ میں نقل کی گئی ہے۔

امام جعفر صادق<sup>علیہ السلام</sup> سے کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۹۴، کمال الدین ۱ صفحہ نمبر ۲۳۳، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۹/۵ میں نقل کی گئی ہے۔

امام علی رضا<sup>علیہ السلام</sup> سے عیون الاخبار ۲ صفحہ نمبر ۵۸، بحار ۱۰ صفحہ نمبر ۳۶۹ میں نقل کئی گئی

ہے۔

امام علی نقی<sup>علیہ السلام</sup> سے تحف العقول صفحہ نمبر ۴۵۸، الاحتاج ۲ صفحہ نمبر ۴۸۸ میں نقل کی گئی

ہے۔

## ۲: تاریخ صدور حدیث

حدیث مبارک کے صدور اور اس کی مناسبت کے بارے میں تحقیق کی جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

رسول اکرمؐ نے اس کی بار بار تکرار فرمائی اور اس بات پر زور دیا ہے کہ امتِ اسلامیہ کا سماجی اور سیاسی مستقبل انہیں سے وابستہ ہے اور ان کے بغیر تباہی اور گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ذیل میں ان مقامات کی اجمالی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر روزِ عرفہ۔ (۱)

مسجد خیف میں۔۔۔۔ اس کے راوی سلیم بن قیس ہیں۔ (۲)

غدیر خم میں۔ اس کے راوی زید بن ارقم ہیں۔ (۳)

واضح رہے کہ صاحبِ مستدرک نے دونوں مقامات پر اس امر کی تصریح کی ہے کہ اس حدیث کی سند بخاری اور مسلم دونوں کے اصول پر صحیح ہے مگر ان حضرات نے اسے اپنی کتاب میں جگہ نہیں دی ہے۔

مرض الموت کے دوران حجرہ کے اندر جب حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا۔ یہ روایت جناب

(۱) (سنن ترمذی ۵/۲۶۲/۳۷۸۶)

(۲) (بیان حج المودۃ ص ۱۰۹/۳۱)

(۳) (مستدرک ص ۱۱۸/۳۵۷۶/۳، ۶۱۳/۶۲۷۲، خصائص نسائی ص ۱۵۰، کمال الدین ص ۲۳۳/

۲۵ ص ۲۳۸/۵۵)

فاطمہ علیہا السلام سے نقل کی گئی ہے۔ (۱)

نوٹ! صواعق محرقہ ص ۱۵۰ پر ابن حجر کا بیان ہے کہ حدیث تمسک کے مختلف طرق ہیں جن میں اس حدیث کو بیس سے زیادہ صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے اور بعض میں یہ تذکرہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حجتہ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں فرمایا ہے۔ بعض میں مدینہ میں حجرہ کے اندر کا ذکر ہے بعض روایات میں حج سے واپسی پر غدیر خم کا حوالہ ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ اس بات کا امکان بہر حال پایا جاتا ہے کہ رسول سلام نے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی ہو کہ کتاب عزیز اور عترت طاہرہ علیہم السلام دونوں اس قابل ہیں کہ ان کے بارے میں تاکید اور اہتمام سے کام لیا جائے۔

### ۳ خلفاء اللہ

۱۸۴۔ کمیل بن زیاد راوی ہیں کہ امیر المؤمنین میرا ہاتھ پکڑ کر صحرا کی طرف لے گئے اور وہاں جا کر ایک آہ سرد بھر کے فرمایا۔ ”بیشک زمین حجت خدا کو قائم رکھنے والے سے خالی نہیں ہو سکتی چاہے ظاہر بظاہر ہو یا پردہ غیب میں ہوتا کہ اللہ کے دلائل و بینات باطل نہ ہونے پائیں مگر یہ کتنے ہیں اور کہاں ہیں؟ خدا کی قسم عدد کے اعتبار سے بہت تھوڑے ہیں اگرچہ قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت عظیم ہیں۔ انھیں کے ذریعہ سے پروردگار اپنے حجج و بینات کا تحفظ کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے امثال کے حوالے کر دیں اور اپنے جیسے افراد کے دلوں میں ثابت کر دیں۔ انھیں علم نے حقیقت بصیرت تک پہنچا دیا ہے اور روح یقین ان کے اندر بیوست ہو گئی ہے۔ جسے دنیا دار سخت سمجھتے ہیں وہ ان کے لیے

(۱) (ینایع المودۃ ص ۱۲۴، مسند زید ص ۴۰۴)

نرم ہے اور جس سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اس سے انھیں انس حاصل ہوتا ہے۔ یہ دنیا میں ان اجسام کے ساتھ زندہ رہتے ہیں جن کی رو میں عالم اعلیٰ سے وابستہ رہتی ہیں۔

یہ زمین میں ”خلفاء اللہ“ اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں ہائے مجھے کس

قدر اشتیاق ہے انھیں دیکھنے کا۔ (۱)

۱۸۵۔ امام زین العابدینؑ دعائے عرفہ میں فرماتے ہیں: خدایا رحمت نازل فرما ان پاکیزہ کردار اہلبیتؑ پر جنہیں تو نے اپنے امر کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے علم کا خزانہ بنایا ہے اور اپنے دین کا محافظ قرار دیا ہے

اور وہ زمین میں ”تیرے خلفاء“ اور تیرے بندوں پر تیری حجت ہیں انہیں تو نے اپنے

ارادے سے ہر جس اور کثافت سے پاک بنایا ہے اور اپنی بارگاہ کے لئے وسیلہ اور اپنی جنت کے لئے

سیدھا راستہ قرار دیا ہے۔ (۲)

۱۸۶۔ امام رضاؑ آئمہ زمین میں پروردگار کے خلفاء ہیں۔ (۳)

۱۸۷۔ علی بن حسان: امام رضاؑ سے امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت کے بارے میں دریافت

کیا گیا تو فرمایا: اطراف قبر میں جس مسجد میں چاہو نماز ادا کرو اور زیارت کے لئے ہر مقام پر اسی قدر

(۱) (نیج البلاغہ حکمت صفحہ نمبر ۱۳۷) خصال صفحہ نمبر ۱۸۶/۲۵۷ کمال الدین صفحہ نمبر ۲۹۱، تاریخ یعقوبی

۲ صفحہ نمبر ۲۰۶، خصائص الائمہ صفحہ نمبر ۱۰۶، حلیۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۷۹، کنز العمال ۱۰ صفحہ نمبر ۲۶۲

/۲۹۲۹۱، امالی الشجرى ۱ صفحہ نمبر ۶۶، مناقب امیر المؤمنین الکوئی ۲ صفحہ نمبر ۹۵)

(۲) (صحیفہ سجادییہ دعا صفحہ نمبر ۴۷)

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۹۳)

کافی ہے ”سلام ہو اولیاء و اصفیاء پروردگار پر، سلام ہو اماناء اجباء الہی پر، سلام ہو انصار و خلفاء اللہ پر۔

(۱)

واضح رہے کہ کافی کی روایت میں قبر امام حسین کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۸۸۔ امام علی نقی علیہ السلام نے زیارت جامعہ میں ارشاد فرمایا ہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات آئمہ راشدین و مہدیین ہیں۔ خدا نے اپنی روح سے آپ حضرات کی تائید کی ہے اور آپ کو زمین پر اپنا خلیفہ انتخاب فرمایا ہے۔ (۲)

### ۳۔ خلفاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خلفاء۔ اولیاء اور میرے بعد مخلوقات پر حجت پروردگار بارہ افراد ہوں گے ان میں۔ اول میرا برادر اور آخری میرا فرزند۔ سوال کیا گیا کہ یہ برادر کون ہیں؟ فرمایا علی ابن ابی طالبؑ۔ اور فرزند کون ہے؟ فرمایا وہ مہدیؑ جو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (۳)

۱۹۰۔ امام علی علیہ السلام حضرت مہدیؑ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وہ حکمت کی

(۱) (الفقیہ ۲ صفحہ نمبر ۶۰۸، عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۲ صفحہ نمبر ۲۷۱، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۳۱۵

، کافی ۲ صفحہ نمبر ۵۷۹)

(۲) تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۱۷۷/۹۷

(۳) (کمال الدین صفحہ نمبر ۲۸۰/۲۷، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶۲/۳۱۲ از عبد اللہ بن

زرہ سے آراستہ ہوگا اور اس کے تمام آداب پر عامل ہوگا کہ اس کی طرف متوجہ بھی ہوگا اور اس کی معرفت بھی رکھتا ہوگا اور اس کے لئے اپنے کو فارغ رکھے گویا یہ اس کی گمشدہ ہے جس کی تلاش جاری ہے اور ایک ضرورت ہے جس کے بارے میں جستجو کر رہا ہے۔ وہ اس وقت غریب و مسافر ہو جائے گا جب اسلام غربت کا شکار ہوگا اور تھکے ماندہ اونٹ کی طرح سینہ زمین پر ٹیک دیا ہوگا اور دم مار رہا ہوگا۔ وہ اللہ کے باقی ماندہ حجّتوں کا بقیہ ہے اور اس کے انبیاء کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہے۔ (۱)

۱۹۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام۔ آل محمد علیہم السلام کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ آئمہ طاہرین اور عترت معصومین ہیں۔ یہی ذریت محترم ہیں اور یہی خلفاء راشدین ہیں۔ (۲)

۱۹۲۔ امام صادق علیہ السلام۔ آئمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل میں ہوتے ہیں لیکن رسول نہیں ہوتے ہیں اور ان کے لئے اتنی خواتین حلال ہیں جو صرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال ہیں اس کے علاوہ وہ ہر مسئلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل میں ہیں۔ (۳)

## ۵۔ اوصیاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم : میں سید الانبیاء والمرسلین اور افضل از ملائکہ مقررین ہوں اور میرے اولیاء تمام انبیاء و مرسلین کے اوصیاء کے سردار ہیں۔ (۴)

(۱) (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۸۲)

(۲) (مشارق انوار البقیین صفحہ نمبر ۱۱۸ از طارق بن شہاب)

(۳) (کافی صفحہ نمبر ۱۲۷ از محمد بن مسلم)

(۴) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۲۳۵ ، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۳۳)

۱۹۴۔ رسول اکرم ﷺ میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی بن ابی طالبؑ اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے اوصیاء میرے بعد کل بارہ ہوں گے جن کے اول علی ابن ابی طالبؑ ہوں گے اور آخری قائم علیؑ (۱)

۱۹۵۔ رسول اکرم ﷺ: ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علی میرا وصی اور وارث ہے (۲)

۱۹۶۔ سلمان! میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے تو آپؐ کا وصی کون ہے؟ آپؐ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد جب مجھے دیکھا تو آواز دی۔ میں دوڑ کر حاضر ہوا۔ فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون ہے؟ میں نے عرض کی یوشع بن نون! فرمایا کیسے؟ عرض کی کہ وہ سب سے بہتر تھے۔ فرمایا تو میرا وصی اور میرے اس امر کا مرکز اور میری تمام امت میں سب سے بہتر، میرے تمام وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کا ادا کرنے والا علی بن ابی طالبؑ ہوگا۔ (۳)

۱۹۷۔ رسول اکرم ﷺ: حدیث معراج میں فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی خدایا میرے اوصیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا۔ اے محمد ﷺ! تمہارے اوصیاء وہی ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور بارہ نور چمکتے ہوئے دیکھے اور ہر نور پر ایک سبز لکیر دیکھی جس

(۱) (کمال الدین صفحہ نمبر ۲۸۰، عیون اخبار الرضاؑ ۱ صفحہ نمبر ۶۳، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر

(۲۱۳)

(۲) (الفردوس ص ۳۳۶) تاریخ دمشق حالات امیر المومنین ص ۳/۵-۱۰۲۱-۱۰۲۲، مناقب

خوارزمی ص ۸۴/۷۴، مناقب ابن المغازلی ص ۲۰۰/۲۳۸

(۳) (المعجم الکبیر ص ۶/۲۲۱-۶۰۶۳، کشف الغمہ ص ۱۵۷)

پر میرے ایک ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا جس میں پہلے علی بن ابی طالبؑ تھے اور آخری مہدیؑ میں نے عرض کی خدا یا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہیں؟ ارشاد ہوا اے محمد! یہی میرے اولیاء، احباء، اصفیاء اور تمہارے بعد مخلوقات پر میری حجت ہیں اور یہی تمہارے اوصیاء، خلفاء اور تمہارے بعد بہترین مخلوقات ہیں۔ (۱)

۱۹۸۔ رسول اکرم ﷺ کا وقت آخر تھا اور جناب فاطمہؑ فریاد کر رہی تھیں کہ آپؐ کے بعد میرے اور میری اولاد کے برباد ہو جانے کا خطرہ ہے۔ امت کے حالات آپؐ کی نگاہوں کے سامنے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: فاطمہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ پروردگار عالم نے ہم اہل بیتؑ کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور تمام مخلوقات کے لئے فنا کو مقدر کر دیا ہے۔ اس نے ایک مرتبہ مخلوقات پر نگاہ انتخاب ڈالی تو تمہارے باپ کو منتخب کر کے نبی قرار دیا اور دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمہارے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہارا عقدان کے ساتھ کروں اور انہیں اپنا دلی اور وزیر قرار دوں اور امت میں اپنا خلیفہ نامزد کروں تو اب تمہارا باپ تمام انبیاء و مرسلین سے بہتر ہے اور تمہارا شوہر تمام اولیاء سے بہتر ہے اور تم سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو۔

اس کے بعد مالک نے تیسری نگاہ ڈالی تو تمہیں اور تمہارے دونوں فرزندوں کو انتخاب کیا۔ اب تم سردار نساء اہل جنت ہو اور تمہارے دونوں فرزند سرداران جوانان اہل جنت ہیں اور تمہاری اولاد میں قیامت تک میرے اوصیاء ہوں گے جو ہادی اور مہدی ہوں گے۔ میرے اوصیاء میں سب سے پہلے میرے بھائی علیؑ ہیں۔ اس کے بعد حسنؑ۔ اس کے بعد حسینؑ اور اس کے بعد نو (۹) اولاد

(۱) (علل الشرائع ۶ صفحہ نمبر ۱، عیون اخبار الرضاء ۱ صفحہ نمبر ۲۶۳، کمال الدین صفحہ نمبر ۲۵۶ از عبدالسلام بن صالح الحرابی از امام رضاؑ)

حسینؑ۔ یہ سب کے سب میرے درجہ میں ہوں گے اور جنت میں خدا کی بارگاہ میں میرے درجہ سے اور میرے باپ ابراہیمؑ کے درجہ سے قریب تر کوئی نہ ہوگا۔ (۱)

۱۹۹۔ امام حسینؑ۔ پروردگار عالم نے حضرت محمد ﷺ کو تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے۔ انہیں نبوت سے سرفراز کیا ہے۔ رسالت کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اس کے بعد جب انہیں واپس بلا لیا۔ اس وقت جب وہ بندوں کو نصیحت کر چکے اور پیغام الہی کو پہنچا چکے تو ہم ان کے اہلبیت اولیاء، اوصیاء، ورثہ اور تمام لوگوں سے زیادہ ان کی جگہ کے حقدار تھے لیکن قوم نے ہم پر زیادتی کی تو ہم خاموش ہو گئے اور ہم نے کوئی تفرقہ پسند نہیں کیا بلکہ عافیت کو ترجیح دی جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہم ان لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں جنہوں نے اس جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ (۲)

۲۰۰۔ امام محمد باقرؑ۔ پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ قریب تر، سب اعلم اور مہربان حضرت محمد ﷺ اور آئمہ کرام ہیں لہذا جہاں یہ داخل ہوں سب داخل ہو جاؤ اور جس سے یہ الگ ہو جائیں سب الگ ہو جاؤ۔ حق انہی میں ہے اور یہی اوصیاء ہیں اور یہی آئمہ ہیں جہاں انہیں دیکھو ان کی اتباع شروع کر دو۔ (۳)

۲۰۱۔ محمد بن مسلم۔ میں نے امام صادقؑ کو فرماتے سنا ہے اللہ کی کچھ مخصوص مخلوق ہے جسے اس نے اپنے نور اور اپنی رحمت سے پیدا کیا۔ رحمت سے رحمت کے لئے۔ یہی خدا کی نگرانی کرنے والی آنکھیں اس کے سننے والے کان، اس کی اجازت سے بولنے والی زبان اور اس کے تمام احکام

(۱) (کمال الدین صفحہ نمبر ۲۶۳ از سلیم بن قیس الہلائی)

(۲) (تاریخ طبری ۵ صفحہ نمبر ۳۵ از ابو عثمان نہدی، البدایہ والنہایہ ۸ صفحہ نمبر ۱۵۷)

(۳) (کمال الدین صفحہ نمبر ۳۲۸ از ابو حمزہ الثمالی)

و بیانات کے امانتدار ہیں۔ انہی کے ذریعے وہ برائیوں کو مٹھو کرتا ہے، ذلت کو دفع کرتا ہے رحمت کو نازل کرتا ہے، مردہ کو زندہ کرتا ہے زندہ کو مردہ بناتا ہے، لوگوں کی آزمائش کرتا ہے مخلوقات میں اپنے فیصلے نافذ کرتا ہے۔

تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان یہ کون حضرات ہیں فرمایا یہ اوصیاء ہیں۔ (۱)  
 ۲۰۲۔ امام ہادی علیہ السلام نے زیارت جامعہ میں فرمایا کہ سلام ہو ان پر جو معرفت الہی کے مسکن، حکمت الہی کے معدن راز الہی کے محافظ، کتاب الہی کے حافظ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصیاء اور ان کی ذریت ہیں انہیں پر رحمت اور انہیں پر برکات۔ (۲)

مؤلف: واضح رہے کہ آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے اوصیاء رسول ہونے کی روایات بہت زیادہ ہیں جن کے بارے میں ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی کا ارشاد ہے کہ قوی اسناد کے ساتھ صحیح اخبار میں اس حقیقت کا اعلان کیا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معاملات کی وصیت حضرت علی بن ابی طالب کو فرمائی اور انہوں نے امام حسن کو..... اور انہوں نے امام حسین کو..... اور انہوں نے علی ابن الحسین کو..... اور انہوں نے محمد ابن علی کو..... اور انہوں نے جعفر ابن محمد کو..... اور انہوں نے موسیٰ بن جعفر کو..... اور انہوں نے علی ابن موسیٰ کو..... اور انہوں نے محمد ابن علی کو..... اور انہوں نے علی ابن محمد کو..... اور انہوں نے حسن ابن علی اور انہوں نے اپنے فرزند حجت قائم کو فرمائی کہ اگر عمر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو خدا اس دن کو اس قدر طول دے گا کہ وہ منظر عام پر آ کر ظلم و جور سے بھری دنیا

(۱) (التوحید صفحہ نمبر ۱۶۷، معانی الاخبار صفحہ نمبر ۱۶)

(۲) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۱۷۷/۹۶)

کو عدل و انصاف سے بھر دیں۔ پروردگار کی صلوات و رحمت ان پر اور ان کے جملہ آباء طاہرین پر۔ (۱)

## ۶۔ پیغمبر اسلام کے محبوب ترین

۲۰۳۔ جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک فاطمہؑ ایک مخصوص غذائے لکڑی لے کر آئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ علیؑ اور ان کے فرزند کہاں ہیں؟ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا کہ گھر میں ہیں۔

فرمایا انہیں طلب کرو۔ اتنے میں علیؑ و حسنؑ و حسینؑ آگئے اور آپؐ نے سب کو دیکھ کر اپنی خیبری چادر کو اٹھایا اور سب کو اوڑھا کر فرمایا خدایا یہ میرے اہلبیتؑ اور ”تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب“ ہیں لہذا ان سے ہر جس کو دور رکھنا اور انہیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا جس کے بعد آیت تطہیر نازل ہو گئی۔ (۲)

۲۰۴۔ امام علیؑ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضور ﷺ سب سے زیادہ محبوب آپؐ کی نظر میں کون ہے؟ فرمایا کہ یہ (علیؑ) اور اس کے دونوں فرزند اور ان کی ماں (فاطمہؑ) یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ جنت میں میرے ساتھ اسی طرح ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں۔ (۳)

(۱) الفقیہ ۴ صفحہ نمبر ۱۷۷

(۲) (کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۲۵)

(۳) (امالی طوسی صفحہ نمبر ۴۵۲ / ۱۰۰ از زید بن علی)

۲۰۵۔ جمیع بن عمیر لہمی۔ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میری پھوپھی نے سوال کیا کہ رسول اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ محبوب شخصیت کون تھی؟ تو انہوں نے فرمایا فاطمہؑ پھوپھی نے پوچھا مردوں میں؟ فرمایا ان کے شوہر۔ وہ ہمیشہ دن میں روزے رکھتے تھے اور رات بھر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ (۱)

۲۰۶۔ جمیع بن عمیر۔ میں ایک مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میری ماں نے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم محبوب ترین خلایق کے بارے میں دریافت کر رہی ہو تو وہ ان کی محبوب ترین بیٹی کا شوہر ہے۔ میں نے خود حضورؐ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے ان پر چادر اوڑھا کر یہ دعا کی تھی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیت ہیں ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھنا جس کے بعد میں بھی قریب ہو گئی اور دریافت کیا..... کیا میں بھی اہلبیت میں شامل ہوں؟ تو فرمایا دور رہو تم خیر پر ہو۔ (۲)

## ۷۔ افضل خلایق

۲۰۷۔ رسول اکرم ﷺ: تمہارے بزرگوں میں سب سے بہتر علی ابن ابی طالب ہیں۔ تمہارے جوانوں میں سب سے افضل حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور تمہاری عورتوں میں سب سے بالاتر فاطمہ بنت محمد ﷺ ہیں۔ (۳)

(۱) (سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۷۰۱/۳۸۷۴)

(۲) مناقب امیر المؤمنین الکلونی ۲ صفحہ نمبر ۱۳۲/۶۱۷

(۳) (تاریخ بغداد ۳/۳۹۲/۲۲۸۰)

۲۰۸۔ رسول اکرم ﷺ میں اور میرے اہلبیتؑ سب اللہ کے مصطفیٰ اور تمام مخلوقات میں منتخب بندہ ہیں۔ (۱)

۲۰۹۔ رسول اکرم ﷺ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔ فاطمہ! ہم اہلبیت کو پروردگار نے وہ سات نصلیں عطا فرمائی ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا کیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا فرمائے گا مجھے خاتم النبیین اور تمام مرسلین میں سب سے بزرگ تر اور تمام مخلوقات میں سب سے محبوب تر قرار دیا ہے میں تمہارا باپ ہوں اور میرا وصی جو تمام اوصیاء سے بہتر اور نگاہ پروردگار میں محبوب تر ہے وہ تمہارا شوہر ہے ہمارا شہید بہترین شہداء ہے اور خدا کے نزدیک محبوب ترین ہے جو تمہارے باپ اور شوہر کے چچا ہیں۔ ہمیں میں سے وہ شخصیت ہے جسے پروردگار نے فضائے جنت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرنے کے لئے دو ہنر پر عنایت فرمادیئے ہیں اور وہ تمہارے باپ کے ابن عم اور تمہارے شوہر کے حقیقی بھائی ہیں اور ہمیں میں اس امت کے بسطین یعنی تمہارے دونوں فرزند حسن اور حسینؑ ہیں جو جو انان جنت کے سردار ہیں اور پروردگار کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معجوت کیا ہے ان کا باپ ان سے بھی بہتر ہے۔ فاطمہ خدائے برحق کی قسم انہیں دونوں کی اولاد میں اس امت کا مہدی بھی ہو گا۔ (۲)

۲۱۰۔ رسول اکرم ﷺ میں سید النبیین ہوں علی ابن ابی طالب سید الوصیین ہیں حسنؑ و

(۱) (حقوق الحق ۹/۲۸۳)

(۲) (المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۵۷/۲۶۷۵ از علی المکی الہدلی، امالی طوسی صفحہ نمبر ۱۵۳/۲۵۶، انصاف صفحہ نمبر ۱۶/۳۱۲، الغیبہ طوسی صفحہ نمبر ۱۵۳/۱۹۱، کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۱۵۳، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۶۳)

حسینؑ سردارِ جوانانِ جنت ہیں ان کے بعد کے آئمہ سردارِ متقین ہیں۔ ہمارا دوست خدا کا دوست ہے اور ہمارا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ ہماری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ہماری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہی ہمارا ذمہ دار ہے۔ (۱)

۲۱۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ علی بن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد کے آئمہ سب اہلِ زمین کے سردار اور روزِ قیامت روشن پیشانی والے لشکر کے قائد ہوں گے۔ (۲)

۲۱۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ یا علیؑ میں، تم اور تمہاری اولاد کے آئمہ سب دنیا کے سردار اور آخرت کے شہنشاہ ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کر دیا اس نے خدا کا انکار کر دیا۔ (۳)

۲۱۳۔ ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے عبد الرحمان بن عوف سے فرمایا کہ تم سب میرے اصحاب ہو اور علیؑ ابن ابی طالبؑ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں وہ میرے علم کا دروازہ اور میرے وصی ہیں..... وہ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سب اصل و شرف اور کرم کے اعتبار سے تمام اہلِ زمین سے افضل و برتر ہیں (۴)

۲۱۴۔ امیر المومنینؑ رسول اکرم ﷺ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کی عترت

(۱) (امالی صدوق" صفحہ نمبر ۴۴۸)

(۲) (امالی صدوق" ۲۳/۴۶۶ از عمر بن ابی سلمہ)

(۳) (امالی صدوق" صفحہ نمبر ۶/۵۲۳ از سلیمان بن مہران صفحہ نمبر ۴۴۸ از حسن بن علی بن فضال، عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۲۱۰/۵۷ ملوک فی الارض)

(۴) (بیانج المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۳۳/۹۷۳، مائتہ منقبہ صفحہ نمبر ۱۲۲، مقتل خوارزمی صفحہ نمبر ۶۰)

بہترین عترت، آپ کا خاندان، بہترین خاندان اور آپ کا شجرہ بہترین شجرہ ہے (۱)

## ۸۔ مباہلہ میں شرکت

۲۱۵۔ عبد الرحمن بن کثیر نے جعفر بن محمد، ان کے والد بزرگوار کے واسطے سے امام حسنؑ سے نقل کیا ہے کہ مباہلہ کے موقع پر آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے نفس کی جگہ میرے والد کو لیا۔ ابنائنا میں مجھے اور میرے بھائی کو لیا، نسائنا میں میری والدہ فاطمہ کو لیا اور اس کے علاوہ کائنات میں کسی کو ان الفاظ کا مصداق نہیں قرار دیا لہذا ہمیں ان کے اہلیت ﷺ گوشت و پوست اور خون و نفس ہیں۔ ہم ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں۔ (۲)

۲۱۶۔ جابر۔ رسول اکرم ﷺ کے پاس عاقب اور طیب (علماء نصاریٰ) وارد ہوئے تو آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم تو پہلے ہی اسلام لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بالکل جھوٹ ہے اور تم چاہو تو میں بتا سکتا ہوں کہ تمہارے لئے اسلام سے مانع کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا فرمائے؟

فرمایا کہ صلیب کی محبت، شراب اور سور کا گوشت اور یہ کہہ کر آپ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دے دی اور ان لوگوں نے صبح کو آنے کا وعدہ کر لیا۔ اب صبح ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لیا اور پھر ان دونوں کو مباہلہ کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور پراختہ ہو گئے۔

(۱) (سبح البلاغہ خطبہ ۹۳)

(۲) (امالی طوسیؒ ۱۱۷۳/۵۶۳، بیابج المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۱/۱۶۵)

آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے کہ اگر ان لوگوں نے مباہلہ کر لیا ہوتا تو یہ وادی آگ سے بھر جاتی۔ اس کے بعد جابر کا بیان ہے کہ انہیں حضرات کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے

فقل تعالوا ندع ابنائنا وابتنائکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم .....  
شعسی نے جابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انفسنا میں رسول اکرم ﷺ تھے اور حضرت علی ابنائنا میں حسنؑ اور حسینؑ تھے اور نساءنا میں فاطمہؑ۔ (۱)

۲۱۷۔ زختری کا بیان ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے انھیں مباہلہ کی دعوت دی تو انھوں نے اپنے دانشور عاقب سے مشورہ کیا کہ تمہارا خیال کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور انھوں نے حضرت مسیح کے بارے میں قول فیصل سنا دیا ہے اور خدا گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے کسی نبی برحق سے مباہلہ کیا ہے تو نہ بوڑھے باقی رہ سکے ہیں اور نہ بچے پنپ سکے ہیں اور تمہارے لیے بھی ہلاکت کا خطرہ یقینی ہے۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ مصالحت کر لو اور اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔

دوسرے دن جب وہ لوگ رسول اکرمؐ کے پاس آئے تو آپؐ اس شان سے نکل چکے تھے کہ حسینؑ کو گود میں لیے تھے، حسنؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فاطمہؑ آپؐ کے پیچھے چل رہی تھیں اور علیؑ ان کے پیچھے..... اور آپؐ فرماتے تھے کہ دیکھو جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔

اسقف نجران نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا پہاڑ

(۱) (دلائل النبوة ابو نعیم ۲ صفحہ نمبر ۳۹۳/۲۴۴، مناقب ابن المغازی صفحہ نمبر ۲۶۳/۳۱۰،

العمدة ۱۹۰/۱۹۱، الطرائف ۳۸/۴۶)

کو اس کی جگہ سے ہٹانا چاہے تو ان کے کہنے سے ہٹا سکتا ہے۔ خبردار مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر کوئی ایک عیسائی باقی نہ رہ جائے گا۔

چنانچہ ان لوگوں نے کہا یا ابا القاسم! ہماری رائے یہ ہے کہ ہم مباہلہ نہ کریں اور آپ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ نہیں چاہتے ہو تو اسلام قبول کرو تاکہ مسلمانوں کے تمام حقوق و فرائض میں شریک ہو جاؤ۔

ان لوگوں نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ..... کہا اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کی صلح کر سکتے ہیں کہ آپ نہ ہم سے جنگ کریں۔ اور نہ ہمیں خوفزدہ کریں۔ نہ دین سے الگ کریں۔ ہم ہر سال آپ کو دو ہزار حطلے دیتے رہیں گے ایک ہزار صفر کے مہینے میں اور ایک ہزار رجب کے مہینے میں اور تیس عدد آہنی زرہیں۔

چنانچہ آپ نے اس شرط سے صلح کر لی اور فرمایا کہ ہلاکت اس قوم پر منڈلا رہی ہے۔ اگر انھوں نے لعنت میں حصہ لے لیا ہوتا تو سب کے سب بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہو جاتے اور پوری وادی آگ سے بھر جاتی اور اللہ اہل نجران کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا اور درختوں پر پرندے تک نہ رہ جاتے اور ایک سال کے اندر سارے عیسائی تباہ ہو جاتے۔ اس کے بعد زختری نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ آیت شریف میں ابناء و نساء کوفس پر مقدم کیا گیا ہے تاکہ ان کی منزلت اور ان کے بلند ترین مرتبہ کی وضاحت کر دی جائے اور یہ بتا دیا جائے کہ یہ سب نفس پر بھی مقدم ہیں اور ان پر نفس بھی قربان کیا جا سکتا ہے اور اس سے بالاتر اصحاب کساء کی کوئی دوسری فضیلت نہیں ہو سکتی۔ (۱)

(۱) (تفسیر کشاف ۱ صفحہ نمبر ۱۹۳، تفسیر طبری ۳ صفحہ نمبر ۲۹۹، تفسیر فخری الدین رازی ۸ صفحہ نمبر ۸۸، ارشاد ۱ صفحہ نمبر ۱۶۶، مجمع البیان ۲ صفحہ نمبر ۷۶۲، تفسیر قمی ۱ صفحہ نمبر ۱۰۴)

واضح رہے کہ فخری الدین رازی نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی صحت پر تقریباً تمام اہل تفسیر و حدیث کا اتفاق و اجماع ہے۔

## ۹۔ اولوا الامر

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (۱)  
 ۲۱۸۔ امام علیؑ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اولوا الامر وہ افراد ہیں جنہیں خدا نے اطاعت میں اپنا اور میرا شریک قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جب کسی امر میں اختلاف کا خوف ہو تو انہیں سب کی طرف رجوع کیا جائے..... تو میں نے عرض کی کہ حضور وہ کون افراد ہیں؟ فرمایا کہ ان میں سے پہلے تم ہو۔ (۲)

۲۱۹۔ امیر المومنینؑ نے کوفہ میں وارد ہونے کے بعد فرمایا اہل کوفہ! تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اور تمہارے پیغمبر کے اہلیت اللہ کے اطاعت گزار ہیں ان کی اطاعت کرو کہ یہ اطاعت کے زیادہ حق دار ہیں۔

ان لوگوں کی بہ نسبت جو ان کے مقابلہ میں اطاعت کے دعویدار ہیں اور انہیں کی وجہ سے صاحبِ فضیلت بن گئے ہیں اور پھر ہمارے فضل کا انکار کر دیا ہے اور ہمارے حق میں ہم سے جھگڑا کر کے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے کیے کا مزہ معلوم ہو چکا ہے اور عنقریب گمراہی کا انجام دیکھ

(۱) (نساء آیت ۵۹)

(۲) (شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۲۰۲/۱۸۹، الاعتقادات ۵ صفحہ نمبر ۱۲۱، کتاب سلیم ۶ صفحہ نمبر

لیں گے۔ (۱)

۲۲۰ ہشام بن حسان۔ امام حسنؑ نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ ہماری اطاعت کرو یہ اطاعت تمہارا فریضہ ہے۔ یہ اطاعت خدا اور رسول سے ملی ہوئی ہے

”اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم.....“ (۲)

۲۲۱۔ امام حسینؑ نے میدانِ کربلا میں فوج دشمن سے خطاب کر کے فرمایا ”لیھا الناس“ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور حق کو اس کے اہل کے لئے پہچان لو تو اس میں رضائے خدا زیادہ ہے۔ دیکھو، ہم پیغمبرؐ کے اہلبیت ہیں اور ان مدعیوں سے زیادہ امر رسالت کے حق دار ہیں جو ظلم و جور کا برتاؤ کر رہے ہیں اور اگر اب تم ہمیں ناپسند کر رہے ہو اور ہمارے حق کا انکار کر رہے ہو تو یہ تمہاری نئی رائے ہے۔ اس کے خلاف جو تمہارے خطوط میں درج ہے اور جس کا اشارہ تمہارے رسائل نے دیا ہے اور اس بنیاد پر میں واپس بھی جاسکتا ہوں۔ (۳)

۲۲۲۔ امام زین العابدینؑ اپنی دعا میں فرماتے ہیں، خدایا اپنی محبوب ترین مخلوق محمدؐ اور ان کی منتخب عترت پر رحمت فرما جو پاکیزہ کردار ہیں اور ہمیں ان کی باتوں کا سننے والا قرار دے جس طرح تو نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ (۴)

(۱) (امالی مفید ۱۲/۵، ارشاد ۱/۲۶۰)

(۲) (امالی مفید صفحہ نمبر ۳۳۹، امالی طوسی ۱۲۲/۱۸۸، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۹۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۶۷)

(۳) (ارشاد ۲ ص ۷۹، وقعتہ الطف ص ۱۷۰، کامل ۲ صفحہ نمبر ۵۵۲)

(۴) (صحیفہ سجادید دعا صفحہ نمبر ۳۴۔ ینایع المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۴۱۷)

۲۲۳۔ امام محمد باقرؑ نے ”اطيعوا الله واطيعوا الرسول“ کے ذیل میں فرمایا کہ اولی الامر صرف ہم لوگ ہیں کہ جن کی اطاعت کا حکم قیامت تک کے صاحبان ایمان کو دیا گیا ہے۔ (۱)

۲۲۴۔ ابو بصیر۔ میں نے آیت اطاعت کے بارے میں امام صادقؑ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا نے ان کا نام کیوں نہیں لیا؟ فرمایا کہ جب خدا نے نماز کا حکم نازل کیا جب بھی تین رکعت اور چار رکعت کا نام نہیں لیا اور رسول اکرمؐ ہی نے اس تفسیر کی ہے۔ اسی طرح جب زکوٰۃ کا حکم نازل کیا تو چالیس میں ایک کا ذکر نہیں کیا اور رسول اکرمؐ نے اس کی تفسیر کی ہے۔ یہی حال حج کا ہے کہ اس میں طواف کے سات چکر کا ذکر نہیں ہے اور یہ بات رسول اکرمؐ نے بتائی ہے تو جس طرح آپ نے تمام آیات کی تفسیر کی ہے اسی طرح اولی الامر کی بھی تفسیر کر دی ہے اور وقت نزول جو افراد موجود تھے ان کی نشاندہی کر دی ہے۔ (۲)

۲۲۵۔ امام صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اولو الامر آئمہ اہلبیت ہیں اور بس۔ (۳)

۲۲۶۔ ابن ابی یعفور! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کے پاس بہت سے اصحاب موجود تھے۔۔۔۔۔ تو آپ نے فرمایا! ابن ابی یعفور۔ پروردگار نے اپنی، رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو اوصیاء رسول ﷺ ہیں۔ دیکھو ہم بندوں پر خدا کی حجت ہیں اور

(۱) (الکافی ۱ صفحہ نمبر ۲۷۶/۱ از برید العجلی)

(۲) (الکافی ۱ صفحہ نمبر ۲۸۶، شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱/۲۰۳، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۹/۱۶۹)

(۳) (بیانج المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۳۳۱/۲، مناقب ابن شہر آشوب ۳/۱۵)

مخلوقات پر اس کی طرف سے نگران ہیں ہمیں زمین کے امین ہیں اور علم کے خزانہ دار۔ اس کی طرف سے دعوت دینے والے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے۔ جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ (۱)

## ۱۰۔ اہل الذکر

۲۲۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ فاسئلوا اہل الذکر کے ذیل میں فرمایا کہ ذکر سے مراد میں ہوں اور اہل ذکر آئمہ ہیں۔ (۲)

۲۲۸۔ امام علیؑ۔ ہم ہیں اہل ذکر۔ (۳)

۲۲۹۔ حارث: میں نے امام علیؑ سے آیت اہل الذکر کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم ہی اہل ذکر ہیں اور اہل علم اور ہمیں معدن تزیل و تاویل ہیں۔ میں نے خود رسول اکرم ﷺ کی زبان سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔ جسے بھی علم لینا ہے اسے دروازے سے آنا ہوگا۔ (۴)

(۱) (الزہد للحسین بن سعید صفحہ نمبر ۱۰۴/۲۸۶، الکافی ۱ صفحہ نمبر ۱۸۵، بحار الانوار ۲۳/صفحہ نمبر

۲۸۳، احقاق الحق ۳ صفحہ نمبر ۲۲۴ جلد ۱۴ صفحہ نمبر ۳۳۸)

(۲) (الکافی ۱ صفحہ نمبر ۲۱۰)

(۳) (ینایع المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۳۵۷، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۹۸، العمدۃ صفحہ نمبر

۲۸۸/۳۶۸)

(۴) (شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۳۳۲/۳۵۹، مناقب شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۷۹)

۲۳۰۔ امام علی علیہ السلام۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ذکر، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں اور راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں ہدایت کے منارے اور تقویٰ کے پرچم ہیں اور ہمارے ہی لئے ساری مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱)

۲۳۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت اہل ذکر کی تفسیر میں فرمایا کہ اہل ذکر ہم لوگ ہیں۔ (۲)

۲۳۲۔ امام باقر علیہ السلام۔ اہل ذکر عترت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آئمہ ہیں۔ (۳)

۲۳۳۔ ہشام۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے آیت اہل الذکر کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ یہ کون حضرات ہیں؟ فرمایا ہم لوگ ہیں۔ میں نے عرض کی تو ہم لوگوں کا فرض ہے کہ آپ سے دریافت کریں؟ فرمایا بے شک۔ تو پھر آپ کا فرض ہے کہ آپ جواب دیں۔

فرمایا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ (۴)

۲۳۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ ذکر کے دو معنی ہیں۔ قرآن اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم دونوں اعتبار سے اہل ذکر ہیں۔ ذکر قرآن کے معنی میں سورہ نحل آیت ۲۴ میں ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی میں سورہ طلاق آیت ۱۰، ۱۱ میں ہے۔ (۵)

(۱) مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۹۸

(۲) تفسیر طبری ۱۰/۱۷ صفحہ نمبر ۵، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۷۸، تفسیر فرات کوفی صفحہ نمبر ۲۳۵، ۳۱۵، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۲۵۹، تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۶۸

(۳) شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۴۳۷/۴۶۶

(۴) (امالی طوسی ۶۶۳/۱۳۹۰، الکافی ۱ صفحہ نمبر ۲۱۱)

(۵) (بیانج المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۳۵۷/۱۴)

۲۳۵۔ امام صادقؑ: مالک کائنات کے ارشاد فاستلوا اهل الذکر۔۔۔ میں کتاب ذکر ہے اور اہل بیت و آل محمدؑ اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جاہلوں سے سوال کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (۱)

۲۳۶۔ امام صادقؑ: ذکر قرآن ہے اور ہم اس کی قوم ہیں اور ہمیں سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۲)

۲۳۷۔ ابن بکیر نے حمزہ بن محمد الطیار سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت امام صادق کے سامنے ان کے پدر بزرگوار کے بعض خطبوں کو پیش کیا تو ایک منزل پر پہنچ کر آپ نے فرمایا کہ اب خاموش رہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ جس بات کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو مناسب یہی ہے کہ خاموش رہو اور تحقیق کرو اور آخر میں آئمہ ہدیٰؑ کے حوالے کر دو تا کہ وہ تمہیں صحیح راستہ پر چلائیں اور تاریکی کو دور کریں اور حق سے آگاہ کریں جیسا کہ آیت ”فاستلوا اهل الذکر میں بتایا گیا ہے (۳)

۲۳۸۔ امام صادقؑ نے اپنے اصحاب کے نام ایک خط لکھا۔ اے وہ گروہ جس پر خدا نے مہربانی کی ہے اور اسے کامیاب بنایا ہے دیکھو خدا نے تمہارے لئے خیر کو مکمل کر دیا ہے اور یہ بات امر الہی کے خلاف ہے کہ کوئی شخص دین میں خواہش، ذاتی خیال اور قیاس سے کام لے۔

خدا نے قرآن کو نازل کر دیا ہے اور اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ پھر قرآن اور تعلیم

(۱) (کافی صفحہ نمبر ۲۹۵)

(۲) (کافی صفحہ نمبر ۲۱۱، تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۲۸۶)

(۳) (الکافی ۱ صفحہ نمبر ۵۰، محاسن ۱ صفحہ نمبر ۳۳۱، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۶۰)

قرآن کے اہل بھی مقرر کر دیئے ہیں اور جنہیں اس کا اہل قرار دیا ہے انہیں بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس میں خواہش، رائے اور قیاس کا استعمال کریں اس لئے کہ اس نے علم قرآن دے کر اور مرکز قرآن بنا کر ان باتوں سے بے نیاز بنا دیا ہے یہ مالک کی مخصوص کرامت ہے جو انہیں دی گئی ہے اور وہی اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا امت کو حکم دیا گیا ہے۔ (۱)

## ۱۱۔ محافظین دین

۲۳۹۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علی! میں، تم، تمہارے دونوں فرزند حسن اور حسینؑ اور اولادِ حسینؑ سے نو فرزند دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں۔ جو ہماری اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا اس کا انجام جہنم ہوگا۔ (۲)

۲۴۰۔ رسول اکرم ﷺ: میری امت کی ہر نسل میں میرے اہلبیت کے عادل افراد رہیں گے جو اس دین سے عالیوں کی تحریف، اہل باطل کی تزویر اور جاہلوں کی تاویل کو رفع کرتے رہیں گے۔ دیکھو تمہارے آئمہ خدا کی بارگاہ کی طرف سے تمہارے قائد ہیں لہذا اس پر نگاہ رکھنا کہ تم اپنے دین اور نماز میں کس کی اقتدا کر رہے ہو۔ (۳)

(۱) (۱) کافی ۸ صفحہ نمبر ۵، ج ۱ صفحہ نمبر ۲۱۰، بحار ۲۳ صفحہ نمبر ۱۷۲، امالی طوسی ۱۲۹۰/۶۶۳، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۲۲، بصائر الدرجات ۵/۳۷، ۱۰ صفحہ نمبر ۲۳۰/۲۳، ۱۱، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۵۳، احقاق الحق ۲ صفحہ نمبر ۲۸۲-۲۸۳، ج ۱۳ صفحہ نمبر ۳۷۱-۳۷۵

(۲) (۲) (۱) امالی مفید صفحہ نمبر ۲۱۷، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۹

(۳) (۳) (۱) کمال الدین صفحہ نمبر ۲۲۱، قرب الاسناد ۷/۲۵۰، مناقب ابن شہر آشوب صفحہ نمبر ۲۳۵، کنز الفوائد

صفحہ نمبر ۳۳۰

۲۴۱۔ امام صادق علیہ السلام! علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں کہ انبیاء دینار و درہم جمع کر کے اس کا وارث نہیں بناتے ہیں لہذا کوئی شخص بھی اس میراث کا حصہ لے لے گیا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا لہذا اپنے علم کے بارے میں دیکھتے رہو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو۔ ہمارے اہل بیت علیہم السلام میں سے ہر نسل میں ایسے عادل افراد رہیں گے جو دین سے غالیوں کی تحریف، باطل پرستوں کی جعل سازی اور جاہلوں کی تاویل کو دفع کرتے رہیں گے۔ (۱)

۲۴۲۔ امام رضا علیہ السلام: امام بندگان خدا کو نصیحت کرنے والا اور دین خدا کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔ (۲)

## ۱۲۔ ابواب اللہ

۲۴۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم: ہم وہ خدائی دروازے ہیں جن کے ذریعہ خدا تک رسائی ہوتی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ سے طالبان ہدایت ہدایت پاتے ہیں۔ (۳)

۲۴۴۔ امام علی علیہ السلام: ہمیں دین کے شعرا اور اصحاب ہیں اور ہمیں علم کے خزانے اور ابواب ہیں اور گھروں میں کوئی دروازے کے علاوہ کہیں سے داخل نہیں ہوتا اور جو دوسرے راستے سے آتا ہے اسے چور شمار کیا جاتا ہے۔ (۴)

(۱) (کافی جلد ۱ صفحہ نمبر ۳۲، بصائر الدرجات ۱/۱۰)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۰۲ از عبد العزیز مسلم)

(۳) (فضائل الشیعہ ۷/۵۰، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۳۹۸ از ابو سعید خدری)

(۴) (سج البلاغہ خطبہ ۱۵۴)

۲۳۵۔ امام علیؑ۔ پروردگار اگر چاہتا تو وہ براہ راست بھی بندوں کو اپنی معرفت دے سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں اپنی معرفت کا دروازہ اور راستہ بنا دیا ہے اور ہمیں وہ چہرہ حق ہیں جن کے ذریعہ اسے پہچانا جاتا ہے لہذا جو شخص بھی ہماری ولایت سے انحراف کرے گا یا غیروں کو ہم پر فضیلت دے وہ راہ حق سے بہکا ہوا ہوگا اور یاد رکھو کہ تمام وہ لوگ جن سے لوگ وابستہ ہوتے ہیں سب ایک جیسے نہیں ہوتے بعض گندے چشمے کی مانند ہیں جو دوسروں کو بھی گندہ کر دیتے ہیں۔ اور ہم وہ صاف چشمے ہیں جو امر خدا سے جاری ہوتے ہیں اور ان کے ختم ہونے یا منقطع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ (۱)

۲۳۶۔ امام صادقؑ۔ اوصیاء پیغمبرؐ وہ دروازہ ہیں جن سے حق تک پہنچا جاتا ہے اور یہ حضرات نہ ہوتے تو کوئی خدا کو نہ پہچانتا پروردگار نے انہیں کے ذریعہ مخلوقات پر حجت تمام کی ہے۔ (۲)

### ۱۳۔ عرفاء اللہ

۲۳۷۔ رسول اکرم ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا یہ تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ برحق ہیں۔ تم اور تمہارے بعد کے اوصیاء سب وہ عرفاء ہیں جن کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو انہیں پہچانتا ہوگا اور جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور یہی وہ عرفاء ہیں کہ جو ان کا انکار کر دے یا وہ اس کا انکار کر دیں اس کا انجام جہنم ہے۔ (۳)

۲۳۸۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، یا علیؑ تم اور تمہاری اولاد کے اوصیاء جنت و جہنم کے درمیان

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۸۳، مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۵۵، تفسیر فرات کوفی صفحہ نمبر ۱۴۲/۱۷۴)

(۲) (کافی ۱/۱۹۳ از ابی بصیر)

(۳) (خصال ۱۵۰/۱۸۳ از نصر العطار)

اعراف کا درجہ رکھتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں پہچانے اور تم سے پہچانو اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو تمہارا انکار کر دے اور تم سے پہچاننے سے انکار کر دو۔ (۱)

۲۳۹۔ امام علی علیہ السلام: آئمہ پروردگار کی طرف سے مخلوقات کے نگران اور بندوں کے لئے عرفاء ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو انہیں پہچانے گا اور وہ اس کو پہچانیں گے اور جہنم میں صرف وہی جائے گا جو ان کا انکار کر دے اور وہ اس کا انکار کر دیں۔ (۲)

۲۵۰۔ امام علی علیہ السلام: قیامت کے حالات کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اوصیاء اصحاب صراط ہیں جو صراط پر کھڑے رہیں گے اور جنت میں اسی کو داخل کریں گے جو انہیں پہچانے گا اور وہ اس سے پہچانیں گے۔

اور جہنم میں وہی جائے گا جو ان کا انکار کر دے اور وہ اس کا انکار کریں گے۔ یہی عرفاء اللہ ہیں جنہیں خدا نے بندوں سے عہد لیتے وقت پیش کیا تھا اور انہیں کے بارے میں فرماتا ہے کہ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ یہی تمام اولیاء کے گواہ ہوں گے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گواہ ہوں (۳)

۲۵۱۔ بلقاسم۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے ”علی الاعراف رجال“ کے بارے میں دریافت کیا کہ

(۱) (دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۲۵، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۲۹۸ از سلیم بن قیس، مناقب شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۳۳، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۱۸/۳۳ اس روایت میں اولاد کے بجائے تمہارے بعد کے اوصیاء کا لفظ ہے، ینایع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۰۴/۳ از سلمان فارسی)

(۲) (نسخ البلاغہ خطبہ ۱۵۲، غرر الحکم حدیث ۳۹۱۱)

(۳) (بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۹/۳۹۸ از زر بن حبیش، مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۵۳)

اس سے مراد کیا ہیں؟ فرمایا کہ جس طرح قبائل میں عرفاء ہوتے ہیں جو ہر شخص کو پہچانتے ہیں اس طرح ہم عرفاء اللہ ہیں اور تمام لوگوں کو ان کی علامات سے پہچان لیتے ہیں۔ (۱)

۲۵۲۔ ابان بن عمر۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ سفیان بن مصعب العبدی حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میری جان قربان۔ آیت ”علی الاعراف رجال“ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا یہ آل محمد کے بارہ اوصیاء ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر خدا کا پہچانا ناممکن ہے۔

عرض کی یہ اعراف کیا ہے؟

فرمایا یہ مشک کے ٹیلے ہوں گے جن پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اوصیاء ہوں گے اور یہ تمام لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ (۲)

### ۱۴۔ ارکان زمین

۲۵۳۔ امام باقر علیہ السلام۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دروازہ رحمت ہیں جس کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے وہ راہ ہدایت ہیں کہ جو اس پر چلا وہ خدا تک پہنچ گیا یہی کیفیت امیر المؤمنین اور ان کے بعد جملہ آئمہ کی ہے۔ پروردگار نے انہیں زمین کا رکن بنایا ہے تاکہ یہ زمین اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے اور اسلام کا ستون قرار دیا ہے اور راہ ہدایت کا محافظ بنایا ہے۔ کوئی راہنما ان کے بغیر ہدایت نہیں پاسکتا اور کوئی شخص اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتا ہے جب تک ان کے حق میں کوتاہی نہ کرے۔ یہ خدا کی

(۱) (تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۱۸/۳۳)

(۲) (بحار الانوار ۲۳/۲۵۳/۱۳، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۳۳)

طرف سے نازل ہونے والے جملہ علوم، بشارتیں، انذار سب کے امانتدار ہیں اور اہل زمین پر اس کی حجت ہیں ان کے آخر کے لئے خدا کی طرف سے وہی ہے جو اول کے لئے ہے اور اس مرحلہ تک کوئی شخص امداد الہی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (۱)

۲۵۴۔ امام باقر نے امیر المومنین کی زیارت میں فرمایا آپ اہلبیت رحمت، ستون دین، ارکان دین اور شجرہ طیبہ ہیں۔ (۲)

۲۵۵۔ امام باقر: ہم زمین کی بنیاد ہیں اور ہمارے شیعہ اسلام کے حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ (۳)

## ۱۵۔ ارکان عالم

۲۵۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ اولاد علی کے آئمہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ سب میرے خلفاء، اوصیاء، میری اولاد اور میری عترت ہیں انہیں کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور انہیں کے ذریعہ زمین اپنے باشندوں سمیت مرکز سے ہٹنے سے محفوظ ہے۔ (۴)

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۹۸ / ۳، اختصاص صفحہ نمبر ۲۱، بصائر الدرجات ۱/۱۹۹

(۲) تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۵۳/۲۸ از موسیٰ بن ظہیر، الفقیہ ۲ صفحہ نمبر ۵۹۱/۳۱۹۷، کمال الزیارات صفحہ نمبر ۳۵

(۳) تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۴۳/۱۱۸ از ابو بصیر

(۴) کمال الدین ۳/۲۵۸، احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۳۳/۱۶۸، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۱۳۵ از علی بن ابی حمزہ از امام صادق علیہ السلام

۲۵۷۔ امام زین العابدینؑ: ہم مسلمانوں کے امام اور عالمین پر اللہ کی حجت ہیں، مومنین کے سردار اور روشن پیشانی لشکر کے قائد ہیں۔ ہمیں مومنین کے مولا ہیں اور ہمیں اہل زمین کے لئے باعث امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں ہمیں وہ ہیں جن کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے اور زمین کو اس کے باشندوں سمیت مرکز سے کھسک جانے سے روکتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ باران رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے رحمت نشر کی جاتی ہے اور زمین کے برکات کا وسیلہ ہم نہ ہوتے تو یہ اہل زمین سمیت دھنس جاتی۔ (۱)

۲۵۸۔ امام علی نقیؑ زیارت جامعہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ہمارے آقاؤ! ہم نہ تمہاری مدح کا احصا کر سکتے ہیں اور نہ تمہاری توصیف کی حدوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں تم نیک کرداروں کے لئے نمونہ، نیک انسانوں کے لئے رہنما اور پروردگار کی طرف حجت ہو۔ تمہارے ہی ذریعہ آغاز ہوتا ہے اور تمہیں پر خاتمہ۔ پروردگار آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔ (۲)

## ۱۶۔ امان اہل ارض

۲۵۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں کہ وہ ختم ہو جائیں اور اسی طرح ہمارے اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں کہ ان کا سلسلہ ختم ہو جائے تو سارے اہل زمین فنا ہو جائیں گے۔ (۳)

(۱) (امالی صدوق) ۱۵۶/۱۵، کمال الدین ۲۲/۱۰۷، بیابج المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۷۵، فرائد السطین ۱ صفحہ نمبر ۳۵

/۱۱ روایت اعمش از امام صادقؑ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۲۰ روایت مرد بن دینار

(۲) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۹۔)

(۳) فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ صفحہ نمبر ۶۷۱/۱۱۳۵، القردوس ۲ صفحہ نمبر ۳۱۱/۲۹۱۳، بیابج المودۃ ۱ صفحہ نمبر

۱/۷۱ بروایت امام علیؑ، امالی طوسی ۸۱۲/۳۷۹، جامع الاحادیث قمی صفحہ نمبر ۲۵۹ بروایت ابن عباس۔ اس

روایت میں اہل زمین کے بجائے امت کا لفظ ہے۔)

۲۶۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں۔ اگر اہل بیت کا سلسلہ ختم ہو جائے تو وہ عذاب نازل ہو جائے جس کی وعید وارد ہوئی ہے۔ (۱)

۲۶۱۔ امام علیؑ: ہم نبوت کے گھرانے والے اور حکمت کے معدن ہیں۔ اور اہل زمین کے لئے باعث امان اور طلب گار نجات کے لئے وجہ نجات ہیں۔ (۲)

### ۱۷۔ معدن رسالت

۲۶۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہم شجرہ نبوت کے اہل بیت اور رسالت کے معدن ہیں۔ ہمارے اہل بیت سے افضل ہمارے علاوہ کوئی نہیں (۳)

۲۶۳۔ امام حسینؑ نے عقبہ بن ابی سفیان سے فرمایا۔ ہم اہل بیت کرامت، معدن رسالت اور اعلام حق ہیں جن کے دلوں میں حق کو امانت رکھا گیا ہے اور وہ ہماری زبان سے بولتا ہے۔ (۴)

(۱) (ینایح المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۷۱ / ۲ بروایت انس، مستدرک ۲ صفحہ نمبر ۴۸۶ / ۳۶۷، مناقب کوئی ۲ صفحہ نمبر ۱۳۲ / ۶۲۳، علل الشرائع صفحہ نمبر ۱۲۳ / ۲)

(۲) (نثر الدر ۱ صفحہ نمبر ۳۱۰)

(۳) (امالی الشجرى ۱ صفحہ نمبر ۱۵۳ روایت امام علی، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۳۷۸ نقل از مناقب ابن المغازلی)

(۴) (امالی صدوق ۱۳۰ / ۱ روایت عبداللہ بن منصور از امام صادق)

۲۶۴۔ امام حسینؑ نے مدینہ میں ولید سے فرمایا۔ اے حاکم! ہم لوگ نبوت کے اہل بیت ہیں اور رسالت کے معدن، ملائکہ کی آمد و رفت ہمارے گھر رہتی ہے اور رحمت کا نزول ہمارے یہاں ہوتا ہے ہمارے ہی ذریعہ پروردگار نے شروع کیا ہے اور ہمیں پر امر کا خاتمہ ہوگا۔ (۱)

۲۶۵۔ امام رضاؑ ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے کتاب میں خود اپنی تعریف کی ہے اور رحمتِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو خاتم الانبیاء ہیں اور بہترین خلایق ہیں اور پھر ان کی آل پر جو آلِ رحمت، شجرہ نبوت، معدن رسالت اور مرکزِ رفت و آمد ملائکہ ہے۔ (۲)

۲۶۶۔ ابن عباسؓ ”فاسئلوا اہل الذکر“ کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ یہ حضرت محمد ﷺ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں کہ یہی اہل ذکر و علم و عقل و بیان ہیں یہی نبوت کے اہل بیت، رسالت کے معدن اور مرکزِ نزول ملائکہ ہیں۔ (۳)

۲۶۷۔ ابن عباسؓ۔ روزِ وفات پیغمبر ﷺ ملک الموت نے دروازہ فاطمہؑ پر کھڑے ہو کر کہا کہ سلام ہو تم پر اے اہل بیتِ نبوت، معدن رسالت، مرکزِ نزول ملائکہ اور اس کے بعد اجازت طلب کی جس پر جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ بابا ملاقات نہیں کر سکتے ہیں..... اور ملک الموت نے تین مرتبہ اجازت لی اور رسول اکرم ﷺ نے التفات کر کے فرمایا کہ یہ ملک الموت ہیں۔ (۴)

(۱) (مقتل خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۱۸۳، المہدوف صفحہ نمبر ۹۸)

(۲) (کانی ۵ صفحہ نمبر ۳۷۳ / عوالی اللکالی ۲ صفحہ نمبر ۲۹۷ / ۷۷ بروایت معادیہ بن حکیم)

(۳) (احقاق الحق ۳ صفحہ نمبر ۲۸۲، الطرائف ۱۳۱/۹۳، نوح الحق ۲۱۰ بروایت حافظ محمد بن

موسیٰ الشیرازی از علماء اہل سنت)

(۴) (احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۰۲ از روضۃ الاحباب)

۲۶۸۔ امام علی نقی علیہ السلام زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں سلام ہو تم پر اے اہلبیت نبوت معدن رسالت، مرکز نزول ملائکہ، منزل وحی الہی اور مصدر رحمت پروردگار۔ (۱)

## ۱۸۔ ستون حق

۲۶۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سب آئمہ برابر ہیں۔ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے (۲)

۲۷۰۔ امام علی علیہ السلام۔ آگاہ ہو جاؤ کہ پروردگار نے انہیں خیر کا اہل، حق کا ستون اور اطاعت کے لئے تحفظ قرار دیا ہے۔ (۳)

۲۷۱۔ امام علی علیہ السلام۔ ہم حق کے داعی، خلق کے امام اور صداقت کی زبان ہیں۔ جس نے ہماری اطاعت کی اس نے سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے ہماری مخالفت کی وہ ہلاک ہو گیا۔ (۴)

۲۷۲۔ امام علی علیہ السلام۔ ہم نے ستون حق کو قائم کیا اور لشکرِ باطل کو شکست دی۔ (۵)

۲۷۳۔ امام علی علیہ السلام۔ ہم خدا کے بندوں پر اس کے امین اور اس کے شہروں میں حق کے قائم کرنے والے ہیں۔ ہمارے ہی ذریعہ دو ستون کو نجات ملتی ہے اور دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ (۶)

(۱) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۶ / ۱۷۷)

(۲) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۷۷ روایت عطا از امام حسین)

(۳) (نسخ البلاغہ خطبہ ۲۱۳)

(۴) (غرر الحکم ۱۰۰۰۱)

(۵) (غرر الحکم - ۹۹۶۹)

(۶) (غرر الحکم - ۱۰۰۰۳)

- ۲۷۴۔ امام علی علیہ السلام۔ خبردار حق سے الگ نہ ہو جانا کہ جو شخص بھی ہم اہلبیت علیہم السلام کا بدل تلاش کرے گا وہ ہلاک ہو جائے اور دنیا و آخرت دونوں سے محروم ہو جائے۔ (۱)
- ۲۷۵۔ امام حسین علیہ السلام۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت ہیں حق ہمارے اندر رکھا گیا ہے اور ہماری زبانیں ہمیشہ حق کے ساتھ کلام کرتی ہیں۔ (۲)
- ۲۷۶۔ امام ہادی علیہ السلام۔ اے آئمہ کرام! حق آپ کے ساتھ، آپ کے اندر، آپ سے اور آپ کی طرف ہے اور آپ ہی اس کے اہل اور معدن ہیں۔ (۳)

### ۱۹۔ امراء الکلام

- ۲۷۷۔ امام علی علیہ السلام۔ ہم کلام کے امراء ہیں ہمارے ہی اندر اس کی جڑیں پیوست ہیں اور ہمارے ہی سر پر اس کی شاخیں سایہ نکلن ہیں۔ (۴)
- ۲۷۸۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار نے آئمہ طاہرین کو مخلوقات کی زندگی، تاریکی کا چراغ اور کلام کی کلید قرار دیا ہے۔ (۵)

- 
- (۱) (غرر الحکم ۱۰۴۱۳، خصال ۱۰/۶۲۶ بروایت ابو بصیر و محمد بن مسلم)
- (۲) (الفتوح ۵ صفحہ نمبر ۱۷، مقتل حسین خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۱۸۵)
- (۳) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۷/۱۷۷)
- (۴) (نسخ البلاغہ خطبہ ۲۳۳، غرر الحکم ۲۷۷۴ اس روایت میں عروق و غصون کے بجائے فروع و اغصان کا لفظ وارد ہوا ہے۔)
- (۵) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۰۴ روایت اسحاق بن غالب)

## ۲۰۔ صلح و جنگ پیغمبر ﷺ

زید بن ارقم۔ رسول اکرم ﷺ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے خطاب کر کے فرمایا کہ جس سے تمہاری جنگ ہے اس سے میری جنگ ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری صلح ہے۔ (۱)

۲۸۰۔ زید بن ارقم۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے مرض الموت میں علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ اور حسینؑ کی طرف جھک کر فرمایا تم سے جنگ کرنے والے کی جنگ مجھ سے ہے اور تم سے صلح کرنے والے کی صلح مجھ سے ہے۔ (۲)

۲۸۱۔ ابو ہریرہ۔ رسول اکرم ﷺ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھ کر فرمایا جو تم سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے اور جو تم سے صلح کرے اس سے میری صلح ہے۔ (۳)

(۱) (سنن ابن ماجہ ۱ صفحہ نمبر ۵۲ / ۱۳۵ ، متدرک ۳ صفحہ نمبر ۱۶۱ / ۳۷۱۳ ، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۴۰ / ۲۶۱۹ ، مناقب کوفی ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶ / ۶۳۳ ، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۶۱، ۶۲ ، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۱۵۴)

(۲) (تہذیب تاریخ دمشق صفحہ نمبر ۳۱۹ ، امالی طوسی صفحہ نمبر ۳۳۶ / ۶۸۰)

(۳) (مسند ابن جنبل ۳ صفحہ نمبر ۲۲۶ / ۹۷۰۴ ، متدرک ۳۱ صفحہ نمبر ۱۶۱ / ۳۷۱۳ ، تاریخ بغداد صفحہ نمبر ۱۳۷ ، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۴۰ / ۲۶۲۱ ، البدایۃ والنہایۃ ۸ صفحہ نمبر ۳۶ ، العمدہ ۴۵ / ۵۱ ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۱۷۵ ، الغدیر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۴)

۲۸۲۔ زید بن ارقم۔ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں تھے آپ حجروے کے اندر تھے اور وحی کا نزول ہو رہا تھا اور ہم باہر انتظار کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ گرمی شدید ہو گئی اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ اور حسینؑ بھی آگے اور سایہ دیوار میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے اس کے بعد جب رسول اکرم ﷺ برآمد ہوئے تو ان حضرات کے پاس گئے اور سب کو ایک چادر اوڑھا کر جس کا ایک سرا آپ کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا علیؑ کے ہاتھ میں۔ ہمارے پاس آئے اور دعا کی خدایا میں انہیں دوست رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرمانا، میں ان سے صلح کرنے والے کا ساتھی ہوں اور ان سے جنگ کرنے والے کا دشمن ہوں..... اور یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (۱)

۲۸۳۔ رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا۔ مسلمانو! جو اہل خیمہ کے ساتھ صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے۔ میں ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ ان کا دوست صرف خوش نصیب اور حلال زادہ ہوتا ہے اور ان سے دشمنی صرف بد نصیب اور پست نسب انسان کرتا ہے۔ (۲)

واضح رہے کہ اس وقت خیمہ میں صرف علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ تھے اور بس۔

۲۸۴۔ امام زین العابدینؑ: ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے بشر بنا کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر خدا کی نگاہ میں ہم سب سے زیادہ محبوب و محترم کوئی بھی نہیں ہے۔ پروردگار نے میرا نام اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور یا علی تمہارا نام بھی اپنے نام سے

(۱) (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی ۳ صفحہ نمبر ۲۰۷)

(۲) (مناقب خوارزمی صفحہ نمبر ۲۹۷/۲۹۱ روایت زید بن شیبہ از ابی بکر)

نکالا ہے کہ وہ علی اعلیٰ ہے اور تم علی ہو اور اے حسن! تمہارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ حسن ہے اور تم حسن ہو اور اے حسین! تمہارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ ذوالاحسان ہے اور تم حسین ہو اور اے فاطمہ! تمہارا نام بھی اپنے نام سے مشتق کیا ہے کہ وہ فاطمہ ہے اور تم فاطمہ ہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ خدایا تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو ان سے صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے میں ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمن کا دشمن ہوں۔

ان سے بغض رکھنے والے سے مجھے بغض ہے اور ان سے محبت کرنے والے سے میری محبت ہے۔ یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (۱)

## ۲۱۔ آغاز و انجام دین

۲۸۵۔ رسول اکرم ﷺ! یا علی! اللہ نے دین کا آغاز و انجام ہمیں کو قرار دیا ہے اور وہ ہمارے ہی ذمہ بغض و عداوت کے بعد دلوں میں الفت پیدا کرتا ہے۔ (۲)

۲۸۶۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے بعد کے حوادث کا ذکر کرتے ہوئے مہدیؑ کے بارے میں فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ وہ ہم سے ہو گا یا غیروں میں سے؟

فرمایا: ہمیں میں سے ہو گا پروردگار عالم نے ہمارے ہی ذریعہ دین کا آغاز کیا ہے اور ہمیں پر تمام کرے گا ہمارے ہی ذریعہ شرک کے بعد دلوں میں الفت پیدا کی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ فتنہ

(۱) (معانی الاخبار ۵۵/۳ روایت عبد اللہ بن الفضل البہاشمی)

(۲) (امالی مفید ۲۵۱/۴، امالی طوسی ۲۱/۲۳ روایت عمر بن علی)

کے بعد الفت پیدا کرے گا۔

تو میں نے عرض کی خدا کا شکر ہے اس نے ہمیں یہ فضل و شرف عنایت فرمایا ہے۔ (۱)  
 ۲۸۷۔ عمر بن علی علیہ السلام نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا  
 کہ مہدی ہم میں سے ہوگا یا ہمارے غیر سے ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیں میں سے ہوگا اللہ  
 ہمارے ہی ذریعہ دین کو مکمل کرے گا جس طرح ہمارے ہی ذریعہ آغاز کیا ہے اور لوگوں کو شرک سے  
 نکالا ہے۔ اب فتنوں سے نکال کر دلوں میں الفت پیدا کرے گا جس طرح شرک کی عداوت کے بعد  
 الفت پیدا کی ہے۔

میں نے عرض کی کہ یہ لوگ مومن ہوں گے یا کافر..... فرمایا کہ فتنہ میں مبتلا اور کافر۔  
 ۲۸۸۔ امام علی علیہ السلام۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یا علی اس امر کا آغاز بھی تمھی سے ہے اور  
 اختتام بھی تمھی پر ہوگا۔ صبر کرنا تمہارا فرض ہے کہ انجام کار بہر حال صاحبان تقویٰ کے ہاتھوں میں ہے  
 (۲)۔

۲۸۹۔ امام علی علیہ السلام۔ اللہ نے ہمیں سے اسلام کا افتتاح کیا ہے اور ہمیں پر اس کا اختتام کرے گا۔ (۳)  
 ۲۹۰۔ امام علی علیہ السلام۔ ہمیں سے اللہ افتتاح کرتا ہے اور ہمیں پر کام کا اختتام ہوتا ہے۔ (۴)

(۱) (امالی طوسیٰ) ۹۶/۶۶، امالی مفید ۹ صفحہ نمبر ۲۹۰، شرح نہج البلاغہ معزلی ۹ صفحہ  
 نمبر ۲۰۶)

(۲) (امالی مفید ۹/۱۱۰، روایت محمد بن عبد اللہ از امام رضا)

(۳) (احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۱۳۱/۵۳۳، روایت اصبح بن نباتہ)

(۴) (خصال ۱۰/۶۲۶، روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم)

۲۹۱۔ امام علی علیہ السلام!

لکھا الناس!

ہم وہ اہلبیت ہیں جن سے خدا نے جھوٹ کو دور رکھا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ زمانے کے شر سے نجات دیتا ہے۔ ہمارے ہی واسطے سے تمہاری گردنوں سے ذلت کے پھندے کو جدا کرتا ہے اور ہمیں سے آغاز و اختتام ہوتا ہے۔ (۱)

۲۹۲۔ امام باقر علیہ السلام! لکھا الناس! تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور تمہیں کدھر لے جایا جا رہا ہے؟ اللہ نے ہمارے ذریعہ تمہارے اول کو ہدایت دی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ آخر میں اختتام کرے گا۔ (۲)

۲۹۳۔ امام رضا علیہ السلام۔ ہمارے ہی ذریعہ خدا نے دین کا آغاز کیا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ ختم کرے گا۔ (۳)

۲۹۴۔ امام ہادی علیہ السلام۔ زیارت جامعہ..... آپ ہی حضرات کے ذریعہ خدا شروع کرتا ہے اور آپ ہی پر خاتمہ کرتا ہے (۴)

(۱) کتاب سلیم بن قیس ۲ صفحہ نمبر ۱۷۱/۱۷۱

(۲) کافی ۱ صفحہ نمبر ۵/۴، مناقب ابن شراشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۸۹، ۱۹۰ روایت ابو بکر الحضرمی

(۳) تفسیر قتی ۲ صفحہ نمبر ۱۰۴ از عبداللہ بن جندب

(۴) تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۹/۱۷۷، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۱۹۹، بحار الانوار ۲۳ صفحہ نمبر ۱۸/۱۹، ۲۶، صفحہ نمبر ۲۳۸/۱۸، احقاق الحق ۱۳ صفحہ نمبر ۱۲۸، مجمع الرواٰئد ۷ صفحہ نمبر ۶۱۶/

۱۳۴۰۹، کنز العمال ۳ صفحہ نمبر ۵۹۸/۳۹۶۸۲

## ۲۲۔ ان کا قیاس ممکن نہیں ہے

- ۲۹۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہم اہلیت وہ ہیں جن پر کسی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے۔ (۱)
- ۲۹۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہم اہل بیت وہ ہیں جن کا مقابلہ کسی شخص سے نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جو ہمارا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ (۲)
- ۲۹۷۔ امام علیؑ! آل محمد ﷺ پر اس امت میں سے کسی شخص کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اور ان کے برابر سے نہیں قرار دیا جاسکتا ہے جس پر ہمیشہ ان کی نعمتوں کا سلسلہ رہا ہے۔ (۳)
- ۲۹۸۔ امام علیؑ۔ ہم اہل بیت ہیں۔ ہم پر کسی آدمی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے یہاں رسالت کا معدن ہے۔ (۴)
- ۲۹۹۔ امام علیؑ۔ ہم نجیب افراد ہیں۔ ہماری اولاد انبیاء کی اولاد ہیں اور ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ ہمارا باغی گروہ، شیطانی گروہ ہے اور جو ہمارے اور دشمن کے درمیان مساوات قائم کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۵)

- (۱) (الفردوس ۳ صفحہ نمبر ۲۸۳/۶۸۳۸، فرائد السمطين ۱ صفحہ نمبر ۳۵، ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۷، روایت انس، ینابیع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۱۱۳/۳۲۲ روایت ابن عباس)
- (۲) (ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۴۰۴)
- (۳) (نہج البلاغہ خطبہ ۲، غرر الحکم ۲، ۱۰۹۰۲)
- (۴) (عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۶۶/۲۹۷، کشف الغمہ صفحہ نمبر ۴۰)
- (۵) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۲۷۹/۱۱۶۰، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ صفحہ نمبر ۱۳۳/۱۱۸۹، امالی طوسی ۵۰۲/۲۷۰، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۲۸ روایت جبہ عرفی، مناقب امیر المومنین کو فی ۲ صفحہ نمبر ۱۰۷)

۳۰۰۔ حارث۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہم اہل بیت کا قیاس لوگوں پر نہیں کیا جا سکتا ہے..... تو ایک شخص نے ابن عباس سے دریافت کیا۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟ انہوں نے کہا بے شک۔ جس طرح پیغمبر ﷺ کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور علیؑ کے بارے میں تو صاف اعلان قدرت ہے۔

”جن لوگوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا وہ بہترین مخلوقات ہیں“۔ (۱)

۳۰۱۔ عباس بن صہیب۔ میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ ابوذر افضل ہیں یا آپ اہلبیت۔

فرمایا: ابن صہیب! سال کے کتنے مہینے ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کی بارہ فرمایا: محترم کتنے ہیں؟ میں نے عرض کی چار فرمایا: کیا ماہ رمضان ان میں ہے؟ میں نے عرض کی نہیں فرمایا: پھر ماہ رمضان افضل ہے یا یہ چار؟ میں نے عرض کی ماہ رمضان فرمایا: اسی طرح ہم اہلبیت ہیں کہ ہمارا قیاس کسی پر نہیں کیا جاسکتا ہے اور یاد رکھو کہ خود ابوذر اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اصحاب میں افضل اصحاب کے بارے میں بحث ہو رہی تھی تو ابوذر نے کہا کہ افضل اصحاب علی ابن ابی طالب ہیں کہ وہی تقسیم جنت و نار ہیں اور وہی صدیق و فاروق امت ہیں اور وہی قوم پر پروردگار کی حجت ہیں جس پر ہر شخص نے منہ پھیر لیا اور ان کی تکذیب کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ابوعمامہ باہلی نے رسول اکرمؐ واقعہ کی خبر دی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی ایسے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ صادق القول ہو۔ (۲)

(۱) مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۶۸ نقل از کتاب ”مازل من القرآن فی علی“ ابو نعیم الاصفہانی

(۲) (علل الشرائع ۳/۱۷۷)

# فصل دوم

## جامع خصوصیات

۳۰۲۔ رسول اکرم ﷺ پروردگار نے مجھ میں اور میرے اہل بیت میں فضیلت، شرف، سخاوت، شجاعت، علم، اور حلم سب کو جمع کر دیا ہے۔ ہمارے لیے آخرت ہے اور تمہارے لیے دنیا۔ (۱)

۳۰۳۔ رسول اکرم: ہم اہل بیت کو سات فضائل دیئے گئے ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو دیئے گئے ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو دیئے جائیں گے۔ صباحت، فصاحت، سماحت، شجاعت، حلم، علم، خواتین کی قدر دانی و محبت۔ (۲)

۳۰۴۔ رسول اکرم: میں نے پروردگار سے دعا کی کہ علم و حکمت کو میری اولاد اور میری کشتِ حیات میں قرار دے دے تو میری دعا قبول ہوگئی۔ (۳)

۳۰۵۔ رسول اکرم: پروردگار عالم نے ہم میں دس خصائل کو جمع کر دیا ہے جو نہ ہم سے پہلے کسی میں جمع ہوئے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہوں گے۔ حکمت، حلم، علم، نبوت، سماحت، شجاعت، میانہ روی، صداقت، عبادت، عفت، ..... ہم کلمہ تقویٰ، سبیل ہدایت، مثل اعلیٰ، حجت

(۱) (ینایح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۰۲/۱۸۶۳ از ابن عمر، احقاق الحق ۱۸ صفحہ نمبر ۵۳۲ از مودۃ القربی)

(۲) (الجعفریات صفحہ نمبر ۱۸۲، نوادر راوندی صفحہ نمبر ۱۵، مناقب ابن مغازی ۲۹۵/۳۳۷)

(۳) (ینایح المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۹/۷۹، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۶۵ الفظ زرعی تک)

عظمی، عروۃ الوثقی اور جبل التین ہیں اور ہمیں وہ ہیں جن کی محبت کا حکم دیا گیا ہے اور ”ہدایت کے بعد ضلالت کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو تم لوگ کدھر لے جائے جا رہے ہو۔ (۱)

۳۰۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ علی کے بارے میں: یہ سید الاوصیاء ہیں ان سے ملحق ہو جانا سعادت ہے اور ان کی اطاعت میں مرنا شہادت ہے۔ ان کا نام تورات میں میرے نام کے ساتھ ہے اور ان کی زوجہ میری دختر صدیقہ کبریٰ ہیں اور ان کے فرزند میرے فرزند سردارانِ جوانانِ جنت ہیں۔ یہ تینوں اور ان کے بعد کے تمام آئمہ انبیاء کے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں۔ یہ سب امت میں میرے علم کے دروازے ہیں۔ جوان کی اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جوان کی اقتداء کرے گا اسے صراطِ مستقیم کی ہدایت مل جائے گی۔ پروردگار نے کسی شخص کو ان کی محبت نہیں عطا فرمائی مگر یہ کہ وہ داخل جنت ہو گیا۔ (۲)

۳۰۷۔ امام علیؑ۔ ہم اہلبیتؑ شجرہ نبوت، محل رسالت، مرکزِ رفت و آمد ملائکہ، بیت رحمت اور معدنِ علم ہیں۔ (۳)

۳۰۸۔ امام علیؑ۔ پروردگار نے ہمیں پانچ خصوصیات عنایت فرمائی ہیں ” فصاحت، صباحت، بخشش، خجندہ (شجاعت) عورتوں کے نزدیک محبت“۔ (۴)

۳۰۹۔ امام علیؑ۔ جب آپ سے قریش کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ بنو مخزوم گل

(۱) (خصال ۱۳/۳۳۲ از عبد اللہ بن عباس، تفسیر فرات کوفی ۲۰۳/۱۷۸۔ ۳۰۷/۳۱۲)

(۲) (امالی صدوق ۵/۲۸، مشارق انوار الیقین صفحہ نمبر ۵۶، حلیۃ الابرار ۱ صفحہ نمبر ۲۳۵)

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۱، بصائر الدرجات ۱ صفحہ نمبر ۵۶)

(۴) (خصال ۲۸۶/۴۰، نثر الدرر صفحہ نمبر ۲۷۰)

قریش ہیں۔ ہم ان کے مردوں کی گفتگو کو پسند کرتے ہیں اور ان کی عورتوں سے عقد کو پسندیدہ قرار دیتے ہیں..... بنو عبد شمس انتہائی بے عقل اور بخیل ہیں اور ہم اہل بیت اپنی دولت کے عطا کرنے والے، ہنگام موت جان قربان کرنے والے ہیں۔ بنو عبد شمس اکثریت میں ہیں لیکن مکار اور بد صورت ہیں اور ہم صاحبان فصاحت و فصیحیت و صباحت ہیں۔ (۱)

۳۱۰۔ امام علیؑ اہل بیت ہی کے گھر میں قرآن کریم کی عظیم آیات ہیں اور یہی رحمان کے خزانے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب چپ رہتے ہیں تب بھی کوئی ان سے آگے نہیں جاسکتا ہے۔ (۲)

۳۱۱۔ امام علیؑ خدا کی قسم ہمیں تبلیغ رسالت، ایفائے عہد اور تمام کلمات کا علم دیا گیا ہے۔ ہمارے پاس حکم کے ابواب اور امر کی روشنی ہے۔ (۳)

۳۱۲۔ امام علیؑ ہمارے ذریعہ تم نے تاریکیوں میں ہدایت پائی ہے اور بلند یوں کی منزل تک پہنچے ہو اور ہمارے ہی ذریعہ اندھیروں سے روشنی میں آئے ہو۔ وہ کان بہرے ہیں جو حرف حق کو سن نہ سکیں اور ہلکی آواز کو وہ کیا محسوس کرے گا جسے شور و شغف نے بہرہ بنا دیا ہے مطمئن وہی دل ہے جو مسلسل دھڑکتا رہے۔ (۴)

۳۱۳۔ امام علیؑ آگاہ ہو جاؤ کہ ہم اہلیت حکمت کے ابواب، خلعت کے نور، اور امت کی

(۱) (نوح البلاغہ، حکمت ۱۲۰)

(۲) (نوح البلاغہ خطبہ ۱۵۳)

(۳) (نوح البلاغہ خطبہ ۱۲۰)

(۴) (نوح البلاغہ خطبہ ۴)

روشنی ہیں۔ (۱)

۳۱۴۔ امام علیؑ۔ ہم زمین و آسمان کے انوار اور نجات کے سفینے ہیں۔ ہمارے ہی پاس پوشیدہ اسرار علم ہیں اور ہماری ہی طرف امور کی بازگشت ہے۔ ہمارے مہدی کے ذریعے تمام دلائل کو قطع کیا جائے گا اور وہ خاتم الآئمہ ہوگا۔ وہی امت کو تباہی سے نکالنے والا ہوگا اور وہ نور کی انتہا، خدا کا راز سر بستہ ہوگا۔ خوشخت ہے وہ جو ہم سے متمسک ہو جائے اور ہماری محبت پر مشہور ہو۔ (۲)

۳۱۵۔ امام علیؑ۔ لکھا الناس! ہم حکمت کے دروازے، رحمت کی کلید، امت کے سردار، کتاب کے امین، حرف آخر کہنے والے ہیں ہمارے ہی وسیلے سے ثواب ملتا ہے اور ہماری ہی مخالفت میں عذاب ملتا ہے۔ (۳)

۳۱۶۔ ابو حزرہ ثمالی کا بیان ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا؛ کہ پروردگار نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور وحی کے ذریعے باخبر بنایا اور لوگوں میں درجہ کمال عنایت فرمایا۔ ہم اہل بیتؑ کے گھر میں علم کے مرکز، حکمت کے ابواب اور امور کی وضاحت ہیں۔ جو ہم سے محبت کرے گا اس کا ایمان کارآمد ہوگا اور جو ہم سے محبت نہ کرے گا اس کا ایمان بے فائدہ ہوگا اور عمل بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ (۴)

۳۱۷۔ جناب فاطمہ الزہراءؑ: (خطبہ فدک کے ذیل میں) پروردگار نے ایمان کو لازم قرار دیا

(۱) (غرا لکھم ۲۷۸۶)

(۲) (تذکرۃ الخواص صفحہ نمبر ۱۳، مروج الذهب ۱ صفحہ نمبر ۳۳)

(۳) (مشارق انوار الیقین صفحہ نمبر ۵۱)

(۴) (بصائر الدرجات ۱۲/۳۶۵)

تاکہ تمہیں شرک سے پاک کرے اور ہماری اطاعت کو ملت کا نظام اور ہماری امامت کو تفرقہ سے امان کا ذریعہ قرار دیا۔ ہماری محبت عزت اسلام ہے۔ ہم ہمیشہ حکم دیتے رہے اور تم عمل کرتے رہے یہاں تک کہ اسلام کی چکی ہماری بدولت چلنے لگی اور فوائد حاصل ہونے لگے شرک کا نعرہ دب گیا اور جنگ کی آگ بجھ گئی۔ ہنگاموں کی آواز دھیمی پڑ گئی اور دین کا نظام مرتب ہو گیا۔ (۱)

۳۱۸۔ جناب فاطمہ علیہا السلام۔ اللہ سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے۔ ہم مخلوقات میں اس کا وسیلہ اور اس کے خواص ہیں۔ ہم اس کی پاکیزگی کا مرکز اور غیب میں اس کی حجت ہیں اور ہمیں انبیاء کے وارث ہیں۔ (۲)

### ۳۱۹۔ امام حسین علیہ السلام بروز عاشورہ

ہم اس علی کے فرزند ہیں جو بنی ہاشم میں سب سے افضل ہے اور یہی ہمارے فخر کے واسطے کافی ہے۔

ہمارے جد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو روئے زمین پر قدرت کا روشن چراغ ہیں۔  
ہماری مادر گرامی فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہمارے چچا حضرت جعفر طیار ہیں۔  
ہمارے ہی گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے ہی یہاں ہدایت اور وحی کا مرکز ہے۔

(۱) (بلاغۃ النساء صفحہ نمبر ۳۰ روایت زید بن علی، احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۲۵۸، ۲۷۱، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۱۰۹، ۱۱۷، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۲۰، دلائل الامامۃ ۱۱۳/۳۶)

(۲) (شرح نہج البلاغہ ۱۶ صفحہ نمبر ۲۱۱ از کتاب ابو بکر احمد بن عبدالعزیز الجوبہری، دلائل الامامۃ ۱۱۳/۳۶)

ہم مخلوقات کے لئے وجہ امان ہیں اور اس بات کا خفیہ و اعلانیہ ہر طرح وجود پایا جاتا ہے۔  
ہم حوض کوثر کے مختار ہیں جہاں اپنے دوستوں کو رسول اکرم ﷺ کے جام سے سیراب  
کریں گے۔

ہمارے شیعہ بہترین شیعہ ہیں اور ہمارے دشمن روز قیامت خسارہ میں رہیں گے۔ (۱)

### ۳۲۰۔ امام زین العابدین علیہ السلام (خطبہ دربار یزید)

لیکھا الناس! ہمیں چھ کمالات دیئے گئے ہیں اور سات اعتبارات سے فضیلت دی گئی ہے  
ہمارے لئے قدرت کے عطایا علم، حلم، ساحت، فصاحت، شجاعت اور مومنین کے دلوں میں محبت  
ہے اور ہماری فضیلت کے جہات یہ ہیں کہ رسول مختار ہمیں میں سے ہیں۔ صدیق (حضرت علی علیہ السلام)  
ہمیں میں سے ہیں۔ طیار (جعفر) ہمیں میں سے ہیں..... اسد اللہ و اسد الرسول (حمزہ)  
ہمیں میں سے ہیں و سیدۃ النساء العالمین فاطمہؑ بتول ہمیں میں سے ہیں۔ سبطین امت سرداران  
جو انان اہل جنت ہمیں میں سے ہیں۔ (۲)

واضح رہے کہ ساتویں فضیلت یہ ہے کہ مہدی امت ہمارے ہی گھرانے کا ایک فرد  
ہے۔ (۳)

(۱) مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۸۰، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۲۵، ینایح المودۃ ۳ صفحہ

نمبر ۷۵، موسوعہ کلمات الامام حسین علیہ السلام ۲۸۶/۴۹۸

(۲) مقتل حسین خوارزمی ۲ صفحہ نمبر ۶۹

(۳) (جوادی)

۳۲۱۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ اہلبیت ایک مبارک شجرہ کی شاخیں ہیں اور ان منتخب افراد کی نسل ہیں جنہیں ہر رجس سے دور رکھا گیا ہے اور کمال طہارت کی منزل پر رکھا گیا ہے۔ اللہ نے انہیں تمام عیوب سے دور رکھا ہے اور ان کی مودت کو قرآن میں واجب قرار دیا ہے یہی عروۃ الوثقی ہیں اور یہی معدن تقویٰ ہیں۔ بہترین ریسمان ہدایت اور مضبوط ترین وسیلہ نجات ہیں۔ (۱)

۳۲۲۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم حجت خدا۔ باب اللہ، وجہ اللہ، لسان اللہ، عین اللہ اور بندوں میں والی امر الہی ہیں۔ (۲)

۳۲۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔ ہم اہلبیت رحمت، شجرہ نبوت، معدن حکمت، محل نزول ملائکہ اور مرکز نزول وحی الہی ہیں۔ (۳)

۳۲۴۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم وہ ہیں کہ جن سے آغاز ہوتا ہے اور ہم وہ ہیں کہ جن پر اختتام ہوتا ہے۔ ہم آئمہ ہدیٰ اور تاریکیوں کے چراغ ہیں، ہمیں ہدایت کے منارے ہیں ہمیں سب سے سابق اور ہمیں سب سے آخر ہیں۔ (۴)

۳۲۵۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم جب کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اسے حقیقت ایمان اور حقیقت نفاق دونوں

(۱) (ینایع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۶۷، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۳۱۱، صواعق محرقة صفحہ نمبر ۱۵۲)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۳۵، بصائر الدرجات ۱ صفحہ نمبر ۶۱، بحار الانوار ۲۵ صفحہ نمبر ۳۸۳)

(۳) (ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۱۶۸، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۲۰۶، الخرائج والجرائح ۲ صفحہ نمبر ۸۹۲، بصائر الدرجات ۵ صفحہ نمبر ۵۷، حلیۃ الابرار ۲ صفحہ نمبر ۹۵)

(۴) (کمال الدین صفحہ نمبر ۲۰۶/۲۰، امالی طوسی ۶۵۳/۱۳۵۳، بصائر الدرجات ۱۰/۶۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۲۰۶، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۳۱۸، روایت خثیمہ الحنفی)۔

کے ذریعہ پہچان لیتے ہیں۔ (۱)

۳۲۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے۔ انفال ہمارے ہی لئے ہیں اور منتخب اموال بھی ہمارا ہی حصہ ہیں، ہمیں راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں وہ محسود ہیں جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے ”کیا یہ لوگ ہمارے بندوں سے اس بارے میں حسد کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کیا ہے“۔ (۲)

۳۲۷۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم اہلبیتؑ ہیں ہمارے پاس علم کے مرکز، نبوت کے آثار، کتاب کا علم اور فیصلہ کی مکمل صلاحیت ہے۔ (۳)

۳۲۸۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار نے ہم اہلبیت کے ذریعہ اپنے دین کی وضاحت کی ہے اور ہدایت کے راستہ کو روشن کیا ہے اور علم کے چشموں کو جاری کیا ہے۔ (۴)

۳۲۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم شجرہ نبوت، بیت رحمت، مفاہج حکمت، معدن علم، محل رسالت، مرکز آمد و رفت ملائکہ، موضع راز الہی، بندوں میں اللہ کی امانت، خدا کا حرم اکبر، مالک کا عہد و پیمان ہیں جو ہمارے عہد کو وفا کرے گا اس نے عہد الہی کو وفا کیا ہے اور جس نے ہمارے عہد کی حفاظت کی اس نے عہد الہی کی حفاظت کی اور جس نے اسے توڑ دیا اس نے عہد الہی کو توڑ دیا۔ (۵)

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۳۸، عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۲۲۷، اختصاص صفحہ نمبر ۲۷۸ مناقب ابن شہر آشوب

۳ صفحہ نمبر ۱۸۸، بصائر الدرجات ۵ صفحہ نمبر ۲۸۸)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۸۶، تہذیب ۳ صفحہ نمبر ۱۳۲، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۲۳۷، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۲۰۲)

(۳) (اختصاص صفحہ نمبر ۳۰۹، بصائر الدرجات ۳ صفحہ نمبر ۳۶۳)

(۴) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۰۳، الغیۃ نعمانی صفحہ نمبر ۲۲۳)

(۵) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۱، بصائر الدرجات ۵۷)

۳۳۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم شجرہ نبوت، معدن رسالت، مرکز نزول ملائکہ عہد الہی، امانت و حجت پروردگار ہیں۔ (۱)

۳۳۱۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم شجرہ علم اور اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہمارے گھر میں جبرائیل کا نزول ہوتا تھا ہم علم کے خزانہ دار اور وحی الہی کے معادن ہیں جس نے ہمارا اتباع کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے ہم سے علیحدگی اختیار کی وہ ہلاک ہو گیا اور یہ پروردگار کا عہد ہے (۲)

۳۳۲۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم بندوں میں حجت پروردگار اور مخلوقات پر اس کے گواہ ہیں۔ وحی کے امانتدار ہیں اور علم کے خزانہ دار۔ ہم وہ چہرہ الہی ہیں جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور مخلوقات میں اس کی چشم بینا، زبان گوینا اور قلب داعی ہیں۔ ہمیں وہ باب ہیں جو اس تک پہنچاتا ہے اور اس کے امر کے جاننے والے، اس کی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اور ہمارے ہی ذریعہ سے خدا کو پہنچانا گیا ہے اور اس کی عبادت کی گئی ہے اور ہمیں اس کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ ہم نہ ہوتے تو کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوتا۔ (۳)

۳۳۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم ہر خیر کی اصل ہیں اور ساری نیکیاں ہماری فروع ہیں نیکیوں میں عقیدہ توحید، نماز، روزہ، غصہ کا ضبط کرنا، خطا کار کو معاف کر دینا، فقیروں پر رحم کرنا، ہمسایہ کا خیال رکھنا اور صاحبان فضل کے فضل کا اقرار کرنا سب شامل ہیں..... ہمارے دشمن برائیوں کی جڑ ہیں اور ان کے فروع میں ہر برائی اور بدکاری شامل ہے جس میں سے جھوٹ، بخل، پھلخوری، قطع رحمی، سود خوری

(۱) (تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۲۲۸)

(۲) (امالی صدوق" صفحہ نمبر ۲۵۳، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۹۹، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۵۳)

(۳) (توحید ۹/۱۵۲)

، مالِ یتیم کھانا، حدودِ الہی سے تجاوز کرنا، فواحش کا ارتکاب، چوری اور اس کے جملہ امثال ہیں۔  
 جھوٹا ہے وہ شخص جس کا خیال یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر ہمارے اغیار کے فروغ  
 سے وابستہ ہے۔ (۱)

۳۳۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم کتابِ خدا کی کلید ہیں ہمارے ہی ذریعہ اہل علم بولتے ہیں ہم نہ  
 ہوتے تو سب گونگے رہ جاتے۔ (۲)

۳۳۵۔ امام رضا علیہ السلام۔ ہم مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں اور بندوں میں اس کے خلیفہ ہیں اس کے راز  
 کے امانتدار، کلمہ تقویٰ اور عروۃ الوثقی ہیں۔ (۳)

۳۳۶۔ امام رضا علیہ السلام۔ ہم آلِ محمدِ جاہد وسطیٰ ہیں۔ غالی ہم کو پانہیں سکتا اور پیچھے رہ جانے والا ہم  
 سے آگے نہیں جاسکتا ہے۔ (۴)

۳۳۷۔ امام رضا علیہ السلام۔ ہم اہل بیت وہ ہیں جن کے بچے بزرگوں کے مکمل وارث ہوتے ہیں۔ (۵)

۳۳۸۔ امام رضا علیہ السلام۔ ہماری آنکھیں دوسرے لوگوں جیسی نہیں ہیں ہم میں ایک ایسا نور پایا جاتا  
 ہے جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (۶)

(۱) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۲۳۲ ، تادیل الآیات الظاہرة صفحہ نمبر ۲۲)

(۲) (اختصاص صفحہ نمبر ۹۰ بروایت حمید بن اشمس الجبل)

(۳) (کمال الدین ۶ صفحہ نمبر ۲۰۲ ، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۴۱۷)

(۴) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۰۱ ، التوحید ۱۱۳ / ۱۳)

(۵) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳۲۰ ، ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۲۷۶ ، اختصاص صفحہ نمبر ۲۷۹ ، بصائر الدرجات صفحہ نمبر

۲۹۶ ، الخراج والجرائح ۲ صفحہ نمبر ۸۹۹..... روایت معمر بن خلاد)

(۶) (امالی طوسی صفحہ نمبر ۲۳۵ / ۴۲۷ ، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۴۱۹)

۳۳۹۔ امام جوادؑ۔ ہم میں جو شخص بھی ہے وہ امر الہی کے ساتھ قیام کرنے والا اور دین خدا کی

ہدایت دینے والا ہے۔ (۱)

۳۴۰۔ امام جوادؑ۔ ہم خدا کے علم، غیب اور حکمت کے خزانہ دار ہیں۔ ہمیں اس کے انبیاء کے

اصیاء ہیں اور ہمیں قرآن مجید کے ”عباد مکرمون“ ہیں۔ (۲)

۳۴۱۔ امام جوادؑ۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں اپنے نور اور اپنے دست قدرت سے

خلق کیا اور تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا اور تمام کائنات کے لئے اپنا امین بنا دیا۔ (۳)

۳۴۲۔ امام ہادیؑ۔ ہم وہ کلمات الہی ہیں جو تمام نہیں ہو سکتے اور ہمارے فضائل کا ادراک نہیں

ہو سکتا ہے۔ (۴)

۳۴۳۔ موسیٰ بن عبداللہ النخعی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی نقیؑ سے گزارش کی کہ مجھے ایک

ایسے جامع اور بلیغ کلام کی تعلیم دیں جس کے ذریعے آپ حضرات میں ہر ایک کی زیارت کر سکوں۔

فرمایا غسل کر کے حرم کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور کلمہ شہادتین زبان پر جاری کر کے یہ کہو

”سلام ہو آپ حضرات پر اے اہلبیت نبوت اور معدن رسالت، ملائکہ کی رفت و آمد کے

(۱) (کمال الدین، ۳۷۸، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۴۸۱)

(۲) (الثاقب فی المناقب ۴۵۵/۵۲۲)

(۳) (دلائل الامامة ۳۴۲/۳۸۳ روایت محمد بن اسماعیل از عسکری، مناقب ابن شہر آشوب ۴

صفحہ نمبر ۳۸۷)

(۴) (اختصاص صفحہ نمبر ۹۴، تحف العقول صفحہ نمبر ۴۷۹ از موسیٰ البرقع، مناقب ابن شہر

آشوب ۴ صفحہ نمبر ۴۰۴، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۴۹۹/۳۳۱ ”بغیر اسناد“)

مرکز اور وحی کے نزول کی منزل، رحمت کے معدن اور علم کے خزانہ دار، حلم کی منزل آخر اور کرم کے اصول، امتوں کے قائد اور نعمتوں کے مالک، نیک بندوں کی اصل اور نیک کرداروں کے ستون، بندوں کے منتظم اور شہروں کے ارکان، ایمان کے ابواب اور رحمان کے امانتدار، انبیاء کی ذریت اور مرسلین کے منتخب روزگار اور رب العالمین کے پسندیدہ بندہ کی عترت اور آپ ہی پر تمام رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ (۱)

مؤلف: اس مقام پر اس مکمل زیارت کا مطالعہ ضروری ہے کہ اس سے تمام خصائص اہلبیت کا خصوصی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۳۴۴۔ امام عسکریؑ: ہم پناہ کے طلب گاروں کی جائے پناہ، روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے روشنی، تحفظ چاہنے والوں کے لئے وسیلہ حفاظت ہیں۔ جو ہم سے محبت کرے گا ہمارے ساتھ بلند ترین منزل پر ہوگا اور جو ہم سے انحراف کرے گا اس کی جگہ جہنم ہوگی۔ (۲)

۳۴۵۔ امام مہدیؑ: اللہ نے انہیں اوصیاء کے ذریعہ دین کو زندہ رکھا، نور کو تمام کیا اور ان کے اور ان کے تمام برادران، ابناء عم، قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا کہ جس کے ذریعہ جنت کو اس سے جس پر حجت تمام کی جائے اور امام کو ماموم سے جدا کر دیا جائے، انہیں گناہوں سے محفوظ اور عیوب سے پاک کر دیا، کثافت سے پاک رکھا اور شبہات سے منزہ قرار دیا، انہیں علم کا خزانہ دار، حکمت کا امانتدار اور اسرار کی منزل قرار دیا اور پھر دلائل سے ان کی تائید کی کہ ایسا نہ ہوتا تو تمام لوگ

(۱) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۵/۱۷۷)

(۲) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۱۰۱۸/۸۱۳، مناقب شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۴۳۵، الخراج والخراج

۲ صفحہ نمبر ۷۴۰/۵۴، کشف الغمہ ۳ صفحہ نمبر روایت محمد بن الحسن بن میمون)

ایک جیسے ہو جاتے اور ہر شخص امر الہی کا دعویٰ دینا جاتا، نہ حق باطل سے الگ پہچانا جاتا اور نہ عالم و جاہل میں کوئی امتیاز ہوتا۔ (۱)

---

(۱) (الغیۃ طوسیٰ ۲۸۸/۲۳۶، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۵۴۰/۳۳۳ روایت احمد بن اسحاق)

# قسم چهارم

علم اہل بیت علیہم السلام

فصل اول	خصائص علوم
فصل دوم	ابواب علوم
فصل سوم	مبادی علوم
فصل چهارم	صفت علوم

# فصل اول

خصائص علوم اہلبیت علیہم السلام

۱۔ خزانہ دار علوم الہیہ

۳۳۷۔ رسول اکرم ﷺ پروردگار نے اہلبیت کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ سب تمہارے بعد

میرے علوم کے خزانہ دار ہیں۔ (۱)

۳۳۸۔ امام باقر علیہ السلام۔ خدا کی قسم ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں لیکن اس کے خزانہ علم

کے خزانہ دار ہیں نہ کہ سونے اور چاندی کے۔ (۲)

۳۳۹۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم علم خدا کے خزانہ دار اور وحی الہی کے ترجمان ہیں۔ (۳)

(۱) (بصائر الدرجات ۱۲/۱۰۵ روایت ابو حمزہ ثمالی از امام باقر علیہ السلام)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۹۲/۲)

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۹۲/۱ روایت سدیر ۱ صفحہ نمبر ۲۶۹/۶ اس مقام پر وحی کی بجائے امر کا لفظ

ہے۔ اعلام الوری صفحہ نمبر ۲۷۷ روایت سدیر)

۳۵۰۔ امام باقرؑ پروردگار کے لئے ایک علم خاص ہے اور ایک علم عام ہے علم خاص وہ ہے جس کی اطلاع ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو بھی نہیں اور علم عام وہ ہے جسے اس نے ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو عنایت فرمادیا ہے اور ہم تک یہ علم رسول اکرمؐ کے ذریعہ پہنچا ہے۔ (۱)

۳۵۱۔ امام صادقؑ ہم انبیاء کے وارث ہیں اور ہمارے پاس موسیٰ کا عصا ہے ہم زمین پر پروردگار کے خزانہ دار ہیں لیکن سونے چاندی کے نہیں۔ (۲)

۳۵۲۔ امام صادقؑ ہم علم کے شجر ہیں اور نبی کے اہلیت۔ ہمارے ہی گھر میں جبرائیل کے نزول کی جگہ ہے اور ہم علم الہی کے خزانہ دار ہیں ہم وحی خدا کے معدن ہیں اور جو ہمارا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا یہی پروردگار کا عہد ہے۔ (۳)

## ۲۔ ظرف علم الہی

۳۵۳۔ امام زین العابدینؑ ہم خدا کے ابواب ہیں اور ہمیں صراط مستقیم ہیں ہمیں اس کے علم کے ظرف ہیں اور ہمیں اس کی وحی کے ترجمان۔ ہمیں توحید کے ارکان ہیں اور ہم ہی اس کے اسرار کے مرکز۔ (۴)

(۱) التوحید ۱۳۸/۱۳ روایت ابن سنان از امام صادقؑ،

بصائر الدرجات ۱۲/۱۱ روایت حنان کندی

(۲) تفسیر فرات کوفی ۱۰۷/۱۰۱ از ابراہیم

(۳) (امالی صدوق ۲۵۲/۱۵، بشارۃ المصطفیٰ ۵۳ از ابوبصیر، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۹۹،

بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۱۰۳ باب ۱۹)

(۴) معانی الاخبار ۵/۳۵، بیانج المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۳۵۹ /۱ روایت ثابت ثمالی

۳۵۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم امرا الہی کے والی، علم الہی کے خزانہ دار اور وحی خدا کے ظروف

ہیں۔ (۱)

۳۵۵۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار نے ہمیں اپنے لئے منتخب کیا ہے اور تمام مخلوقات میں منتخب قرار

دیا ہے ہمیں وحی کے امین اور زمین میں اپنا خزانہ دار بنایا ہے۔ ہمیں اس کے اسرار کے محل اور اس کے

علم کے ظروف ہیں۔ (۲)

۳۵۶۔ وہب بن منبہ راوی ہیں کہ پروردگار نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ محمد ﷺ اور

ان کے اوصیاء کے ذکر سے متمسک رہو کہ یہ سب میرے علم کے خزانہ دار ہیں میری حکمت کے ظروف

اور میرے نور کے معدن ہیں۔ (۳)

۳۵۷۔ جناب فاطمہ صغریٰ نے واقعہ کربلا کے بعد اہل کوفہ سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا: اے اہل

کوفہ! اے اہل مکہ و فریب و غدر! ہم وہ اہل بیت ہیں جن کے ذریعہ پروردگار نے تمہارا امتحان لیا ہے

اور بہترین امتحان لیا ہے اس نے اپنے علم و فہم کا مرکز ہمیں بنایا ہے اور ہم اس کے علم کا ظرف، فہم و

حکمت کا محل اور زمین میں بندوں پر اس کی حجت ہیں۔ اس نے ہمیں اپنی کرامت سے مکرم بنایا ہے

اور اپنے نبی کے ذریعہ تمام مخلوقات سے افضل قرار دیا ہے۔ (۴)

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۹۲/۱، بصائر الدرجات ۳/۶۱، ۸/۱۰۵، روایت عبدالرحمان بن کثیر)

(۲) (بصائر الدرجات ۶۲/۷، روایت عباد بن سلیمان)

(۳) (بحار ۵۱ صفحہ نمبر ۱۳۹/۲۳)

(۴) (احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۱۰۷، ملہوف ۱۹۵، مشیر الاحزان ۸۷ بغیر ذکر ظرف فہم)

### ۳۔ ورثہ علوم انبیاء

۳۵۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ روئے زمین پر پہلے وحی جناب ہبۃ اللہ بن آدمؑ تھے اس کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں تھا جس کا وحی نہ رہا ہو جبکہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

علی بن ابی طالبؑ حضرت محمد ﷺ کے لئے ہبۃ اللہ تھے اور انہیں اوصیاء اور سابق کے اولیاء کا ورثہ ملا تھا جس طرح کہ محمد ﷺ تمام انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ (۱)

۳۵۹۔ امام علیؑ آگاہ ہو جاؤ کہ جو علوم لے کر آدمؑ آئے تھے اور جس کے ذریعہ تمام انبیاء کو فضیلت حاصل ہوئی ہے سب کے سب خاتم النبیین ﷺ کی عمرت میں پائے جاتے ہیں تو آخر تم لوگ کدھر بہک رہے ہو اور کدھر چلے جا رہے ہو؟ (۲)

۳۶۰۔ امام صادقؑ ہم سب انبیاء کے وارث ہیں، رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کو زیر کساء لے کر ایک ہزار کلمات کی تعلیم دی اور ان پر ہر کلمہ سے ہزار کلمات روشن ہو گئے۔ (۳)

۳۶۱۔ امام باقرؑ آدم جو علوم لے کر آئے تھے وہ واپس نہیں گئے بلکہ یہیں ان کی وراثت

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۳ / ۲ از عبدالرحمان بن کثیر، بصائر الدرجات ۱۲۱ / از عبدالرحمان بن بکیر، اعلام الدین صفحہ نمبر ۴۶۴

(۲) ارشاد ۱ صفحہ نمبر ۲۳۲، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۳۰۰ / ۱۰۲ از مسعدہ بن صدقہ، تفسیر قمی ۱ صفحہ نمبر ۳۶۷ از ابن اذینہ

(۳) (خصال صفحہ نمبر ۶۵ / ۴۹ از ذریعہ الحارثی)

چلتی رہی اور حضرت علیؑ اس امت کے عالم تھے اور ہم میں سے کوئی عالم دنیا سے نہیں جاتا ہے مگر یہ کہ اپنے جیسا عالم چھوڑ کر جاتا ہے یا جیسا خدا چاہتا ہے۔ (۱)

کمال الدین میں یہ اضافہ بھی ہے کہ علم وراثت میں چلتا رہتا ہے اور جو علم یا جو آثار انبیاء مرسلین کے اس گھر کے باہر سے حاصل ہوں وہ سب باطل ہیں۔

۳۶۲۔ امام باقرؑ۔ اےھا الناس! تمہارے پیغمبر ﷺ کے اہلبیت کو پروردگار نے اپنی کرامت سے مشرف کیا ہے اور اپنی ہدایت سے معزز بنا دیا اپنے دین کے لئے مخصوص کیا ہے اور اپنے علم سے فضیلت عطا کی ہے۔ پھر اپنے علم کا محافظ اور امین قرار دیا ہے۔

اہل بیت امام، داعی دین، قائد، ہادی، حاکم، قاضی، ستارہ ہدایت، اسوۂ حسنہ، عترت طاہرہ امت وسط، صراط واضح، سبیل مستقیم، زینت نجباء اور ورثہ انبیاء ہیں۔ (۲)

۳۶۳۔ ابو بصیر۔ میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کیا آپ حضرات رسول اکرم ﷺ کے وارث ہیں؟ فرمایا بے شک۔ میں نے عرض کی کہ رسول اکرم ﷺ تمام انبیاء کے وارث اور ان کے علوم کے وارث تھے؟ فرمایا: بے شک (ہم بھی ایسے ہی ہیں)۔ (۳)

۳۶۴۔ امام صادقؑ۔ حضرت علیؑ عالم تھے اور علم ان کی وراثت میں چلتا رہتا ہے جب کوئی

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۲/۲ از زراره فضیل، کمال الدین ۱۳/۲۲۳ از فضیل

(۲) تفسیر فرات کونی صفحہ نمبر ۳۳۷/۳۶۰ از فضل بن یوسف القصبانی

(۳) کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۳، رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۲۰۸/۲۹۸، بصائر الدرجات ۱/۲۶۹،

دلائل الامامہ ۱۵۳/۲۲۶، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۸۳، الخراج والجرائح ۲ صفحہ

نمبر ۸/۷۱، فصول مہمہ صفحہ نمبر ۲۱۵)

مرتا ہے تو اس کے بعد اس علم کا وارث آجاتا ہے یا جو خدا چاہتا ہے۔ (۱)

۳۶۵۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو علم حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ آیا تھا وہ واپس نہیں گیا اور کوئی بھی عالم مرتا ہے تو اس کے علم کا وارث موجود رہتا ہے یہ زمین کسی وقت بھی عالم سے خالی نہیں ہوتی۔ (۲)

۳۶۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم ورثہ انبیاء، ورثہ کتاب خدا اور اس کے منتخب بندے ہیں۔ (۳)

۳۶۷۔ خریس کناسی۔ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور ابو بصیر بھی موجود تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام علوم انبیاء کے وارث تھے اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں۔ ہمارے پاس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیاں سب موجود ہیں۔

ابو بصیر نے عرض کی کہ حضور یہ تو واقعی علم ہے۔ فرمایا: یہ علم نہیں ہے۔ علم وہ ہے جو روز و

شب روزانہ اور ساعت بہ ساعت تازہ ہوتا رہتا ہے۔ (۴)

۳۶۸۔ امام ہادی علیہ السلام زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں سلام ہو آنتمہ بدئی پر جو تارکیوں کے چراغ، ہدایت کے علم، صاحبان عقل، ارباب فکر، پناہ گاہ خلاق، ورثہ انبیاء، مثل اعلیٰ، دعوت خیر اور دنیا و آخرت سب پر اللہ کی حجت ہیں اور انہیں پر رحمت و برکات ہوں۔ (۵)

- 
- (۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۳۱ / ۱، علل الشرائع صفحہ نمبر ۵۹۱ / ۴۰، بصائر الدرجات ۱۱۸ / ۲، الامامۃ والتصرہ صفحہ نمبر ۲۲۵ / ۷۵ از محمد بن مسلم، کمال الدین ۲۲۳ / ۱۳
- (۲) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۳ / ۸، کمال الدین ۲۲۳ / ۱۹، بصائر الدرجات ۱۱۶ / ۹ از حارث بن المغیرہ
- (۳) مختصر بصائر الدرجات ۶۳ از عبدالغفار الجازی
- (۴) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۵ / ۴، بصائر الدرجات ۱۳۵ / ۱
- (۵) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۶ / ۱۷۷)

## ۴۔ ان کی حدیث حدیث رسول ﷺ ہے

۳۶۹۔ امام باقر علیہ السلام۔ سوال کیا گیا کہ آپ کی حدیث کو بلا سند بیان کریں تو اس کی سند کیا ہے؟

فرمایا ایسی حدیث کی سند یہ ہے کہ میں نے اپنے والد انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور آپ نے جبرائیل سے نقل کیا ہے۔ (۱)

۳۷۰۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم وہ اہلبیت ہیں جنہیں علم خدا سے عالم بنایا گیا ہے اور ہم نے اس کی حکمت سے حاصل کیا ہے اور قول صادق کو سنا ہے لہذا ہمارا اتباع کرنا کہ ہدایت حاصل کر لو۔ (۲)

۳۷۱۔ امام باقر علیہ السلام۔ اگر ہم اپنی رائے سے حدیث بیان کرتے تو اسی طرح گمراہ ہو جاتے جس طرح پہلے والے گمراہ ہو گئے تھے ہم اس دلیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جسے پروردگار نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے اور انہوں نے ہم سے بیان کیا ہے۔ (۳)

۳۷۲۔ جابر۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا جب آپ کوئی حدیث بیان کریں تو اس کی سند بھی بیان فرمادیں۔ فرمایا ہماری ہر حدیث کی سند، والد محترم جد بزرگوار، ان کے والد محترم، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل امین ہیں۔ (۴)

۳۷۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہماری حدیث ہمارے والد محترم کی حدیث ہے ان کی حدیث ہمارے جد

(۱) (ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۱۶، الخراج والخراج ۲ صفحہ نمبر ۸۹۳، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۲۶)

(۲) (مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۶۳ بصائر الدرجات ۳۳/۶۱۳ از جابر بن یزید)

(۳) (اعلام الوری صفحہ نمبر ۲۹۴، اختصاص صفحہ نمبر ۲۸۱ از فضیل بن یسار)

(۴) (امالی مفید ۱۰/۳۲، حلیۃ الارباب ۲ صفحہ نمبر ۹۵)

کی حدیث ہے۔ ان کی حدیث امیر المؤمنین علیہ السلام کی حدیث ہے ان کی حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

حدیث ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قول پروردگار ہے۔ (۱)

۳۷۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ اللہ نے ہماری ولایت کو فرض قرار دیا ہے اور ہماری محبت کو واجب کیا ہے

۔ خدا گواہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی اپنی رائے سے کام کرتے ہیں ہم

وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار نے کہا ہے۔ (۲)

۳۷۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خلف بن حماد کو فی کے سخت ترین سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل کے حوالے سے بیان کر رہا ہوں۔ (۳)

۳۷۶۔ امام رضا علیہ السلام۔ ہم ہمیشہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے ہیں۔ (۴)

## ۵۔ اعلم الناس

۳۷۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں

کو اختیار کر لو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب خدا ہے اور ایک میری عمرت اہلبیت۔ ایسا الناس!

میری بات سنو، میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ تم سب عنقریب حوض کوثر پر وارد ہو گے تو میں سوال

کروں گا کہ تم نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور یہ ثقلین کتاب خدا اور میرے اہلبیت ہیں۔

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۵۳ از حماد بن عثمان ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۳۳

(۲) (امالی مفید ۴/۶۰ از محمد بن شریح)

(۳) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۱/۹)

(۴) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۳۹۰ / ۴۰۱ از یونس بن عبد الرحمان)

خبرداران سے آگے نہ بڑھ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ اور انہیں پڑھانے کوشش بھی نہ کرنا کہ یہ سب تم سے زیادہ علم والے ہیں۔ (۱)

۳۷۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ یاد رکھو کہ میری عترت کے نیک کردار اور میرے خاندان کے پاکیزہ نفس افراد بچوں میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بزرگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہوتے ہیں۔ خبردار انہیں تعلیم نہ دینا کہ یہ سب سے علم ہیں یہ نہ تمہیں ہدایت کے دروازے سے باہر لے جائیں گے اور نہ ہی گمراہی کے دروازے میں داخل ہوں گے۔ (۲)

۳۷۹۔ امام علی علیہ السلام۔ یقیناً اصحاب پیغمبر میں سے حافظان حدیث جانتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرے اہلبیت سب پاک و پاکیزہ ہیں۔ ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور انہیں پڑھانے کوشش بھی نہ کرنا کہ یہ سب تم سے زیادہ علم ہیں اور بزرگی میں تمام لوگوں سے علم اور کسبی میں سب سے زیادہ ہوشمند ہوتے ہیں۔ (۳)

۳۸۰۔ جابر بن یزید۔ ایک طویل حدیث کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ انصاری امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اثنائے گفتگو امام باقرؑ بھی آگئے بچپنے کا زمانہ تھا اور سر پر گیسوتھے لیکن جابر نے دیکھا تو کانپنے لگے اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ غور سے دیکھنے کے

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۹/۳ از عبد الحمید بن ابی الدیلم از امام صادقؑ، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۱۶۹/۲۵۰ از ابو بصیر

(۲) عیون اخبار الرضاؑ ۱ صفحہ نمبر ۲۰۴/۱۷۱، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶/۳۰۸، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۱ صفحہ نمبر ۲۷۶ از امام صادق علیہ السلام

(۳) تفسیر قمی ۱ صفحہ نمبر ۴، اثبات الہدایۃ ۱ صفحہ نمبر ۶۳۱/۷۲۲

بعد کہا فرزند ذرا آگے بڑھو۔ آپ آگے بڑھے۔ پھر کہا ذرا پیچھے ہٹیں۔ آپ پیچھے ہٹے۔ جابر نے یہ دیکھ کر کہا کہ رب کعبہ کی قسم بالکل رسول اکرم ﷺ کا انداز ہے۔

اور پھر سوال کیا: کہ آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا: محمدؐ

کہا: کس کے فرزند ہیں؟ فرمایا: علی بن الحسین کے

کہا: فرزند! میری جان قربان یقیناً آپ ہی باقر ہیں

فرمایا: بے شک۔ تو اب اس امانت کو پہنچا دو جو رسول اکرم ﷺ نے تمہارے حوالے کی

ہے۔

جابر نے کہا: مولا! حضورؐ نے مجھے بشارت دی تھی کہ آپ کی ملاقات تک زندہ رہوں گا اور

فرمایا تھا کہ جب ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہنا۔ لہذا اب میرا کرم ﷺ کا سلام لے لیں۔

امام باقرؑ نے فرمایا: جابر! رسول اکرمؐ پر میرا سلام جب تک زمین و آسمان قائم رہیں اور

تم پر بھی میرا سلام جس طرح تم نے میرا سلام پہنچایا ہے۔

اس کے بعد جابر برابر آپ کی خدمت میں آتے رہے اور آپ سے علم حاصل کرتے رہے۔

ایک مرتبہ آپ نے جابر سے کوئی سوال کیا تو جابر نے کہا:

میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا ہوں آپ نے خبر دی ہے کہ آپ

اہلبیت کے تمام آئمہ ہدیٰ بیچنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہو کر سب سے زیادہ اعلم ہوتے

ہیں اور کسی کو حق نہیں ہے کہ آپ حضرات کو تعلیم دے کہ آپ سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں۔

امام باقرؑ نے فرمایا: میرے جد نے سچ فرمایا ہے۔ میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ بہتر جانتا

ہوں جو میں نے دریافت کیا ہے اور مجھے بیچنے ہی سے حکمت عطا کر دی گئی ہے اور یہ سب ہم اہلبیت

پر پروردگار کا فضل و کرم ہے۔ (۱)

۳۸۱۔ جلد بن اسخ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ امام علی نے فرمایا:

اے برادر بنی عامر جو چاہو مجھ سے سوال کرو کہ ہم اہل بیت، خدا و رسول کے ارشادات کو سب سے بہتر جانتے ہیں۔ (۲)

۳۸۲۔ امام علی: ہمارے علم کی گہرائیوں پر غور کرنے والے کے علم کا آخری انجام جہالت ہے۔ (۳)

۳۸۳۔ امام باقر نے سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتیبہ سے فرمایا کہ جاؤ مشرق و مغرب کے چکر لگاؤ کوئی علم صحیح ایسا نہ پاؤ گے جو ہم اہل بیت کے گھر سے نہ نکلا ہو۔ (۴)

۳۸۴۔ ابوبصیر ناقل ہیں کہ امام صادق نے فرمایا:

حکم بن عتیبہ ان لوگوں میں سے ہے جس کے بارے میں ارشادِ قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کا دعویٰ ہے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئیں ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ اس سے کہہ دو کہ جائے مشرق و مغرب کے چکر لگا آئے۔ خدا کی قسم کہیں علم نہ ملے گا مگر یہ کہ اسی گھر سے نکلا ہوگا جس میں جبرائیل کا نزول ہوتا ہے۔

۳۸۵۔ امام باقر! کسی شخص کے پاس نہ کوئی حرف حق ہے اور نہ حرف راست اور نہ کوئی صحیح فیصلہ کرنا جانتا ہے مگر یہ کہ وہ علم ہم اہل بیت ہی کے گھر سے نکلا ہے اور جب بھی امور میں اختلاف نظر آئے

(۱) (کمال الدین ۲۵۳/۳)

(۲) (الطبقات الکبریٰ ۶ صفحہ نمبر ۲۴۰)

(۳) (شرح نہج البلاغہ مختصر لی ۲۰ صفحہ نمبر ۳۰۷/۵۱۵)

(۴) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۹۹/۳، بصائر الدرجات ۱۰۔ ابومریم)

تو سمجھ لو کہ غلطی تو م کی طرف سے ہے اور حرف راست حضرت علیؑ کی طرف سے ہے۔ (۱)  
 ۳۸۶۔ زرارہ۔ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک مرد کوئی نے امیر المؤمنینؑ کے اس  
 ارشاد کے بارے میں دریافت کیا کہ جو چاہو پوچھ لو۔ میں تمہیں بتا سکتا ہوں! فرمایا کہ بیشک کسی شخص  
 کے پاس کوئی علم نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مصدر امیر المؤمنینؑ کا علم ہے۔ لوگ جدھر چاہے چلے جائیں  
 بالآخر مصدر یہ ہی گھر ثابت ہوگا۔ (۲)

۳۸۷۔ امام باقرؑ: جو علم بھی اس گھر سے نہ نکلا ہو سمجھ لو کہ باطل اور بیکار ہے (۳)  
 ۳۸۸۔ عبد اللہ بن سلیمان: میں نے امام باقرؑ کو اس وقت فرماتے ہوئے سنا ہے جب آپؑ کے  
 پاس بصرہ کا عثمان اُمی نامی شخص موجود تھا آپؑ نے فرمایا کہ حسن بصری کا خیال ہے کہ جو لوگ اپنے علم  
 کو پوشیدہ رکھتے ہیں ان کی بدبو سے اہل جہنم کو بھی اذیت ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن آل  
 فرعون بھی ہلاک ہو گیا حالانکہ جناب نوحؑ کے زمانہ سے علم ہمیشہ پوشیدہ رہا ہے اور حسن بصری سے کہہ  
 دو کہ دائیں بائیں ہر جگہ دیکھ لے اس گھر کے علاوہ کہیں علم نہ ملے گا۔ (۴)

۳۸۹۔ ابو بصیر میں نے امام باقرؑ سے سوال کیا کہ ولد الزنا کی گواہی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا  
 نہیں..... میں نے عرض کی کہ حکم بن حتمیہ تو اسے جائز جانتا ہے؟ فرمایا۔ خدایا اس کے گناہ کو معاف نہ

(۱) (کافی اصفیٰ نمبر ۳۹۹/۱، بصائر الدرجات ۱۲/۵۱۹، المحاسن اصفیٰ نمبر ۲۳۳، امالی مفید ۶/۹۶ روایت  
 محمد بن مسلم)

(۲) (کافی اصفیٰ نمبر ۳۹۹/۲)

(۳) (مختصر بصائر الدرجات ۶۲، بصائر الدرجات ۱۱/۵۱۱، زفیصل بن یسار)

(۴) (کافی اصفیٰ نمبر ۵۱/۱۵، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۱۹۳/۲۱۲)

کرنا۔ پروردگار نے قرآن کو اس کے اور اس کی قوم کے لیے ذکر نہیں قرار دیا ہے۔ اس سے کہہ دو کہ مشرق و مغرب سے دیکھ لے۔ علم صرف اس گھر میں ملے گا جس میں جبرائیل کا نزول ہوتا ہے۔ (۱)

۳۹۰۔ امام صادق نے یونس سے فرمایا کہ اگر علم صحیح درکار ہے تو اہلیت سے حاصل کرو کہ اس کا علم ہمیں کو دیا گیا ہے اور ہمیں حکمت کی شرح اور حرفِ آخر عطا کیا گیا ہے۔ پروردگار نے ہمیں منتخب کیا ہے اور وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا۔ (۲)

۳۹۱۔ امام صادق کے پاس ایک جماعت حاضر تھی جب آپ نے فرمایا کہ حیرت انگیز بات ہے کہ لوگوں نے رسول اکرم سے علم حاصل کیا اور عالم بن گئے اور ہدایت یافتہ ہو گئے اور ان کا خیال ہے کہ اہل بیت نے حضور کا علم نہیں لیا ہے۔ حالانکہ ہم اہل بیت ان کی ذریت ہیں اور وحی ہمارے ہی گھر میں نازل ہوئی ہے اور علم ہمارے ہی گھر سے نکل کر لوگوں تک گیا ہے کیا ان کا خیال ہے کہ یہ سب عالم اور ہدایت یافتہ ہو گئے ہیں اور ہم جاہل اور گمراہ رہ گئے ہیں۔ یہ تو بالکل امر محال ہے۔ (۳)

۳۹۲۔ امام رضاؑ انبیا اور آئمہ وہ ہیں جنہیں پروردگار توفیق دیتا ہے اور اپنے علم و حکمت کے خزانہ سے وہ سب کچھ عنایت کر دیتا ہے جو کسی کو نہیں دیتا ہے ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے بالاتر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے ”کیا جو شخص حق کی ہدایت دیتا ہے وہ زیادہ پیروی کا حقدار ہے یا وہ شخص جو اس وقت تک ہدایت بھی نہیں پاتا ہے جب تک اسے ہدایت نہ دی جائے۔ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے

(۱) (کافی اصفیٰ نمبر ۴۰۰/۵)

(۲) (بحار الانوار ۲۶ صفحہ نمبر ۱۵۸/۵، الصراط المستقیم ۲ صفحہ نمبر ۱۵، اثبات الہدایۃ اصفیٰ نمبر ۶۰۲ از

یونس بن ظلیان)

(۳) (کافی اصفیٰ نمبر ۳۹۸/۱، امالی مفید ۱۲۲/۶، بصائر الدرجات ۱۲/۳ روایت مکی بن عبد اللہ)

اور تم کیا فیصلہ کر رہے ہو۔“ (۱)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے ”جسے حکمت دے دی جائے اسے خیر کثیر دے دیا گیا

ہے (۲)

پھر جناب طاہرات کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ ”اللہ نے انھیں تم سب میں منتخب قرار دیا ہے اور علم و جسم کی طاقت میں وسعت عطا فرمائی ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے ملک عنایت کرتا ہے کہ وہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی ہے۔ (۳)

## ۶۔ راسخون فی العلم

۳۹۳۔ امام علیؑ کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ وہی راسخون فی العلم ہیں حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے اور ہمارے اوپر ظلم ہے کہ خدا نے ہمیں بلند کیا اور انہیں پست قرار دیا ہے، ہمیں علم عنایت فرمایا ہے اور انہیں اس علم سے الگ رکھا ہے ہمارے ہی ذریعہ ہدایت حاصل کی جاتی ہے اور تاریکیوں میں روشنی تلاش کی جاتی ہے۔ (۴)

(۱) (یونس آیت ۳۵)

(۲) بقرہ آیت ۲۶۹

(۳) (بقرہ آیت ۳۳۷، کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۰۲/۱، کمال الدین ۳۱/۲۸۰، امالی صدوق ۵۴۰

۱/، عیون اخبار الرضا ۱ صفحہ نمبر ۲۲۱/۱، معانی الاخبار ۲/۱۰۰، تحف العقول صفحہ نمبر ۴۴۱،

احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۴۴۵/۳۱۰ روایت عبدالعزیز بن مسلم)

(۴) (نیج البلاغہ خطبہ ۱۲۳، مناقب ابن شہر آشوب ۱ صفحہ نمبر ۲۸۵، غرر الحکم ۲۸۲۶)

۳۹۴۔ امام علیؑ پروردگار نے امت پر اولیاء امر کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے کہ وہ اس کے دین کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں جس طرح کہ اس نے رسولؐ کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے ”اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم“ اس کے بعد اولیاء امر کی منزلت کی وضاحت تاویل قرآن کے ذریعہ کی ہے

ولو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الذین یتستنبطونه منهم  
“(۱)“

اگر یہ لوگ مسائل کو رسولؐ اور اولی الامر کی طرف پلٹا دیتے تو دیکھتے کہ یہ حضرات تمام امور کے استنباط کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہر شخص تاویل قرآن کے علم سے بے خبر ہے۔ اس لئے کہ یہی راسخون فی العلم ہیں اور انہیں کو تاویل قرآن کا امین بنایا گیا ہے

”وما یعلم تاویله الا اللہ راسخون فی العلم“ (۲)

۳۹۵۔ یزید بن معاویہ۔ میں نے امام باقرؑ سے آیت کریمہ

”وما یعلم تاویله الا اللہ والراسخون فی العلم“

کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا:

پورے قرآن کی تاویل کا راز خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ ان تمام افراد میں سب سے افضل ہیں کہ پروردگار نے انہیں تاویل کا علم عنایت فرمایا ہے اور کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل کا علم انہیں نہ دیا ہو اور پھر ان کے اوصیاء کو عنایت فرمایا گیا

(۱) (نساء-۸۳)

(۲) (آل عمران - ۷۰) (بخاری ۶۹ صفحہ نمبر ۷۹/۲۹)

اور جب جاہلوں نے یہ سوال کیا کہ ہم کیا کریں؟ تو ارشاد ہوا:

”يقولون امنا به كل من عند ربنا“

تمہاری شان یہ ہے کہ سب پر ایمان لے آؤ اور کہو کہ سب پروردگار کی طرف سے ہے۔

دیکھو قرآن میں خاص بھی ہے اور عام بھی، ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی، محکم بھی ہے اور

تشابہ بھی اور راسخون فی العلم ان تمام امور کو بخوبی جانتے ہیں۔ (۱)

۳۹۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں تاویل قرآن جاننے والے

ہیں۔ (۲)

۳۹۷۔ امام صادق علیہ السلام۔ راسخون فی العلم امیر المؤمنین ہیں اور ان کے بعد آئمہ۔ (۳)

## ۷۔ معدن رسالت

۳۹۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم اہلبیت رحمت کی کلید، رسالت کا محل، ملائکہ کے نزول کی منزل اور

علم کے معدن ہیں۔ (۴)

۳۹۹۔ حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی ناقل ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک فیصلہ کا ذکر

(۱) تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۶/۱۶۴، کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۱۳، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۱۰۷

، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۲۰۴/۸ تفسیر قتی ۱ صفحہ نمبر ۹۶، مجمع البیان ۲ صفحہ نمبر ۷۰۱

(۲) کافی ۱ صفحہ نمبر ۸/۲۶۴، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۱۰۶ از ابوبصیر

(۳) کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۲۱۳ روایت عبد الرحمن بن کثیر

(۴) فرائد السطین ۱ صفحہ نمبر ۹/۴۳ از ابن عباس

کیا گیا جو علی ابن ابی طالبؑ نے صادر کیا تھا تو آپؑ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم اہل بیت کے گھر میں حکمت قرار دی ہے۔ (۱)

۳۰۰۔ امام علیؑ۔ ہم شجرہ نبوت، محل رسالت، معدن علم اور چشمہ حکمت ہیں۔ ہمارا دوست اور مددگار ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور ہمارا دشمن اور بغض رکھنے والا ہمیشہ عذاب کے انتظار میں رہتا ہے۔ (۲)

۳۰۱۔ امام علیؑ نے مدینہ میں ایک خطبہ کے دوران فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور ذی روح کو پیدا کیا ہے اگر تم لوگ علم کو اس کے معدن سے حاصل کرتے اور پانی کو اس کی شیرینی کے ساتھ پیتے اور خیر کا ذخیرہ اس کے مرکز سے حاصل کرتے اور واضح راستہ کو اختیار کرتے اور حق کی منہاج پر گامزن ہوتے تو تمہیں صحیح راستہ مل جاتا اور نشانیاں واضح ہو جاتیں اور اسلام روشن ہو جاتا۔ (۳)

۳۰۲۔ امام حسینؑ میں نہیں جانتا کہ لوگ ہم سے کس بات پر عداوت رکھتے ہیں جبکہ ہم رحمت کے گھر، نبوت کا شجر اور علم کا معدن ہیں۔ (۴)

۳۰۳۔ امام زین العابدینؑ۔ لوگ کس بات پر بیزار ہیں ہم تو خدا کی قسم نبوت کا شجرہ ہیں۔ رحمت کا گھر، حلم کا معدن اور ملائکہ کی آمد و رفت کے مرکز ہیں۔ (۵)

(۱) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۶۵۳/۱۱۱۳، شرح الاخبار ۲ صفحہ نمبر ۳۰۹/۶۳۱)

(۲) (نسخ البلاغۃ خطبہ ۱۰۹، غرر الحکم ۱۰۰۰۵)

(۳) (کانی ۸ صفحہ نمبر ۵/۳۲)

(۴) (زینۃ الناظرہ ۲۱/۸۵)

(۵) (کانی ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۲۱ روایت ابوالجارود، زینۃ الناظرہ ۲۱/۸۵)

۳۰۴۔ امام باقرؑ۔ کتاب خدا اور سنت پیغمبرؐ کا علم ہمارے مہدیؑ کے دل میں اسی طرح ظاہر ہوگا جس بہترین زمین پر زراعت کا ظہور ہوتا ہے۔

لہذا جو شخص بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اور ان سے ملاقات کرے وہ سلام کرے۔

سلام ہوتم پر اے اہلبیتؑ رحمت و نبوت و معدن علم و مرکز رسالت۔ (۱)

۳۰۵۔ امام باقرؑ۔ وہ درخت جس کی اصل رسول اللہ ﷺ ہیں اور فرع امیر المومنینؑ ڈالی فاطمہؑ ہیں اور پھل حسنؑ و حسینؑ..... یہ نبوت کا شجر اور رحمت کی پیداوار ہے یہ سب حکمت کی کلید، علم کا معدن، رسالت کا محل، ملائکہ کی منزل، اسرار الہیہ کے حامل، خدا کے حرم اکبر اور اس کے بیت العتیق اور حرم ہیں۔ (۲)

۳۰۶۔ امام صادقؑ۔ امام علی بن الحسینؑ ازوال آفتاب کے بعد نماز ادا کر کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے

”خدا یا محمد ﷺ و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما جو نبوت کے شجر، رسالت کے محل، ملائکہ کی

منزل علم کا معدن اور وحی کے اہلبیت ہیں۔“ (۳)

(۱) (کمال الدین صفحہ نمبر ۶۰۳/۱۸ روایت جابر، بحار الانوار ۵۲/۳۰۷/۱۶ نقل از الحد القویہ)

(۲) (الیقین صفحہ نمبر ۳۱۸، تفسیر فرات ۳۹۵ / ۵۲۷ اس میں نبوت الرحمہ کے بجائے بیت الرحمہ ہے اور حرم کی بجائے ذمہ کا لفظ ہے اور روایت زیاد ابن منذر سے ہے)

(۳) جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۲۵۰، مصباح المتبجد صفحہ نمبر ۳۵۱

نوٹ:

اس موضوع کے ذیل میں احقاق الحق ۱۰ صفحہ نمبر ۴۰۹ کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے جہاں امام صادق، امام موسیٰ کاظم اور امام رضا کے حوالہ سے اس تعبیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

## ۸۔ زندگانی علم

۴۰۷۔ امیر المومنین، آل محمد کے صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ حضرات علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں، ان کا علم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کے بارے میں بتائے گا اور ان کی خاموشی ان کے نطق کی حکمت کی دلیل ہے یہ نہ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف کرتے ہیں اسلام کے ستون ہیں اور تحفظ کے وسائل، انہیں کے ذریعہ حق اپنی منزل پر واپس آیا ہے اور باطن اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے اور اس کی زبان جڑ سے کٹ گئی ہے۔ انہوں نے دین کو پورے شعور کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور صرف سماعت اور روایت پر بھروسہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے کہ علم کی روایت کرنے والے بہت ہیں اور اس کی حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں۔“ (۱)

۴۰۸۔ امام علیؑ۔ یاد رکھو کہ تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے ہو جب تک اسے چھوڑے والوں کو نہ پہچان لو اور میثاق کتاب کو وقت تک اختیار نہیں کر سکتے جب تک اس عہد کے توڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور اس سے متمسک نہیں ہو سکتے جب تک نظر انداز کرنے والوں کی معرفت حاصل نہ کر لو لہذا ہدایت کو اس کے اہل سے حاصل کرو کہ یہی لوگ علم کی زندگی ہیں اور جہالت

(۱) (نیچ البلاغہ خطبہ ۲۳۹، تحف العقول ۲۲)

کی موت۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا حکم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کی خاموشی ان کے تکلم کا پتہ دے گی ان کا ظاہر ان کے باطن کی بہترین دلیل ہے، یہ نہ دین کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ ہی اس میں تفرقہ پیدا کرتے ہیں یہ دین ان کے درمیان ایک سچا گواہ ہے اور ایک خاموش ترجمان ہے۔ (۱)

---

(۱) (سچ البلاغہ خطبہ ۱۳۷، کافی ۸ صفحہ نمبر ۳۹۰/۵۸۶ روایت محمد بن الحسین)

# فصل دوم

ابواب علوم اہلبیت علیہم السلام

## ۱۔ علم الکتاب

۳۰۹۔ ابوسعید خدری۔ میں نے رسول اکرم ﷺ سے آیت شریفہ

”من عندہ علم الکتاب“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اس میرا بھائی علی بن ابی طالب مراد ہے۔ (۱)

۳۱۰۔ ابوسعید خدری۔ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ارشادِ احدیت ”قال الذی عندہ علم من الکتاب“ کے بارے میں دریافت کیا کہ

’قل کفی باللہ شہید ابینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب‘ سے مراد کون ہے تو فرمایا کہ یہ میرا بھائی علی علیہ السلام ہے۔ (۲)

۳۱۱۔ امام علی علیہ السلام نے آیت شریفہ ”من عندہ علم الکتاب“ کے ذیل میں فرمایا کہ میں وہ

---

(۱) (شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۳۰۰/۳۲۲)

(۲) (امالی صدوق ۳/۳۵۳)

ہوں جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے۔ (۱)

۳۱۲۔ امام حسینؑ! ہم وہ ہیں جن کے پاس کل کتاب کا علم ہے اور اس کا بیان موجود ہے اور

ہمارے علاوہ ساری مخلوقات میں کوئی ایسا نہیں ہے اس لیے کہ ہم اسرار الہیہ کے اہل ہیں۔ (۲)

۳۱۳۔ عبد اللہ بن عطاء! میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ادھر سے عبد اللہ بن سلام

کے فرزند کا گذر ہو گیا۔ میں نے عرض کی کہ میری جان آپ پر قربان۔ کیا یہ مصداق

”الذی عنده علم الكتاب“ کا فرزند ہے؟

فرمایا: ہرگز نہیں۔ اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں جن کے بارے میں بہت سی آیات

نازل ہوئی ہیں۔ (۳)

۳۱۴۔ امام باقرؑ نے آیت شریفہ ”قل کفی“ کے ذیل میں فرمایا:

اس سے مراد ہم اہلبیتؑ ہیں اور علیؑ ہمارے اول و افضل اور رسول اکرم ﷺ کے بعد

سب سے بہتر ہیں۔ (۴)

(۱) (بصار الدرجات ۲۱/۲۱۶)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۴/۵۲ از اصغ بن نباتہ)

(۳) (مناقب ابن المغازی ۳۱۳/۳۵۸، شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۳۲۵/۴۰۲، ینایح المودۃ ۱

صفحہ نمبر ۳۰۵/۱، العمدۃ صفحہ نمبر ۲۹/۴۷۶، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۲۰/۷۷، مناقب

ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۲۹)

(۴) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۲۹/۶، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۲۰/۷۷ روایت برید بن معاویہ،

بصار الدرجات ۷/۲۱۴ روایت عبدالرحمان بن کثیر از امام صادق)

۳۱۵۔ عبدالرحمن بن کثیر نے امام صادق علیہ السلام سے آیت شریفہ ”قال الذی عنده علم من الكتاب“ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن کے پاس ساری کتاب کا علم ہے۔ (۱)

۳۱۶۔ ابوالحسن محمد بن یحییٰ الفارسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابونواس نے امام رضا علیہ السلام کو مامون کے یہاں سواری پر نکلنے دیکھا تو قریب جا کر سلام عرض کیا اور کہا کہ فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے بارے میں کچھ شعر لکھے ہیں اور چاہتا ہوں کہ آپ سماعت فرمائیں۔ فرمایا: سناؤ۔

ابونواس نے شعر پیش کئے

”اے اہلبیتؑ وہ افراد ہیں جن کا لباس کردار بالکل پاک و صاف ہے اور ان کا ذکر جہاں

بھی آتا ہے صلوات کے ساتھ آتا ہے۔

جو شخص بھی اپنی نسبت علی سے نہ رکھتا ہو اس کے لئے زمانہ میں کوئی شے باعث فخر نہیں ہے۔

اے اہلبیتؑ! پروردگار نے جب مخلوقات کو خلق کیا ہے تو تمہیں کو منتخب اور مصطفیٰ قرار دیا

ہے۔

تمہیں ملاء اعلیٰ ہو اور تمہارے ہی پاس علم الکتاب ہے اور تمام سورتوں کے مضامین ہیں۔“

یہ سن کر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسے شعر تم سے پہلے کسی نے نہیں کہے ہیں۔ (۲)

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۵/۲۲۹، صفحہ نمبر ۳/۲۵ از سدیر، بصائر الدرجات ۲/۲۱

(۲) عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۱۰/۱۳۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۳۶۶

## ۲۔ تاویل قرآن

۳۱۷۔ رسول اکرم میرے بعد علیؑ لوگوں کو تاویل قرآن کا علم دیں گے اور انہیں باخبر بنائیں گے (۱)  
 ۳۱۸۔ امام علیؑ مجھ سے کتاب الہی کے بارے میں جو چاہو دریافت کر لو کہ کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھے یہ نہ معلوم ہو کہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں۔ صحرا میں نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر۔ (۲)

۳۱۹۔ امام علیؑ مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں دریافت کر لو۔ خدا کی قسم کوئی آیت دن میں یا رات میں۔ سفر میں یا حضر میں ایسی نازل نہیں ہوئی جسے رسول اکرم نے مجھے سنایا نہ ہو اور اس کی تاویل نہ بتائی ہو۔

یہ سن کر ابوالکواء بول پڑا کہ بسا اوقات آپ موجود بھی نہ ہوتے تھے اور آیت نازل ہوتی تھی .....؟  
 فرمایا کہ رسول اکرم اسے محفوظ رکھتے تھے یہاں تک کہ جب میں حاضر ہوتا تھا تو مجھے سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے یا علیؑ! اللہ نے تمہارے بعد یہ آیت نازل کی ہے اور ان کی یہ تاویل ہے اور مجھے تنزیل و تاویل دونوں سے باخبر فرمادیا کرتے تھے۔ (۳)

۳۲۰۔ امام علیؑ رسول اکرم پر کوئی بھی آیت قرآن نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ مجھے سنایا دیا اور لکھا

(۱) (شواہد التنزیل صفحہ نمبر ۳۹ / ۲۸ از یونس)

(۲) (الطبقات الکبریٰ صفحہ نمبر ۳۳۸، تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر ۲۱۸، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ صفحہ نمبر ۲۱ / ۱۰۳۹، تفسیر عیاشی صفحہ نمبر ۳۸۳ / ۳۱، روایت ابوالفضل، امالی صدوق ۲۲۷ / ۱۳، امالی مفید ۱۵۲ / ۳)

(۳) (امالی طوسی ۵۲۳ / ۱۱۵۸، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۲۱۹ از مجاشعی از امام رضاؑ، الاحیاج صفحہ نمبر ۶۱ / ۱۱۳۰ از امام صادقؑ، کتاب سلیم بن قیس صفحہ نمبر ۲۱۳)

بھی دیا اور میں نے اپنے قلم سے لکھ لیا اور پھر مجھے اس کی تاویل و تفسیر سے بھی باخبر فرما دیا اور ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ اور خاص و عام بھی بتا دیے۔ (۱)

۳۲۱۔ عبد اللہ بن مسعود! قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے اور ہر حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور علی بن ابی طالبؑ کے پاس ظاہر کا علم بھی ہے اور باطن کا علم بھی ہے۔ (۲)

۳۲۲۔ امام حسنؑ نے معاویہ کے دربار میں فرمایا کہ میں بہترین کنیز خدا اور سیدۃ النساء کا فرزند ہوں مجھے رسول اکرم ﷺ نے علم خدا کی غذا دی ہے اور تاویل قرآن اور مشکلات احکام سے باخبر کیا ہے ہمارے لئے غالب آنے والی عزت بلند ترین کلمہ اور فخر و نورانیت ہے۔ (۳)

۳۲۳۔ امام باقرؑ کسی شخص کے امکان میں نہیں ہے کہ وہ دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس تمام قرآن کے ظاہر و باطن کا علم ہے سوائے اوصیائے پیغمبر اسلام ﷺ کے۔ (۴)

۳۲۴۔ امام باقرؑ جس شخص نے بھی دعویٰ کیا کہ اس نے سارا قرآن تنزیل کے مطابق جمع کیا وہ جھوٹا ہے..... قرآن کو تنزیل کے مطابق صرف حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے جمع

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۶۴/۱، خصال صفحہ نمبر ۲۱/۱۳۱، کما الدین ۲۸۴/۳۷، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۳/۱۷۷ از کتاب سلیم بن قیس)

(۲) (حلیۃ الاولیاء ۱ صفحہ نمبر ۶۵، تاریخ دمشق حالاً تا امام علیؑ صفحہ نمبر ۲۵/۱۰۴۸، ینابیع المودہ ۱ صفحہ نمبر ۲۴/۲۱۵)

(۳) (احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۴۷)

(۴) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۲۸، بصائر الدرجات ۱۹۳ از جابر)

کیا ہے اور ان کی اولاد نے محفوظ رکھا ہے۔ (۱)

۲۳۵۔ فضیل بن یسار۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا کہ ”قرآن کی ہدایت میں ظاہر بھی ہے اور باطن بھی“ آخر ظاہر و باطن سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: اس سے مراد تاویل قرآن ہے جس کا ایک حصہ گذر چکا ہے اور ایک حصہ مستقبل میں پیش آنے والا ہے۔ قرآن کا سلسلہ شمس و قمر کی طرح چلتا رہے گا اور جب کوئی واقعہ پیش آجائے گا قرآن منطبق ہو جائے۔ پروردگار نے فرمایا ہے کہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخون فی العلم کو ہے اور راسخون فی العلم سے مراد ہم لوگ ہیں۔ (۲)

۳۲۶۔ ابوالصباح۔ خدا کی قسم مجھ سے امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تنزیل و تاویل دونوں کا علم دیا ہے اور انہوں نے سب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حوالے کر دیا ہے اور پھر یہ علم ہمیں دیا گیا ہے۔ (۳)

۳۲۷۔ امام علی نقی علیہ السلام نے صاحب الامر کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا تمام آئمہ راشدین، قائدین ہادیین، سادات معصومین، اتقیاء ابرار، بندوں کے منتظم، شہروں کے ارکان، نیکی کے رہنما، صاحبان عقل و بزرگی، شریعت کے علماء، کردار کے زہاد، تاریکی کے چراغ، حکمت کے چشمے، نعمتوں کے مالک، امتوں کے محافظ، تنزیل کے ساتھی، تاویل کے امین و ولی، وحی کے ترجمان و دلائل

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۲۸ از جابر)

(۲) (تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۱۱/۵ بصائر الدرجات ۲/۲۰۳)

(۳) (کافی ۷ صفحہ نمبر ۱۵/۳۳۲، تہذیب ۸ صفحہ نمبر ۱۰۵۲/۲۸۶، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ

ہیں۔ (۱)

### ۳۔ اسم اعظم

۳۲۸۔ امام علی علیہ السلام قسم ہے اس خدا کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جاندار کو پیدا کیا کہ میں زمین و آسمان کے ملکوت میں وہ اختیارات رکھتا ہوں کہ اگر تمہیں اس کے ایک حصہ کا بھی علم ہو جائے تو تم برداشت نہیں کر سکتے ہو۔ پروردگار کے ۷۲ اسم اعظم ہیں جن میں سے آصف بن برخیا کو ایک معلوم تھا اور اس کے پڑھتے ہی زمینیں پست ہو گئیں اور انہوں نے ملکِ سب سے تختِ بلقیس اٹھالیا اور پھر زمینیں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس کل ۷۲، اسماء کا علم ہے۔ صرف ایک نام ہے جسے خدا نے اپنے علمِ غیب کا حصہ بنا کر رکھا ہے۔ (۲)

۳۲۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ جناب عیسیٰ بن مریم کو دو حرف عطا ہوئے تھے جن سے سارا کام کر رہے تھے اور جناب موسیٰ علیہ السلام کو چار حرف عطا ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۸ حرف ملے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کو ۱۵ اور حضرت آدم علیہ السلام کو ۲۵ حرف اور حضرت محمد ﷺ کے لئے سب جمع کر دیئے مالک کے ۷۳ اسم اعظم ہیں جن میں سے بہتر (۷۲) اپنے پیغمبر کو عطا فرمائے ہیں اور ایک اپنی ذات کے ساتھ خصوص کر لیا ہے۔ (۳)

(۱) (بحار الانوار ۱۰۲/۱۸۰)

(۲) (بحار الانوار ۲۷/۳۷۷، البرہان ۲ صفحہ نمبر ۲/ روایت سلمان فارسی)

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۳۰/۲، بصائر الدرجات ۲/۲۰۸، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۳۷۹)

روایت ہارون بن الجہم)

۳۳۰۔ امام ہادیؑ۔ اللہ کے اسم اعظم ۷۳ ہیں آصف بن برخیا کے پاس ایک تھا جس کا حوالہ دینے سے ملک سب تک کی زمینیں پست ہو گئیں اور انہوں نے تخت بلقیس کو اٹھا کر جناب سلیمان کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے بعد پھر ایک لمحے میں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس ان میں سے ۷۲ ہیں۔ صرف ایک نام خدا نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ (۱)

### ۴۔ جملہ لغات

۳۳۱۔ امام علیؑ۔ یزدجرد کی بیٹی سے نام دریافت کرنے پر جب اس نے اپنا نام جہاں بانو بتایا تو آپؑ نے فرمایا کہ نہیں شہر بانو اور یہ بات فارسی زبان میں فرمائی۔ (۲)

۳۳۲۔ ساعد بن مہران نے بعض شیوخ کے حوالہ سے امام باقرؑ کے اس واقعہ نقل کیا ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دہلیز میں پہنچا تو سنا کہ آپؑ سریانی زبان میں کچھ پڑھ رہے ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں یہاں تک کہ ہم لوگوں پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔ (۳)

۳۳۳۔ موسیٰ بن اکیل النمیری کا بیان ہے ہم امام باقرؑ کے دروازے پر اذن باریابی کے لئے حاضر ہوئے تو عبرانی زبان میں ایک دردناک آواز سنائی دی اور حاضری کے بعد ہم نے دریافت کیا کہ اس کا قاری کون تھا؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ مجھے ایلیا کی مناجات یاد آگئی تو مجھ پر گریہ طاری ہو

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۲۳، مناقب شہر آشوب ۴، صفحہ نمبر ۳۰۶، اثبات الوصیہ ۲۵۴ روایت علی بن محمد النوفلی)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۲، صفحہ نمبر ۵۶)

(۳) (مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۹۵)

گیا۔ (۱)

۳۳۴۔ احمد بن قاموس نے اپنے والد کے حوالہ سے امام صادقؑ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ کے پاس اہل خراسان کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو آپ نے بغیر کسی تمہید کے فرمایا کہ جو شخص بھی مال جس قدر جمع کرے گا اللہ اس پر اسی اعتبار سے عذاب کرے گا..... تو ان لوگوں نے عرض کی کہ ہم عربی زبان نہیں جانتے ہیں تو آپ نے فارسی میں فرمایا:

ہر کہ درم اندوزد جزایش دوزخ باشد: ترجمہ جو کوئی درہم جمع کرے اس کی پاداش جہنم ہے۔

۳۳۵۔ ابو بصیر۔ میں نے حضرت ابوالحسنؑ سے عرض کی کہ میں آپ پر قربان امام کی معرفت کا ذریعہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا کہ بہت سے اوصاف ہیں جن میں پہلا وصف یہ ہے کہ اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے اس کے بارے میں اشارہ ہوتا ہے تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور اس سے سوال کیا جائے تو وہ جو ب دے اور اگر دریافت نہ کیا جائے تو خود ابتداء کرے اور مستقبل کے حالات سے بھی آگاہ کرے اور ہر زبان میں کلام کر سکے۔

ابو محمد میں تمہارے اٹھنے سے پہلے تم کو ایک علامت دے دینا چاہتا ہوں.....

چنانچہ ابھی میں اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ ایک مرد خراسانی وارد ہو گیا اور اس نے عربی میں کلام شروع کیا تو آپ نے اسے فارسی میں جواب دیا۔

خراسانی مرد نے کہا کہ میں نے فارسی میں اس لئے کلام نہیں کیا کہ شاید آپ اسے نہ جانتے

ہوں۔

تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ

”اگر میں تمہارا جواب نہ دے سکوں تو میری فضیلت ہی کیا ہے۔ دیکھو ابو محمد! امام پر کسی انسان، پرندہ، جانور اور ذی روح کا کلام مخفی نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی میں یہ کمالات نہ ہوں تو وہ امام نہیں ہے۔ (۱)

۴۳۶۔ ابو الصلت ہروی۔ امام رضاؑ تمام لوگوں سے ان کی زبان میں کلام فرماتے تھے اور سب سے زیادہ فصیح زبان بولتے تھے اور سب سے زیادہ واقف لغات تھے میں نے ایک دن عرض کیا یا ابن رسول اللہ! مجھے آپ کے اس قدر زبانیں جاننے پر تعجب ہوتا ہے تو فرمایا اے ابو الصلت! میں مخلوقات پر خدا کی حجت ہوں اور خدا کسی ایسے شخص کو حجت نہیں بنا سکتا ہے جو قوم کی زبان سے باخبر نہ ہو۔ کیا تم نے امیر المومنینؑ کا یہ کلام نہیں سنا ہے کہ ہمیں قول فیصل کا علم دیا گیا ہے اور قول فیصل معرفت لغات کے علاوہ اور کیا ہے۔ (۲)

۴۳۷۔ ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں تھا جب واثق باللہ کے زمانہ میں وہاں سے بقاء کا گذر ہوا تو امام ابو الحسنؑ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو تا کہ میں دیکھوں کہ ان ترکوں نے کیا انتظام کر رکھا ہے..... ہم لوگ حضرت کے ساتھ باہر نکلے تو اس کی فوجیں گذر رہی تھیں۔ ایک ترکی سامنے سے گذرا تو سے ترکی زبان میں کلام کیا وہ گھوڑے سے اتر پڑا اس نے آپ کی سواری کے قدموں کو چومنے لگا۔ ہم نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۸۵/۷، ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۲۲۳، دلائل الامامة ۲۹۳/۳۳۷، قرب

الاسناد ۱۲۲۳/۳۳۹)

(۲) (عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۳)

کیا یہ نبی ہے؟

ہم لوگوں نے کہا نہیں۔

اس آپ نے اس سے کہا کہ اس نے مجھے اس نام سے پکارا ہے جو میرے بچپن میں

میرے ملک میں رکھا گیا تھا اور اسے آج تک کوئی نہیں جانتا ہے۔ (۱)

۴۳۸۔ علی بن مہریاز نے امام ہادی علیہ السلام کے حالات میں نقل کیا ہے کہ میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ نے فارسی میں کلام شروع کر دیا۔ (۲)

۴۳۹۔ علی بن مہریاز۔ میں نے ابوالحسن ثالث (امام علی نقی علیہ السلام) کی خدمت میں اپنے غلام کو بھیجا

جو صقلابی (رومی) تھا۔ وہ وہاں سے انتہائی حیرت زدہ واپس آیا۔ میں نے پوچھا خیر تو ہے؟ اس نے

کہا وہ تو مجھ سے صقلابی زبان میں باتیں کر رہے تھے اور میں سمجھ گیا کہ مجھ سے اس زبان میں بات اس

لئے کر رہے تھے کہ دوسرے غلام نہ سمجھ پائیں۔ (۳)

۴۴۰۔ ابو حمزہ نصیر الخادم کا بیان ہے کہ میں نے امام عسکری علیہ السلام کو بار بار غلاموں سے ان کی زبان میں

بات کرتے ہوئے سنا ہے کبھی ترکی کبھی رومی کبھی صقلابی تو حیرت زدہ ہو کر کہا کہ آخر ان کی ولادت

مدینہ میں ہوئی ہے اور امام علی علیہ السلام کے انتقال تک باہر بھی نہیں نکلے ہیں تو اس قدر زبانیں کس طرح

(۱) (اعلام الوری صفحہ نمبر ۳۴۳، الثاقب فی المناقب ۴۷۸/۵۳۸، مناقب شہرا بن آشوب ۴

صفحہ نمبر ۲۰۸)

(۲) (بصار الدرجات ۱/۳۳۳)

(۳) (اختصاص صفحہ نمبر ۲۸۹، مناقب شہرا بن آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۰۸، کشف الغمہ ۳ صفحہ

نمبر ۱۷۹)

جانتے ہیں؟

ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت ﷺ نے میری طرف رخ کر کے فرمایا: پروردگار نے اپنی حجت کو ہر طریقہ سے واضح فرمایا ہے اور وہ اسے تمام لغات، اجل، حوادث سب کا علم عطا کرتا ہے ورنہ ایسا نہ ہوتا تو اس میں اور قوم میں کیا فرق ہی کیا رہ جاتا۔ (۱)

## ۵۔ منطق الطیر

۳۳۱۔ امام علیؑ ہمیں پرندوں کی زبان کا اسی طرح علم دیا گیا ہے جیسے سلیمان بن داؤد کو دیا گیا تھا اور ہم ہر بحر کے تمام جانوروں کی زبانیں جانتے ہیں۔ (۲)

۳۳۲۔ امام علیؑ ہمیں پرندوں کی گفتگو اور ہر شے کا علم دیا گیا ہے جو خدا کا عظیم فضل ہے۔ (۳)

۳۳۳۔ علی بن ابی حمزہ۔ حضرت ابوالحسن کے غلاموں میں سے ایک نے آ کر حضرت سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا نوش فرمائیں؟

حضرت اٹھے اور اٹھ کر اس کے ساتھ گھر تک گئے۔ وہاں ایک تخت رکھا تھا۔ اس پر بیٹھ گئے

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۵۰۹/۱۱، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۷۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۲۸، الخراج والجرائح ۱ صفحہ نمبر ۱۴/۳۳، کشف الغمہ ۳ صفحہ نمبر ۲۰۲، اعلام الوری صفحہ نمبر ۲۵۶، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۳۳۳)

(۲) (مناقب شہر ابن آشوب ۲ صفحہ نمبر ۵۴، بصائر الدرجات ۱۲/۳۳۳ از زرارہ)

(۳) (اثبات الوصیہ صفحہ نمبر ۱۶۰، اختصاص صفحہ نمبر ۱۹۳ از محمد بن مسلم)

اس کے نیچے کبوتر کا ایک جوڑا تھا نے مادہ سے کچھ باتیں کیں۔ صاحب خانہ دانہ، کھانا لانے چلا گیا اور جب پلٹ کر آیا تو حضرت مسکرانے لگے۔ اس نے عرض کی حضور ہمیشہ خوش رہیں اس وقت ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟

فرمایا: یہ کبوتر کبوتری سے باتیں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو میری محبوبہ ہے اور مجھے کائنات میں اس شخص کے علاوہ تجھ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے۔

اس نے کہا کہ کیا حضور اس کی باتیں سمجھتے ہیں؟

فرمایا: بیشک ہمیں پرندوں کی گفتگو اور دنیا کی ہر شے کا علم دیا گیا ہے۔ (۱)

۳۳۳ علی بن اسباط: میں حضرت ابو جعفرؑ کے ساتھ کوفہ سے برآمد ہوا۔ آپ ایک ٹخّر پر سوار تھے اور بیٹروں کے گلے کے قریب سے گزرے تو ایک بکری گلہ سے الگ ہو کر دوڑتی ہوئی آپ کے پاس شور مچاتی ہوئی آئی۔ آپ ٹھہر گئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کے چرواہے کو بلاؤں میں نے اسے حاضر کر دیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ بکری تمہاری شکایت کر رہی ہے کہ اس میں دو آدمیوں کا حصہ ہے اور تو اس پر ظلم کر کے سارا دودھ دوہ لیتا ہے تو جب شام کو گھر واپس جائے گی تو مالک دیکھے گا کہ اس میں بالکل دودھ نہیں ہے تو وہ اس کو اذیت کرے گا۔ تو دیکھ خبردار آئندہ ایسا ظلم نہ کرنا ورنہ میں تیری بربادی کی بددعا کروں گا۔

اس نے فوراً توحید و رسالت کی گواہی کے ساتھ امام کے وحی رسول ﷺ ہونے کا کلمہ

پڑھ لیا اور عرض کیا کہ حضور کو یہ علم کہاں سے ملا ہے؟

(۱) (بصائر الدرجات ۳۳۶/۲۵، مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۱۱۳، الخراج والخراج ۲ صفحہ نمبر

۳۳۳/۸۹، اختصاف صفحہ نمبر ۲۹۳)

فرمایا: ہم علم غیب و حکمت الہی کے خزانہ دار ہیں اور انبیاء کے وصی اور اللہ کے محترم بندے

ہیں۔ (۱)

۳۳۵۔ عبد اللہ بن سعید۔ مجھ سے محمد بن علی بن عمر التتونی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت محمد بن علی ؑ کو ایک نیل سے بات کرتے ہوئے دیکھا جب وہ سر ہلار ہا تھا تو میں نے کہا میں اس طرح نہ مانوں گا جب تک اسے یہ حکم نہ دیں کہ وہ آپ سے کلام کرے۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں پرندوں کی گفتگو اور ہر شے کا علم دیا گیا ہے اس کے بعد نیل کو حکم دیا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اس نے فوراً کہہ دیا اور آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

(۲)

## ۶۔ ماضی و مستقبل

۳۳۶۔ امام علی ؑ۔ اگر قرآن مجید میں یہ آیت نہ ہوتی کہ ”اللہ جس چیز کو چاہتا محو کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے تو میں تمہیں تمام گذشتہ اور آئندہ قیامت تک ہونے والے حالات سے باخبر کر دیتا۔ (۳)

۳۳۷۔ امام صادق ؑ۔ اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام ماضی اور آئندہ کا علم دیا ہے اور انبیاء کے علم

(۱) (الثقب فی المناقب ۲۲۲/۲۵۵)

(۲) (دلائل الامامة ۲۰/۳۵۶)

(۳) (التوحید ۱/۳۰۵، الامالی صدوق صفحہ نمبر ۲۸۰/۱، الاختصاص صفحہ نمبر ۲۳۵، الاحقاج ۱

صفحہ نمبر ۶۱ بروایت اصبح بن نباتہ، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۱۵/۵۹، قرب الاسناد ۳۵۳/۱۲۶۶)

کا وارث بنایا ہے، ہم پر تمام گذشتہ امتوں کا سلسلہ ختم کیا ہے اور ہمیں وصایت کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ (۱)

۳۲۸۔ معاویہ بن وہب۔ میں نے امام صادق علیہ السلام کے دروازے پر اجازت طلب کی اور اجازت ملنے کے بعد گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت مصلیٰ پر ہیں میں وہیں پر ٹھہر گیا جب نماز تمام ہو گئی تو دیکھا کہ آپ نے مناجات شروع کر دی۔

”اے وہ پروردگار جس نے ہمیں مخصوص کرامت عطا فرمائی ہے اور وصیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ہم سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں تمام ماضی و استقبال کا علم عطا فرمایا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف جھکا دیا ہے خدایا ہمیں اور ہمارے برادران ایمانی کو اور قبر حسین کے تمام زاروں کو بخش دے۔ (۲)

۳۲۹۔ سیف تمار۔ میں ایک جماعت کے ساتھ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے تین مرتبہ خانہ کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر میں موسیٰ و خضر کے درمیان حاضر ہوتا تو دونوں کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے بہتر جانتا ہوں اور وہ باتیں بتاتا جو ان کے پاس نہیں تھیں اس لئے کہ موسیٰ و خضر کو گذشتہ کا علم دیا گیا تھا انہیں مستقبل اور قیامت تک کے حالات کا علم نہیں دیا گیا تھا اور ہمیں یہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ملا ہے۔ (۳)

(۱) (بصائر الدرجات ۳/۱۲۹ بروایت معاویہ بن وہب)

(۲) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۵۸۲/۱۱، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۱۱۶)

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۶۰، بصائر الدرجات ۱/۱۲۹، دلائل الامامة صفحہ نمبر

۳۴۱۔ امام صادقؑ ہم اولاد رسول اس حال میں پیدا ہوئے ہیں کہ ہمیں کتاب خدا، ابتدائے آفرینش اور قیامت تک کے حالات کا علم تھا اور اس کتاب میں آسمان و زمین، جنت و جہنم، ماضی و مستقبل سب کا علم موجود ہے اور ہمیں اس طرح معلوم ہے جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی۔ پروردگار کا ارشاد ہے کہ اس قرآن میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ (۱)

۳۵۲۔ امام رضاؑ کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب کا اظہار صرف اپنے منتخب بندوں پر کرتا ہے اور رسول اکرم ﷺ اس کے پسندیدہ بندے تھے اور ہم سب انہیں کے وارث ہیں جن کو خدا نے اپنے غیب پر مطلع فرمایا ہے اور تمام ماضی و مستقبل کا علم دیا ہے۔ (۲)

۳۵۳۔ عبد اللہ بن محمد البہاشمی۔ میں مامون کے دربار میں ایک دن حاضر ہوا تو اس نے مجھے روک لیا اور سب کو باہر نکال دیا اور پھر کھانا منگوایا اور ہم دونوں نے کھایا اور خوشبو لگائی۔ اور پھر ایک پردہ ڈال دیا اور مجھے حکم دیا کہ صاحب طوس کا مرثیہ سناؤ۔

میں نے شعر پڑھا۔

”خدا سر زمین طوس پر اور اس کے ساکن پر رحمت نازل کرے جو عترت مصطفیٰ میں تھا اور ہمیں رنج و غم دے کر رخصت ہو گیا“

مامون یہ سن کر رونے لگا اور مجھ سے کہا کہ عبد اللہ! میرے اور تمہارے گھرانے والے مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں ابوالحسن الرضاؑ کو ولی عہد کیوں بنا دیا؟ سنو میں تم سے ایک عجیب و غریب

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۸/۷۱، بصائر الدرجات ۲/۱۹۷، بیانج المودۃ ۲۰/۸۰/۱ روایت عبد

الاعلیٰ بن اعین، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۵۶/۲۶۶)

(۲) (الخراج والخراج ۱ صفحہ نمبر ۳۴۳ روایت محمد بن الفضل البہاشمی)

واقعہ بیان کر رہا ہوں۔ ایک دن میں نے حضرت رضاؑ سے کہا میں آپ پر قربان۔ آپ کے اباؤ اجداد موسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد، محمد بن علی اور علی بن الحسین کے پاس تمام گزشتہ اور آئندہ قیامت تک کا علم تھا اور آپ انہیں کے وصی اور وارث ہیں اور آپ کے پاس انہیں کا علم ہے اب مجھے ایک ضرورت ہے آپ سے حل فرمائیں۔

فرمایا: بتاؤ

میں نے کہا کہ یہ زاہر یہ میرے لئے ایک مسئلہ بن گئی ہے۔ میں اس پر کسی کنیز کو مقدم نہیں کر سکتا لیکن یہ متعدد بار حاملہ ہو چکی ہے اور اس کا اسقاط ہو چکا ہے۔ اب پھر حاملہ ہے اب مجھے کوئی ایسا علاج بتائیں کہ اب اسقاط نہ ہونے پائے۔

آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں اس مرتبہ اسقاط نہیں ہوگا اور ایسا بچہ پیدا ہوگا جو بالکل اپنی ماں کی شبیہ ہوگا اور اس کی ایک انگلی داہنے ہاتھ میں زیادہ ہوگی اور ایک بائیں پیر میں۔ میں نے کہا بیشک خدا ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد زاہر یہ کے یہاں بالکل ویسا ہی بچہ پیدا ہوا جیسا حضرت رضاؑ نے فرمایا تھا تو بتاؤ اس علم و فضل کے بعد کس کو حق ہے کہ ان کو پرچم ہدایت قرار دینے پر میری ملامت کر سکے۔ (۱)

## ۷۔ اموات و آفات

۳۵۴۔ امام علیؑ ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جنہیں اموات، حوادث روزگار اور انساب کا علم عطا کیا

(۱) (عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۲۲۳/۲۳، الغیۃ الطوسی ۸۱/۷۴ روایت محمد بن عبداللہ بن الحسن الافطس، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۳۳۳)

گیا ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کو پل پر کھڑا کر دیا جائے اور ساری امت کو گزار دیا جائے تو ہر ایک کے نام و نسب کو بتا سکتا ہے۔ (۱)

۳۵۵۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ ہمارے پاس جملہ اموات اور حوادث کا علم ہے۔ حرفِ آخر ہمارا ہے اور انسابِ عرب اور مولیدِ اسلام سب ہمیں معلوم ہیں۔ (۲)

۳۵۶۔ اسحاق بن عمار۔ میں نے عبد صالح کو اپنی موت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے سنا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ کیا یہ اپنے شیعوں کی موت کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔ آپ نے غضبناک انداز میں میری طرف دیکھا اور فرمایا:

اسحاق! رشیدِ ہجری کو اموات اور حوادث کا علم تھا اور امام تو اس سے اولیٰ ہوتا ہے۔ اسحاق! دیکھو جو کچھ کرنا ہے کر لو کہ تمہاری زندگی تمام ہو رہی ہے اور تم دو سال کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے برادران اور اہل خانہ بھی تمہارے بعد چند دنوں میں آپس میں منتشر ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے خیانت کریں گے یہاں تک کہ دشمن طعنے دیں گے۔

یہ تمہارے دل میں کیا تھا؟

میں عرض کی کہ میں اپنے غلط خیالات کے بارے میں مالک کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں اس کے بعد چند دن نہ گزرے تھے کہ اسحاق کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد تھوڑا ہی عرصہ

(۱) بصائر الدرجات ۱۲/۲۶۸ روایت اصبح بن نباتہ

(۲) بصائر الدرجات ۳/۲۶۶ روایت عبد الرحمن بن ابی نجران عن الرضا علیہ السلام

۳/۲۶۷، روایت عمار بن ہارون عن الباقر علیہ السلام، تفسیر فرات ۳۹۶/۵۲۷، یقین ۱۲۱/۳۱۸ روایت

زیاد بن المنذر عن الباقر علیہ السلام۔

گذرا تھا کہ بنی عمار نے لوگوں کے مال کے ساتھ قیام کیا اور آخر میں افلاس کا شکار ہو گئے۔ (۱)  
 ۳۵۷۔ امام رضا علیہ السلام نے عبد اللہ بن جناب کے خط میں لکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں پروردگار کے امین تھے۔ اس کے بعد جب ان کا انتقال ہو گیا تو ہم اہلبیت علیہم السلام ان کے وارث ہیں۔ ہم زمین خدا پر اس کے اسرار کے امانتدار ہیں اور ہمارے پاس تمام اموات اور حوادث روزگار اور انساب عرب اور موالیہ اسلام کا علم موجود ہے۔ (۲)

## ۸۔ ارض و سماء

۳۵۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضا میں کوئی پرندہ پر نہیں مارتا مگر ہمارے پاس اس کا علم ہوتا ہے۔ (۳)

۳۵۹۔ ابو حمزہ۔ میں نے امام باقر علیہ السلام کی زبان سے سنا ہے کہ حقیقی عالم جاہل نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک شے کا عالم ہو اور ایک شے کا جاہل..... پروردگار اس بات سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت واجب کرے اور اسے آسمان و زمین کے علم سے محروم رکھے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ (۴)

(۱) کافی ۱ / ۳۸۴ / ۷ ، بصائر الدرجات ۱۳ / ۲۶۵ ، دلائل الامامة ۲۷۷ / ۳۲۵ ، الخراج والخراج ۲ صفحہ نمبر ۱۲ / ۹

(۲) تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۱۰۴ ، مختصر بصائر الدرجات ۱۷۴ ، بصائر الدرجات ۵ / ۲۶۷

(۳) عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۵۳۳۲ روایت داؤد بن سلیمان الفرائد عن الرضا علیہ السلام ، صحیفہ لارضا ۶۲ / ۱۰۰ روایت احمد بن عامر الطائری عن الرضا علیہ السلام

(۴) کافی ۱ صفحہ نمبر ۶۲ / ۶۲

۳۶۰۔ امام صادق علیہ السلام پروردگار اس بات سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ کسی بندہ کو بندوں پر حجت قرار دے اور پھر آسمان وزمین کے اخبار کو پوشیدہ رکھے۔ (۱)

۳۶۱۔ امام صادق علیہ السلام اللہ کی حکمت اور اس کے کرم کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ایسے بندہ کی اطاعت واجب قرار دے جس سے آسمان وزمین کے صبح و شام کو پوشیدہ رکھے۔ (۲)

## ۹۔ حوادث روز و شب

۵۶۲۔ سلمہ بن محرز۔ میں نے امام باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے علوم میں تفسیر قرآن و احکام قرآن، علم تغیرات و حوادث زمانہ سب شامل ہیں پروردگار جب کسی قوم کے لئے خیر چاہتا ہے تو انہیں سنا دیتا ہے اور اگر کسی ایسے کو سنا دے جو سنا نہیں چاہتا ہے تو منہ پھیر لے گا جیسے کہ سنا ہی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا:

اگر مناسب ظرف اور مطمئن ماحول مل جاتا تو میں کچھ اور بیان کرتا لیکن فی الحال اللہ ہی سے مدد طلب کر رہا ہوں۔

۳۶۳۔ ضریس۔ میں اور ابو بصیر امام باقر علیہ السلام کی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابو بصیر نے علم اہلبیت علیہم السلام کے بارے میں سوال کیا اور آپ نے فرمایا کہ ہمارا عالم خاص غیب کا علم نہیں رکھتا ہے اور خدا سے اس کے حوالہ کر دیتا ہے تو تمہارے ہی جیسا ہوتا لیکن اسے دن کو رات کی باتیں بتادی جاتی ہیں اور رات کو دن کے امور سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یونہی قیامت تک کے حالات سے باخبر کر دیا

(۱) (بصائر الدرجات ۶/۱۳۶ روایت صفوان)

(۲) (بصائر الدرجات ۵/۱۴۵ روایت مفضل بن عمر)

جاتا ہے۔ (۱)

۳۶۴۔ حران بن احسین۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا..... کیا آپ کے پاس تورات، انجیل، زبور، صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ علیہ السلام کا علم ہے؟

فرمایا: بیشک

میں نے عرض کیا کہ یہ تو بہت بڑا علم ہے۔

فرمایا شب و روز پیدا ہونے والے حوادث کا علم بھی ہمارے پاس ہے اور یہ اس سے عظیم تر

ہے وہ ماضی ہے اور یہ مستقبل۔ (۲)

۳۶۵۔ محمد بن مسلم۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے ابو الخطاب کی زبانی ایک

بات سنی ہے۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟

میں نے عرض کی ان کا کہنا ہے کہ آپ حضرات حلال و حرام اور قضا یا کو فیصل کرنے کا علم

رکھتے ہیں۔

آپ خاموش ہو گئے پھر جب مین نے چلنے کا ارادہ کیا تو میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: دیکھو محمد!

یہ علم قرآن اور علم حلال و حرام اس علم کے پہلو بہ پہلو ہے جو ہمارے پاس حوادث روز و شب کے

بارے میں ہے۔ (۳)

(۱) (مکسر بصائر الدرجات ۱۱۳، بصائر الدرجات ۲/۳۲۵، الخراج و لا جرائح ۲ صفحہ نمبر

۴۷/۸۳۱)

(۲) (بصائر الدرجات ۵/۱۴۰)

(۳) (بصائر الدرجات ۱۱/۳۹۴، اختصاص ۳۱۴)

۳۶۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہمارے یہاں کوئی رات ایسی نہیں آتی جب ساری کائنات کا اور اس کے  
 حوادث کا علم نہ ہو۔ ہمارے پاس جنات کا بھی علم ہے اور ملائکہ کی خواہشات کا بھی علم ہے۔ (۱)

---

(۱) (کامل الزیارات ۳۲۸ روایت عبداللہ بن بکر الارجانی)

## فصل سوم

### منشاء علوم ا۔ تعلیم پیغمبر اسلام ﷺ

- ۳۶۷۔ امام علیؑ میں جب رسول اکرم ﷺ سے کسی علم کا سوال کرتا تھا تو مجھے عطا فرمادیتے تھے اور اگر خاموش رہ جاتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔ (۱)
- ۳۶۸۔ محمد بن عمر بن علیؑ۔ امام علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ اصحاب میں سب سے زیادہ احادیث رسول ﷺ آپ کے پاس کیوں ہیں؟ تو فرمایا کہ میں جب آنحضرتؐ سے سوال کرتا تھا تو مجھے عطا فرمادیتے تھے اور جب چپ رہتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔ (۲)

(۱) (سنن ابن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۳۷۲۲/۶۳۷ صفحہ نمبر ۳۷۲۹/۶۳۰، مستدرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۱۳۵/۳۶۳۰، اسد الغابہ ۳ صفحہ نمبر ۱۰۴، خصائص نسائی ۱۱۹/۲۲۱، امالی صدوق ۱۳/۲۰۲ روایت عبداللہ بن عمرو بن ہند الجہلی، العمدۃ ۲۸۳/۲۶۱، کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۶۴، احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۶۱۶/۱۳۹، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۰۸، غرر الحکم ۳۷۷۹، ۷۲۳۶، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۴۵)

(۲) (الطبقات الکبریٰ ۲ صفحہ نمبر ۳۳۸، الصواعق المحرقة صفحہ نمبر ۱۲۳، تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر ۲۰۲)

۳۶۹۔ ام سلمہ۔ جبرائیل امینؑ جو کچھ رسول اکرمؐ کے حوالہ کرتے تھے حضرت اسے حضرت علیؑ کے حوالہ کر دیا کرتے تھے۔ (۱)

۳۷۰۔ امام علیؑ! اصحاب میں ہر ایک کو جرات اور توفیق بھی نہ ہوتی تھی کہ رسول اکرمؐ سے کلام کر سکیں۔ سب انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا مسافر آ کر دریافت کرے اور وہ سن لیں۔ لیکن میرے سامنے جو مسلہ بھی آتا تھا میں اس کے بارے میں سوال کر لیتا تھا اور اسے محفوظ کر لیتا تھا۔ (۲)

۳۷۱۔ امام علیؑ! جب بعض اصحاب نے کہا کہ کیا آپ کے پاس علم غیب بھی ہے؟ تو مسکرا کر اس مردِ کلبی نے فرمایا

”یہ علم غیب نہیں ہے کہ بلکہ صاحب علم سے استفادہ ہے۔ علم غیب سے مراد قیامت کا علم ہے اور ان امور کا علم ہے جن کا ذکر سورہ لقمان کی آیت ۱۴ میں ہے۔“

”بیشک خدا کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارش کے قطرے برساتا ہے اور وہی پیٹ کے اندر بچہ کے حالات جانتا ہے اور کسی نفس کو نہیں معلوم کہ کل کیا حاصل کرے گا اور نہ یہ معلوم ہے کہ کس سرزمین پر موت آئے گی۔“

پھر پروردگار ان تفصیلات کو جانتا ہے کہ پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی، حسین ہے یا بد صورت، سخی ہے یا بخیل، شقی ہے یا نیک، بخت، جہنم کا ایندھن بنے یا جنت میں انبیاء کا رفیق ہو۔ یہ وہ علم غیب ہے کہ جسے پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ اس کے علاوہ جس قدر بھی علم ہے اسے مالک نے

(۱) مناقب ابنالمغازی صفحہ نمبر ۲۵۳/۳۰۲

(۲) (نسخ البلاغہ خطبہ ۲۱۰)

اپنے نبی کو تعلیم کیا ہے اور انہوں نے میرے حوالہ کر دیا ہے اور میرے حق میں دعا کی ہے کہ میرے

سینے میں محفوظ ہو جائے اور میرے پہلو سے نکل کر باہر نہ جانے پائے۔“ (۱)

۳۷۲۔ امام علی علیہ السلام۔ اہلبیت پیغمبر مجتہد مالک کے راز کے محل، اس کے امر کی پناہ گاہ، اس کے علم کا

ظرف، اس کے حکم کا مرجع، اس کی کتابوں کی آماجگاہ اور اس کے دین کا پہاڑ ہیں۔ انہیں کے ذریعہ

اس نے دین کی ہر کجی کو سیدھا کیا ہے اور اس کے جوڑ بند کے ریشہ کو دور کیا ہے۔ (۲)

۳۷۳۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم اہلبیت پیغمبرؐ وہ ہیں جنہیں مالک کے علم سے علم ملا ہے اور اس کے حکم سے ہم

نے اخذ کیا ہے اور قول صادق سے سنا ہے تو اگر ہماری اتباع کر دو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔ (۳)

۳۷۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا علم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے تھا اور ہم

نے ان سے حاصل کیا ہے۔ (۴)

## ۲۔ اصول علم

۳۷۵۔ امام علی علیہ السلام۔ ہم اہلبیت پیغمبرؐ کے پاس علم کی کنجیاں ہیں، حکمت کے ابواب، مسائل کی روشنی اور

حرف فیصل ہے۔ (۵)

(۱) (نسخ البلاغہ خطبہ ۱۲۸)

(۲) (نسخ البلاغہ خطبہ ۲)

(۳) (مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۶۳، بصائر الدرجات ۳۴/۵۱۳ روایت جابر بن یزید)

(۴) (اختصاص ۲۷۹، بصائر الدرجات ۱/۲۹۵ روایت ابو یعقوب الاحوال)

(۵) (محاسن ۶۲۹/۳۱۶۱ روایت ابو الطفیل، بصائر الدرجات ۱۰/۳۶۳)

۴۷۶۔ امام باقر علیہ السلام۔ اگر ہم لوگوں کے درمیان ذاتی رائے اور خواہش سے فتویٰ دیتے تو ہم بھی ہلاک ہو جاتے۔ ہمارے فتاویٰ کی بنیاد آثار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصول علم ہیں جو ہم کو بزرگوں سے وراثت میں ملے ہیں۔

ہم انہیں اس طرح محفوظ کئے ہوئے ہیں جس طرح اہل دنیا سونے چاندی کے ذخیروں کو محفوظ کرتے ہیں۔ (۱)

۴۷۷۔ امام صادق علیہ السلام۔ اگر پروردگار نے ہماری اطاعت واجب نہ کی ہوتی اور ہماری مودت کا حکم نہ دیا ہوتا تو نہ ہم تم کو اپنے دروازے پر کھڑا کرتے اور نہ گھر میں داخل ہونے دیتے۔

خدا گواہ ہے کہ ہم نہ اپنی خواہش سے بولتے ہیں اور نہ اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں، ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار نے کہا ہے اور جس کے اصول ہمارے پاس ہیں اور ہم نے انہیں ذخیرہ بنا کر رکھا ہے جس طرح یہ اہل دنیا سونے چاندی کے ذخیرے رکھتے ہیں۔ (۲)

۴۷۸۔ محمد بن مسلم۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بہت کچھ عطا فرمایا ہے لیکن ہم اہلیت کے پاس تمام علوم کی اصل، ان کا سرا، ان کی روشنی اور ان کا وہ وسیلہ ہے جس سے علوم کو برباد ہونے سے بچایا جاسکتا ہے“

(۳)

(۱) (بصائر الدرجات ۴/۳۰۰ روایت جابر، اختصاص ۲۸۰ روایت جابر بن یزید)

(۲) (بصائر الدرجات ۱۰/۳۰۱ روایت محمد بن شریح)

(۳) (اختصاص صفحہ نمبر ۳۰۸، بصائر الدرجات ۶/۳۱۳)

### ۳۔ کتب انبیاء

۳۷۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہمارے پاس موسیٰ علیہ السلام کی تختیاں اور عصا موجود ہے اور ہمیں تمام انبیاء کے وارث ہیں۔ (۱)

۳۸۰۔ ابو بصیر۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو محمد! پروردگار نے کسی نبی کو کوئی ایسی چیز نہیں دی جو حضرت محمد ﷺ کو نہ دی ہو۔ انہیں تمام انبیاء کے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمارے پاس وہ سارے صحیفے موجود ہیں جنہیں ”صحفِ ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام“ کہا گیا ہے۔

میں نے عرض کی کیا یہ تختیاں ہیں

فرمایا: بیشک

۳۸۱۔ امام کاظم علیہ السلام۔ بریہ سے گفتگو کرتے ہوئے جب اس نے سوال کیا کہ آپ کا توریت و انجیل اور کتب انبیاء سے کیا تعلق ہے؟

فرمایا: وہ سب ہمارے پاس ان کی وراثت میں محفوظ ہیں اور ہم انہیں اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح ان انبیاء نے پڑھا تھا۔ پروردگار کسی ایسے شخص کو زمین میں اپنی حجت قرار نہیں دے سکتا جس سے سوال کیا جائے تو وہ جواب میں کہہ دے کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ (۲)

۳۸۲۔ امام صادق علیہ السلام۔ رسول اکرم ﷺ تک صحفِ ابراہیم و موسیٰ پہنچائے گئے اور آپ نے

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۳۱ ، بصائر الدرجات ۳۳/۱۸۳ ، اعلام الوری صفحہ نمبر ۷۷)

روایت ابو حمزہ ثمالی

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۲۷ روایت ہشام بن الحکم)

حضرت علیؓ کو ان کا امین بنا دیا اور انھوں نے حضرت حسنؓ کو بنایا اور انھوں نے حضرت حسینؓ کو بنایا اور انھوں نے حضرت محمد بن علیؓ کو بنایا اور انھوں نے مجھے بنایا۔ چنانچہ وہ سب میرے پاس رہے یہاں تک کہ میں نے اپنے اس فرزند کو کسنی ہی میں امانتدار بنا دیا اور وہ سب اس کے پاس محفوظ ہیں۔ (۱)

۴۸۳۔ عبداللہ بن سنان نے امام صادقؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کریمہ ”لقد كتبنا فی الزبور من بعد الذکر“ کے بارے دریافت کیا کہ یہ زبور اور ذکر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ذکر اللہ کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جس کو داؤد پر نازل کیا گیا ہے اور ہر نازل ہونے والی کتاب اہل علم کے پاس محفوظ ہے اور ہم اہل علم ہیں۔ (۲)

### ۴۔ کتاب امام علیؓ

۴۸۴۔ ام سلمہ۔ رسول اکرم ﷺ نے علیؓ کو اپنے گھر میں بٹھا کر بکری کی ایک کھال طلب کی اور علیؓ نے اس پر اول سے آخر تک لکھ لیا۔ (۳)

۴۸۵۔ ام سلمہ۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک کھال طلب کر کے علی بن ابی طالبؓ کو دی اور

(۱) (الغیة النعمانی ۲/۳۲۵، رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۶۴۳/۶۶۳ روایت فیض بن مختار)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۶/۲۲۵، بصائر الدرجات ۶/۱۳۶)

(۳) (الامامة والتبصر ۲۸/۱۷۴، مدینة المعاجز ۲ صفحہ نمبر ۵۲۹/۲۳۸، بصائر الدرجات

حضرت بولتے رہے اور علی علیہ السلام لکھتے رہے یہاں تک کہ کھال کا ظاہر، باطن سب پر ہو گیا۔ (۱)  
 ۳۸۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو طلب کیا اور ایک دفتر منگوایا اور پھر سب کچھ  
 لکھوادیا۔ (۲)

۳۸۷۔ امام علی علیہ السلام۔ علم ہمارے گھر میں ہے اور ہم اس کے اہل ہیں اور وہ ہمارے پاس اول سے  
 آخر تک سب موجود ہے اور قیامت تک کوئی ایسا حادثہ ہونے والا نہیں ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت علی علیہ السلام کے خط سے لکھوانہ دیا ہو یہاں تک کہ خراش لگانے تک کا تاوان بھی مذکور ہے  
 ۔ (۳)

۳۸۸۔ امام حسن علیہ السلام۔ جب آپ سے تجارت کے معاملہ میں خیار کے ذیل میں حضرت علی علیہ السلام کی  
 رائے دریافت کی گئی تو آپ نے ایک زرد رنگ کا صحیفہ نکالا جس میں اس مسئلہ میں حضرت علی علیہ السلام کی  
 رائے کا ذکر تھا۔ (۴)

۳۸۹۔ امام باقر علیہ السلام۔ کتاب علی علیہ السلام میں ہر وہ شے موجود ہے جس کی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔  
 یہاں تک کہ خراش کا تاوان اور ارش کا ذکر بھی موجود ہے۔ (۵)  
 ۳۹۰۔ امام باقر علیہ السلام۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ جو کچھ میں بول رہا ہوں

(۱) (ادب الملاء والاستملاء سمعانی صفحہ نمبر ۱۲)

(۲) (الاختصاص صفحہ نمبر ۲۷۵ روایت حنان بن سدر)

(۳) (الاحتجاج ۲ صفحہ نمبر ۶۳/۱۵۵ روایت ابن عباس)

(۴) (العلل ابن جنبل ۱ صفحہ نمبر ۳۳۶/۶۳۹)

(۵) (بصائر الدرجات ۵/۱۶۴ روایت عبداللہ بن میمون)

تم لکھتے جاؤ..... عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو میرے بھول جانے کا خطرہ ہے؟ فرمایا تمہارے بارے میں نسیان کا کوئی خطرہ نہیں ہے میں خدا سے دعا کی ہے کہ تمہیں حافظہ عطا کرے اور نسیان سے محفوظ رکھے لیکن پھر بھی تم لکھو تا کہ تمہارے ساتھیوں کے کام آئے۔

میں نے عرض کی حضور یہ میرے شرکاء اور ساتھی کون ہیں؟

فرمایا: تمہاری اولاد کے آئمہ جن کے ذریعے سے میری امت پر رحمت کی بارش ہوگی اور ان کی دعا قبول کی جائے گی اور بلاؤں کو دفع کیا جائے گا اور آسمان سے رحمت کا نزول ہوگا ان میں اول یہ حسنؑ ہیں اس کے بعد حسینؑ اور پھر ان کی اولاد کے آئمہؑ۔ (۱)

۳۹۱۔ عذرا الصیرنی۔ میں حکم بن عتبہ کے ساتھ امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا تو حکم نے حضرت سے سوالات شروع کر دیئے اور وہ ان کا احترام کیا کرتے تھے ایک مسئلہ پر دونوں میں اختلاف ہو گیا تو آپ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ذرا کتاب علیؑ اتولے کر آؤ۔ وہ ایک لپٹی ہوئی عظیم کتاب لے آئے اور حضرت اسے کھول کر پڑھنے لگے یہاں تک کہ وہ مسئلہ نکال لیا اور فرمایا یہ حضرت علیؑ کا خط ہے اور رسول اللہ ﷺ کی املاء ہے۔

اور پھر حکم کی طرف رخ کر کے فرمایا اے ابو محمد! تم یا سلمہ یا ابو المقدام جدھر چاہو مشرق و مغرب میں چلے جاؤ خدا کی قسم اس قوم سے زیادہ محکم کہیں نہ پاؤ گے جس کے گھر میں جبریل کا نزول ہوتا تھا۔ (۲)

(۱) (امالی صدوق ۱/۳۲۷، کمال الدین ۲۱/۲۰۶، بصائر الدرجات ۲۲/۱۶۷ روایات اب الطفیل)

(۲) (رجال نجاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۶۱/۹۶۷)

۳۹۲۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم نے کتاب علی علیہ السلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دیکھا ہے کہ جب لوگ زکوٰۃ روک لیں تو زمین بھی اپنی برکتوں کو روک لے گی۔ (۱)

۳۹۳۔ محمد بن مسلم۔ مجھے حضرت امام باقر علیہ السلام نے وہ صحیفہ پڑھوایا جس میں میراث کے مسائل درج تھے اور اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے املاء کیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور اس میں یہ تصریح تھی کہ سہام میں عول واقع نہیں ہو سکتا اور حصے اصل مال سے زیادہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ (۲)

۳۹۴۔ ابوالجارود نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی دختر فاطمہ کو بلا کر ایک ملفوف کتاب اور ایک ظاہری وصیت عنایت کی اور اس وقت حضرت بن الحسین علیہ السلام شدید بیماری کی حالت میں تھے۔ اس لئے جناب فاطمہ نے بعد میں ان کے حوالہ کر دیا اور بعد میں ہمارے پاس آ گئی۔

میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں آخر اس کتاب میں ہے کیا؟

فرمایا: ہر وہ شے جس کی اولاد آدم کو ابتدائے خلقت سے فناء دنیا تک ضرورت ہو سکتی ہے۔

خدا کی قسم اس میں تمام حدود کا ذکر ہے یہاں تک کہ خراش لگانے کا تاوان تک لکھ دیا گیا ہے۔ (۳)

۳۹۵۔ عبدالملک۔ امام محمد باقر نے اپنے فرزند امام صادق علیہ السلام سے کتاب علی علیہ السلام کا مطالبہ کیا تو حضرت جا کر لے آئے۔ وہ کافی ضخیم لپٹی ہوئی تھی اور اس میں لکھا تھا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے

(۱) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۱۷/۵۰۵ روایت ابو حمزہ)

(۲) تہذیب ۹ صفحہ نمبر ۲۳۷/۹۵۹

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳۰۳/۱، بصائر الدرجات ۹/۱۳۸، الامامة والتبصرہ ۵۱/۱۹۷، آکر

الذکر دو کتابوں میں وصیت ظاہر کا ذکر ہے)

تو اسے مردکی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا..... اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ  
واللہ اس کتاب کو حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے املاء کیا  
ہے۔ (۱)

۳۹۶۔ یعقوب بن میثم (غلام امام زین العابدینؑ) کا بیان ہے کہ میں امام باقرؑ کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی۔ فرزند رسول! میں نے اپنے والد کی کتابوں میں دیکھا ہے  
کہ امیر المؤمنینؑ نے میرے والد میثم سے فرمایا تھا کہ میں نے محمد رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے  
کہ آپؐ نے آیت مبارکہ ”ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم خیر  
البریہ کے ذیل میں میری طرف رخ کر کے فرمایا تھا کہ یا علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ ہیں اور تم سب  
کا آخری موعود حوض کوثر ہے جہاں سب روشن پیشانی کے ساتھ سرمہ نور لگائے، تاج کرامت سر پہ  
رکھے ہوئے حاضر ہوں گے۔

تو حضرت نے فرمایا بیشک ایسا ہی کتاب علیؑ میں لکھا ہے۔ (۲)

۳۹۷۔ امام صادقؑ۔ ہمارے پاس وہ علمی ذخیرہ ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں اور  
تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے املاء کیا ہے اور  
حضرت علیؑ نے لکھا ہے یہ وہ صحیفہ ہے جس میں سارے حلال و حرام کا ذکر ہے اور تم ہمارے سامنے  
کوئی امر بھی لے آؤ اگر تم نے لے لیا ہے تو ہمیں وہ بھی معلوم ہے اور اگر چھوڑ دیا ہے تو ہمیں اس کا

(۱) (بصائر الدرجات ۱۳/۱۶۵)

(۲) (امالی طوسی ۹۰۹/۳۰۵، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۸۰۱، البرہان ۴ صفحہ نمبر ۳۹۰)

بھی علم ہے۔ (۱)

۳۹۸۔ امام صادقؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کو ایک صحیفہ عنایت فرمایا جس پر بارہ مہر لگی ہوئی تھیں اور فرمایا کہ پہلی مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو، پھر امام حسن سے فرمایا کہ تم دوسری مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو پھر حضرت امام حسینؑ سے فرمایا کہ تم تیسری مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو پھر فرمایا اولاد حسینؑ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ایک ایک کو توڑے اور اس پر عمل کرے۔ (۲)

۳۹۹۔ معالیٰ بن خنیس۔ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علیؑ آگئے اور حضرت کو سلام کر کے چلے گئے تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں نے عرض کی حضور آج تو بالکل نئی بات دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ مجھے اس لئے رونا آ گیا کہ انہیں ایسے امر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو ان کا حق نہیں ہے۔ میں نے کتاب علیؑ میں ان کا ذکر نہ خلفاء میں دیکھا ہے اور نہ بادشاہوں میں۔ (۳)

واضح رہے کہ بصائر میں ان کا نام محمد بن عبداللہ بن حسن درج کیا گیا ہے۔

۵۰۰۔ عبدالرحمان بن ابی عبداللہ۔ میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ اگر مرد عورت دونوں کے جنازے جمع ہو جائیں تو کیا کرنا ہوگا؟

فرمایا: کہ کتاب علیؑ میں یہ ہے کہ مرد کا جنازہ مقدم کیا جائے گا۔ (۴)

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۶/۲۳۱ روایت بکر بن کرب الصیرفی)

(۲) (الغیۃ العثمانی ۴/۵۴ روایت یونس بن یعقوب)

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۵۹۴/۳۹۵، بصائر الدرجات ۱/۱۶۸)

(۴) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۶/۱۷۵، استبصار ۱ صفحہ نمبر ۱۸۲۶/۴۷۲)

۵۰۱۔ امام صادق علیہ السلام کتاب علی علیہ السلام میں اس امر کا ذکر ہے کہ کتے کی دیت چالیس درہم ہوتی ہے۔ (۱)

## ۵۔ مصحفِ فاطمہ علیہا السلام

۵۰۲۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس مصحفِ فاطمہ علیہا السلام ہے اور تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ ایک صحیفہ ہے جو حج میں اس قرآن کا تین گنا ہے اور اس قرآن کا کوئی حرف اس میں شامل نہیں ہے۔ (۲)

۵۰۳۔ امام صادق علیہ السلام مصحفِ فاطمہ علیہا السلام وہ ہے جس میں اس کتابِ خدا کی کوئی شے نہیں ہے بلکہ یہ ایک صحیفہ ہے جس میں وہ الہامات الہیہ ہیں جو بعد وفاتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو عنایت کئے گئے تھے۔ (۳)

۵۰۴۔ امام صادق علیہ السلام نے ولید بن صبیح سے فرمایا کہ ولید میں نے مصحفِ فاطمہ علیہا السلام کو دیکھا ہے۔ اس میں فلاں کی اولاد کے لئے جو تئوں کی گرد سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ (۴)

۵۰۵۔ حماد بن عثمان۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ۱۲۸ھ میں زندیقیوں کا دور دورہ

(۱) (خصال ۹/۵۳۹ روایت عبدالاعلیٰ بن الحسین)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۳۹)

(۳) (بصائر الدرجات ۲۷/۱۵۹ روایت ابو حمزہ)

(۴) (بصائر الدرجات ۳۲/۱۶۱)

ہوگا اور یہ بات میں نے مصحف فاطمہ علیہا السلام میں دیکھی ہے  
میں نے عرض کی حضور یہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟

فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ بے حد محزون و مغموم تھیں  
پر درگاہ عالم نے ایک ملک کو ان کی تسلی و تشفی کے لئے بھیج دیا جو ان سے باتیں کیا کرتا تھا۔  
انہوں نے اس امر کا ذکر امیر المومنین سے کیا تو آپ نے فرمایا: جب کوئی آئے اور اس کی  
آواز سنائی دے تو مجھے مطلع کرنا..... تو میں نے حضرت کو اطلاع دی اور حضرت نے تمام  
آوازوں کو محفوظ کر لیا اور اس طرح ایک صحیفہ تیار ہو گیا۔

پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کے مسائل نہیں ہیں بلکہ قیامت تک کے حالات کا ذکر ہے

(۱)۔

## ۶۔ جامعہ

۵۰۶۔ ابو بصیر امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا: اے ابو محمد! ہمارے پاس  
جامعہ ہے اور تم کیا جانو کہ یہ جامعہ کیا ہے؟  
میں نے عرض کی حضور بتادیں کہ کیا ہے؟

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۳۰/۲، بصائر الدرجات ۱۸/۱۵۷، کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۳۸ باب ذکر صحیفہ جعفر  
و جامعہ و مصحف فاطمہ اور بصائر الدرجات، باب صحیفہ جامعہ و باب الکتب و باب اعطاء جعفر و  
جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام، بحار الانوار ۲۶ صفحہ نمبر ۱۸ باب جہات علوم آئمہ و کتب آئمہ،  
روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۳۲)

فرمایا یہ کہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہے جسے حضرت ﷺ نے فرمایا ہے اور حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے۔ اس میں تمام حلال و حرام اور وسائل انسانیہ کا ذکر ہے یہاں تک کہ خراش کا تاوان تک درج ہے یہ کہہ کر میرے اوپر ہاتھ مارا اور فرمایا: کہ اجازت ہے۔ میں نے عرض کی کہ میری جان قربان۔ آپ کو اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نے میرا ہاتھ دبایا اور فرمایا کہ اس عمل کا تاوان بھی اس کے اندر موجود ہے۔

میں نے عرض کی حضور یہ تو واقعا علم ہے۔

فرمایا بیشک یہ علم ہے لیکن یہ وہ علم نہیں ہے۔ (۱)

۵۰۷۔ ابو عبیدہ۔ ایک شخص نے امام صادقؑ سے علم جفر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک نیل کی کھال ہے جس میں سارا علم بھرا ہوا ہے عرض کی اور جامعہ؟

فرمایا یہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے۔ کھال پر لکھا گیا ہے اور اس میں لوگوں کے

تمام مسائل حیات کا حل موجود ہے یہاں تک کہ خراش بدن کا تاوان تک لکھا ہوا ہے۔ (۲)

۵۰۸۔ امام صادقؑ! جامعہ تک آ کے ابن شبرمہ کا علم بھنگ گیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا املاء ہے اور امیر المؤمنینؑ کی تحریر۔ جامعہ نے کسی شخص کے لیے مجال سخن نہیں چھوڑی ہے اور اس میں سارا حلال و حرام موجود ہے۔

مؤلف! مذکورہ روایات میں جامعہ کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں یہی اوصاف روایات

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۳۹، بصائر الدرجات ۳/۱۴۳)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۵/۲۴۱، بصائر الدرجات ۶/۱۵۳)

میں کتابِ علیؑ کے بھی ہیں لہذا عین ممکن ہے کہ جامعہ کتابِ علیؑ ہی کا دوسرا نام ہو۔ اللہ العالم۔

## ۷۔ جفر

۵۰۹۔ ابو بصیر! امام صادقؑ نے فرمایا کہ ہمارے پاس جفر ہے اور لوگ کیا جانیں کہ جفر کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور۔ ارشاد فرمائیں فرمایا ایک کھال کا ظرف ہے جس میں تمام انبیاء و اوصیاء کے علوم ہیں اور بنی اسرائیل کے علماء کا بھی علم ہے۔ میں نے عرض کی حضور یہ تو واقعاً علم ہے! فرمایا بیشک لیکن یہ وہ علم نہیں ہے جو ہمارے پاس ہے۔ (۱)

حسین بن ابی العلاء! میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ ہمارے پاس جفر ابیض ہے۔

تو میں نے عرض کی کہ حضور! اس میں کیا ہے؟

فرمایا زبور داؤدؑ، توریت موسیٰؑ، انجیل عیسیٰؑ، صحفِ ابراہیمؑ اور جملہ حلال و حرام جو صحفِ فاطمہؑ اور قرآن مجید میں نہیں ہیں۔ اس میں لوگوں کے ان مسائل کا ذکر ہے جن میں لوگ ہمارے محتاج ہیں اور ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ اس میں کوڑا۔ نصف۔ ربع۔ خراش۔ تک کا ذکر ہے۔ (۲)

۵۱۱۔ امام رضاؑ نے علاماتِ امام کے ذیل میں فرمایا کہ امام کے پاس جفر اکبر و اصغر ہوتا ہے جو بکرے اور بھیڑ کی کھال پر ہے اور اس میں کائنات کے تمام علوم یہاں تک کہ خراش کے تاوان تک کا ذکر ہے اور کوڑے۔ نصف۔ ربع کا ذکر بھی ہے اور امام کے پاس صحفِ فاطمہؑ بھی ہوتا ہے۔ (۳)

(۱) (کافی صفحہ نمبر ۲۳۹/۱)

(۲) (کافی صفحہ نمبر ۳/۲۴۰، بصائر الدرجات ۱/۱۵۰)

(۳) (الفتیہ ۲ صفحہ نمبر ۴۱۹/۵۹۱۴ روایت حسن بن فضال)

## حقیقت جفر

علم جفر کی حقیقت اور اس کے مفہوم کے بارے میں علماء اعلام میں بے حد اختلاف پایا جاتا ہے اور ہر شخص نے ایک نئے انداز سے اس کی تشریح و تفسیر کی ہے جس کی تفصیلات کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خلاصہ روایات یہ ہے کہ علم جفر اوصیاء پیغمبر اسلام کے علوم کی بنیادوں میں شمار ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ صندوق ہے جس میں تمام انبیاء سابقین کے صحیفے، رسول اکرم ﷺ، امیر المومنین، جناب فاطمہ کے کتب و رسائل اور رسول اکرم ﷺ کے اسلحے محفوظ ہیں۔ اس کو جفر ابیض اور جفر احمر بھی کہا جاتا ہے اور درحقیقت یہ ایک کتب خانہ اور خزانہ ہے جو اہل بیت کی خصوصیات میں ہے اور انہیں کو یکے بعد دیگرے وراثت میں ملتا ہے اور آج امام حجت العصر کے پاس محفوظ ہے۔ (۱)

## ۸۔ الہام

۵۱۲۔ امام رضاؑ پروردگار عالم جب کسی بندہ کا انتخاب امور بندگان خدا کے لئے کرتا ہے تو اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حکمت جاری کر دیتا ہے اور اسے ایک الہام عطا فرماتا ہے۔ جس کے بعد نہ کسی جواب سے عاجز ہوتا ہے اور نہ کسی امر صواب کے بارے میں متحیر ہوتا ہے اور اس کے علاوہ وہ معصوم ہوتا ہے جس کی تائید، تسدید اور توفیق پروردگار کی طرف سے ہوتی ہے اور اس

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۲۱۳۰، بحار ۲۶ صفحہ نمبر ۱/۱۸، ۶۸/۳۷/۲۶، ۴۷، ص ۲۶)

(۷/۳۱۳ ص ۵۲، ۲۶/

کے نتیجے میں ہر خطا، لغزش اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور یہ کمال پروردگار اس لئے عنایت کرتا ہے کہ اسے بندوں پر اپنی حجت اور مخلوقات پر اپنا گواہ بنانا چاہتا ہے "ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ" (۱)

۵۱۳۔ حارث بن مغیرہ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امام سے عرض کی کچھ اپنے علم کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔

فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین علیہ السلام کی وراثت ہے۔

میں نے عرض کی کہ ہمارے یہاں چرچا ہے کہ آپ کے دلوں پر الہام ہوتا ہے اور آپ کے

کانوں میں یہ بات ڈال دی جاتی ہے۔

فرمایا: ہاں یہ بھی ہے (۲)

۵۱۴۔ حارث نصری۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس کوئی مدد رک نہ ہو تو اس کا علم کہاں سے لائے گا؟

فرمایا پروردگار اس کے دل میں ڈال دیتا ہے یا اس کے کانوں میں آواز غیب آنے لگتی ہے۔

(۳)

(۱) (سورہ حدید ۲۱)

(کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۰۲، عیون اخبار الرضا ۱ صفحہ نمبر ۱/۲۲۱، معانی الاخبار ۲/۱۰۱، کمال

الدین ۳۱/۶۸۰، احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶ روایت عبدالعزیز بن مسلم)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۶۳، بصائر الدرجات ۵/۳۲۷)

(۳) (امالی طوسی ۹۱۶/۳۰۸، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۱/۳۱۶)

۵۱۵۔ ابو بصیر نے امام صادقؑ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ محدث تھے اور سلمان بھی محدث تھے جن سے ملائکہ باتیں کرتے تھے۔

میں نے عرض کی کہ محدث کی علامت کیا ہے؟

فرمایا: اس کے پاس ایک ملک آتا ہے جو اس کے دل پر ساری چیزیں القاء کر دیتا ہے۔ (۱)

۵۱۶۔ برید مجلی۔ میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ رسول و نبی اور محدث کا فرق کیا ہے؟

فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس ملائکہ آتے ہیں تو وہ انہیں دیکھتا ہے اور وہ اس کے پاس

پیغام الہی لے کر آتے ہیں..... نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اگرچہ اس کا خواب بھی

بالکل حقیقت ہوتا ہے۔..... اور محدث اسے کہا جاتا ہے جو صرف ملائکہ کا کلام سنتا ہے اور اس

کے دل یا کان میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (۲)

۵۱۷۔ حارث بن مغیرہ۔ میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ آپ کے عالم کے علم کی کیفیت

کیا ہوتی ہے؟

فرمایا: دل پر الہام ہوتا ہے اور کانوں میں آواز غیب آتی ہے۔ جس طرح مادر موسیٰؑ کی

طرف وحی کی گئی تھی۔ (۳)

(۱) (امالی طوسیؑ ۹۱۳/۴۰۷، رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۳۶/۶۳، بصائر الدرجات ۳/۳۲۲،

الخراج والجرائح ۲ صفحہ نمبر ۸۳۰/۳۶)

(۲) (اختصاص صفحہ نمبر ۳۲۸، بصائر الدرجات ۱/۳۶۸، الخراج والجرائح ۲ صفحہ نمبر ۸۲۳/۴۷

، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۳۳۲)

(۳) (اختصاص صفحہ نمبر ۲۸۶، بصائر الدرجات ۱۰/۳۱۷)

۵۱۸۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ ہمارے علوم کی بنیادیں تین طرح کی ہیں۔ ماضی، غابر اور حادث ماضی وہ ہے جس کی تفسیر کی گئی ہے۔ غابر وہ ہے جسے درج کر دیا گیا ہے اور حادث وہ ہے جو برابر دل پر الہام یا کانوں میں آواز کی شکل میں آتا ہے اور یہی ہمارا واقعی علم ہے لیکن ہمارے نبی کے بعد دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ (۱)

۵۱۹۔ مفضل بن عمر: میں نے امام ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کیا کہ امام صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ ہمارا علم غابر، مزبور، نکت فی القلوب اور تقرنی الاسماع ہے تو اس کا مفہوم کیا ہے؟ فرمایا: غابر ہمارا گذشتہ علم ہے، مزبور آنے والا علم ہے، نکت فی القلوب الہام ہے اور تقرنی الاسماع ملک کی آواز ہے۔ (۲)

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۶۱/۱ روایت علی السائی، ۸ صفحہ نمبر ۱۲۵/۹۵ روایت علی بن سوید، بصائر الدرجات ۳/۳۱۹ روایت علی السائی، دلائل الامامة ۳۲۵/۵۲۳ روایت علی بن محمد السمری)  
 (۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۶۳/۳، بصائر الدرجات ۲/۳۱۸ روایت محمد بن الفضل) مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو کافی باب ذکر ارواح آئمه، باب روح تسدید، باب حکم داؤد۔ بصائر الدرجات باب ما یفعل بالامام، باب تفسیر الآئمه لوجوه علومہم، باب ان المحدث کیف صفتہ، باب ارواح انبیاء اوصیاء و مؤمنین، باب آئمه و ارواح القدس، باب ما یستل العالم عن العلم، بحار الانوار باب الارواح و روح القدس، باب غرائب افعال الآئمه، باب علمہ ۲۳ ص ۱۹/۱۳، ۲۶ ص ۱/۵، ۳۶ ص ۲۵۵/۵۴، ۴۷ ص ۳۳/۳۰، ۶۱ ص ۱۸۲/۳۴، اختصا ص ۲۸۶، ۲۸۷ ص ۱۲۸/۱۲۷ طوسی ص ۴۰۸/۹۱۵، الخراج والخراج ۱ ص ۲۲/۲۸۸،

# فصل چہارم

## کیفیت علوم اہلبیت علیہم السلام

۱۔ اذا شأوا يعلمون

۵۲۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ امام جب کسی چیز کو جاننا چاہتا ہے جان لیتا ہے۔ (۱)

۵۲۱۔ عمار السابلی۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پاس غیب کا علم ہوتا ہے؟

فرمایا: جب وہ کسی شے کو جاننا چاہتا ہے تو پروردگار اسے علم عطا کر دیتا ہے۔ (۲)

۵۲۲۔ امام ہادٹی پروردگار نے کسی شخص کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کیا مگر جس رسول کو اس نے پسند فرمایا..... تو جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا وہ بھی عالم (امام) کے پاس ہے اور جس پر پروردگار نے انہیں مطلع کیا اس کی اطلاع بھی ان کے اوصیاء کے پاس ہے تاکہ زمین حجت خدا سے

---

(۱) (کافی ۱ ص ۱/۲۵۸، بصائر الدرجات ۳/۳۱۵ روایات ابوالریح وروایت دوم از یزید بن فرقد النہدی)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۴/۲۱۷، بصائر الدرجات ۴/۳۱۵، اختصاص ۲۸۶)

خالی نہ رہے جس کا علم اس کے یہاں صداقت اور اس کی عدالت کے جواز کی دلیل ہے۔ (۱)

## ۲۔ بست و کشاد

۵۲۳ امام صادق علیہ السلام۔ ہمارے علم و عدم علم کی بنیاد خدائی بست و کشاد پر ہے وہ جب چاہتا ہے ہم جان لیتے ہیں اور وہ نہ چاہے تو نہیں جان سکتے ہیں۔ امام دوسرے افراد کی طرح پیدا بھی ہوتا ہے کھاتا پیتا بھی ہے اس کے یہاں بول و براز بھی ہوتا ہے وہ خوش اور رنجیدہ بھی ہوتا ہے وہ ہنستا اور روتا بھی، ہے وہ مرتا اور دفن بھی ہوتا ہے اور اس کے علم میں اضافہ بھی ہوتا ہے لیکن اس کا امتیاز دو چیزوں میں ہے ایک علم اور دوم قبولیت دعا۔

امام تمام حوادث کی ان کے وقوع سے پہلے اطلاع دے سکتا ہے کہ اس کے پاس رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد ہوتا ہے جو اسے وراثت میں ملتا ہے۔ (۲)

۵۲۴۔ معمر بن خلاد۔ ایک مرد فارس نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات غیب بھی جانتے ہیں؟

فرمایا: خدا ہمارے لئے علم کو کشادہ کر دیتا ہے تو سب کچھ جان لیتے ہیں لیکن وہ روک دے تو

کچھ نہیں جان سکتے ہیں۔ یہ ایک راز خدا ہے جو اس نے جبرائیل کے حوالہ کیا اور جبرائیل نے پیغمبر

اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا اور انہوں نے جس کے چاہا حوالہ کر دیا۔ (۳)

(۱) (کشف الغمہ ۳ صفحہ نمبر ۱۷۷ روایت فتح بن یزید الجرجانی)

(۲) (خصال ۳/۵۲۸)

(۳) (کانی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۶/۱)

### ۳۔ اضافہ علم

۵۲۵۔ زرارہ۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر پروردگار ہمارے علم میں اضافہ نہ کرتا رہتا تو وہ بھی ختم ہو جاتا۔

میں نے عرض کی تو کیا آپ حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ علم دے دیا جاتا ہے؟

فرمایا: خدا جب بھی دینا چاہتا ہے تو پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرتا ہے اس کے بعد آئمہ کو ملتا ہے اور اس طرح ہم تک پہنچا ہے۔ (۱)

۵۲۶۔ ابو بصیر۔ میں نے امام صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر ہمارے علم میں مسلسل اضافہ نہ ہوتا تو اب تک خرچ ہو چکا ہوتا۔

میں نے عرض کی کہ کیا اس شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تھی؟  
فرمایا: جب خدا نے دینا تھا تو پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باخبر کیا اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام

اس کے بعد یکے بعد دیگرے آئمہ کو..... یہاں تک کہ معاملہ صاحب الامر تک پہنچ گیا۔ (۲)

۵۲۷۔ عبداللہ بن کبیر۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں نے ابو بصیر کو آپ کی طرف سے یہ بیان کرتے سنا ہے کہ اگر خدا مسلسل ہمارے علم میں اضافہ نہ کرتا تو وہ بھی ختم ہو جاتا۔  
فرمایا: بے شک

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۵/۳، اختصاص صفحہ نمبر ۳۱۲، بصائر الدرجات ۸/۳۹۳

میں نے عرض کی تو کیا کسی ایسی شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تھی؟

فرمایا: ہرگز نہیں۔ رسول اکرم ﷺ کو علم وحی کے ذریعہ دیا جاتا ہے اور ہمارے پاس

بذریعہ حدیث آتا ہے۔ (۱)

۵۲۸۔ امام صادقؑ۔ خدا کی بارگاہ سے جو چیز بھی نکلتی ہے پہلے رسول اکرم ﷺ کے پاس آتی

ہے اس کے بعد امیر المؤمنینؑ کے پاس اس کے بعد یکے بعد دیگرے آئمہ کے پاس۔ تاکہ ہمارا

آخر اول سے اعلم نہ ہونے پائے۔ (۲)

۵۲۹۔ سلیمان الدیلیسی۔ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ میں نے یہ فقرہ بار بار آپ سے

سنا ہے کہ اگر ہمارے یہاں مسلسل اضافہ نہ ہوتا تو سب خرچ ہو گیا ہوتا تو سارا حلال و حرام تو رسول

اکرم ﷺ پر نازل ہو چکا ہے۔ اب اضافہ کس شے میں ہوتا ہے؟

فرمایا: حلال و حرام کے علاوہ ہر شے میں۔ میں نے عرض کی تو کیا ایسی شے کا اضافہ ہوتا

ہے جو رسول اکرم ﷺ کے پاس نہ رہی ہو؟

فرمایا: علم جب بھی خدا کے پاس سے نکلتا ہے تو پہلے ملک رسول اکرم ﷺ کے پاس آتا

ہے اور کہتا ہے اے محمد ﷺ! آپ کے پروردگار کا ایسا ایسا ارشاد ہے اب آپ ہی اسے علی کے حوالہ

کردیں۔

پھر علیؑ سے کہا جاتا ہے کہ حسن کے حوالہ کردیں۔ اور اسی طرح یکے بعد دیگرے آئمہ کے

پاس آتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کسی امام کے پاس کوئی ایسا علم ہو جو رسول اکرم ﷺ یا سابق امام

(۱) (امالی الطوسیؑ ۲/۴۰۹) (۹۱۹)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۵/۴، اختصاص صفحہ نمبر ۳۱۳، بصائر الدرجات ۲/۳۹۲ روایات

یونس بن عبد الرحمن)

کے پاس نہ رہا ہو۔ (۱)

---

(۱) (اختصاص صفحہ نمبر ۳۱۳ ، بصائر الدرجات ۵/۳۹۳ ، کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۳ ، بحار

الانوار ۲۶ صفحہ نمبر ۸۶ باب ۳)

قسم پنجم

مذہب اہلبیت علیہم السلام

فصل اول۔

دین کا مفہوم اہلبیت علیہم السلام کے نزدیک

فصل دوم

شیعوں کے صفات

## فصل اول

### دین..... اہلبیتؑ کے نزدیک

۵۳۰۔ ابو الجارود۔ میں نے امام باقرؑ سے عرض کی۔ فرزندِ رسولؐ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں آپ کا چاہنے والا ہوں۔ صرف آپ سے وابستہ اور آپ کا غلام ہوں۔ فرمایا بیشک۔

میں نے عرض کی مجھے ایک سوال کرنا ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب عنایت فرمائیں گے۔ اس لئے کہ میں نابینا ہوں۔ بہت کم چل سکتا ہوں۔ اور بار بار آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا ہوں۔ فرمایا بتاؤ کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی اس دین سے باخبر کریں جس سے آپ اور آپ کے گھر والے اللہ کی اطاعت کرتے ہیں تاکہ ہم بھی اس کو اختیار کر سکیں۔

فرمایا کہ تم نے سوال بہت مختصر کیا ہے مگر بڑا عظیم سوال کیا ہے خیر میں تمہیں اپنے اور اپنے گھر والوں کے مکمل دین سے آگاہ کیے دیتا ہوں دیکھو یہ دین ہے توحید الہی۔ رسالت رسول اللہ، ان کے تمام لائے ہوئے احکام کا اقرار۔ ہمارے اولیاء سے محبت، ہمارے دشمنوں سے عداوت، ہمارے امر کے سامنے سراپا تسلیم ہو جانا، ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور اس راہ میں احتیاط کے ساتھ کوشش کرنا۔ (۱)

۵۳۱۔ ابو بصیر۔ میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے سلام نے عرض کیا کہ خیمہ بن ابی خثیمہ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے بھی ہمارے قبلہ کا رخ کیا۔ ہماری شہادت کے مطابق گواہی دی۔ ہماری عبادتوں جیسی عبادت کی۔ ہمارے دوستوں سے محبت کی اور ہمارے دشمنوں سے نفرت کی وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خیمہ نے بالکل صحیح بیان کیا ہے..... میں نے عرض کی اور ایمان کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ خدا پر ایمان۔ اس کی کتاب کی تصدیق اور ان کی نافرمانی نہ کرنا ہی ایمان ہے۔ فرمایا بیشک خیمہ نے سچ بیان کیا ہے۔ (۱)

۵۳۲۔ علی بن حمزہ نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو بصیر کو امام صادق علیہ السلام سے سوال کرتے سنا کہ حضور میں آپ پر قربان۔ یہ تو فرمائیں کہ وہ دین کیا ہے جسے پروردگار نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اور اس سے ناواقفیت کو معاف نہیں کیا ہے اور نہ اس کے علاوہ کوئی اور دین قبول کیا ہے؟ فرمایا۔ دوبارہ سوال کرو..... انھوں نے دوبارہ سوال کو دہرایا تو فرمایا

لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی۔ استطاعت کے بعد حج بیت اللہ اور ماہ رمضان کے روزے۔

یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے اور پھر دوسرے مرتبہ فرمایا ولایت۔ ولایت۔ (۲)

۵۳۳۔ عمرو بن حریث۔ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ اپنے بھائی عبد اللہ بن محمد کے گھر پر تھے۔ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان یہاں کیوں تشریف لے آئے ہیں؟ فرمایا

(۱) (کانی ۲ ص ۳۸/۵)

(۲) (کانی ۲ ص ۲۲/۱۱)

ذرا لوگوں سے دور سکون کے ساتھ رہنے کے لیے۔

میں نے عرض کی میں آپ پر قربان کیا میں اپنا دین آپ سے بیان کر سکتا ہوں۔ فرمایا بیان کرو۔

میں نے کہا کہ میرا دین یہ ہے کہ میں لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اور پروردگار سب کو قبر سے نکالے گا۔ اور یہ کہ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، ماہ رمضان کے روزے، حج بیت اللہ، رسول اکرمؐ کے بعد حضرت علیؑ کی ولایت، ان کے بعد امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام علیؑ الحسینؑ، امام محمد بن علیؑ اور پھر آپ کی ولایت ضروری ہے آپ حضرات ہی ہمارے امام ہیں۔ اسی عقیدہ پر جینا ہے اور اسی پر مرنا ہے اور اسی کو لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

فرمایا واللہ یہی دین میرا اور میرے آباء و اجداد کا ہے۔ جسے ہم علی الاعلان اور پوشیدہ ہر منزل پر اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ (۱)

۵۳۳۔ معاذ بن مسلم۔ میں اپنے بھائی عمر کو لے کر امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ یہ میرا بھائی عمر ہے۔ یہ آپ کی زبان مبارک سے کچھ سننا چاہتا ہے۔ فرمایا دریافت کرو کیا دریافت کرنا ہے۔ کہا کہ وہ دین بتا دیجئے جس کے علاوہ کچھ قابل قبول نہ ہو اور جس سے ناواقفیت میں انسان معذور نہ ہو۔..... فرمایا لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کی گواہی، پانچ نمازیں، ماہ رمضان کے روزے، غسل جنابت، حج بیت اللہ، جملہ احکام الہی کا اقرار اور آئمہ آل محمدؑ کی اقتداء.....

عمر نے کہا کہ حضور ان سب کے نام بھی بتا دیجئے۔ فرمایا امیر المؤمنین علیؑ، حسن، حسین، علی بن الحسینؑ، محمد بن علیؑ اور یہ خیر خدا جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

عرض کی کہ آپ کا مقام کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ امر امامت ہمارے اول و آخر سب کے لیے

جاری و ساری ہے۔ (۱)

۵۳۵۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ مامون نے فضل بن سہل ذوالریاسین کو امام رضاؑ کی خدمت میں روانہ کیا اور اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ حلال و حرام، فرائض و سنن سب کا ایک مقام پر جامع طور پر پیش کر دیں کہ آپ مخلوقات پر پروردگار کی حجت اور علم کا معدن ہیں۔

آپ نے قلم و کاغذ طلب فرمایا اور فضل سے فرمایا کہ لکھو

ہمارے لیے یہ کافی ہے کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں

ہے۔ وہ احد ہے۔ صمد ہے۔ اس کی کوئی زوجہ یا اولاد نہیں ہے وہ قیوم ہے۔ سبج و بصیر ہے۔ قوی و قائم ہے۔ باقی اور نور ہے عالم ہر شے اور قادر علیٰ کل شے ہے۔ ایسا غنی ہے جو محتاج نہیں اور ایسا عادل جو ظلم نہیں کرتا، ہر شے کا خالق ہے، اس کی کوئی مثل نہیں ہے، اس کی شبیہ و نظیر اور ضد یا مثل نہیں ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

پھر اس بات کی گواہی دیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے، رسول، امین، منتخب روزگار، سید

المرسلین، خاتم النبیین، افضل العالمین ہیں۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے ان کے نظام شریعت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ وہ جو کچھ خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں سب حق ہے۔ ہم سب کی تصدیق

(۱) (محاسن ص ۲۵۰/۱۰۳۷، شرح الاخبار ص ۲۲۳/۲۰۹، اس روایت میں غسل جنابت کے

بجائے طہارت کا ذکر ہے)

کرتے ہیں اور ان کے پہلے کے انبیاء و مرسلین اور حجج الہیہ کی تصدیق کرتے ہیں اس کی کتاب صادق کی بھی تصدیق کرتے ہیں جہاں باطل کا گذر نہ سامنے سے ہے اور نہ پیچھے سے۔ وہ خدائے حکیم و حمید کی تنزیل ہے۔ (۱)

یہ کتاب تمام کتابوں کی محافظ اور اول سے آخر تک حق ہے، ہم اس کے محکم و متشابہ، خاص و عام، وعد و وعید، ناخ و منسوخ، اور اخبار سب پر ایمان رکھتے ہیں، کوئی شخص بھی اس کی مثل و نظیر نہیں لا سکتا ہے۔

اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد دلیل اور حجت خدا، امور مسلمین کے ذمہ دار، قرآن کے ترجمان، احکام الہیہ کے عالم ان کے بھائی، خلیفہ، صاحب منزلت ہارون علی بن ابی طالب، امیر المؤمنین، امام المتقین، قائد الغر المحجلین، یعسوب المؤمنین، افضل الوصیین ہیں اس کے بعد حسن و حسینؑ ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہ سب عترت رسول ﷺ اور علم بالکتاب والسنۃ ہیں۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے اور ہر زمانہ میں امامت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ یہی عروۃ الوثقیٰ ہیں اور یہی آئمہ ہدیٰ ہیں اور یہی اہل دنیا پر حجت پروردگار ہیں۔ یہاں تک کہ زمین اور اہل زمین کی وراثت خدا تک پہنچ جائے کہ وہی کائنات کا وارث و مالک ہے اور جس نے بھی ان حضرات سے اختلاف کیا وہ گمراہ اور گمراہ کن ہے حق کو چھوڑنے والا اور ہدایت سے الگ ہو جانے والا ہے یہی قرآن کی تعبیر کرنے والے اور اس کے ترجمان ہیں۔ جو ان کی معرفت کے بغیر اور نام بنام ان کی محبت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (۲)

(۱) (فصلت ۴۴)

(۲) (تحف العقول ص ۴۱۵)



فرمایا اس لئے کہ وہ نظر نہ آئے گا اور اس کا نام لینا بھی جائز نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ منظر عام پر آجائے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

میں نے عرض کی حضور میں نے اس کا اقرار کر لیا اور اب یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ان کا دوست ہے وہی میرا دوست ہے جو ان کا دشمن ہے وہ میرا بھی دشمن ہے ان کی اطاعت اطاعت خدا ہے اور ان کی معصیت معصیت خدا ہے۔

اور میرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ معراج حق ہے اور قبر کا سوال بھی حق ہے اور جنت و جہنم بھی حق ہے اور صراط و میزان بھی حق ہے اور قیامت بھی یقیناً آنے والی ہے اور خدا سب کو قبروں سے نکالنے والا ہے اور میرا کہنا یہ بھی ہے کہ فرائض میں نماز، زکوٰۃ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی از منکر سب شامل ہیں۔

حضرت نے فرمایا اے ابوالقاسم! خدا کی قسم یہی وہ دین ہے جسے خدا نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور تم اس پر قائم رہو پروردگار تمہیں دنیا و آخرت میں اس پر ثابت قدم رکھے۔ (۱)

(۱) (امالی صدوق ۲۳/۲۷۸، التوحید ۳۷/۸۱، کمال الدین ۳۷۹، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۹،

کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۲۸۲، ملاحظہ ہو صفحہ الشیعہ ۶۸/۱۴۷)

# فصل دوم

## صفات شیعہ

۱۳۷۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو راہِ محبت میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے، ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ہمارے دین کو زندہ رکھنے کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی شان یہ ہے کہ غصہ آجائے تو کسی پر ظلم نہیں کرتے ہیں اور خوش حال ہوتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے ہیں۔ اپنے ہمسایہ کے لئے برکت اور اپنے ساتھیوں کے لئے مجسمہ سلامتی ہوتے ہیں۔ (۱)

۵۳۸۔ امام علی علیہ السلام۔ ہمارے شیعہ اللہ کی معرفت رکھنے والے، اس کے حکم پر عمل کرنے والے، صاحبانِ فضائل سچ بولنے والے ہوتے ہیں۔ ان کا کھانا بقدر ضرورت، ان کا لباس درمیانی اور ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ دیکھنے میں مریض اور مدہوش نظر آتے ہیں حالانکہ ایسے ہوتے نہیں ہیں۔ انہیں عظمت پروردگار اور جلالِ سلطنت الہیہ ایسا بنا دیتی ہے اور دل بے قرار ہو جاتے ہیں کہ ہوش و حواس اڑ جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب ہوش آتا ہے تو نیک اعمال کی طرف دوڑ پڑتے ہیں مختصر

(۱) کافی ص ۲۳۶/۲۳۷ روایت ابوالمقدام عن الباقرؑ، خصال ص ۳۹۷/۱۵۴، صفات الشیعہ ۹۱/۲۳، جہف العقول ص ۲۰۰، مشکوٰۃ الانوار، ص ۶، ۱، تجمیع ۶۹/۶۸/۱۶۸، شرح الاخبار ص ۳۳/۵۰۴ (۱۴۳۹)

اعمال سے راضی نہیں ہوتے ہیں اور زیادہ اعمال کو کثیر نہیں سمجھتے ہیں۔ (۱)

۵۳۹۔ نوف بن عبداللہ البرکالی۔ مجھ سے ایک دن امام علیؑ نے فرمایا کہ نوف! ہم ایک پاکیزہ طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ ہماری طینت سے پیدا ہوئے ہیں لہذا جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کی حضور ذرا شیعوں کے اوصاف تو بیان فرمائیں۔ تو حضرت رونے لگے..... اور پھر فرمایا:

”نوف! ہمارے شیعہ صاحبان عقل، خدا اور دین کے عارف، اطاعت و امر الہی کے عامل، محبت الہی سے ہدایت یافتہ، عبادت گزار، زاہد مزاج، شب بیداری سے زرد چہرہ، گریہ سے دھنسی ہوئی آنکھیں، ذکر خدا سے خشک ہونٹ، فاقوں سے دھنسنے ہوئے پیٹ، خدا شناسی ان کے چہروں سے نمودار اور خوفِ خدا ان کے بشرہ سے نمایاں، تاریکیوں کے چراغ اور بدترین ماحول کے گل و گلزار ہوتے ہیں۔ ان کی کمزوریاں پوشیدہ، ان کے دل رنجیدہ، ان کے نفس عقیف اور ان کی ضروریات خفیف، ان کا نفس ہمیشہ رنج و تعب میں اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ راحت و آرام میں، صاحبان عقل و خرد، خالص شریف، اپنے دین کو بچا کر نکل جانے والے ہوتے ہیں، محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں اور عاقب ہو جاتے ہیں تو کوئی تلاش نہیں کرتا۔ یہی ہمارے پاکیزہ کردار شیعہ، ہمارے محترم برادر ہیں۔ ہائے میں ان کا کس قدر مشتاق ہوں۔ (۲)

۵۴۰۔ محمد بن الحنفیہ۔ امیر المؤمنینؑ جنگِ جمل کے بعد واپس آئے تو احنف بن قیس نے آپ کو دعوت پر بلایا اور کھانا تیار کیا اور اصحاب کو بھی مدعو کیا آپ تشریف لے آئے تو فرمایا کہ احنف میرے

(۱) (مطالب السؤل صفحہ نمبر ۵۳ روایت نوف البرکالی)

(۲) (امالی طوسی ۱/۱۸۹)

اصحاب کو بلاؤ۔ احنف نے دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک جماعت انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہوئی اور ایسے تھی جیسے کوئی خشک مشکیزہ ہو۔

احنف نے عرض کی حضور ان کو کیا ہو گیا ہے؟ انہی کھانا نہیں ملا ہے یا جنگ کے خوف نے ایسا بنا دیا ہے؟

فرمایا: احنف! ایسا کچھ نہیں ہے اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو دار دنیا میں اس طرح عبادت کرتے ہیں جیسے انہوں نے روز قیامت کے ہول کو دیکھ لیا ہے اور اپنے نفس کو اس کی زحمتوں پر آمادہ کر لیا ہے۔ (۱)

۵۳۱۔ امام صادقؑ۔ ہمارے شیعوں کو تین طرح آزماؤ۔ اوقات نماز کی پابندی کس قدر کرتے ہیں۔ ہمارے اسرار کو دشمنوں سے کس طرح محفوظ رکھتے ہیں۔ اور اپنے اموال میں دوسرے بھائیوں سے کس قدر ہمدردی کرتے ہیں۔ (۲)

۵۳۲۔ امام صادقؑ۔ یاد رکھو کہ جعفر بن محمدؑ کے شیعہ جعفری بس وہ ہیں جن کا شکم اور جنسی جذبہ عقیف ہو، محنت زیادہ کرتے ہوں، پروردگار کے لئے عمل کرتے ہوں، اس کے ثواب کے امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں اور ایسے افراد نظر آجائیں تو سمجھ لینا کہ یہی ہمارے شیعہ ہیں۔ (۳)

(۱) (صفات الشیعہ ۶۳/۱۱۸)

(۲) (خصال ۶۳/۱۰۳ ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۲۱ ، مشکوٰۃ الانوار ۱۸۷ ، قرب الاسناد ۲۵۳/۷۸)

(۳) (صفات الشیعہ ۲۱/۷۹ ، کافی ص ۲۳۳/۹ ، خصال ۶۳/۲۹۶ روایت مفضل بن عمر)

۵۳۳۔ امام صادقؑ۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھے کام کرتے ہیں، برے کاموں سے رک جاتے ہوں، ان کی نیکیاں ظاہر ہوں، مالک کے لئے عمل خیر کی طرف سبقت کرتے ہوں۔ یہی لوگ ہیں جو ہم سے ہیں ان کی بازگشت ہماری طرف ہے اور ان کی جگہ ہماری منزل ہے ہم جہاں بھی رہیں۔ (۱)

۵۳۴۔ امام صادقؑ۔ ہمارے شیعہ صاحبان تقویٰ واجتہاد ہوتے ہیں، اہل وفا و امانتدار ہوتے ہیں، اہل زہد و عبادت ہوتے ہیں، رات دن میں اکاون رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ (۱۷ رکعت فریضہ ۳۳ رکعت نوافل) راتوں کو قیام کرنے والے، دن میں روزہ رکھنے والے، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنے والے، حج بیت اللہ انجام دینے والے اور ہر حرام سے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔

ش ۵۳۵۔ امام صادقؑ۔ ہمارے شیعہ مختلف صفات سے پہچانے جاتے ہیں سخاوت، برادران ایمانی پر مال کا صرف کرنا اور دن رات میں ۵۱ رکعت نماز۔ (۲)

۵۳۶۔ امام صادقؑ۔ ہمارے شیعہ تین طرح کے ہیں (۱) واقعی محبت کرنے والے۔ یہ ہم سے ہیں (۲) ہمارے ذریعہ اپنی زینت کا انتظام کرنے والے۔ ان کے لئے ہم بہر حال باعث زینت ہیں (۳) ہمارے ذریعہ مال دنیا کمانے والے۔ ایسے افراد ہمیشہ فقیر رہیں گے۔ (۳)

۵۳۷۔ امام صادقؑ۔ لوگ ہمارے سلسلہ میں تین حصوں میں تقسیم ہو گئے ہیں ایک جماعت ہم سے محبت کرتی ہے اور ہمارے قائم کا انتظار کرتی ہے تاکہ ہمارے ذریعہ دنیا حاصل کرے، یہ لوگ

(۱) (صفات الشیعہ ۳۲/۹۵ روایت مسعدہ بن صدقہ)

(۲) (تحف العقول صفحہ نمبر ۳۰۳)

(۳) (خصال ۶۱/۱۰۳، اعلام الدین صفحہ نمبر ۱۳۰ روایت معاویہ بن وہب، روضۃ الواعظین

صفحہ نمبر ۳۲۱، مشکوٰۃ الانوار ۷۸)

ہمارے کلام کو محفوظ رکھتے ہیں لیکن ہمارے اعمال میں کوتاہی کرتے ہیں عنقریب خدا انہیں واصل جہنم کرے گا۔

دوسری جماعت ہم سے محبت کرتی ہے ہماری بات سنتی ہے اور عمل میں بھی کوتاہی نہیں کرتی لیکن مقصد مال دنیا ہی کا حصول ہے تو خدا ان کے پیٹ کو آتش جہنم سے بھر دے گا اور ان پر بھوک کو مسلط کر دے گا۔ تیسری جماعت ہم سے محبت کرتی ہے ہمارے اقوال کو محفوظ رکھتی ہے ہمارے امر کی اطاعت کرتی ہے اور ہمارے اعمال کے خلاف نہیں کرتی ہے۔ یہی لوگ ہیں جو ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔ (۱)

۵۴۸۔ امام صادقؑ ایک شخص نے محبت اہلبیت کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: تم ہمارے کیسے دوستوں میں ہو؟ وہ شخص خاموش ہو گیا تو سدر نے کہا مولا! آپ کے دوستوں کی کتنی قسمیں ہیں؟ فرمایا: ہمارے دوستوں کے تین طبقات ہیں۔

(۱)۔ وہ طبقہ جو ہم سے بظاہر محبت کرتا ہے لیکن اندر سے محبت نہیں کرتا۔

(۲) وہ طبقہ جو اندر سے محبت کرتا ہے باہر سے اظہار نہیں کرتا ہے۔

(۳) وہ طبقہ جو ہر حال میں ہم سے محبت کرتا ہے۔ یہی تیسرا طبقہ قسم اعلیٰ ہے اور وہ طبقہ جو بظاہر محبت کرتا ہے لیکن بادشاہوں کی سیرت پر عمل کرتا ہے کہ زبان ہمارے ساتھ ہوتی ہے اور تلوار ہمارے خلاف اٹھتی ہے یہ پست ترین طبقہ ہے اور وہ قسم جہاں اندر سے محبت ہوتی ہے اگرچہ اس کا اظہار نہیں ہوتا یہ درمیانی طبقہ کے چاہنے ہیں.....

میری جان کی قسم اگر یہ لوگ اندر سے محبت کرنے والے ہیں اور صرف باہر سے اظہار نہیں

(۱) (تحف العقول ۵۱۴ روایت تحف العقول)

کرتے ہیں تو یہ دن میں روزہ رکھنے والے راتوں کو نماز پڑھنے والے ہوں گے، ترک دنیا داری کا اثر ان کے چہرہ سے ظاہر ہوگا اور مکمل طور پر تسلیم و اختیار والے ہوں گے۔

اس شخص نے عرض کی کہ میں تو ظاہر و باطن ہر اعتبار سے آپ کا چاہنے والا ہوں۔

فرمایا ہمارے ایسے چاہنے والوں کی علامتیں معین ہیں۔

اس نے عرض کی وہ علامتیں کیا ہیں؟

فرمایا: سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ توحید پروردگار کی مکمل معرفت رکھتے ہیں اور اس کے نشانات کو محکم رکھتے ہیں۔ (۱)

قسم ششم  
اخلاق اهل بیت علیهم السلام

ایثار	فصل اول
تواضع	فصل دوم
عفو	فصل سوم
انداز عبادت	فصل چهارم
انداز صبر و رضا	فصل پنجم
انداز طلب معاش	فصل ششم
انداز عطاء	فصل هفتم
سلوک خدام	فصل هشتم
جامع اخلاق طیبه	فصل نهم

# فصل اول

## ایشار

”و يطعمون الطعام على حبه مسكينا و يتماوا اسيراً. انما نطعمکم لوجه الله لا نريد منکم جزاء ولا شکوراً“ (۱)

”و یوٹرون علی انفسہم و لو کان بہم خصاصہ و من یوق شح نفسہ

فاولئک ہم المفلحون“ (۲)

۵۳۹۔ ابن عباس۔ حسن و حسینؑ بیمار ہوئے تو رسول اکرم ﷺ ایک جماعت کے ساتھ آئے اور فرمایا اے ابوالحسن! اگر تم اپنے بچوں کے لئے نذر کر لیتے؟ یہ سن کر علیؑ، فاطمہؑ، فضہؑ (کنیز خانہ) سب نے نذر کر لی کہ اگر بچے صحت یاب ہو گئے تو تین دن روزہ رکھیں گے۔

خدا کے فضل سے بچے صحت یاب ہو گئے لیکن گھر میں روزہ کے لئے کوئی سامان نہ تھا تو

حضرت علیؑ شمعون یہودی کے یہاں سے تین صاع جو قرض لے آئے اور فاطمہؑ نے ایک صاع پیش کر پانچ روٹیاں تیار کیں۔

(۱) (سورہ دہر ۸-۹)

(۲) (سورہ حشر ۹)

ابھی افطار کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ ایک سائل نے آواز دی۔ اہلبیت! تم پر میرا سلام ہو میں مسلمانوں کے مساکین میں سے ایک مسکین ہوں۔ مجھے کھانا کھلاؤ۔ خدا تمہیں دسترخوان جنت سے سیر کرے گا۔ سب نے ایثار کر کے روٹیاں اس کے حوالے کر دیں اور پانی سے افطار کر لیا۔ دوسرے دن پھر روزہ رکھا اور اسی طرح افطار کے لئے بیٹھے تو ایک سائل نے سوال کیا اور روٹیاں اس کے حوالہ کر دیں۔

تیسرے دن پھر یہی صورت حال پیش آئی۔

اب جو چوتھے دن حضرت علیؓ بچوں کو لئے پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دیکھا کہ بچے بھوک کی شدت سے پرندہ کے بچے کی مانند کانپ رہے ہیں یہ دیکھ کر آپؐ کو سخت تکلیف ہوئی اور بچوں کو لے کر خانہ فاطمہؓ میں آئے۔ دیکھا کہ فاطمہؓ محراب عبادت میں ہیں لیکن فاتوں کی شدت سے شکم مبارک پیٹھ سے لگ گیا ہے اور آنکھیں اندر کی طرف چلی گئی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپؐ کو مزید تکلیف ہوئی کہ جبرائیلؑ امین آگئے اور سورہ دھر دیتے ہوئے کہا

کہ یا محمد ﷺ! مبارک ہو۔ پروردگار نے تمہارے اہلبیت کے لئے یہ تحفہ نازل فرمایا ہے۔ (۱)

۵۵۰۔ امام صادقؑ جناب فاطمہؓ کے پاس کچھ جو تھا جس کا حلوہ تیار کیا اور جب سب گھر والے کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک مسکین آگیا اور اس نے کہا کہ خدا آپ حضرات پر رحمت نازل کرے۔

حضرت علیؓ نے ایک تہائی حلوہ اس کے حوالہ کر دیا۔ چند لمحوں میں ایک یتیم آگیا اور آپؐ

نے ایک تہائی اس کے حوالہ کر دیا اس کے بعد ایک امیر آگیا اور باقی ماندہ اس کے حوالہ کر دیا اور خود

(۱) (کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۳۰۲)

کچھ نہیں کھایا تو پروردگار نے ان کی شان میں یہ آیات نازل کر دیں۔ (۱)

نوٹ:- اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورہ دہر کے نزول کے بعد بھی اہلبیتؑ کا مستقل طریقہ رہا ہے کہ یتیم و مسکین و اسیر کو خود پر مقدم کرتے اور جب بھی یہ عمل انجام دیا تو سرکارِ دو عالم آیات دہر کی تلاوت فرمائی نہ یہ کہ سورہ بار بار نازل ہوتا رہا۔ (جوادی)

۵۵۱۔ امام باقرؑ۔ سورہ دہر کی شان نزول بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ "علیٰ جبہ" سے مراد یہ ہے کہ انہیں خود بھی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود مسکین و یتیم و اسیر کو مقدم کر دیا اور خدا نے ان آیات کو نازل کر دیا اور یاد رکھو کہ "انما نطعمکم لوجه اللہ" (ہم صرف رضائے الہی کے لئے کھلاتے ہیں اور نہ اس کی کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ شکر یہ) یہ قول اہلبیتؑ نہیں ہے اور نہ ان کی زبان پر ایسے الفاظ آئے ہیں۔ ان کے دل کی بات ہے جسے پروردگار نے اپنی طرف سے واضح کر دیا ہے اور ان کے ارادوں کی ترجمانی کر دی ہے کہ یہ نہ جزا کی زحمت دینا چاہتے ہیں اور نہ شکر یہ کی تعریف کے خواستگار ہیں یہ اپنے عمل کے معاوضہ میں صرف رضائے الہی اور ثوابِ آخرت کے طلب گار ہیں اور بس۔ (۲)

۵۵۲۔ ابن عباس۔ علی بن ابی طالبؑ نے ایک رات صبح تک باغ کی سیچائی کا کام انجام دیا اور معاوضہ میں کچھ جو لے کر آئے جس کا ایک تہائی پیسا گیا اور حریرہ نام کی غذا تیار ہوئی کہ ایک مسکین نے آکر سوال کر دیا اور سب نے اٹھا کر اس کے حوالہ کر دیا۔ پھر دوسرے تہائی کا حریرہ تیار کیا اور اس کا یتیم نے سوال کر لیا اور اسے بھی دیدیا..... پھر تیسرے تہائی کا تیار کیا اور اس کا اسیر نے سوال کر لیا

(۱) (مجمع البیان ۱۰ صفحہ نمبر ۶۱۲، تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۳۹۸ روایت عبد اللہ بن میمون قداح)

(۲) (امالی صدوق روایت سلمہ بن خالد صفحہ نمبر ۲۱۵)

تو اسے بھی اس کے حوالہ کر دیا اور بھوک ہی کے عالم میں سارا دن گزار دیا۔ (!)

بظاہر یہ بھی سورہ دہر کی ایک تطبیق ہے ورنہ تنزیل کی روایت ابن عباس ہی کی زبان سے اس سے پہلے نقل کی جا چکی ہے۔ جوادی ۵۵۳۔ ابن عباس! "یؤثرون علیٰ انفسہم" کی آیت علیٰ وفاطمہ اور حسن و حسین کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (۲)

۵۵۴۔ ابو ہریرہ۔ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی آپ نے ازواج کے گھر دریافت کرایا۔ سب نے کہہ دیا کہ یہاں کچھ نہیں ہے تو فرمایا کوئی ہے جو آج رات اسے سیر کرے؟

علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں حاضر ہوں۔ اور یہ کہہ کر خانہ زہرا میں آئے۔ فرمایا دختر پیغمبر آج گھر میں کیا ہے؟

فرمایا کہ بچوں کا کھانا ہے اور کچھ نہیں ہے..... لیکن اس کے بعد بھی ہم ایثار کریں گے۔ چنانچہ بچوں کو سلا دیا۔ چراغ خانہ بجھا دیا اور آنے والے کو سارا کھانا کھلا دیا۔ صبح کو پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا قصہ بیان کیا تو فوراً آیت نازل ہوئی

"یؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصہ" (۳)

۵۵۵۔ امام باقرؑ۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے گرد اصحاب کا حلقہ

(۱) (مجمع البیان ۱۰ صفحہ نمبر ۶۱۴)

(۲) (شواہد التنزیل ۲ صفحہ نمبر ۳۳۲/۹۳۷)

(۳) (امالی الطوسی ۱۵۸، ۳۰۹۔ تاویل آیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۶۵۳، شواہد التنزیل ۲ صفحہ نمبر ۳۳۱،

۹۷۲، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۷۴)

تھا کہ حضرت علیؑ ایک بوسیدہ چادر اوڑھ کر آگئے اور رسول اکرم ﷺ کے قریب بیٹھ گئے آپ نے تھوڑی دیر ان کے چہرہ پر نگاہ کی اور اس کے بعد آیت ایثار کی تلاوت کر کے فرمایا کہ یا علی تم ان ایثار کرنے والوں کے رئیس، امام اور سردار ہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ وہ لباس کیا ہو گیا جو میں نے تم کو دیا تھا؟ عرض کی اصحاب میں سے ایک فقیر آ گیا اور اس نے برہنگی کا شکوہ کیا تو میں نے رحم کھا کر ایثار کیا اور لباس اس کے حوالہ کر دیا اور مجھے یقین تھا کہ پروردگار مجھے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا۔

فرمایا تم نے سچ کہا۔ ابھی جبرائیل نے یہ خبر دی ہے کہ پروردگار نے تمہارے لئے جنت میں ایک ریشم کا لباس تیار کر لیا ہے جس پر یاقوت اور زمرد کا رنگ چڑھا ہوا ہے اور یہ تمہاری سخاوت کا بہترین صلہ ہے جو تمہارے پروردگار نے دیا ہے کہ تم نے اس پرانی چادر پر قناعت کی ہے اور بہترین لباس سائل کے حوالہ کر دیا ہے یا علی یہ تحفہ جنت مبارک ہو۔

حضرت علیؑ یہ سن کر نہایت درجہ مسرور گھر واپس آ گئے۔ (۱)

۵۵۶۔ احمد بن محمد بن ابراہیم اٹھلی کا بیان ہے کہ میں نے بعض کتب تفسیر میں دیکھا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علیؑ کو مکہ میں یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ انہیں سرکار کے قرضے ادا کرنا ہیں اور لوگوں کی امانتوں کو واپس کرنا ہے..... اور اس عالم میں چلے گئے کہ سارا گھر مشرکین سے گھرا ہوا تھا اور حضور کا حکم تھا کہ علیؑ چادر حضری اوڑھ کر بستر پر سو جائیں۔ انشاء اللہ پروردگار ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ آپ نے تعمیل ارشاد کی اور ادھر پروردگار نے جبرائیلؑ و میکائیلؑ سے کہا کہ میں نے تم دونوں کے درمیان برادری کا رشتہ قائم کر دیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے سے

(۱) (تاویل الآيات الظاہرہ ۲۵۵ روایت جابر بن یزید)

زیادہ کر دیا ہے اب بتاؤ کون اپنی زیادہ عمر کو اپنے بھائی پر قربان کر سکتا ہے؟ جس پر دونوں نے زندہ رہنے کو پسند کیا تو پروردگار نے فرمایا کہ تم لوگ ”علی“ جیسے کیوں نہیں ہو جاتے ہو دیکھو میں ان کے اور ”محمد“ کے درمیان برادری قائم کر دی تو وہ کس طرح ان کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کر رہے ہیں اور ان کا تحفظ کر رہے ہیں اچھا اب دونوں افراد جاؤ اور تم ان کا تحفظ کرو۔

چنانچہ دونوں فرشتے نازل ہوئے جبرائیلؑ سرہانے کھڑے ہوئے اور میکائیلؑ پائنتی اور دونوں نے کہنا شروع کیا مبارک ہو مبارک ہو ابوطالب کے لالہ تمہارا مثل کون ہے کہ خدا تمہارے ذریعہ ملائکہ پر مباحث کر رہا ہے اور راہِ مدینہ میں رسول اکرم ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل کر دی:

"ومن الناس من يَشْرِي نفسه ابتغاءَ مرضاتِ الله" (۱)

(۱) (بقرہ ۲۰۷)

(اسد الغابہ ۳ صفحہ نمبر ۹۸، العمدۃ ۲۳۹ / ۳۶۷، تذکرہ الخواص ۳۵، شواہد التقریل صفحہ نمبر ۱۲۳ / ۱۳۲، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۲۲۳، بیج المودۃ صفحہ نمبر ۲۷ / ۳، الصراط المستقیم صفحہ نمبر ۱۷، تنبیہ الخواطر صفحہ نمبر ۱۷۳)

## فصل دوم

### تواضع اہلبیتؑ

۵۵۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے پاس آسمان سے فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کسی نبی کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ اس کے بعد آنے والا ہے اور اس کا نام اسرائیل ہے۔ اس نے آ کر مجھے سلام کیا اور کہا کہ میں پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپؐ کو یہ اختیار دوں کہ آپ چاہے عبد بن کر رہیں یا ملوکانہ زندگی گزاریں تو میں نے جبرائیلؑ کی طرف نظر کی اور انہوں نے تواضع کی طرف اشارہ کیا تو میں نے اس اشارہ الوہیت کی بنیاد پر بندگی پروردگار کی زندگی کو ملوکانہ آن بان پر مقدم رکھا۔ (۱)

۵۵۸۔ امام باقرؑ۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے پاس جبرائیلؑ تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر تین مرتبہ حاضر ہوئے اور آپؐ کو خزانوں کا اختیار پیش کیا بغیر اس کے کہ اجر آخرت میں کسی طرح کی کمی واقع ہو لیکن آپؐ نے پرسکون زندگی پر تواضع کو مقدم رکھا۔ (۲)

۵۵۹۔ امام صادقؑ۔ جبرائیلؑ نے رسول اکرمؐ کے پاس حاضر ہو کر آپؐ کو سارا اختیار دے دیا

(۱) (المجم الکبیر ۱۲ صفحہ نمبر ۲۶۷/۱۳۳۰۹ روایت ابن عمر)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۳۰/۱۰۰، امالی الطوسی ۱۶۹۲/۱۳۷۰ روایت محمد بن مسلم)

لیکن آپؑ نے تو اضع کو پسند فرمایا اور اسی بنیاد پر ہمیشہ غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور بارگاہ الہی میں تو اضع کے اظہار کے لئے غلاموں ہی سے انداز سے بیٹھنا بھی پسند فرماتے تھے۔ (۱)

۵۶۰۔ حمزہ بن عبد اللہ بن عقبہ۔ پیغمبر اسلام ﷺ میں وہ خصلتیں پائی جاتی تھیں جن کا جنابوں سے کوئی تعلق نہیں ہے آپؑ کو جو سیاہ و سرخ آدمی مدعو کر لیتا تھا اس کی دعوت قبول کر لیتے تھے اور بعض اوقات راستہ میں خرما پڑا دیکھ لیتے تھے تو اسے اٹھا لیتے تھے صرف اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ کہیں صدقہ کا نہ ہو سواری کرتے وقت زین وغیرہ کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ (۲)

۲۶۱۔ یزید بن عبد اللہ بن قسیط۔ اہل صفہ پیغمبر ﷺ کے وہ اصحاب تھے جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور مسجد ہی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آرام کیا کرتے تھے رسول اکرم ﷺ رات کے وقت انہیں بلا کر اصحاب کے گھر بھیج دیا کرتے تھے تاکہ ان کے یہاں جا کر کھانا کھالیں اور بہت سے افراد کو خود اپنے ساتھ شریک طعام فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے اسلام کو مالدار بنا دیا۔ (۳)

۵۶۲۔ ابو ذر۔ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے سامنے اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ باہر سے آنے والا یہی نہیں سمجھ پاتا تھا کہ ان میں پیغمبر ﷺ کون ہے۔ تو ہم لوگوں نے عرض کی کہ حضورؐ کے لئے کوئی ایک جگہ معین کر دیں تاکہ مسافر آپؑ سے سوال کر سکے چنانچہ ایک چبوترہ بنا دیا گیا اور آپؑ اس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ (۴)

(۱) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۱۳۱/۱۱۳۲) روایت علی بن المغیرہ، کافی ۶ صفحہ نمبر ۲۷۰، الحاسن ۲ صفحہ نمبر ۲۳۳

(۲) (الطبقات الکبریٰ صفحہ نمبر ۳۷۰)

(۳) (طبقات کبریٰ صفحہ نمبر ۲۵۵)

(۴) (سنن نسائی ۸ صفحہ نمبر ۱۰۱، مکارم الاخلاق صفحہ نمبر ۸/۱۲۸)

۵۶۳۔ ابو مسعود۔ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے گفتگو شروع کی تو اس کی جوڑ بند کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں میری والدہ گرامی بھی گوشت کے ٹکڑوں ہی پر گزار کیا کرتی تھیں۔ (۱)

۵۶۴۔ مطرف۔ میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہمارے سید و سردار ہیں؟ فرمایا کہ مالک و مختار پروردگار ہے عرض کی کہ سرکار آپ ہم سب سے افضل و برتر اور عظیم تر تو بہر حال ہیں فرمایا جو چاہو کہو لیکن خبردار شیطان تمہیں اپنے ساتھ نہ کھینچ لے جائے۔ (۲)

۵۶۵۔ امام صادق علیہ السلام۔ پیغمبر اکرم نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور آپ بادشاہوں سے مشابہت کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور ہم بھی ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے۔ (۳)

۵۶۶۔ زاذان۔ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا کہ بازار میں کسی شخص کے جوتے کا تسمہ گرجاتا تھا تو اٹھا کر دیتے تھے ہر بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتاتے، مزدوروں کے سامان اٹھانے میں مدد فرمایا کرتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے (یہ دار آخرت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس دنیا میں بلندی اور فساد کے طلب گار نہیں ہیں اور آخرت تو بہر حال صاحبان تقویٰ کے لئے ہے) (۴)

(۱) (سنن ابن ماجہ ۲ صفحہ نمبر ۱۱۰۰/۳۳۱۲، مکارم الاخلاق صفحہ نمبر ۷/۴۸)

(۲) (سنن ابی داؤد ۴ صفحہ نمبر ۲۵۴/۱۱۳۸۰۷۱، اب المفرد ۲۲/۲۱۱، مسند ابن جنبل

۵/۳۸۹/۱۶۳۰۷، صفحہ نمبر ۴۹۹/۱۶۳۱۱، کشف الخفاء صفحہ نمبر ۶۲۲/۱۵۱۳)

(۳) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۲۷۲/۸۱۲ روایت معلیٰ بن حمیس)

(۴) (سورہ قصص ۸۳)

اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ آیت حکام اور صاحبان قدرت و اختیار کے بارے میں نازل

ہوئی ہے۔ (۱)

۵۶۷۔ امام صادقؑ۔ امیر المؤمنینؑ ایک دن سوار ہو کر نکلے تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ پیدل چلنے لگے فرمایا کیا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟

لوگوں نے عرض کی کہ آپ کی رکاب میں چلنا اچھا لگتا ہے

فرمایا کہ واپس چلے جاؤ پیدل کے لئے باعث ذلت و اہانت ہے (۲)

۵۶۸۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسنؑ مساکین کے پہلو میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے کہ خدا متکبر افراد کو دوست نہیں رکھتا ہے۔ (۳)

۵۶۹۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسنؑ فقراء کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے وہ لوگ روٹی کے ٹکڑے کھا رہے تھے انہوں نے آپ کو مدعو کر لیا آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ خدا متکبرین کو دوست نہیں رکھتا ہے آپ نے سب کے ساتھ کھانا کھالیا اور کھانے میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اس کے بعد سب کو اپنے گھر میں بلا کر کھانا کھلایا اور کپڑا بھی عنایت فرمایا۔ (۴)

۵۷۰۔ محمد بن عمرو بن خزم۔ امام حسینؑ مساکین کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو صف میں بیٹھے کھا رہے تھے ان لوگوں نے آپ کو مدعو کر لیا آپ شریک طعام ہو گئے اور فرمایا:

(۱) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۶۲۱)

(۲) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۱۶/۵۳۰ روایت ہشام بن سالم، تحف العقول صفحہ نمبر ۲۰۹)

(۳) (تفسیر طبری ۱۴ صفحہ نمبر ۹۴، الحدیث صفحہ نمبر ۸۱۲/۳۰۰)

(۴) (مناقب ابن شہر آشوب صفحہ نمبر ۲۳)

خدا متکبرین کو دوست نہیں رکھتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت قبول کر لی اب تم میرے یہاں آؤ وہ لوگ آگئے آپ نے گھر کے اندر جا کر فرمایا رباب جو کچھ گھر میں ذخیرہ ہے سب ان لوگوں کے حوالہ کر دو، (۱)

ش ۵۷۱۔ ابوبصیر۔ امام جعفر صادق علیہ السلام حمام میں داخل ہوئے تو صاحب حمام نے کہا کہ آپ کے لئے خاص انتظام کرایا جائے اور اسے خالی کرایا جائے۔

فرمایا کوئی ضرورت نہیں ہے مومن ان تکلفات سے سبک تر ہوتا ہے۔ (۲)

۵۷۲۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام رضا حمام داخل ہوئے تو ایک شخص نے پیٹھ رگڑنے کا مطالبہ کر دیا آپ نے شروع کر دیا ایک شخص نے اسے بتا دیا تو وہ معذرت کرنے لگا لیکن آپ اس کی تالیف قلب اور خدمت میں لگے رہے کہ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔ (۳)

(۲) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۵۰۳/۳۷)

(۳) (مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۳۶۲)

## فصل سوم

### عفو اہلبیتؑ

رسول اکرم ﷺ: ہم اہلبیت کی مروت کا تقاضا یہ ہے کہ جو ہم پر ظلم کرے اسے

معاف کر دیں اور جو ہمیں محروم رکھے اسے عطا کر دیں۔ (۱)

۵۷۴۔ ابو عبد اللہ الجدی۔ میں نے حضرت عائشہ سے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

حضرت کوئی فحش بات نہ کہتے تھے اور نہ کوئی ایسا کام کرتے تھے۔ بازار یوں کی طرح شور مچانا بھی آپ کا کام نہیں تھا اور برائی کا بدلہ برائی سے بھی نہیں دیتے تھے بلکہ عفو اور درگزر سے کام لیا کرتے تھے۔ (۲)

۵۷۵۔ عبد اللہ۔ میں نے پیغمبر اسلام ﷺ کا یہ پیغمبرانہ طریقہ دیکھا ہے کہ لوگوں نے آپ کو زخمی کر دیا تو آپ چہرے سے خون صاف کرتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے خدا یا میری قوم کو معاف کر

(۱) (تحف العقول ص ۳۸)

(۲) (سنن ترمذی ۳ صفحہ نمبر ۳۶۹/۲۰۱۶، مسند ابن حنبل ۹ صفحہ نمبر ۳۲/۲۵۴۷۲، ۱۰ صفحہ

نمبر ۲۶۱۵۰/۹۴، ۲۶۰۳۹/۷۵)

دینا کہ یہ جاہل ہے۔ (۱)

۵۷۶۔ امام باقرؑ: رسول اکرمؐ کے پاس اس یہودی عورت کو حاضر کیا گیا جس نے آپؐ کو زہر دیا تھا..... تو آپؐ نے دریافت کیا کہ آخر تو نے ایسا اقدام کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ میرا خیال یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہیں تو انہیں نقصان نہ ہوگا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آرام مل جائے گا۔ یہ سن کر آپؐ نے اسے معاف کر دیا اور کوئی بدلہ نہیں لیا۔ (۲)

۵۷۷۔ معاذ بن عبد اللہ تمیمی۔ خدا کی قسم میں نے اصحاب امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ وہ جناب عائشہ کے اونٹ تک پہنچ گئے ہیں اور کسی نے آواز دی کہ اونٹ کے پیر کاٹ دیئے جائیں اور لوگوں نے کاٹ دیئے اور اونٹ گر پڑا

لیکن حضرتؑ نے فوراً با آواز بلند فرمایا کہ جو اسلحہ رکھ دے یا میرے گھر آجائے وہ امان میں ہے خدا کی قسم میں نے ایسا کریم انسان نہیں دیکھا۔ (۳)

۵۷۸۔ بلاذری۔ امیر المومنینؑ نے جمل کا میدان فتح کرنے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا:

اے اہل بصرہ! میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے لیکن خبردار قنہہ برپا نہ کرنا تم وہ پہلی رعایا ہو جس

(۱) صحیح بخاری ۶ صفحہ نمبر ۲۵۳۹/۶۵۳۰، ۳ صفحہ نمبر ۱۲۷۲/۳۲۹۰، صحیح مسلم ۳ صفحہ نمبر ۱۳۱۷/۱۷۹۲، سنن ابن ماجہ ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳۵/۲۰۲۵، مسند ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۱۲۵/۲۰۱۷

(۲) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۹/۱۰۸ روایت زرارہ)

(۳) (۱) جمل صفحہ نمبر ۳۶۵، مروج الذهب ۲ صفحہ نمبر ۳۷۸، الاخبار الطوال صفحہ نمبر

۱۵۱، تاریخ یعقوبی ۲ صفحہ نمبر ۱۸۲، شرح الاخبار ۱ صفحہ نمبر ۳۳۲/۳۹۵

نے عہد شکنی کی ہے اور امت میں تفرقہ پیدا کیا ہے۔ (۱)

۵۷۹۔ امام علیؑ نے اہل بصرہ پر فتح پانے کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا:

بے شک پروردگار وسیع رحمت کا مالک ہے اور دائمی مغفرت کا مختار ہے اس کے پاس عظیم معافی بھی ہے اور دردناک عذاب بھی..... اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کی رحمت و مغفرت و معافی صاحبان اطاعت کے لئے ہے اور اس کی رحمت سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں..... اس کا عذاب، غضب اور عقاب سب اہل معصیت کے لئے ہے اور ہدایت و دلائل کے بعد کوئی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔

اہل بصرہ! اب تمہارا کیا خیال ہے جب کہ تم نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے خلاف دشمن کا ساتھ دیا ہے۔

ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ہم تو اچھا ہی خیال رکھتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ آپؑ نے میدان جیت لیا ہے اب اگر سزا دیں تو ہم اس کے حق دار ہیں اور اگر معاف کر دیں گے تو یہ طریقہ پروردگار کو پسند ہے۔

فرمایا: جاؤ میں نے معاف کر دیا لیکن خبردار اب فتنہ برپا نہ کرنا کہ تم نے عہد شکنی بھی کی ہے اور امت میں تفرقہ بھی پیدا کیا ہے۔ یہ کہہ کر آپؑ بیٹھ گئے اور لوگوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ (۲)

(۱) (انساب الاشراف ۲ صفحہ نمبر ۲۶۳، ارشاد ۱ صفحہ نمبر ۲۵۷)

(۲) (ارشاد ۱ صفحہ نمبر ۲۵۷، الجمل صفحہ نمبر ۴۰۷ روایت حارث بن سربیع)

۵۸۰ امام زین العابدینؑ میں مروان بن الحکم کے یہاں گیا تو کہنے لگا کہ میں نے تمہارے دادا سے زیادہ کریم کوئی انسان نہیں دیکھا کہ انہیں روزِ جمل ہم پر غلبہ حاصل ہو گیا لیکن انہوں نے منادی کرادی کہ خبردار کسی بھاگنے والے کو قتل نہ کیا جائے اور کسی زخمی کا خاتمہ نہ کیا جائے۔ (۱)

۵۸۱۔ ابن ابی الحدید۔ امیر المومنینؑ درگذر کے معاملہ میں تمام لوگوں سے زیادہ معاف کرنے والے اور حلیم تھے جس کا صحیح مظاہرہ روزِ جمل ہوا ہے جب آپؑ نے مروان بن الحکم پر قابو پا لیا جو آپؑ کا شدید ترین اور بدترین دشمن تھا لیکن اس کے باوجود اسے چھوڑ دیا۔

یہی حال عبداللہ بن زبیر کا تھا کہ بر ملا آپؑ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور روزِ جمل بھی آپؑ کو لہیم اور ذلیل جیسے الفاظ سے یاد کیا تھا اور آپؑ فرمایا کرتے تھے یہ بد بخت جب تک جوان نہیں ہوا زبیر ہمارے ساتھ تھا اور اس کے بعد اس نے گمراہ کر دیا..... لیکن اس کے باوجود جب قبضہ میں آ گیا تو اسے معاف کر دیا اور فرمایا میرے سامنے سے ہٹ جا میں تجھے دیکھنا نہیں چاہتا ہوں۔

یہی کیفیت جمل کے بعد سعید بن العاص کی تھی کہ جب وہ مکہ میں پکڑا گیا تو سخت ترین دشمن ہونے کے باوجود آپؑ نے کچھ نہیں کہا اور اسے نظر انداز کر دیا۔ پھر حضرت عائشہ کے بارے میں تو آپؑ کا سلوک بالکل واضح ہے کہ آپؑ نے انہیں بیس عورتوں کے ساتھ مدینہ واپس کر دیا اور عورتوں کو سپاہیوں کا لباس پہنا دیا اور تلواریں ساتھ کر دیں۔ لیکن آپؑ راستے میں بھی اعتراض کرتی رہیں کہ مردوں کے لشکر کے حوالہ کر دیا یہ تو جب مدینہ پہنچ کر ان عورتوں نے فوجی لباس اتارا تو حضرت عائشہ کو علیؑ کے کرم کا اندازہ ہوا اور شرمندہ ہو گئیں۔

(۱) (السنن الکبریٰ ۸ صفحہ نمبر ۲۱۳/۱۶۷۳۶ روایت ابراہیم بن محمد عن الصادقؑ، المہبوط ۷

صفحہ نمبر ۲۶۳ عن الصادقؑ)

خود اہل بصرہ نے آپؑ سے جنگ کی، آپؑ کو اور آپؑ کی اولاد کو تلواروں کا نشانہ بنایا لیکن جب آپؑ نے فتح حاصل کر لی تو تلوار نہیں اٹھائی اور اعلان عام کر دیا کہ خبردار کسی بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی زخمی کو مارا نہ جائے، کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اسلحہ رکھ دے یا میرے لشکر کی پناہ میں آجائے اسے پناہ دیدی جائے، مالی غنیمت پر قبضہ نہ کیا جائے، بچوں کو اسیر نہ بنایا جائے

حالانکہ آپؑ کو یہ سب کچھ کرنے کا حق اور اختیار حاصل تھا لیکن آپؑ نے عفو و درگزر کے علاوہ کوئی اقدام نہیں کیا اور روز فتح مکہ پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کو زندہ کر دیا کہ آپؑ نے بھی عفو و درگزر سے کام لیا تھا حالانکہ عداوتیں سر نہیں ہوئی تھیں اور زیادتیاں بھلائی نہیں جاسکتی تھیں۔ (۱)

۵۸۲۔ امام حسن علیہ السلام ابن ملجم کو گرفتار کر کے امیر المومنین کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:

کہ اس کے باقاعدہ کھانے اور آرام کرنے کا انتظام کیا جائے اس کے بعد اگر میں زندہ رہ گیا تو میں خود صاحب اختیار ہوں چاہے معاف کر دوں یا بدلہ لوں..... لیکن اگر میں نہ بچ سکے تو اسے بھی میرے پاس پہنچا دینا تاکہ خدا کی بارگاہ میں فیصلہ کرایا جاسکے۔ (۲)

۵۸۳۔ امام باقر علیہ السلام حضرت علیؑ نے زخمی ہونے کے بعد ابن ملجم کے بارے میں فرمایا کہ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو اور اچھا برتاؤ کرو۔ اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں اپنے خون کا حقدار ہوں چاہے معاف کر دوں یا بدلہ لوں اور اگر زندہ نہ رہا اور تم نے اسے قتل کر دیا تو خبردار لاش کے ٹکڑے

(۱) (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۱ صفحہ نمبر ۲۲/۲۳)

(۲) (اسد الغابہ ۴ صفحہ نمبر ۱۱۳، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ صفحہ نمبر ۳۰۰/۳۰۰ روایت

محمد بن سعید، انساب الاشراف ۲ صفحہ نمبر ۴۹۵/۵۲۹، الامامة والسياسة ۱ صفحہ نمبر ۱۸۱)

کھڑے نہ کرنا۔ (۱)

۵۸۳۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے ایک غلام نے کوئی قابل سزا عمل انجام دیا تو آپ نے اسے سزا کا حکم دے دیا۔ اس نے فوراً آیت شریفہ پڑھی ”والکاظمین الغیظ“ صاحبان تقویٰ غصے کو پی جاتے ہیں۔

فرمایا: میں نے ضبط کر لیا۔

اس نے کہا ”والعافین عن الناس“ اور لوگوں کی غلطیاں معاف کر دیتے ہیں

فرمایا: میں نے معاف کر دیا۔

اس نے تیسرا حصہ پڑھ دیا ”والله يحب المحسنين“ اور اللہ احسان کرنے والوں کو

دوست رکھتا ہے۔

فرمایا: میں نے تجھے راہِ خدا میں آزاد کر دیا اور پہلے سے دگنا مال بھی دے رہا ہوں۔ (۲)

۵۸۵۔ روز عاشور بن زید ریاحی نے امام حسینؑ کی خدمت میں آ کر عرض کی۔ خدا مجھے آپ کا فدیہ بنا دے۔ فرزند رسولؐ میں وہی شخص ہوں جس نے آپ کا راستہ روکا تھا اور آپ کو ساتھ لے کر آیا تھا اور اس صحرائے بلا میں روک دیا تھا۔ خدا وحدہ لا شریک کی قسم مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ قوم آپ کے

(۱) (السنن الکبریٰ ۸ صفحہ نمبر ۱۶۷۵۹/۳۱۷ روایت ابراہیم بن محمد عن الصادقؑ، تاریخ دمشق

حالات امام علیؑ ۳ صفحہ نمبر ۱۳۹۸/۲۹۷ روایت ابن عیاض، استیعاب ۳ صفحہ نمبر ۳۱۷،

مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۳۱۲، الجعفریات صفحہ نمبر ۵۳، قرب الاسناد صفحہ نمبر ۱۳۳

/۵۱۵ روایت ابوالنجرئی عن الصادقؑ)

(۲) (الفرج بعد الشدة ۱ صفحہ نمبر ۱۰۱)

مطالبہ کو ٹھکرا دے گی..... خیر۔ اب میں اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے قربان ہونا چاہتا ہوں۔

فرمائیے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

فرمایا: بیشک خدا توبہ کا قبول کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔ تیرا نام کیا ہے؟

حرنے کہا کہ میں حربن یزید ہوں

فرمایا: تو واقعاً حرب ہے۔ جس طرح تیری ماں نے تیرا نام حر رکھا ہے۔ واللہ تو دنیا و آخرت

دونوں میں آزاد ہے۔ اب گھوڑے سے اتر آؤ۔

حرنے عرض کی کہ حضور اب اسی طرح جہاد کی اجازت دے دیں اور اترنے کے لئے نہ

فرمائیں یہاں تک کہ گھوڑے سے گرایا جاؤں۔ آپ نے فرمایا:

تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو خدا تم پر رحمت نازل کرے گا۔ (۱)

۵۸۶۔ عبد اللہ بن محمد۔ میں نے عبد الزاق کو یہ کہتے سنا کہ امام زین العابدینؑ وضو کی تیاری میں

تھے اور ایک کینز پانی انڈیل رہی تھی کہ لوٹا اس کے ہاتھ سے گر گیا اور حضرت کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔

آپ نے سراٹھا کر اس کی طرف دیکھنا چاہا۔ اس نے فوراً قرآن مجید کے اس کلمہ کی تلاوت کر دی

”والکاظمین الغیظ“..... فرمایا میں نے غصے کو ضبط کر لیا۔

اس نے دوسرا حصہ پڑھا ”والعافین عن الناس“..... فرمایا میں نے تجھے

معاف کر دیا۔

اس نے کہا ”واللہ یحب المحسنین“ فرمایا کہ جا میں نے تجھے راہِ خدا میں آزاد کر

(۱) (تاریخ طبری ۵ صفحہ نمبر ۳۲۷، اعلام الوریٰ صفحہ نمبر ۲۳۹)

(۱)۔ دیا۔

(۱) (تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین ۸۹/۵۸ ، مالی صدوق ۱۲/۱۶۸ ، ارشاد ۲  
 صفحہ نمبر ۱۲۶ ، مجمع البیان ۲ صفحہ نمبر ۸۳۸ ، اعلام الوری صفحہ نمبر ۲۵۶ ، کشف الغمہ ۲  
 صفحہ نمبر ۲۹۹ روایت زہری ، شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۲۵۹ / ۱۱۶۱ ، روضۃ الواعظین صفحہ  
 نمبر ۲۲۰ ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۷۵۱)

## فصل چہارم

### سیرتِ عبادتِ اہلبیت علیہم السلام

#### ۱۔ اخلاصِ عبادت

۵۸۷۔ امام علی علیہ السلام۔ خدایا! میں نے تیری عبادت نہ تیری جنت کی طمع میں کی ہے اور نہ تیری جہنم کے خوف سے

بلکہ تجھے عبادت کا اہل پایا ہے تو تیری عبادت کی ہے۔ (۱)  
واضح رہے کہ شرح نہج میں الفاظ اس طرح نقل ہوئے ہیں

”ما عبدتك خوفاً من عقابك ولا طمعاً في ثوابك.....“

۵۸۸۔ امام علی علیہ السلام۔ ایک قوم نے اللہ کی عبادت رغبت کی بنا پر کی ہے اور یہ تاجروں کی عبادت ہے۔ دوسری قوم نے خوف کی بنا پر کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے اس کی عبادت

(۱) (عوالی اللہالی ۱ صفحہ نمبر ۴۰۳/۶۳، ۲ صفحہ نمبر ۱۱/۱۸، شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی ۵

صفحہ نمبر ۳۶۱، شرح مائتہ کلمہ صفحہ نمبر ۲۳۵)

شکر نعمت کی بنیاد پر کی ہے۔ یہی آزاد اور شریف لوگوں کی عبادت ہے۔ (۱)۔  
 ۵۸۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ عبادت گزاروں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قوم نے خوف کی بنیاد پر عبادت کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے ثواب کی خواہش میں عبادت کی ہے تو یہ مزدوروں کی عبادت ہے۔

البتہ ایک قوم نے اس کی محبت میں عبادت کی ہے اور یہی آزاد مردوں کی عبادت ہے اور یہی بہترین عبادت ہے۔ (۲)۔

۵۹۰۔ امام زین العابدینؑ۔ مجھے یہ بات سخت ناپسند ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور اس کا مقصد ثواب کے علاوہ کچھ نہ ہو اور اس طرح ایک لالچی بندہ بن جاؤں کہ اسے طمع ہو تو عبادت کرے اور نہ ہو تو نہ کرے اور یہ بھی ناپسند ہے کہ میرا محرک صرف عذاب کا خوف ہو اور اس طرح بدترین بندہ بن جاؤں کہ خوف نہ ہو تو کام ہی نہ کرے۔

کسی نے دریافت کیا پھر آپ کیوں عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ وہ اہل ہے اور اس کے انعامات میری گردن پر ہیں۔ (۳)۔

(۱) (نہج البلاغہ حکمت نمبر ۲۳۷، تحف العقول صفحہ نمبر ۲۳۶ عن الحسن بن حسین، تاریخ دمشق حالات امام زین العابدینؑ صفحہ نمبر ۱۱۱/۱۳۱، صلیۃ الاولیاء ۳۳ صفحہ نمبر ۱۳۳ روایت ابراہیم علوی از امام صادقؑ)

(۲) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۸۴/۵ روایت ہارون بن خارجه)

(۳) (تفسیر منسوب بہ امام عسکریؑ صفحہ نمبر ۳۲۸/۱۸۰)

## ۲۔ مشقتِ عبادت

۵۹۱۔ امام محمد باقرؑ۔ رسول اکرمؐ حضرت عائشہ کے حجرے میں تھے تو انھوں نے کہا کہ آپؐ اس قدر زحمت عبادت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپؐ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے؟ فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

آپؐ بچوں کے بل کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ خدا نے سورہ طہ نازل فرمایا کہ ”ہم نے قرآن اس لیے نہیں نازل کیا ہے کہ آپؐ مشقت میں پڑ جائیں۔ (۱)

۵۹۲۔ حضرت عائشہ۔ رسول اکرمؐ راتوں کو اس قدر قیام فرماتے تھے کہ پیر پھٹنے لگتے تھے تو میں نے عرض کی کہ آپؐ اس قدر زحمت کیوں کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپؐ کے تمام اول و آخر گناہ معاف کر دیے ہیں؟ فرمایا کیا میں بندہ شکر گزار بننا پسند نہ کروں۔ (۲)

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۹۵/۲ روایت ابوبصیر، احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۲۵)

(۲) (بخاری ۴ صفحہ نمبر ۱۸۳۰/۳۵۵۷، مسلم ۴ صفحہ نمبر ۲۱۷۲/ب ۲۸۲۰، صحیح بخاری ۱ صفحہ نمبر ۳۸۰/۱۰۷۸، ۵ صفحہ نمبر ۲۳۷۶/۶۱۰۶، ۴ صفحہ نمبر ۱۸۳۰/۳۵۸۶، صحیح مسلم ۴ صفحہ نمبر ۲۱۷۱/۲۸۱۹، سنن ترمذی ۲ صفحہ نمبر ۲۶۸/۴۱۲، سنن ابن ماجہ ۱ صفحہ نمبر ۳۵۶/۱۳۱۹، سنن نسائی ۳ صفحہ نمبر ۲۱۹، مسند ابن فضال ۶ صفحہ نمبر ۳۳۸/۱۸۳۶۶، الزہد ابن المبارک ۳۵ صفحہ نمبر ۱۰۷، عیون الاخبار ابن قتیبہ ۲ صفحہ نمبر ۲۹۸، السنن الکبریٰ ۳ صفحہ نمبر ۲۳/۲۷۳۱ روایت مغیرہ، تاریخ بغداد ۴ صفحہ نمبر ۲۳۱ روایت انس، ۷ صفحہ نمبر ۲۶۵ روایت ابوحیفہ، فتح الابواب صفحہ نمبر ۱۷۰ روایت زہری)

۵۹۳۔ بکر ابن عبداللہ۔ حضرت عمر ابن الخطاب پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت بیمار تھے اور کہنے لگے کہ آپؐ کس قدر اپنے کو تھکاتے ہیں؟ فرمایا: مجھے کون سی چیز مانع ہے؟ کل شب میں نے تیس سورتوں کی تلاوت کی ہے جن میں سور طوال بھی شامل تھے۔

کہنے لگے کہ خدا نے آپؐ کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے اس کے بعد بھی اس قدر زحمت کرتے ہیں؟ فرمایا: کیا میں خدا کا بندہ شکر گزار نہ بنوں۔ (۱)

۵۹۴۔ امام صادق۔ رسول اکرم ﷺ مستحب نمازیں فرض نمازوں سے دوگنی ادا کیا کرتے تھے۔ (۲)

۵۹۵۔ حضرت عائشہ۔ رسول اکرم ﷺ لمبی راتوں میں بھی کبھی کھڑے ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اور کبھی بیٹھ کر۔ (۳)

۵۹۶۔ عائشہ۔ آیت کریمہ ”قم اللیل الا قلیلا“ کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرمؐ بہت ہی کم آرام فرماتے تھے۔ (۴)

(۱) (امالی طوسیؒ صفحہ نمبر ۴۰۳ ، ۹۰۳)

(۲) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۳/۴۴۳ ، تہذیب ۲ صفحہ نمبر ۳/۳ ، استبصار ۱ صفحہ نمبر ۲۱۸ / ۷۷۰۳ روایت فضیل ابن یسار و فضل ابن عبدالملک و کبیر)

(۳) (صحیح مسلم ۱ صفحہ نمبر ۵۰۴ / ۱۰۵ ، سنن ترمذی ۲ صفحہ نمبر ۳۷۵۱ / ۲۳ ، سنن ابن ماجہ ۱ صفحہ نمبر ۳۸۸ / ۱۲۲۸ ، سنن نسائی ۳ صفحہ نمبر ۲۱۹ ، مسند ابن جنبل ۹ صفحہ نمبر ۳۹۳ /

۲۴۷۲۳ ، صفحہ نمبر ۳۹۷ / ۲۴۷۲۳ ، مستدرک ۱ صفحہ نمبر ۳۹۷ / ۹۷۶)

(۴) (مسند ابویعلیٰ ۴ صفحہ نمبر ۳۶۶ / ۳۹۱۸)

۵۹۷۔ حضرت عائشہ۔ رسول اکرم ﷺ ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔ (۱)

۵۹۸۔ امام علیؑ: فاطمہؑ نے رسول اکرم ﷺ سے خادمہ کا مطالبہ کیا تو آپؐ نے فرمایا: اس سے بڑی شے بنا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو (دن بھر کی تھکن دور ہو جائے گی) جس کے بعد میں نے کبھی اس تسبیح کو ترک نہیں کیا۔

ایک شخص نے کہا کہ صفین کی رات بھی؟

فرمایا: ہاں صفین کی رات بھی۔ (۲)

۵۹۹۔ عروہ ابن الزبیر۔ ہم سب مسجد نبیؐ میں بیٹھے ہوئے اصحاب بدر و بیعت رضوان کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو ابو درداء نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو ساری قوم میں مال کے اعتبار سے کمزور، تقویٰ میں سب سے طاقتور اور عبادت میں سب سے زیادہ زحمت کرنے والا تھا..... لوگوں نے کہا یہ کون ہے؟

کہا علیؑ ابن ابی طالب۔ (۳)

(۱) صحیح مسلم ۱ صفحہ نمبر ۲۸۲/۱۱۷، سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۲۶۳/۳۲۸۴، سنن ابی داؤد

۱ صفحہ نمبر ۱۸/۵

(۲) صحیح بخاری ۵ صفحہ نمبر ۲۰۵۱/۵۰۴۴، صحیح مسلم ۴ صفحہ نمبر ۲۰۹۱/۲۷۲۷، مسند

الحمیدی ۱ صفحہ نمبر ۲۳/۴۳، تاریخ بغداد ۳ صفحہ نمبر ۲۴ روایات عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ،

مسند احمد ۱ صفحہ نمبر ۳۳۲/۱۳۱۲ روایت ابن اعبد

(۳) (امالی صدوق" ۹/۷۲، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۱۲۵، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۱۲۴)

۶۰۰۔ جب عربی۔ ہم اور نوف دار الخلافہ کے صحن میں سو رہے تھے کہ اچانک دیکھا امیر المومنینؑ دیوار پر ہاتھ رکھے رات کے سناٹے میں ”ان فی خلق السموات و الارض .....“ کی تلاوت کر رہے ہیں اور اس کے بعد اسی عالم استغراق میں میری طرف رخ کر کے فرمایا کہ جب! جاگ رہے ہو یا سو رہے ہو؟

میں نے عرض کی کہ میں تو جاگ رہا ہوں لیکن جب آپ کی بے قراری کا یہ عالم ہے تو ہم گناہگاروں کا کیا حال ہوگا؟

یہ سن کر آپ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا..... اور فرمایا کہ جب! دیکھو ہمیں بھی پروردگار کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور اس سے کسی شخص کے اعمال پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ ہم سے اور تم سے رگ گردن سے زیادہ قریب ہے اور کوئی شے ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد نوف کی طرف رخ کر کے فرمایا: تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟  
نوف نے عرض کی یا امیر المومنین! ویسے تو میں بیدار ہوں لیکن آج کی شب آپ نے بہت

رلایا

فرمایا: نوف! اگر اس شب میں تمہارا گریہ خوفِ خدا سے تھا تو کل روز قیامت تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔

نوف! یاد رکھو خوفِ خدا میں جو ایک قطرہ اشک آنکھوں سے نکل آتا ہے وہ جہنم کی آگ کے دریاؤں کو بجھا سکتا ہے۔ پروردگار کی نگاہ میں اس سے عظیم تر کوئی انسان نہیں ہے جو روئے تو خوفِ خدا میں روئے اور محبت یا دشمنی کرے تو وہ بھی خدا کے لئے کرے۔ دیکھو! جو خدا کے لئے محبت کرتا ہے وہ اس کی محبت پر کسی محبت کو مقدم نہیں کرتا اور جو برائے خدا دشمنی کرتا ہے اس کے دشمن کے لئے کوئی خیر نہیں ہے اور ایسی ہی محبت اور عداوت سے انسان کا ایمان کامل ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضرت نے دونوں افراد کو موعظہ فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہشیار رہنا کہ میں نے تمہیں ہشیار کر دیا ہے۔ اس کے بعد یہ مناجات کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ خدایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ غفلتوں کی حالت میں بھی تیری نگاہ کرم رہتی ہے یا تو منہ پھیر لیتا ہے اور کاش مجھے یہ اندازہ ہوتا کہ اس طویل نیند اور قلیل شکر کے بعد بھی تو نعمتیں عطا فرما رہا ہے تو اب میرا کیا حال ہونے والا ہے۔ اس کے بعد اسی عالم میں آپ فریاد کرتے رہے یہاں تک کہ طلوع فجر کا وقت آ گیا۔ (۱)

۶۰۱۔ ابوصالح۔ ضرار بن ضمیرہ کنانی معاویہ کے دربار میں وارد ہوئے تو اس نے کہا کہ ذرا علیؑ کے اوصاف تو بیان کرو۔ ضرار نے کہا مسلمانوں کے امیر مجھے معاف کر دے تو بہتر ہے۔ معاویہ نے کہا ہرگز نہیں۔

ضرار نے کہا کہ اگر بیان ضروری ہے تو سن خدا گواہ ہے کہ میں نے بعض اوقات اندھیری رات میں جب ستارے ڈوب چکے تھے یہ دیکھا ہے کہ علیؑ محراب عبادت میں داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے یوں تڑپ رہے تھے جس طرح مارگزیہ تڑپتا ہے اور پھر انتہائی بے قراری کے ساتھ گریہ کر رہے تھے۔

ایسا لگتا ہے کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ وہ پروردگار کو رورود کر پکار رہے ہیں، بارالہا بار الہا اور پھر دنیا کو خطاب کر کے کہہ رہے ہیں..... اے دنیا! تیرا رخ میری طرف کیوں ہو گیا ہے۔ افسوس کہ تو بلا وجہ زحمت کر رہی ہے جا کسی اور کو دھوکہ دے۔ میں تجھے تین بار ٹھکرا چکا ہوں تیری عمر بہت مختصر ہے اور تیری منزل بہت حقیر ہے اور تیرا خطرہ بہت عظیم ہے۔ آہ آہ! زادِ سفر کس قدر

کم ہے اور سفر کس قدر طولانی ہے اور راستہ بھی کس قدر وحشت ناک ہے۔

یہ سن کر معاویہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے اور اس نے استیوں سے آنسوؤں کو پونچھنا شروع کر دیا اور سارے دربار پر گریہ طاری ہو گیا اور معاویہ نے کہا کہ یقیناً ابوالحسن ایسے ہی تھے۔

ضرار علیؑ کے بعد اب تمہارا کیا حال ہے؟

ضرار نے کہا کہ جیسے کسی ماں کا اکلوتا بچہ اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے کہ نہ اس کے آنسو

رک سکتے ہیں اور نہ اس کے دل کو سکون مل سکتا ہے۔ یہ کہہ کر اٹھے اور باہر نکل گئے۔ (۱)

۶۰۲۔ امام حسنؑ میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا ہے کہ شب جمعہ محراب عبادت میں مصروف رکوع و سجود ہیں یہاں تک کہ فجر طالع ہو گئی اور یہ سنا کہ آپ مسلسل مومنین و مومنات کے حق میں نام بہ نام دعا کرتی رہیں اور ایک حرف دعا بھی اپنے حق میں نہیں کہا۔

میں نے عرض کی کہ مادر گرامی! آپ دوسروں کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اپنے لئے دعا

کیوں نہیں کرتی ہیں؟ فرمایا بیٹا پہلے ہمسایہ اس کے بعد اپنا گھر۔ (۲)

(۱) (حلیۃ الاولیاء ۱ صفحہ نمبر ۸۴، الصواعق المحرقة صفحہ نمبر ۱۳۱، مروج الذهب صفحہ نمبر ۴۳۳، الاستیعاب ۳ صفحہ نمبر ۲۰۹، خصائص الآئمة صفحہ نمبر ۷۰، کنز الفوائد ۲ صفحہ نمبر ۱۰۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۱۰۳، نبح البلاغہ حکمت صفحہ نمبر ۷۷، الفصول الہیمة صفحہ نمبر ۱۲۷)

(۲) (دلائل الامامة ۶۵/۱۵۲، علل الشرائع ۱۸۱/۱، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۹۴، ضیافت

الاخوان صفحہ نمبر ۲۶۵ روایت فاطمہ صغریٰ)

۶۰۳۔ حسن بصری۔ اس امت میں فاطمہ زہرا علیہا السلام سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں گزرا ہے۔ وہ رات بھر مصلیٰ پر کھڑی رہتی تھیں یہاں تک کہ پیروں پر خورم آجاتا تھا۔ (۱)

۶۰۴۔ عبداللہ ابن زبیر نے شہادت امام حسین علیہ السلام کی خبر سن کر یہ کلمات زبان پر جاری کئے۔ خدا کی قسم تم لوگوں نے اسے مارا ہے جو راتوں کو اکثر قیام کیا کرتا تھا اور دنوں میں اکثر روزے رکھا کرتا تھا۔ (۲)

۶۰۵۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے والد محترم کی اولاد اس قدر کم کیوں ہے؟

فرمایا: مجھے تو اپنی ولادت پر بھی تعجب ہے کہ رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے کہ انہیں گھر والوں کے ساتھ کا موقعہ کب ملتا تھا۔ (۳)

۶۰۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ حضرت علی بن الحسین عبادات میں بے حد زحمت برداشت کیا کرتے تھے، دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور راتوں میں نمازیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بیمار ہو گئے تو میں نے عرض کی بابا کب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا؟ فرمایا: میں اپنے پروردگار سے قرب چاہتا ہوں شاید وہ اس طرح اپنی بارگاہ میں جگہ دے دے۔ (۴)

(۱) (مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۳۴۱، ربیع الا برار ۲ صفحہ نمبر ۱۰۴)

(۲) (تاریخ ظہری ۵ صفحہ نمبر ۳۷۵، مقتل ابو مخنف صفحہ ۲۴۷۔ روایت عبدالملک ابن نوفل)

(۳) (تاریخ یعقوبی ۲ صفحہ نمبر ۲۴۷، العقد القرید ۲ صفحہ نمبر ۲۴۳۔ فلاح السائل

صفحہ نمبر ۲۶۹)

(۴) (مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۵۵ روایت معتب)

۶۰۷۔ امام صادقؑ۔ حضرت علی بن الحسینؑ جب حضرت علیؑ کی کتاب کا مطالعہ فرماتے تھے اور ان کی عبادتوں کا ذکر دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اس قدر عمل کون کر سکتا ہے۔ یہ کس کے بس کی بات ہے؟ اس کے بعد پھر عمل شروع کر دیتے تھے اور واضح طور پر اثرات ظاہر ہونے لگتے تھے اور امیر المؤمنینؑ جیسی عبادت ان کے گھرانے میں بھی حضرت علی بن الحسینؑ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکا۔ (۱)

۶۰۸۔ عمرو بن عبد اللہ ابن ہند الجملی۔ امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ بنت علیؑ نے اپنے بھتیجے زین العابدینؑ کو اس شدت اور کثرت سے عبادت کرتے دیکھا تو جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حزام انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا کہ تم صحابی رسولؐ ہو، ہم ہمارے تمہارے اوپر حقوق ہیں اور ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو زحمت و مشقت سے ہلاک ہوتے دیکھو تو اس کی زندگی کا بندوبست کرو۔ دیکھو یہ علی بن الحسینؑ جو اپنے باپ کی تنہا یادگار ہیں۔ اس قدر عبادت کر رہے ہیں کہ پیشانی، ہتھیلی اور گھٹنوں پر گئے پڑ گئے ہیں اور اس کے بعد بھی مسلسل نمازیں پڑھتے جا رہے ہیں

جابر بن عبد اللہ یہ سن کر امام زین العابدینؑ کے دروازہ پر آئے اور وہاں امام باقرؑ کو بنی ہاشم کے نوجوانوں کے ساتھ دیکھا جابر نے انہیں آگے بڑھتے دیکھا تو کہا کہ واللہ یہ رسول اکرمؐ کی رفتار ہے..... اور پوچھا کہ فرزند آپ کون ہیں؟

فرمایا محمد بن علی بن الحسینؑ ہوں یہ سن کر جابر رونے لگے اور کہا واللہ آپ ہی علوم کی باریکیاں ظاہر کرنے والے باقرؑ ہیں۔ ذرا میرے قریب آئیے میرے ماں باپ آپ پر قربان

(۱) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۶۳/۱۷۲ روایت سلمہ بیاع السابری)

حضرت آگے بڑھے۔ جابر نے بند پیرا، ہن کھولے اور سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سینہ مبارک کو بوسہ دیا اور اپنا

رخسار اور چہرہ جسم مبارک سے مس کیا اور کہا میں آپ کو آپ کے جد رسول اکرمؐ کا سلام پہنچا رہا ہوں اور میں سب کچھ وہی کیا ہے جس کا آنحضرتؐ نے مجھے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا تم اس دنیا میں اس وقت تک زندہ رہو گے کہ میرے ایک فرزند محمدؐ سے ملاقات کرو گے جو علمی موشگافیاں کرنے والا ہوگا..... اور دیکھو تم نابینا ہو جاؤ گے تو وہ تمہاری بصارت کا انتظام کر دے گا۔

یہ کہہ کر امام سجادؑ کی خدمت میں حاضری کی درخواست کی۔ آپ گھر کے اندر گئے اور بابا کو اطلاع دی کہ ایک بزرگ دروازے پر ہیں اور انہوں نے میرے ساتھ اس انداز کا برتاؤ کیا ہے۔ فرمایا: فرزند یہ جابر ابن عبد اللہ ہیں اور یہ سارے اعمال کیا انہوں نے خاندان کے بچوں کے سامنے انجام دیئے ہیں؟ اور یہ ساری باتیں سب کے سامنے کی ہیں؟ عرض کی جی ہاں..... فرمایا: انا للہ۔۔۔۔۔ انہوں نے کوئی برا قصد نہیں کیا لیکن تمہاری زندگی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

اس کے بعد جابر کو داخلے کی اجازت دے دی اور جب جابر گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں اور جسم انتہائی لاغر ہو چکا ہے آپ نے اٹھ کر نحیف آواز میں جابر سے خیریت دریافت کی اور اپنے پہلو میں بٹھا دیا۔

جابر نے گزارش شروع کی۔ فرزند رسول ﷺ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار عالم نے جنت کو آپ ہی حضرات کے لئے خلق کیا ہے اور جہنم کو آپ کے دشمنوں ہی کے لئے بنایا ہے؟ تو آخر اس قدر زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

فرمایا: اے صحابی رسول ﷺ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے میرے جد رسول اکرم ﷺ کے جملہ محاسبات کو بخش دیا تھا لیکن اس کے بعد بھی انہوں نے عبادت کی مشقت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس قدر عبادت کی کہ پیروں پرورم آ گیا اور جب ان سے یہی گزارش کی گئی کہ آپ کو عبادت کی کیا ضرورت ہے؟ تو فرمایا کہ کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

جابر نے جب یہ دیکھا کہ حضرت زین العابدینؑ پر میری بات کا اثر ہونے والا نہیں ہے اور وہ عبادات میں تخفیف کرنے والے نہیں ہیں تو عرض کی کہ فرزند رسول ﷺ! اپنی زندگی کا خیال رکھیں کہ آپ ہی حضرات کے ذریعے امت کی بلائیں دفع ہوتی ہیں، مصیبتوں سے نجات ملتی ہے، آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔

فرمایا: جابر! میں اس وقت تک میں اپنے اب و جد کے راستے پر گامزن رہوں گا جب تک مالک کی بارگاہ میں نہ پہنچ جاؤں۔

جابر نے حاضرین کی طرف رخ کر کے فرمایا: کہ خدا کی قسم میں نے اولادِ انبیاء میں یوسف ابن یعقوب کے علاوہ علی بن الحسینؑ جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا لیکن خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسینؑ کی ذریت یوسف کی ذریت سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (۱)

۶۰۹۔ امام صادقؑ۔ میرے پدر بزرگوار تاریکی شب میں نمازیں پڑھتے پڑھتے جب سجدے میں طول دیتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے نیند آگئی ہو۔ (۲)

۶۱۰۔ امام صادقؑ۔ میں پدر بزرگوار کے لئے بستر بچھا کر انتظار کیا کرتا تھا اور جب وہ آرام فرمالتے تھے تو میں اپنے بستر پر جاتا تھا۔ ایک شب میں انتظار کرتا رہا اور جب دیر ہو گئی تو آپ کی (۱)

(امالی طوسیؑ صفحہ نمبر ۶۳۶/۱۳۱۴، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۴۸، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۶۶)

(۲) (قرب الاسناد ۵ صفحہ نمبر ۱۵ روایت مسعدہ بن صدقہ)

تلاش میں مسجد کی طرف گیا۔ دیکھا کہ آپ تنہا مسجد میں سجدہ پروردگار میں پڑے ہیں اور نہایت کرب

کے عالم میں مناجات کر رہے ہیں ”خدا یا تو مالک بے نیاز ہے اور یقیناً میرا پروردگار ہے میں نے یہ سجدہ تیری بندگی اور عبودیت کے اقرار کے لئے کیا ہے۔ خدا یا میرا عمل بہت کمزور ہے اب تو ہی اسے مضاہف کر دے۔ خدا یا اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تمام بندوں کو قبروں سے نکالا جائے گا اور میری توبہ کو قبول کر لینا کہ تو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔“ (۱)

۶۱۱ امام صادق علیہ السلام۔ میرے والد بزرگوار بہت زیادہ ذکرِ خدا کیا کرتے تھے اور میں جب بھی ان کے ساتھ چلتا تھا یا کھانا کھاتا تھا تو انہیں ذکرِ خدا کرتے ہی دیکھتا تھا حد یہ ہے کہ لوگوں سے گفتگو بھی آپ کو ذکرِ خدا سے غافل نہیں بنا سکتی تھی۔ میں اکثر اوقات دیکھتا تھا کہ زبان تالو سے چپک جاتی تھی اور لا الہ الا اللہ کہتے رہتے تھے۔ ہم سب کو جمع کر کے طلوع آفتاب تک ذکرِ خدا کا حکم دیا کرتے تھے اور جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے تلاوت کا حکم دیتے تھے ورنہ ذکرِ خدا کا امر فرمایا کرتے تھے۔ (۲)

۶۱۲۔ یحییٰ العلوی۔ حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو ان کی کثرتِ عبادت کی بنا پر عبد صالح کہا جاتا تھا اور ہمارے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ انہوں نے مسجد نبیؐ میں جا کر اول شب میں سجدہ شروع کیا اور اس میں یہ مناجات شروع کی کہ خدا یا تیرے بندہ کا گناہ عظیم ہے

تو تیری معافی کو بھی عظیم ہونا چاہئے۔ اے صاحبِ تقویٰ، اے صاحبِ مغفرت اور اس طرح صبح تک دہراتے رہے۔ (۳)

۶۱۳۔ حفص۔ میں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے زیادہ نہ خدا کا خوف رکھنے والا دیکھا ہے اور

(۱) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۳۳۳)

(۲) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۴۹۹/۱۱ از ابن القداح)

(۳) (تاریخ بغداد ۱۳ صفحہ نمبر ۲۷)

نہ اس کی رحمت کا امید وارد دیکھا ہے۔ آپ کی تلاوت کا انداز بھی حزنیہ ہوتا تھا اور اس طرح پڑھتے تھے جیسے کسی انسان سے باتیں کر رہے ہوں۔ (۱)

۶۱۴۔ حضرت موسیٰ ابن جعفرؑ چند سال تک اسی انداز سے عبادت کرتے رہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ ہی میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی کبھی..... بلندی پر جا کر قید خانہ میں روشندان سے دیکھتا تھا تو آپ کو سجدہ ہی میں پاتا تھا اور پوچھتا تھا اے ربیع (داروغہ زندان) یہ کیڑا کیسا پڑا ہے؟ تو وہ کہتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ امیر المؤمنین! یہ کیڑا نہیں ہے یہ موسیٰ بن جعفر ہیں جو روزانہ طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک سجدہ معبود میں پڑے رہتے ہیں۔

ہارون کہتا کہ بیشک یہ بنی ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں تو میں کہتا کہ پھر آپ نے انہیں تنگی زندان میں کیوں رکھا ہے؟ تو کہتا اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ (۲)

۶۱۵۔ عبدالسلام بن صالح الہروری راوی ہے کہ میں مقام سرخس میں اس گھر تک پہنچا جہاں امام رضاؑ کو قید کیا گیا تھا میں نے اس نگران زندان سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا یہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک ساعت ابتدائے روز میں اور وقت زوال اور نزدیک غروب نماز روک دیتے ہیں لیکن مصلیٰ پر بیٹھ کر ذکر خدا کرتے رہتے ہیں۔ (۳)

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۶۰۶/۱۰)

(۲) (عیون الاخبار الرضاؑ ۱ صفحہ نمبر ۹۵ ، مناقب شہرا بن آشوب ۴ صفحہ نمبر ۳۱۸ از یونانی)

(۳) (عیون الاخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۶/۱۸۳)

### ۳۔ نماز اہلبیت علیہم السلام

- ۶۱۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے۔ (۱)
- ۶۱۷۔ عبد اللہ بن مسعود۔ رسول اکرم ﷺ تمام ذکر کرنے والوں میں نمایاں ذکر کرنے والے تھے اور تمام نمازیوں میں سب سے زیادہ نماز ادا کرنے والے تھے۔ (۲)
- ۶۱۸۔ فضالہ بن عبید۔ رسول اکرم ﷺ جب کسی منزل پر وارد ہوتے تھے یا گھر میں داخل ہوتے تھے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ (۳)
- ۶۱۹۔ حضرت عائشہ۔ رسول اکرم ﷺ ہمارے ساتھ مصروف گفتگو رہتے تھے لیکن جیسے ہی نماز کا وقت آ جاتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے۔ (۴)
- ۶۲۰۔ مطرف بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور شدت خوف خدا سے اس طرح لرز رہے ہیں جیسے پتیلی میں پانی کھول رہا ہو۔ (۵)

(۱) تاریخ بغداد ۲۱ صفحہ نمبر ۲۳۷ از انس بن مالک، المعجم الکبیر ۲۰ صفحہ نمبر ۱۰۱۲/۲۲۰ از مزیرہ

(۲) حلیۃ الاولیاء ۷ صفحہ نمبر ۱۱۲، تاریخ بغداد ۱۰/۹۴

(۳) حلیۃ الاولیاء ۵ صفحہ نمبر ۱۴۸

(۴) عدۃ الداعی صفحہ نمبر ۱۳۹، عوالی اللسانی ۱ صفحہ نمبر ۶۱/۳۲۲

(۵) عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۲ صفحہ نمبر ۲۹۹، خصال صفحہ نمبر ۲۸۳، احتجاج ۱ صفحہ نمبر

۱۲۷/۵۱۹، فلاح السائل صفحہ نمبر ۱۶۱

۶۲۱۔ جعفر بن علی القمی۔ کتاب زہد النبی ﷺ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب نماز کے لئے آمادہ ہوتے تھے تو اس طرح ساکت و ساکن نظر آتے تھے جیسے کوئی کپڑا زمین پر پڑا ہو۔ (۱)

۶۲۲۔ جابر بن عبد اللہ۔ رسول اکرم ﷺ کھانے یا دوسرے کام کے لئے نماز میں ہرگز تاخیر نہ فرماتے تھے۔ (۲)

۶۲۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ رسول اکرم ﷺ غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہیں فرماتے تھے۔ (۳)

۶۲۴۔ مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر۔ میں نے اور عمیر بن حصین نے کوفہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع و سجود کے موقع پر اس انداز سے تکبیر کہی کہ مجھ سے عمران نے کہا کہ میں نے اس نماز سے زیادہ کوئی نماز رسول اکرم ﷺ کی نماز سے مشابہ نہیں دیکھی ہے۔ (۴)

۶۲۵۔ امام علی علیہ السلام میدان صفین میں مسلسل جہاد فرما رہے تھے اور آپ کی نگاہیں طرفِ آفتاب تھیں۔ ابن عباس نے کہا کہ یا علی علیہ السلام! یہ کیا طریقہ ہے؟ فرمایا کہ وقتِ نماز دیکھ رہا ہوں تاکہ اول زوال نماز ادا کر لوں۔

ابن عباس نے کہا کہ کیا یہ وقتِ نماز ہے جب کہ گھسان کارن پڑ رہا ہے؟

(۱) (فلاح السائل صفحہ نمبر ۱۶۱)

(۳) (علل الشرائع صفحہ نمبر ۵/۳۵، تنبیہ الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۷۸)

(۴) (مسند ابن جنبل ۷ صفحہ نمبر ۱۹۸۸۱/۲۰۰)

فرمایا: ہم کس چیز کے لئے جہاد کر رہے ہیں؟ ہمارا جہاد اسی نماز کے لئے ہے۔ (۱)  
 ۶۲۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ امام علی علیہ السلام جب رکوع فرماتے تھے تو اس قدر پسینہ جاری ہوتا تھا کہ زمین تر ہو جاتی تھی۔ (۲)

۶۲۷۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علی علیہ السلام پر جب وقت نماز آ جاتا تھا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کا پنے لگتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس امانت کو ادا کرنے کا وقت آ گیا جسے زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا تو اس کا بوجھ نہ اٹھا سکے اور انسان نے اٹھا لیا..... اب خدا جانے میں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ (۳)

۶۲۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام جب محراب عبادت میں خدا کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو اس کا نور ملائکہ آسمان کے سامنے اسی طرح جلوہ گر ہوتا ہے جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین کے لئے۔ اور پروردگار ملائکہ سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میری کنیز فاطمہ علیہا السلام میری تمام کنیزوں کی سردار میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہے اور وہ دل و جان سے میری عبادت کی طرف متوجہ ہے۔ (۴)

۶۲۹۔ امام زین العابدین! امام حسن علیہ السلام اپنے دور میں سب سے زیادہ عابد زاد اور افضل

(۱) (ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۲۱۷)

(۲) (فلاح السائل صفحہ نمبر ۱۰۹ از ابی الصباح)

(۳) (مناقب شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۱۲۳، عوالی اللکالی ۱ صفحہ نمبر ۶۳/۳۲۳، احقاق الحق ۱۸ صفحہ نمبر ۴)

(۴) (امام لی صدوق صفحہ نمبر ۲/۱۰۰، الفہائل ابن شاذان صفحہ نمبر ۱۸ از ابن عباس)

تھے۔ پیادہ حج فرماتے تھے بلکہ بعض اوقات ننگے پیر چلتے تھے، جب موت کو یاد کرتے تھے یا قبر کا ذکر کرتے تھے، یا میدان حشر کا ذکر کرتے تھے تو اس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایک ایک جوڑ کا پنے لگتا تھا اور جنت و جہنم کا ذکر کرتے تھے تو مار گزیدہ کی طرح تڑپنے لگتے تھے اور جنت کی التماس کرتے تھے اور جہنم سے پناہ مانگتے تھے کتاب خدا میں کسی بھی ”یا ایہا الذین امنو“ کی تلاوت کرتے تھے تو کہتے تھے ”لیک اللہم لیبک“ اور ہر حال میں ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف نظر آتے تھے۔ (۱)

۶۳۱۔ امام زین العابدین! امام حسن علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے سامنے سے گزر گیا تو بعض لوگوں نے اسے ٹوک دیا۔ نماز تمام کرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ تم نے کیوں ٹوکا؟ اس نے کہا کہ یہ آپ کے اور محراب کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ فرمایا افسوس ہے تیرے حال پر بھلا میرے اور خدا کے درمیان کوئی حائل ہو سکتا ہے جو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے۔ (۲)

ش ۶۳۲۔ امام حسین علیہ السلام جب وضو کرتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور جوڑ بند کا پنے لگتے تھے۔ کسی نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ تو فرمایا کہ جو شخص خدائے جبار کے سامنے کھڑا ہو اس کا حق ہے کہ اس کا رنگ زرد ہو جائے اور اس کے جوڑ بند کا پنے لگیں۔ (۳)

۶۳۳۔ امام باقر علیہ السلام۔ جب وقت نماز آتا تھا تو میرے پدر بزرگوار امام علی بن الحسین علیہ السلام

(۱) (امالی الصدوق صفحہ نمبر ۱۵۰/۸، فلاح السائل صفحہ نمبر ۲۶۸، عدۃ الداعی صفحہ نمبر ۲۳۳ روایت مفصل عن الصادق علیہ السلام)

(۳) (جامع الاخبار صفحہ نمبر ۱۶۶/۳۹۷، مناقب شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۳ روایت قتال - مناقب میں یہ روایت امام حسن علیہ السلام کے بارے میں وارد ہوئی ہے)

لئے کے روٹھے کھڑے ہو جاتے تھے اور چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا تھا اور جوڑ بند کا پنے لگتے تھے، آنسوؤں کا سیلاب اٹھاتا تھا اور فرماتے تھے کہ اگر بندہ کو معلوم ہو جائے کہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے تو کبھی مصلیٰ سے الگ نہ ہو۔ (۱)

۶۳۳۔ امام صادقؑ۔ امام زین العابدینؑ جب وضو فرماتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ پوچھا گیا کہ آپ کا کیا عالم ہو جاتا ہے؟ فرمایا: تمہیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔ (۲)

۶۳۵۔ امام صادقؑ۔ میرے پدر بزرگوار کہا کرتے تھے کہ حضرت علی بن الحسین جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو درخت کی تنے کی مانند ہو جاتے جیسے ہوا ہلائے تو ہلتا ہے۔ (۳)

۶۳۶۔ ابان بن تغلب۔ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ امام سجادؑ کو دیکھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے آخر اس کا راز کیا ہے؟ فرمایا انہیں معلوم تھا کہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں۔

۶۳۷۔ ابویوب۔ امام باقرؑ اور امام صادقؑ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ان کے چہرہ کا رنگ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہو جاتا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ کوئی سامنے ہے جس سے راز و نیاز کر

(۱) (مقتل الحسینؑ انوار زری ۲ صفحہ نمبر ۱۲۳ از خان بن سدیر)

(۲) (اعلام الوریٰ صفحہ نمبر ۲۵۵ از سعید بن کلثوم، ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۲۹۸ روایت عبد اللہ بن محمد القرشی، مناقب شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۲۸، مکارم الاخلاق ۲ صفحہ نمبر ۲۲۷/۹۷)

(۳) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۲۰۰/۳ فلاح السائل صفحہ نمبر ۱۶۱ از جہم بن حمید)

رہے ہیں۔ (۱)

۶۳۸۔ امام صادق علیہ السلام۔ امام باقر علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے سر پر کوئی شے گر پڑی اور آپ نے اس کو الگ نہیں کیا یہاں تک کہ جعفر نے اسے جدا کر دیا کہ آپ اس حرکت کو تعظیم پروردگار کے خلاف سمجھتے تھے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ اپنے رخ کو خدا کی طرف رکھو اور سب سے کترا کر رہو۔ (۲)

۶۳۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ حضرت امام باقر علیہ السلام تلاوت کر رہے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی جب بیدار ہوئے تو دریافت کیا گیا کہ آخر یہ کیا ماجرا تھا؟

فرمایا: میں آیاتِ الہی کی تکرار کر رہا تھا کہ اچانک ایسا معلوم ہوا جیسے مالک مجھ سے ہم کلام ہے اور پھر قوتِ بشریت جلالِ الہی کے مکاشفہ کی تاب نہ لاسکی۔ (۳)

## ۴۔ نماز شب

۶۴۰۔ امام باقر علیہ السلام امام صادق علیہ السلام۔ من اللیل فسیبہ و ادبار النجوم کے ذیل میں فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تین مرتبہ اٹھ کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے اور آخر میں سورہ آل عمران کی پانچ آیات ”انک لا تخلف المعیاد“ (آیت ۱۹۴ تک) پڑھ کر نماز شب شروع فرماتے تھے۔ (۴)

(۱) (فلاح السائل صفحہ نمبر ۱۶۱، دعائم الاسلام ۱۵۹۱)

(۲) (الاصول السنۃ عشر جعفر بن محمد الحضرمی صفحہ نمبر ۷۰ از جابر)

(۳) (فلاح السائل صفحہ نمبر ۱۰۷)

(۴) (مجمع البیان ۹ صفحہ نمبر ۲۵۷ از زرارہ و حرمان و محمد بن مسلم، عوالی و لئالی ۲ صفحہ نمبر ۶۲)

۶۳۱۔ حضرت عائشہ۔ رسول اکرم ﷺ آخر شب میں آرام فرماتے تھے اور آخر شب تک بیدار رہتے تھے۔ (۱)

۶۳۲۔ حضرت عائشہ۔ رسول اکرم ﷺ نماز شب کو ترک نہیں فرماتے تھے اور جب مریض یا خستہ حال ہوتے تھے تو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (۲)

۶۳۳۔ ابن عباس۔ رسول اکرم ﷺ نماز شب کو یاد کرتے تھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے ”تتجافی جنوبہم عن المضاجع“ (سورہ سجدہ ۱۶) ان کے پہلو بستر سے نہیں لگتے ہیں۔ (۳)

۶۳۴۔ عبداللہ بن عباس۔ میں ایک شب پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں تھا تو دیکھا کہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو طہارت فرمائی، مسواک کی، سورہ آل عمران کی آیت ۱۹۰ کی تلاوت فرمائی، اور پھر وضو کر کے مصلیٰ پر آ کر نماز ادا کی اور پھر بستر پر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد بیدار ہوئے اور پھر یہی عمل کیا اور پھر لیٹ گئے اور پھر بیدار ہو کر یہی عمل کیا۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا۔ (۴)

۶۳۵۔ امام صادق علیہ السلام پیغمبر اسلام ﷺ کی نمازوں کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ پانی سر ہانے

(۱) صحیح مسلم ۱ صفحہ نمبر ۵۱۰/۴۳۹، سنن نسائی ۳ صفحہ نمبر ۲۱۸، سنن ابن ماجہ ۱ صفحہ نمبر ۲۳۴/۱۳۶۵

(۲) سنن ابی داؤد ۲ صفحہ نمبر ۳۲/۱۳۰۷، مسند احمد بن حنبل ۱۰ صفحہ نمبر ۹۸/۲۶۱۷۴، السنن الکبریٰ ۳ صفحہ نمبر ۲۱/۴۷۲۲ از عبداللہ بن ابی موسیٰ النصری

(۳) حلیۃ الاولیاء ۵ صفحہ نمبر ۸۷، تفسیر طبری ۲۱ صفحہ نمبر ۱۰۳

(۴) سنن ابی داؤد ۱ صفحہ نمبر ۱۵، مسند احمد بن حنبل ۱ صفحہ نمبر ۹۸/۳۵۴۱

رکھا رہتا ہے اور مسواک بھی حاضر رہتی تھی۔ تھوڑی دیر سو کر اٹھتے تھے سورہ آل عمران ۱۹۰ کی تلاوت فرماتے تھے اور وضو کر کے مصلیٰ پر آجاتے تھے اور چار رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ رکوع کرتے تھے کہ لوگ سوچتے تھے کہ یہ کب سر اٹھائیں گے اور سجدہ کرتے تھے تو جیسے اب سر نہ اٹھائیں گے۔ پھر بستر پر آ کر لیٹ جاتے تھے اور تھوڑی دیر بعد اٹھ کر یہی عمل انجام دیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز صبح کے لئے نکل جاتے تھے۔ (۱)

۶۳۶۔ امام علیؑ میں نے جب سے سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ نماز شب ایک نور ہے کبھی نماز شب ترک نہیں کی یہ سن کر ابن الکواء نے کہا کہ کیا صفین میں لیلۃ الہریہ بھی؟ فرمایا: ہاں لیلۃ الہریہ بھی۔ (۲)

۶۳۷۔ امام زین العابدینؑ نماز شب میں وتر میں تین سو مرتبہ العفو العفو کہا کرتے تھے۔ (۳)

۶۳۸۔ ابراہیم بن العباس۔ امام رضاؑ آراتوں کو بہت کم آرام فرماتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہا کرتے تھے۔ (۴)

۶۳۹۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علیؑ نقیؑ آرات کے وقت ہمیشہ رو بقلہ رہتے تھے۔ ایک

(۱) (تہذیب ۲/۳۳۴/۱۳۷۷ از معادیہ بن وہب)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۱۲۳)

(۳) (من لائحہ الفقیہ ۱ صفحہ نمبر ۲۸۹/۱۴۰۸)

(۴) (عیون اخبار الرضا صفحہ نمبر ۱۸۴/۷، اعلام الوری صفحہ نمبر ۳۱۲)

ساعت بھی آرام نہیں کرتے تھے جبکہ آپ کا جبہ اون کا تھا اور مصلیٰ چٹائی کا۔ (۱)

## ۵۔ صیام اہلبیت علیہم السلام

۶۵۰۔ حماد بن عثمان نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ شروع کیا تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب روزہ ہی رکھتے رہیں گے اور اس کے بعد جب افطار کیا تو افطار کے بارے میں یہی کہنے لگے یہاں تک کہ آپ نے صوم داؤد شروع کر دیا کہ ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔ اس کے بعد آخر حیات میں مہینہ میں تین روز کی پابندی فرماتے رہے کہ تین روزے ایک ماہ کے برابر ہیں اور ان سے وسوسہ نفس کا علاج ہوتا ہے۔

حماد نے عرض کی کہ حضور یہ تین دن کون سے ہیں؟

فرمایا: مہینہ کی پہلی جمعرات، دوسرے عشرے کا پہلا بدھ اور مہینہ کی آخری جمعرات۔

دوبارہ سوال کیا کہ ان ایام میں کیا خصوصیت ہے؟

فرمایا: گذشتہ امتوں میں انہیں انہیں دنوں میں عذاب نازل ہوا تھا تو آپ اس عذاب کے

خوف سے روزہ رکھتے تھے کہ یہ امت محفوظ رہے۔ (۲)

۶۵۱۔ ابوسلمہ۔ میں نے حضرت عائشہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں

(۱) (الخراج والجرائح ۲ صفحہ نمبر ۹۰۱)

(۲) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۱/۸۹، الفقیہ ۲ صفحہ نمبر ۱۷۸۶/۸۲، تہذیب ۳ صفحہ نمبر

۹۱۳/۳۰۲، استبصار ۲ صفحہ نمبر ۴۴۴/۱۳۶، ثواب الاعمال صفحہ نمبر ۶/۱۰۵، الدرر

الوقیہ صفحہ نمبر ۵۵)

دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت اس قدر روزے رکھتے تھے کہ لگتا تھا کہ اب افطار نہ کریں گے اور پھر افطار کرتے تھے تو اس طرح جیسے روزہ نہ رکھیں گے اور سب سے زیادہ روزے ماہ شعبان میں رکھتے تھے بلکہ تقریباً پورہ ماہ شعبان..... بلکہ حقیقتاً پورا ماہ شعبان۔ (۱)

۶۵۲۔ امام علی علیہ السلام۔ مجھے گرمیوں کے روزے زیادہ محبوب ہیں۔ (۲)

۶۵۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ امیر المؤمنین علیہ السلام گھر میں آکر سوال فرماتے تھے کہ کھانے کا کوئی سامان ہے یا نہیں؟

اگر کوئی چیز ہوتی تو کھالیا کرتے تھے ورنہ یونہی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ (۳)

۶۵۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ امام زین العابدین علیہ السلام جب روزہ رکھتے تھے تو ایک بکری ذبح کرا کے اس کا گوشت پکواتے تھے اور وقت افطار سو گٹھ کر سارا گوشت مختلف غریب گھرانوں میں تقسیم کرا دیا کرتے تھے اور خود روٹی اور کھجور کھالیا کرتے تھے خدا ان پر اور ان کے آباء طاہرین پر رحمتیں نازل کرے۔ (۴)

۶۵۵۔ ابراہیم بن عباس۔ امام رضا علیہ السلام اکثر ایام میں روزے سے رہا کرتے تھے۔ خصوصیت کے

(۱) (مندان جنبل ۹ صفحہ نمبر ۲۵۱۵۵/۴۷۴ ، ۲۵۳۷۳/۵۱۵ ، صحیح مسلم ۲ صفحہ نمبر

۱۱۵۶/۸۱۰ ، مستدبر علی ۴ صفحہ نمبر ۴۳۹/۴۶۱۳)

(۲) (متدرک الوسائل ۷ صفحہ نمبر ۸۷۵۸/۵۰۵ نقل عن لب اللباب راوندی)

(۳) (تہذیب ۴ صفحہ نمبر ۵۳۱/۱۸۸ ، عوالی اللئالی ۳ صفحہ نمبر ۱۵/۱۳۵ از ہشام بن

سالم)

(۴) (کافی ۴ صفحہ نمبر ۳/۶۸ ، المحاسن ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳۲/۱۵۸ از حمزہ بن حران)

ساتھ مہینہ میں تین روزے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے اور اسی کو سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے۔ (۱)  
 ۶۵۶۔ علی بن ابی حمزہ میں نے علی بن الحسینؑ کی کنیز سے آپ کے انتقال کے بعد دریافت کیا  
 کہ حضرت کے روزمرہ کے بارے میں بیان کرو تو انہوں نے کہا مفصل یا مختصر؟ میں نے کہا مختصر۔  
 انہوں نے کہا کہ میں نے دن میں کبھی آپ کے سامنے کھانا پیش نہیں کیا اور نہ رات میں کبھی بستر بچھایا  
 ہے۔ (۲)

### ۶۔ حج اہلبیتؑ

۶۵۷۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر۔ امام حسن بن علیؑ نے ۲۵ حج پیدل ادا فرمائے جبکہ ناقے آپ کے  
 ہمراہ رہا کرتے تھے۔ (۳)  
 ۶۵۸۔ مصعب بن عبداللہ۔ امام حسینؑ نے پیدل ۲۵ حج فرمائے ہیں۔ (۴)

(۱) (عیون اخبار الرضاؑ ۲ / ۱۸۳، اعلام الوریٰ صفحہ نمبر ۳۱۴)

(۲) (علل الشرائع صفحہ نمبر ۹/۲۳۲، خصال صفحہ نمبر ۴/۵۱۸ از حرمان بن اعین عن الباقرؑ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۵۵)

(۳) (مستدرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۱۸۵/۴۷۸۸، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۱۴۲۲/۲۳۶،

اسنن الکبریٰ ۴ صفحہ نمبر ۵۴۲/۸۶۳۵ روایت ابن عباس، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر

۱۴ از امام صادقؑ، تہذیب ۵ صفحہ نمبر ۲۹/۱۱، ۱۴ صفحہ نمبر ۳۳، استبصار ۲ صفحہ نمبر

۲۶۱/۱۴۱، صفحہ نمبر ۱۴۲/۴۶۵، علل الشرائع صفحہ نمبر ۶/۴۴۷، قرب الاستاد ۱۷۰/۶۲۴)

(۴) (المعجم الکبیر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۵/۲۸۳۴)

۶۵۹۔ امام حسینؑ کو دیکھا گیا کہ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر مقام ابراہیمؑ پر رخسار رکھ کر ونا شروع کیا اور برابر اس کلمہ کی تکرار فرما رہے تھے خدا یا تیرا سائل تیرے دروازہ پر ہے۔ تیرا بندہ تیرے دروازہ پر حاضر ہے۔ (۱)

۶۶۰۔ امام باقرؑ: حضرت علی بن الحسین کے پاس ایک ناقہ تھی جس پر آپ نے ۲۳ مرتبہ سفر حج کیا لیکن ایک تازیانہ بھی نہیں مارا یہاں تک کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا تو ہمیں خبر بھی نہیں ہوئی کہ ناقہ پر کیا اثر ہوا کہ نوکرنے آ کر خبر دی کہ وہ قبر پر بیٹھی اپنا سینہ رگڑ رہی ہے اور فریاد کر رہی ہے میں نے کہا قبل اس کے کہ لوگوں کو اس امر کی اطلاع ہو اسے میرے پاس لے آؤ اس کے بعد امام باقرؑ نے فرمایا۔ اور ناقہ قبر تک اس عالم میں پہنچ گئی کہ اس نے کبھی قبر کو کو دیکھا بھی نہیں تھا۔

۶۶۱۔ سفیان بن عیینہ امام علی بن الحسینؑ ابن ابی طالب نے حج فرمایا تو جب احرام باندھ چکے اور ناقہ پر سوار ہوئے تو چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا اور جسم کا پنے لگا یہاں تک کہ لبیک کہنا دشوار ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کی حضور لبیک کیوں نہیں کہتے؟ فرمایا: ڈرتا ہوں کہ میں لبیک کہوں اور ادھر سے آواز آئے مجھے قبول نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ حضور یہ تو ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے۔ گئے اور اس کے بعد جیسے ہی لبیک کہا بیہوش ہو گئے اور ناقہ سے گر پڑے اور یہی کیفیت آخر حج تک برقرار رہی۔ (۲)

(۱) (ربیع الا برار ۲ صفحہ نمبر ۱۳۹)

(۲) (تاریخ دمشق حالات امام زین العابدینؑ ۴۰ صفحہ نمبر ۶۳، کفایۃ الطالب صفحہ نمبر

۴۵۰، سیر اعلام النبلاء ۴ صفحہ نمبر ۳۹۲، تہذیب الکمال ۲۰ صفحہ نمبر ۳۹۰، عوالی اللسانی

۴ صفحہ نمبر ۳۵/۱۲۱)

۶۶۲۔ اٹح غلام امام محمد باقرؑ میں حضرت کے ساتھ حج کے لئے نکلا تو آپ جب مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کو دیکھا تو گریہ کرنا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کی حضور لوگوں کی نظریں آپ پر ہیں ذرا آواز کم کریں۔ آپ نے مزید رونا شروع کر دیا اور فرمایا افسوس میں کس طرح نہ روؤں جبکہ خیال ہے کہ شاید مالک اس گریہ پر رحم فرمادے تو میں کامیاب ہو جاؤں۔

اس کے بعد آپ نے طواف کیا، نماز طواف ادا کی اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو تمام سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی۔ (۱)

۶۶۳۔ قاسم بن حسین نیشاپوری۔ میں نے امام باقرؑ کو دیکھا کہ آپ نے میدان عرفات میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسی طرح اٹھائے رہے یہاں تک کہ شام ہو گئی اور میں نے آپ سے زیادہ اس طرح کے اعمال پر قدرت رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا ہے۔ (۲)

۶۶۴۔ مالک بن انس۔ میں جب بھی امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ میرا احترام فرماتے تھے اور مجھے مسند عطا فرمادیتے تھے اور فرماتے تھے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں اس بات سے خوش ہو کر خدا کا شکر ادا کرتا تھا۔

میں دیکھتا تھا کہ حضرت یا روزہ سے رہتے تھے یا نمازیں پڑھتے رہتے تھے یا ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔ آپ اپنے دور کے عظیم ترین عابد اور بلند ترین زاہد تھے۔ مسلسل حدیثیں بیان کرتے تھے، بہترین اخلاق کے مالک تھے اور بہت منفعت بخش شخصیت کے مالک تھے۔ اور جب رسول اکرم

(۱) تذکرۃ الخواص صفحہ نمبر ۳۳۹، صفحہ الصفوۃ ۲ صفحہ نمبر ۶۴، الفصل المہمہ صفحہ نمبر

۲۰۹، مطالب السؤل صفحہ نمبر ۸۰ کشف الغمہ ۲ ۳۶۰، نور الابصار صفحہ نمبر ۱۵۸

(۲) (اقبال الاعمال ۲ صفحہ نمبر ۷۳)

ﷺ کا کوئی قول نقل کرتے تھے تو نام لیتے ہی چہرہ کا رنگ اس طرح سبز و زرد ہو جاتا تھا کہ پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا۔

ایک سال میں نے حضرت کے ساتھ حج کیا تو احرام کے موقع پر جب ناقہ پر سوار ہوئے اور تلبیہ کا ارادہ کیا تو آواز گلو گیر ہو گئی اور قریب تھا کہ ناقہ سے گر جائیں۔ میں نے عرض کی فرزند رسول ﷺ! تلبیہ تو ضروری ہے۔

فرمایا: یا بن ابی عامر کیسے جسارت کروں کہ میں لبیک کہوں اور یہ خوف ہے کہ وہ اسے رد کر

دے۔ (۱)

۶۶۵۔ علی بن مہزیار۔ میں نے امام ابو جعفر ثانی کو ۲۲۵ھ میں حج کے موقع پر دیکھا کہ آپ نے سورج نکلنے کے بعد جب خانہ کعبہ کو وداع کرنا چاہا تو پہلے طواف کیا اور ہر چکر میں رکن یمانی کو بوسہ دیا۔ پھر آخری چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود دونوں کو بوسہ دیا اور اپنے ہاتھوں سے مس کر کے ہاتھوں کو چہرے پر لیا اور پھر مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر پشت کعبہ پر جا کر ملتزم سے یوں لپٹ گئے کہ شکم مبارک سے کپڑا ہٹا کر اسے بھی مس کیا اور تادیر کھڑے دعائیں کرتے رہے اور پھر باب الحناطین سے باہر نکل گئے۔

یہی صورت حال میں نے ۲۱۷ھ میں رات کے وقت کعبہ کو وداع کرنے میں دیکھی کہ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کر رہے تھے اور پھر ساتویں چکر میں پشت کعبہ پر رکن یمانی کے قریب شکم مبارک کو کعبہ سے مس کیا۔ پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور ہاتھوں سے مس کیا اور پھر مقام ابراہیم

(۱) (خصال صفحہ نمبر ۱۶۷/۲۱۹، علل الشرائع صفحہ نمبر ۲۳۵، امالی الصدوق " ۳/۱۲۳،

مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۷۵)

پر نماز ادا کی اور باہر تشریف لے گئے۔ ملتزم پر آپ کا توقف اتنی دیر رہا کہ بعض اصحاب نے طواف کے سات شوٹ پورے کر لئے یا آٹھ ہو گئے۔ (۱)

۶۶۶۔ محمد بن عثمان العمری۔ خدا گواہ ہے کہ امام عصر علیہ السلام ہر سال موسم حج میں تشریف لاتے ہیں اور تمام لوگوں کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں لیکن لوگ نہ انہیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔ (۲)

(۱) کافی ۲ صفحہ نمبر ۵۳۲/۳، تہذیب ۵ صفحہ نمبر ۲۸۱/۹۵۹۔ تہذیب میں واقعہ کا سال ۲۱۹ھ نقل کیا گیا ہے)

(۲) (الفقیہ ۲ صفحہ نمبر ۵۲۰، کمال الدین صفحہ نمبر ۴۴۰/۸، الغیبۃ الطوسی صفحہ نمبر ۳۶۳/۳۲۹، اثبات الہدایۃ ۳ صفحہ نمبر ۴۵۲/۶۸)۔

## فصل پنجم

### سیرت صبر و رضا

۶۶۷۔ امام حسینؑ عراق کے لئے نکلتے ہوئے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا:

”موت کا نشان اولادِ آدم کی گردن سے یونہی وابستہ ہے جس طرح عورت کے گلے میں ہار۔ میں اپنے اسلاف کا اسی طرح اشتیاق رکھتا ہوں جس طرح یعقوب کو یوسف کا اشتیاق تھا میری بہترین منزل وہ ہے جس کی طرف میں جا رہا ہوں اور میں وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نواولیس اور کر بلا کے درمیان بنی امیہ کے درندے میرے جوڑ جوڑ کو الگ کر رہے ہیں اور اپنی عداوت کا پیٹ بھر رہے ہیں۔ قلمِ قدرت نے جو دن لکھ دیا ہے وہ بہر حال پیش آنے والا ہے اللہ کی مرضی ہی ہم اہل بیت کی رضا ہے۔“

ہم اس کی بلا پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہمیں صابروں کا اجر دینے والا ہے رسولِ اکرم ﷺ سے ان کے پارہ ہائے جگر الگ نہیں رہ سکتے ہیں۔ خداوند عالم ان سب کو جنت میں جمع کرنے والا ہے جس سے آپؐ کی آنکھوں کو خنکی نصیب ہوگی اور ان سے کیے گئے وعدے کو پورا کیا جائے گا۔ دیکھو جو ہمارے ساتھ اپنی جان قربان کر سکتا ہے اور لقائے الہی کے لیے اپنے نفس کو آمادہ کر چکا ہے وہ ہمارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو جائے۔ ہم کل صبح نکل رہے ہیں۔ (۱)

۶۶۸۔ امام زین العابدینؑ۔ جب امام حسینؑ کے حالات انتہائی سخت ہو گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے حالات تمام لوگوں کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ سب کے رنگ بدل رہے ہیں۔ اعضاء لرز رہے ہیں۔ دل کانپ رہے ہیں لیکن امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کے چہرے دمک رہے ہیں۔ اعضاء ساکن ہیں اور نفس مطمئن ہیں۔

لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو یہ کس قدر مطمئن نظر آتے ہیں جیسے موت کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا! شریف زادو۔ صبر کرو صبر۔ یہ موت صرف ایک پل ہے جس کے ذریعہ سختی اور پریشانی سے نکل کر جنت النعیم کے محلوں تک پہنچا جاتا ہے۔ تم میں کون ایسا ہے جو اس بات کو برا سمجھتا ہے کہ زندان سے نکل کر قصر میں چلا جائے۔ مصیبت تمہارے دشمنوں کے لیے ہے جنہیں محل سے نکل کر زندان کی طرف جانا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت اور موت ایک پل ہے جو مومن کو جنت تک پہنچا دیتا ہے۔

اور کافر کو جہنم تک۔ میں نہ غلط بیانی سے کام لیتا ہوں اور نہ کسی نے یہ بات مجھ سے غلط بیان

کی ہے۔ (۲)

۶۶۹۔ ابو مخنف۔ امام حسینؑ تین ساعت تک تنہا خون میں ڈوبے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر یہ مناجات کرتے رہے۔ خدایا میں تیرے امتحان پر صابر ہوں اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اے فریادیوں کے فریادرس!

(۱) (کفش الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۲۳۱، ملبوف صفحہ نمبر ۱۲۶، نشر الدرر صفحہ نمبر ۳۳۳)

(۲) (معانی الاخبار ۲۸۸/۳)

جسے دیکھ کر چالیس سو ارب بڑھے کہ آپ کے سر مبارک و مقدس و منور کو قلم کر لیں اور عمر سعد یہ

آواز دیتا رہا کہ ان کے قتل میں عجلت سے کام لو۔ (۱)

۶۷۰۔ عبید اللہ بن زیاد کا دربان بیان کرتا ہے کہ ابن زیاد نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اور خواتین کو طلب کیا اور سر حسین بھی سامنے لا کر رکھ دیا۔ خواتین کے درمیان حضرت زینب بنت علی علیہ السلام بھی تھیں۔ ابن زیاد نے انہیں دیکھ کر کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں رسوا کیا۔ قتل کیا اور تمہاری باتوں کو جھوٹا ثابت کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کرامت عطا فرمائی اور ہمیں پاک و پاکیزہ قرار دیا، رسوائی فاسق کا حصہ ہے اور جھوٹ فاجر کا مقدر ہے۔ اس نے کہا کہ تم نے اپنے ساتھ پروردگار کا برتاؤ کیسا پایا؟ فرمایا ہمارے گھر والوں پر شہید ہونا فرض تھا تو وہ گھروں سے نکل کر اپنے مقتل کی طرف آگے اور عنقریب خدا تیرے اور ان کے درمیان اجتماع کر کے دونوں کا فیصلہ کر دے گا۔ (۲)

۶۷۱۔ امام حسین علیہ السلام کے ایک فرزند کا انتقال ہو گیا اور لوگوں نے چہرے پر نوح و غم کے اثرات نہ دیکھے تو اعتراض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت علیہم السلام خدا سے سوال کرتے ہیں تو وہ عطا کر دیتا ہے اور پھر جب وہ کوئی ایسی چیز چاہتا ہے جو بظاہر ناگوار ہوتی ہے تو ہم اس کی رضا سے راضی ہو جاتے ہیں۔ (۳)

(۱) (ینایح المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۸۲)

(۲) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۱۳۰/۳، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۱۰، ملبوف صفحہ نمبر ۲۰۰، اعلام الوری صفحہ

نمبر ۲۳۷)

(۳) (مقتل الحسین علیہ السلام انوار زمی صفحہ نمبر ۱۳۷)

۶۷۲۔ ابراہیم بن سعد۔ امام سجادؑ نے گھر کے اندر نالہ و شیون کی آواز سنی تو اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور پھر واپس آ گئے۔ کسی نے دریافت کیا کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے؟ فرمایا: یقیناً۔ لوگوں نے پرسہ دیا لیکن آپ کے صبر پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ جس چیز کو پسند کرتے ہیں اس میں خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور جس بات کو ناپسند کرتے ہیں اس پر بھی اس کا شکر ہی کرتے ہیں۔ (۱)۔

۶۷۳۔ امام باقرؑ جب جس چیز کو ناپسند کرتے ہیں اس کے بارے میں دعا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اگر ناخوشگوار امر پیش آ جاتا ہے تو خدا کی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ (۲)

۶۷۴۔ علاء بن کامل۔ میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر سے نالہ و شیون کی آواز بلند ہوئی۔ آپ اٹھے اور پھر بیٹھ گئے اور انانہ کہہ کر پھر گفتگو میں مصروف ہو گئے اور آخر میں فرمایا کہ ہم خدا سے اپنے لئے، اپنی اولاد اور اموال کے لئے عافیت چاہتے ہیں لیکن جب قضا واقع ہو جاتی ہے تو یہ ممکن نہیں ہوتا ہے کہ جس کو خدا چاہتا ہے اس کو ناپسند کر دیں۔ (۳)

۶۷۵۔ قتیبہ الاعشی۔ میں امام صادقؑ کے گھر آپ کے فرزند کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو دروازہ پر آپ کو محزون ورنجیدہ دیکھا اور پوچھا بچہ کا کیا حال ہے فرمایا وہی حال ہے۔ اس کے بعد گھر

(۱) (حلیۃ الاولیاء ۳ صفحہ نمبر ۱۳۸، تاریخ دمشق حالات امام سجادؑ ۵/۸۸، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۳۱۳) عن الباقرؑ

(۲) (حلیۃ الاولیاء ۳ صفحہ نمبر ۱۸۷ از عمرو بن دینار، کشف الغمہ ۲/۱۳۶۳ از احمد بن حمدون)

(۳) (کانی ۳ صفحہ نمبر ۲۲۶/۱۳)

کے اندر تشریف لے گئے اور ایک ساعت بعد مطمئن برآمد ہوئے۔ میں سمجھا کہ شاید صحت ہو گئی ہے۔  
میں نے کیفیت دریافت کی؟ فرمایا مالک کی بارگاہ میں چلا گیا۔

میں نے عرض کی میری جان آپ پر قربان جب وہ زندہ تھا تو آپ رنجیدہ خاطر تھے اب  
جب مر گیا ہے تو وہ حالت نہیں ہے؟

فرمایا: ہم اہلیت <sup>بیشبہ</sup> مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے تک پریشان رہتے ہیں اس کے  
بعد جب امر الہی واقع ہو جاتا ہے تو اس کے فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس کے امر کے سامنے سر  
تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ (۱)

## فصل ششم

### طلبِ معاش میں سیرتِ اہلبیتؑ

۶۷۶۔ امام صادقؑ۔ خبردار طلبِ معاش میں سستی اور کاہلی سے کام مت لینا کہ ہمارے آباء اجداد اس راہ میں تگ و دو کیا کرتے تھے۔ (۱)

۶۷۷۔ جابر بن عبد اللہ۔ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ وادیِ مرانظر ان میں اراک کے پھل چننا کرتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ سیاہ دانے چنوکہ یہ جانور کے لئے زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کی کہ کیا حضور کو بھی بکریاں چرانے کا تجربہ ہے؟

فرمایا: بیشک اور کوئی نبی بھی ایسا نہیں ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (۲)

۶۷۸۔ عبد اللہ بن حزم۔ ایک مرتبہ اونٹ اور بکری کے چرواہوں میں بحث ہو گئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بکریاں جناب موسیٰؑ، جناب داؤدؑ نے بھی چرائی ہیں اور بکریاں میں نے

(۱) (الفتیہ ۳ صفحہ نمبر ۱۵۷/۳۵۷۶ روایت لحام)

(۲) (صحیح بخاری ۵ صفحہ نمبر ۲۰۷۷/۵۱۳۸، مسلم ۳ صفحہ نمبر ۱۶۳۱/۲۰۵۰، مسند ابن

خبل ۵ صفحہ نمبر ۷۵/۱۳۵۰۴، مسند ابویعلیٰ ۲ صفحہ نمبر ۴۰۴/۳۰۵۸)

بھی چرائی ہیں میں جب معوث ہو تو اپنے گھر کی بکریاں مقام اجیاد میں چرا رہا تھا۔ (۱)

۶۷۹۔ امام صادقؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علیؑ کے حصے میں وہ زمین آئی جس میں زمین کھودی گئی تو ایک چشمہ نکل آیا جس کا پانی باقاعدہ جوش مار رہا تھا اور اسی بنیاد پر اس کا نام بیج رکھ دیا گیا اور جب بشارت دینے والے نے حضرت کو اس کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا میرے وارث کو بشارت دو کہ میں نے تمام حجاج بیت اللہ اور مسافروں کے لئے اسے حتمی اور قطعی طور پر صدقہ قرار دیا ہے۔ نہ اس کی خرید و فروخت ہوگی نہ ہبہ، نہ وراثت۔ اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس سے روز قیامت نہ کوئی عوض قبول کیا جائے گا اور نہ بدل۔ (۲)

۶۸۰۔ امام علیؑ ایک مرتبہ مدینہ میں شدید بھوک کا ماحول پیدا ہو گیا تو میں تلاش عمل میں عوالی کی طرف نکل پڑا۔ اتفاق سے دیکھا ایک عورت چند مٹی کے ڈھیلے جمع کئے ہوئے ہے۔ میں نے خیال کیا یہ اسے تر کرنا چاہتی ہے میں نے سودا طے کر لیا کہ ایک ڈول پانی ایک کھجور کے عوض اور اس کے بعد سولہ ڈول کھینچے جس کے نتیجے میں ہتھیلی میں گھٹے پڑ گئے اور پھر اس عورت کو جا کر ہاتھ دکھلائے اور کام بتلایا تو اس نے سولہ کھجوریں دے دیں اور میں انہیں لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ماجرا بیان کیا تو آپ بھی اس کے کھانے میں شریک ہو گئے۔ (۳)

(۱) (الادب المفرد ۱۷۵/۵۷۷)

(۲) (کافی ۷ صفحہ نمبر ۹/۵، تہذیب ۹ صفحہ نمبر ۱۲۸/۶۰۹ روایت ابوالیوب بن عطیہ الخداء)

(۳) (مسند ابن جنبل ۱ صفحہ نمبر ۲۸۶/۱۱۳۵، فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر

۱۲۲۹/۷۱۷، صفحہ الصفوہ ۱ صفحہ نمبر ۱۳۵ روایات مجاہد)

۶۸۱۔ امیر المؤمنینؑ سخت گرمی بھی کام کرنے کے لئے نکل پڑتے تھے تاکہ خدا خود دیکھ لے کہ بندہ طلب حلال کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ (۱)

۶۸۲۔ امام صادقؑ۔ خدا کی قسم حضرت علیؑ نے راہِ خدا میں ہزار غلام آزاد کئے ہیں اور سب اپنے ہاتھ کی کمائی سے کیا۔ (۲)

۶۸۳۔ امام صادقؑ۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں امام سجادؑ کے بعد ان کی اولاد میں کوئی ان سے بہتر نہیں ہو سکتا ہے لیکن جب امام باقرؑ آکودیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ میں انہیں موعظہ کرنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے مجھے موعظہ کر دیا۔

لوگوں نے پوچھا آپ کو کیا موعظہ کر دیا ہے؟ ابن المنکدر نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ سخت گرمی میں بیرون مدینہ نکلا تو امام باقرؑ آکودیکھا کہ بھاری جسم کے باوجود دو غلاموں پر تکیہ کئے ہوئے نکل پڑے ہیں۔ میں نے سوچا: اے سبحان اللہ بنی ہاشم کا ایک بزرگ آدمی طلب دنیا میں اس طرح مبتلا ہو جائے کہ اس دنیا میں اس طرح گھر سے نکل پڑے۔ یہ سوچ کر قریب گیا۔ سلام کیا آپ نے جھڑک کر جواب دیا آپ پسینہ میں تر تھے۔ میں نے اپنی بات دہرائی اور کہا کہ اس حال میں اگر موت آجائے تو کیا کریں گے؟

فرمایا: اس وقت موت آجائے تو اس حال میں آئے گی کہ میں اطاعت خدا میں ہوں گا۔ خدا نہ کرے کہ اس وقت آئے جب کوئی معصیت خدا کر رہا ہوں۔ میں تو اس وقت اپنے گھر والوں کو

(۱) (الفقیہ ۳ صفحہ نمبر ۱۶۳/۳۵۹۶، عوالی اللسانی ۳ صفحہ نمبر ۲۴/۲۰۰)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۶۵/۱۷۵، روایت معاویہ بن وہب، ص ۵/۲۷۳ روایت فضل بن ابی

قرہ، الغارات ۱ صفحہ نمبر ۹۲)

لوگوں کے احسانات سے بچارہا ہوں۔

یہ سننا تھا کہ ابن المنکدر نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ خدا آپ پر رحمت نازل کرے۔ میں نے آپ کو نصیحت کرنا چاہی تھی مگر آپ نے مجھ ہی کو موعظہ فرمادیا۔ (۱)

۶۸۵۔ ابو عمرو الشیبانی۔ میں نے امام صادق علیہ السلام کو موٹا کپڑا پہنے بیچے لئے اپنے باغ میں یوں کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہ رہا تھا میں نے عرض کی۔ میری جان قربان۔ یہ بیچے مجھے دیدیجئے۔ میں یہ کام کر دوں۔ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ انسان طلبِ معاش میں حرارتِ آفتاب کی اذیت برداشت کرے۔ (۲)

۶۸۶۔ عبدالاعلیٰ غلام آل سام۔ میں نے شدید گرمی کے زمانہ میں مدینہ کے ایک راستہ پر امام صادق علیہ السلام کو دیکھ کر عرض کی۔ حضور میری جان قربان ایک تو خدا کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی قربت۔ اس کے بعد بھی آپ اس گرمی میں مشقت برداشت کر رہے ہیں۔ فرمایا عبدالاعلیٰ میں طلبِ رزق میں نکلا ہوں تاکہ تم جیسے افراد سے بے نیاز ہو جاؤں۔ (۳)

۶۸۷۔ علی بن ابی حمزہ۔ میں نے حضرت ابوالحسن رضا علیہ السلام کو اپنی زمین میں اس طرح کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہ رہا تھا تو میں نے عرض کی میری جان قربان۔ آپ کا کام کرنیوالے

(۱) (کافی ۵ صفحہ نمبر ۱/۷۳، تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۸۹۴/۳۲۵، ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۱۶۱)

روایت عبدالرحمان بن الحجاج

(۲) (کافی ۵ صفحہ نمبر ۱۳/۷۶)

(۳) (کافی ۵ صفحہ نمبر ۳/۷۴)

افراد کہاں ہیں؟

فرمایا: دیکھو اپنے ہاتھ سے ان لوگوں نے بھی کام کیا ہے جو مجھ سے اور میرے والد سے بھی

بہتر تھے۔

میں نے عرض کی یہ کون حضرات ہیں؟

فرمایا رسول اکرم ﷺ، امیر المؤمنین علیؓ اور میرے تمام آباء و اجداد اور یہ کام تو جملہ انبیاء

مرسلین، اوصیاء اور صالحین نے کیا ہے۔ (۱)

(۱) (۱) کافی ۵ صفحہ نمبر ۱۰/۷۵، الفقیہ ۳ صفحہ نمبر ۳۵۹۳/۱۶۳، عوالی اللکالی ۳

صفحہ نمبر ۲۰۰)

## فصل ہفتم

### سیرت اہلبیتؑ در عطا یا و ہدایا

۶۸۸۔ رسول اکرم ﷺ ہم غیر مستحق کو بھی دے دیا کرتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں کوئی مستحق محروم نہ رہ جائے۔ (۱)

۶۸۹۔ محمد بن حنفیہ۔ میرے بابا جان رات کی تاریکی میں قنبر کے کاندھے پر آنا اور کھجور لاد کر گھروں تک پہنچایا کرتے تھے جنہیں وہ خود جانتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ یہ کام تو دن میں بھی ہو سکتا ہے۔ فرمایا: مخفی صدقہ غضب پروردگار کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ (۲)

۶۹۰۔ امام صادقؑ۔ امام حسنؑ نے اپنے پروردگار کی راہ میں سارا مال تین مرتبہ مکمل طور پر تقسیم کیا ہے یہاں تک کہ لباس، دینار کے ساتھ نعلین میں بھی غریبوں کو برابر کا حصہ دیا۔ (۳)

(۱) (عدة الداعی صفحہ نمبر ۹۱)

(۲) (مناقب الامام امیر المؤمنینؑ الکوفی ۲ صفحہ نمبر ۶۹/۵۵۲، ریح الاربار ۲ صفحہ نمبر ۱۳۸)

(۳) (تہذیب ۵ صفحہ نمبر ۱۱/۲۹، استبصار ۲ صفحہ نمبر ۱۳۱/۳۶۱، حلیۃ الاربار ۳ صفحہ

نمبر ۵۶/۵، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۱۳۲/۲۳۶، السنن الکبریٰ ۴ صفحہ نمبر

۸۶۵۳/۵۳۲، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۳)

۶۹۱۔ حسن بصری۔ حضرت حسین بن علیؑ ایک سید، زاہد، متقی، صالح، ناصح اور بہترین اخلاق کے ماہر تھیا ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے اپنے ایک باغ میں گئے جہاں آپ کا ایک غلام ”صافی“ رہا کرتا تھا۔ باغ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ غلام بیٹھا ہوا روٹی کھا رہا ہے آپ ایک خرمہ کے درخت کی آڑ میں ٹھہر گئے۔ دیکھا غلام آدھی روٹی کھاتا ہے اور آدھی کتے کو دیتا ہے۔ کھانا ختم کرنے کے بعد اس نے کہا کہ شکر ہے خدائے رب العالمین کا۔ پروردگار مجھے اور میرے مولا کو بخش دینا اور انہیں اسی طرح برکت عطا فرمانا: جس طرح ان کے والدین کو عطا فرمائی تھی کہ تو بڑا رحم کرنے والا ہے

آپ نے سامنے آ کر غلام کو آواز دی وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا اور کانپنے لگا۔ کہنے لگا اے میرے اور جملہ مومنین کے سردار میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا اب مجھے معاف فرما دیجئے؟

فرمایا: تم مجھے معاف کر دینا کہ میں تمہارے باغ میں بغیر اجازت کے داخل ہو گیا۔

اس نے کہا سرکار! یہ آپ بر بنائے شفقت و کرم فرما رہے ہیں ورنہ میں خود ہی آپ کا غلام ہوں۔ پوچھا! یہ بتاؤ کہ آدھی روٹی کتے کو کیوں ڈال رہے تھے؟

عرض کی یہ میری طرف دیکھ رہا تھا تو مجھے حیا آئی کہ میں اکیلے کھالوں اور یہ آپ کا کتا ہے اور میں آپ کا غلام اور دونوں کا کام باغ کی حفاظت ہے لہذا دونوں نے برابر مل کر کھایا لیا۔

حضرت یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا: جا تجھے راو خدا میں آزاد کر دیا اور دو ہزار درہم بھی عطا کئے۔ غلام نے کہا۔ جب حضور نے آزاد کر دیا ہے تو کم از کم باغ میں رہنے کی اجازت دے دیجئے۔

فرمایا:

مرد وہی ہے جس کے قول و فعل میں فرق نہ ہو۔ جب میں نے تجھ سے کہہ دیا کہ باغ میں بلا اجازت داخل ہوا ہوں تو اب یہ باغ بھی تیرا ہے۔ صرف یہ میرے اصحاب میرے ساتھ پھل

کھانے آئے ہیں تو انہیں اپنا مہمان بنالے اور ان کا احترام کرتا کہ خداروز قیامت تیرا اکرام کرے اور تیرے حسن اخلاق میں برکت عنایت کرے۔

غلام نے عرض کی جب آپ نے باغ مجھے بہہ کر دیا ہے تو میں نے اسے آپ کے شیعوں اور چاہنے والوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ مرد مومن کا کردار ایسا ہی ہونا چاہئے اور اولاد رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ (۱)

۶۹۲۔ ابو حزہ ثمالی۔ میں نے امام زین العابدینؑ کو اپنی کنیز سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے دروازے سے جو بھی سائل گزرے اسے کھانا کھلا دینا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ تمام سائل مستحق نہیں ہوتے۔ فرمایا: میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کسی مستحق کو دروازہ سے واپس کر دوں اور وہ بلا نازل ہو جائے جو حضرت یعقوبؑ پر نازل ہوئی تھی۔ (۲)

۶۹۳۔ امام باقرؑ: ہم اہلبیت قطع تعلق کرنے والوں سے صلہ رحم کرتے ہیں اور برائی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں اور اس میں حسن عاقبت سمجھتے ہیں۔ (۳)

۶۹۴۔ امام صادقؑ: میرے والد کے پاس مال بہت کم تھا اور ذمہ داریاں بہت زیادہ تھیں اور جمعہ کو ایک دینار صدقہ میں دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن کا صدقہ اسی اعتبار سے فضیلت رکھتا ہے جس طرح جمعہ کو باقی دنوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (۴)

(۱) (مقتل الحسینؑ) خوارزمی ۱ صفحہ نمبر (۱۵۳)

(۲) (علل الشرائع ۱/۴۵)

(۳) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۱/۴۸۸ از احمد بن محمد بن ابی نصر عن الرضاؑ) (۴) (ثواب الاعمال

۱/۲۲۰ روایت عبد اللہ بن بکیر)

۶۹۵۔ سلمیٰ کنیز امام محمد باقر علیہ السلام۔ جب حضرت کے پاس برادرانِ موئین آتے تھے تو آپ انہیں بہترین کھانا کھلاتے اور بہترین لباس پہناتے اور کچھ درہم انہیں دیتے تھے۔ میں نے حضرت سے گزارش کی کہ اس بخشش میں کچھ کمی کر دیں۔ تو فرمایا سلمیٰ! دنیا کی نیکی صرف اس میں ہے کہ اس سے برادرانِ ایمانی اور جان پہچان والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔ (۱)

۶۹۶۔ حسن بن کثیر۔ میں نے امام ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے بعض ضروریات کے لئے شکایت کی تو فرمایا بدترین بھائی وہ ہے جو دولت مندی میں تو تمہارا ساتھ دے اور غربت میں قطع تعلق کر لے۔ اس کے بعد غلام کو اشارہ کیا اور وہ سات سو درہم کی تھیلی لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں انہیں درہم کو استعمال کرو۔ اس کے بعد جب یہ خرچ ہو جائیں تو اطلاع کرنا۔ (۲)

۶۹۷۔ ہشام بن سالم۔ امام جعفر صادق علیہ السلام ارات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد ایک ظرف میں روٹی، گوشت اور کچھ کچھ درہم اپنے کاندھے پر رکھ کر نکلتے تھے اور مدینہ کے تمام مساکین کے دروازے پر جا کر تقسیم کر دیا کرتے تھے اور کسی کو علم بھی نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا اور کوئی دروازہ پر نہ آیا تو اندازہ ہوا کہ یہ شخص امام جعفر صادق علیہ السلام تھے۔ (۳)

۶۹۸۔ معلیٰ بن خنیس۔ امام جعفر صادق علیہ السلام ایک رات میں بیت الشرف سے برآمد ہوئے۔ بارش ہو رہی تھی اور آپ بنی ساعدہ کے چھتہ کی طرف جا رہے تھے اتفاق سے راستہ میں کوئی چیز گر گئی آپ

(۱) (کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۳۳۰، الفصول المهمہ صفحہ نمبر ۲۱۲)

(۲) (ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۱۶۶، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۲۵، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۳۰۷)

(۳) (کافی ۴ صفحہ نمبر ۱/۸)

نے دعا کی خدایا ہماری چیز کو ہم تک پلٹا دینا۔ میں سلام کیا۔

فرمایا معلیٰ!

میں نے عرض کی سرکار حاضر ہوں میری جان قربان

فرمایا: ذرا ہاتھوں سے تلاش کرو اور جو کچھ مل جائے میرے حوالے کر دو۔

میں نے دیکھا کہ بہت سی روٹیاں بکھری پڑی ہیں میں نے سب اٹھا کر حضرت کو دے دیں

مگر دیکھا کہ ٹوکری کا بوجھ اتنا ہے کہ میں نہیں اٹھا سکتا۔ میں نے عرض کی لائیے میں اسے سر پر اٹھا

لوں۔

فرمایا: نہیں یہ میرا اپنا کام ہے بس تم میرے ساتھ رہو۔

میں ساتھ چلا۔ جب بنی ساعدہ کے چھتہ میں پہنچا تو دیکھا کہ فقرا کی ایک جماعت سو رہی

ہے میں نے سب کے سر ہانے روٹیاں رکھنا شروع کر دیں۔ اور جب کام تمام ہو گیا تو میں سوال کیا۔

کیا یہ لوگ حق کو پہچانتے ہیں؟

فرمایا: اگر حق کو پہچانتے ہوتے تو اس سے زیادہ ہمدردی کرتا۔ (۱)

۶۹۹۔ ابو جعفر اشعری۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک تھیلی میں پچاس دینار رکھ دیئے کہ بنی ہاشم میں

فلاں شخص کو پہنچا دینا لیکن یہ نہ بتانا کہ کس نے دیئے ہیں۔ میں لے کر گیا اور دے دیا تو اس شخص نے

پوچھا کہ یہ کس نے بھیجے ہیں خدا سے جزائے خیر دے کہ برابر تم بھیجتا رہتا ہے اور میرا گزارا ہو رہا ہے

۔ ورنہ جعفر کے پاس اس قدر پیسہ ہے کہ مجھے کچھ نہیں دیتے ہیں۔ (۲)

(۱) (کافی ۴ صفحہ نمبر ۳/۸، ثواب الاعمال ۲/۱۷۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۷۵)

(۲) (امالی الطوسی صفحہ نمبر ۱۳۳۳/۶۷۷، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۷۳)

۷۰۰۔ الہیاج بن بسطام۔ حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام اس قدر لوگوں کو کھلاتے تھے کہ گھر والوں کے لئے کچھ نہ بچتا تھا۔ (۱)

۷۰۱۔ امام کاظم علیہ السلام۔ ہم سب علم اور شجاعت میں ایک جیسے ہیں اور عنایات میں بقدر امر الہی عطا کرتے ہیں۔ (۲)

۷۰۲۔ یسوع بن حزہ۔ ہم لوگ امام رضا علیہ السلام کی محفل میں باتیں کر رہے تھے اور بے شمار لوگ حلال و حرام کے مسائل دریافت کر رہے تھے کہ ایک لبا سانا نولہ شخص وارد ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یا بن رسول اللہ میں آپ کا اور آپ کے آباء و اجداد کا دوست ہوں۔ حج سے واپس آ رہا ہوں میرا سارا سرمایہ ختم ہو گیا ہے اب گھر تک پہنچنے کا وسیلہ بھی نہیں ہے کیا یہ ممکن ہے کہ مجھے شہر تک پہنچادیں میں اس قدر رقم خیرات کر دوں گا جس قدر آپ مجھ پر صرف کریں گے اس لئے کہ میں مستحق صدقہ نہیں ہوں۔

آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔

اس کے بعد آپ لوگوں سے باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ تمام لوگ اپنا کام ختم کر کے چلے گئے۔ صرف امام، سلمان، عفر بن خثیمہ اور میں باقی رہ گئے۔ آپ نے فرمایا: اجازت ہے کہ میں گھر کے اندر جاؤں۔ سلمان نے کہا کہ آپ خود صاحب اختیار ہیں۔

آپ اٹھ کر حجرہ میں تشریف لے گئے اور ایک ساعت کے بعد دروازہ سے ہاتھ نکال کر

(۱) (حلیۃ الاولیاء ۳ صفحہ نمبر ۱۹۳، تذکرۃ الخواص صفحہ نمبر ۳۳۲، سیر اعلام النبلاء ۶ صفحہ نمبر ۲۶۲، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۳۷۹، مناقب شہر ابن آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۷۳  
 احقاق الحق ۱ صفحہ نمبر ۵۱۰)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۷۵، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۳/۳۸۰ روایت علی بن جعفر)

فرمایا وہ خراسانی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا یہ دوسو دینار لے لے اور اپنی ضروریات میں صرف کر اور اسے برکت قرار دے اور اس کے مقابلہ میں صدقہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب گھر سے باہر چلا جاتا کہ نہ میں تجھے دیکھوں اور نہ تو مجھے دیکھے۔

اس کے بعد آپ گھر سے باہر تشریف لائے تو سلیمان نے کہا حضور اس قدر کثیر رقم دینے

کے بعد منہ چھپانے کی کیا وجہ ہے؟

فرمایا: میں اس کے چہرہ پر سوال کی ذلت کا اثر نہیں دیکھ سکتا ہوں۔ کیا تم لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ چھپا کر ایک نیکی کرنا سترجج کے برابر ہے اور برائی کا اعلان کرنے والا رسوا ہوتا ہے لیکن اسے چھپا کر کرنے والا مغفرت کا امکان رکھتا ہے..... کیا تم نے بزرگوں کا یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ جب میں کسی ضرورت سے ان کے دروازہ پر جاتا ہوں تو اس شان سے واپس آتا ہوں کہ میری آبرو برقرار رہتی ہے۔ (۱)

۷۰۳۔ محمد بن عیسیٰ بن زیاد۔ میں نے ابن عباد کے دربار میں پہنچ کر دیکھا کہ ایک کتاب نقل کر رہے ہیں۔ میں دریافت کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے؟ کہا یہ امام رضاؑ کا مکتوب ہے ان کے فرزند کے نام۔ میں نے کہا کیا یہ ممکن ہے یہ مجھے بھی مل جائے۔ ان لوگوں نے دیدیا تو میں دیکھا کہ اس میں لکھا ہے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرزند! خدا تمہیں طول عمر عنایت کرے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے میں تمہارے قربان میں نے اپنی زندگی میں اپنا سارا مال تمہارے حوالے کر دیا ہے کہ شاید خدا تم پر یہ کرم کرے کہ تم قرابتداروں کے ساتھ صلہ رحم کرو اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت جعفرؑ کے غلاموں

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۳/۲۳)

کے کام آؤ۔ پروردگار کا ارشاد ہے ”کون ہے جو خدا کو قرض حسد دے گا کہ وہ دگنا چوگنا کر دے“ (۱)  
جس کے پاس وسعت ہے اس پر فرض ہے کہ اس میں سے انفاق کرے اور جو تنگی کا شکار  
ہے اسے بھی چاہئے کہ جس قدر ہے اسی میں سے انفاق کرے۔ (۲)

خدا نے تمہیں وسعت دی ہے..... فرزند تم پر تمہارا باپ قربان..... (۳)

۷۰۴۔ احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی۔ میں نے امام رضاؑ کا وہ مکتوب پڑھا ہے جو امام جوادؑ کے  
نام تھا اور جس کا مضمون یہ تھا ”ابو جعفر! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہارے موالی تمہیں چھوٹے دروازے سے  
باہر لے جاتے ہیں تاکہ لوگ تم سے استفادہ نہ کر سکیں۔ یہ ان کے بخل کا نتیجہ ہے۔ خبردار تمہیں میرے  
حق کا واسطہ جو تمہارے ذمہ ہے کہ آئندہ تمہارا داخلہ اور خارجہ بڑے دروازے سے ہونا چاہئے اور  
جب سواری سے باہر نکلے تو تمہارے ساتھ سونے، چاندی کے سکے ہونے چاہئیں اور کوئی بھی آدمی  
سوال کرے تو اسے محروم نہ کرنا اور اگر رشتہ داروں میں کوئی مرد سوال کرے تو پچاس دینار سے کم نہ دینا  
۔ زیادہ کا تمہیں اختیار ہے میرا مقصد یہ ہے کہ خدا تمہیں بلندی عنایت فرمائے۔ دیکھو! راہ خدا میں  
خرچ کرو اور خدا کی طرف سے کسی افلاس کا خوف نہ پیدا ہونے پائے۔ (۴)

۷۰۵۔ عبداللہ علی بن عیسیٰ۔ امام جواد کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اپنی مروت کے

(۱) (سورہ بقرہ ۲۳۵)

(۲) (سورہ طلاق ۷)

(۳) (تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۱۳۱/۳۳۶)

(۴) (کافی ۴ صفحہ نمبر ۵/۴۳، عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۲۰/۸، مشکوٰۃ الانوار

صفحہ نمبر ۲۳۳)

برابر عنایت فرمائیے۔

فرمایا: یہ میرے امکان سے باہر ہے۔

اس نے کہا: پھر میری اوقات کے برابر عنایت فرمائیے۔

فرمایا: یہ ممکن ہے اور یہ کہہ کر غلام کو آواز دی کہ اسے سو دینا روئے دو۔ (۱)

---

(۱) (کشف الغمہ ۳ صفحہ نمبر ۱۵۸)

## فصل ہشتم

### سیرت اہلبیت علیہم السلام خدام کے ساتھ

۷۰۶۔ انس۔ جب رسول اکرم ﷺ وارد مدینہ ہوئے تو آپ کے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضور کے پاس لے گئے کہا کہ سرکار یہ انس ہوشیار بچہ ہے۔ یہ آپ کی خدمت کرے گا جس کے بعد میں سفر و حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا لیکن نہ کسی کام کے کرنے پر فرمایا کہ ایسا کیوں کیا اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ ایسا کیوں نہیں کیا؟ (۱)

۷۰۷۔ بکیر۔ میں نے ام سلمہ کے غلام مہاجر کی زبانی سنا ہے کہ میں دس سال ..... یا پانچ سال ..... رسول اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے لیکن نہ کسی کام کے کرنے پر ٹوکا اور نہ ترک کرنے پر۔ (۲)

۷۰۸۔ انس۔ رسول اکرم ﷺ اخلاق کے اعتبار سے ساری کائنات سے بہتر تھے ایک دن مجھے

(۱) صحیح مسلم ۳ صفحہ نمبر ۲۳۰۹/۱۸۰۵، مند ابن جنبل ۴ صفحہ نمبر ۱۱۹۸۸/۲۰۳، الطبقات الکبریٰ ۷ صفحہ نمبر ۱۹۔ واضح رہے کہ صحیح بخاری ۳ صفحہ نمبر ۲۶۱۶/۱۰۱۸ میں دس سال خدمت کرنے کا ذکر ہے اور صحیح مسلم میں ۹ سال

(۲) (اسد الغابہ ۵ صفحہ نمبر ۱۵۳۷/۲۶۶)

ایک کام سے بھیجا تو میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا حالانکہ میرے دل تھا یہ کہ جب رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے تو بہر حال جانا ہے۔

میں گھر سے نکلا تو راستہ میں بچے کھیل رہے تھے۔ میں ادھر چلا گیا ایک مرتبہ دیکھا کہ آنحضرتؐ پشت سے میری گردن پکڑے ہوئے ہیں میں نے مڑ کر دیکھا تو مسکرا رہے تھے۔

فرمایا: میں نے جہاں بھیجا تھا وہاں گئے؟

میں نے عرض کی جی ہاں..... اب جا رہا ہوں۔ (۱)

۷۰۹۔ زیاد بن ابی زیاد نے رسول اکرم ﷺ کے خادم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضور

نو کروں سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔ (۲)

۷۱۰۔ ابوالنوار۔ کرباس بیچنے والا راوی: حضرت علیؑ ایک غلام کو لے کر میری دکان پر آئے اور

دو پیراہن دکھلا کر فرمایا کہ جو پسند ہو وہ لے لو۔ اس نے ایک لے لیا اور دوسرا بچا ہوا حضرت نے لے

لیا۔ اس کے بعد ہاتھ بڑھا کر کہا کہ آستین جس قدر لمبی ہے اسے کم کر دو اس نے کم کر دی تو حضرت

پہن کر چلے گئے۔ (۳)

۷۱۱۔ ابومطر البصری۔ امیر المؤمنینؑ سوق الکرابیس میں داخل ہوئے اور ایک دکاندار سے پوچھا

پانچ درہم میں دو کپڑے مل سکتے ہیں۔ اس نے مڑ کر دیکھا اور کہا: یا امیر المؤمنینؑ بالکل مل سکتے ہیں

(۱) صحیح مسلم ۳ صفحہ نمبر ۱۸۰۵/۲۳۱۰

(۲) (مسند احمد بن حنبل ۵ صفحہ نمبر ۱۶۰۷۶/۲۳۹، مجمع الزوائد ۲ صفحہ نمبر ۳۵۰۳/۵۱۵)

(۳) (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۱ صفحہ نمبر ۹۱۹/۵۳۳، اسد الغابہ ۳ صفحہ نمبر ۹۷، شرح نہج

البلاغہ معزلی ۹ صفحہ نمبر ۲۳۵)

.....آپ نے دیکھا کہ اس نے پہچان لیا ہے تو آگے بڑھ گئے اور نہیں خریدا اور دوسری جگہ ایک غلام کو بیچتے دیکھا اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا بیشک ممکن ہے۔ ایک اچھا ہے اور وہ تین درہم کا ہے دوسرا معمولی ہے وہ دو درہم کا ہے آپ نے قنبر سے فرمایا تین درہم والا تم لے لو۔ قنبر نے عرض کی حضور! یہ آپ کا حق ہے۔ فرمایا: تم جوان ہو اور جوانی میں زینت کی ضرورت ہوتی ہے مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے تم سے بہتر لباس پہنوں۔ جبکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اس کے بعد آپ نے دوسرا والا پہن لیا اور جب آستین لمبی نظر آئی تو اسے کٹوا دیا لیکن کنارہ سلوانے کی زحمت نہیں کی اور فرمایا کہ معاملہ اس سے زیادہ عجلت کا ہے۔ (۱)

۱۲۔ ابوالمطر البصری۔ حضرت علیؑ نے ایک غلام کو کئی بار آواز دی لیکن اس نے لبیک نہیں کہی اور جب گھر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ وہ دروازے پر موجود ہے۔ فرمایا کہ تو نے میری آواز پر آواز کیوں نہ دی؟

اس نے کہا: ایک تو کاہلی تھی اور دوسرے یہ کہ آپ سے سزا کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: خدا کا شکر ہے کہ لوگ میری طرف سے اپنے کو محفوظ تصور کرتے ہیں اور اس کے بعد اسے راہِ خدا میں آزاد کر دیا۔ (۲)

۱۳۔ انس۔ میں امام حسینؑ کی خدمت میں تھا کہ دیکھا آپ کی ایک کنیر نے ایک پھولوں کا گلدرتہ آپ کو تحفہ میں پیش کیا اور آپ نے اسے راہِ خدا میں آزاد کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک

(۱) (الغارات ۱ صفحہ نمبر ۱۰۶)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳، الفخری صفحہ نمبر ۱۹)

گلدستہ کی قیمت اس قدر نہیں ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

فرمایا: یہ پروردگار کا سکھلایا ہوا ادب ہے کہ جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر

واپس کرو اور ظاہر ہے کہ اس سے بہتر اس کی آزادی ہی ہو سکتی تھی۔ (۱)

۱۴۔ امام صادقؑ میں نے رسول اکرم ﷺ کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اپنے غلام سے

کوئی ایسا کام لو جو اس کے بس کا نہیں ہے تو خود بھی اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور میرے پدر بزرگوار

کا یہی طریقہ تھا کہ وہ غلاموں کو کام دینے کے بعد صورت حال کا جائزہ لیتے تھے۔ اگر دیکھا کام مشکل

ہے تو شریک ہو جاتے تھے ورنہ الگ ہو جاتے تھے۔ (۲)

۱۵۔ حفص بن ابی عائشہ۔ امام صادقؑ نے کسی غلام کو ایک کام کے لئے بھیجا اور اس نے دیر

لگائی تو آپ اس کی تلاش میں نکل پڑے۔ دیکھا کہ ایک مقام پر سو رہا ہے آپ اس کے سر ہانے

کھڑے رہے اور پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ اس کی آنکھ کھل گئی وہ دہشت زدہ ہو گیا حضرت نے

فرمایا: دیکھو دن رات سونا اصول کے خلاف ہے۔ رات تمہارے لئے ہے اور دن ہمارے

لئے۔ (۳)

۱۶۔ سفیان ثوری امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ

بدلا ہوا ہے سبب دریافت کیا تو فرمایا:

(۱) (نثر الدرر ۱ صفحہ نمبر ۳۳، نزہۃ الناظرہ ۸/۸۳، کشف الغمہ ۲/۲۳۳، احقاق الحق

۱۱ صفحہ نمبر ۲۳۳)

(۲) (الذہد الحسین بن سعید ۱۱۷/۲۳ روایت داؤد بن فرقد)

(۳) (کانی ۸ صفحہ نمبر ۵۰/۸۷، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۷۳)

میں نے گھر والوں کو چھت پر جانے سے منع کیا تھا لیکن میری ایک کینز ایک بچے کو لے کر اوپر چڑھ گئی اور جب دیکھنے گیا تو اس قدر گھبرائی کہ بچہ اس کے ہاتھوں سے گر کر مر گیا۔ اس وقت میری پریشانی بچہ کی موت کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اپنے رعب کی طرف سے ہے کہ لوگ مجھ سے اس قدر خوف کھاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت اس سے پہلے اس کینز کو اطمینان دلا چکے تھے اور اسے آزاد بھی کر چکے تھے۔ (۱)

۷۱۷۔ یاسر خادم امام رضا علیہ السلام۔ امام رضا علیہ السلام کا طریقہ یہ تھا کہ لوگوں کے جانے کے بعد تمام چھوٹے بڑے خدام کو جمع کرتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے بلکہ سانس اور حجام کو بھی اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھالیا کرتے تھے۔ (۲)

۷۱۸۔ نادر خادم۔ امام رضا علیہ السلام کا دستور تھا کہ ہم لوگ جب تک کھانا کھاتے رہتے تھے ہم سے کسی کام کے لئے نہیں فرماتے تھے۔ (۳)

۷۱۹۔ یاسر و نادر۔ امام رضا علیہ السلام کا حکم تھا کہ اگر میں تمہارے سامنے اس وقت آ جاؤں جب تم کھانا کھا رہے ہو تو اس وقت کھڑے نہ ہونا جب تک کھانا ختم نہ ہو جائے بلکہ بعض اوقات آپ کسی کو آواز دیتے تھے اور اگر کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ تو فرماتے تھے رہنے دو جب تک تمام نہ ہو جائے۔ (۴)

(۱) (مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۷۴)

(۲) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۲ صفحہ نمبر ۱۵۹، حلیۃ الابرار ۴ صفحہ نمبر ۲۶۶)

(۳) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۲۹۸/۱۱)

(۴) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۲۹۸/۱۰، الحاسن ۲ صفحہ نمبر ۱۹۹/۱۵۸۳)

۷۲۰۔ عبد اللہ بن الصلت ایک مرد بلخی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ میں سفر خراسان میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ ایک دن دسترخوان پر آپ نے تمام سیاہ و سفید غلاموں کو جمع کر لیا تو میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان کاش آپ انہیں الگ کھلا دیتے۔

فرمایا: خبردار خدا سب کا ایک ہے اور مادر و پدر (آدم و حوا) بھی ایک ہیں اور جزا کا تعلق

صرف اعمال سے ہے۔ (۱)

## فصل نہم

### جامع مکارم اخلاق

۷۲۱۔ امام علیؑ: رسول اکرم ﷺ کی توصیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

”آپ سب سے زیادہ سخی و کریم، سب سے زیادہ وسیع الصدر، سب سے زیادہ صادق

اللسجہ، سب سے زیادہ نرم دل اور سب سے زیادہ بہتر معاشرت رکھنے والے تھے۔ انسان پہلی مرتبہ

دیکھتا تھا تو بیت زدہ ہو جاتا تھا اور ساتھ رہ جاتا تھا تو محبت کرنے لگتا تھا۔ (۱)

۷۲۲۔ امام حسنؑ: میں نے اپنے خال ہند بن ابی ہالہ التمیمی سے دریافت کیا کہ پیغمبر اسلام

ﷺ کی گفتگو کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے، فکر میں

غرق رہتے تھے، کبھی آپ کے لئے راحت نہ تھی لیکن بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور دیر تک

ساکت رہا کرتے تھے۔ کلام اس طرح کرتے تھے کہ پورا منہ نہیں کھولتے تھے نہایت جامع کلمات

استعمال کرتے تھے جس میں ہر کلمہ حرفِ آخر ہوتا تھا کہ نہ فضول اور نہ کوتاہ۔ اخلاق انتہائی متوازن کہ نہ

بالکل خشک اور نہ بالکل جبروت۔ نعمتیں معمولی بھی ہوں تو ان کا احترام کرتے تھے اور کسی شے کی

مذمت نہیں کرتے تھے، کسی ذاتِ اللہ کی مذمت کرتے تھے نہ تعریف۔ دنیا اور امور دنیا کے لئے غصہ نہیں

(۱) (سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۵۹۹/۳۶۳۸ از ابراہیم بن محمد)

کرتے تھے لیکن حق پر آج آجاتی تھی تو پھر کوئی آپ کو نہیں پہچانتا تھا جب کسی غضب کے لئے اٹھ جاتے تھے تو بغیر کامیابی کے بیٹھتے بھی نہیں تھے لیکن نہ اپنے معاملہ میں غصہ کرتے تھے اور نہ بدلہ لیتے تھے جب کسی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی سے، تعجب کا اظہار کرتے تھے تو الٹ دیتے اور بات کرتے تھے تو اسے ملا لیتے تھے۔ اور داہنی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دباتے تھے ناراض ہوتے تھے تو بالکل قطع تعلق کر لیتے تھے اور خوش ہوتے تھے تو نظریں نیچی کر لیتے تھے خوشی میں اکثر اوقات صرف تبسم فرماتے تھے اور دندان مبارک موتیوں کی طرح نظر آتے تھے۔ (۱)

۷۲۳۔ امام حسین علیہ السلام۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا:

”آپ کا اٹھنا بیٹھنا ہمیشہ ذکر خدا کے ساتھ ہوتا تھا جہاں دوسروں کو رہنے سے منع کرتے تھے وہاں خود بھی نہیں رہتے تھے، کسی قوم کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے تو آخر مجلس تک بیٹھے رہتے تھے اور اسی بات کا حکم بھی دیتے تھے تمام ساتھ بیٹھنے والوں کو ان کا حق دیتے تھے اور کسی کو اس کا احساس نہیں ہونے دیتے تھے کہ دوسرے کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کسی کی ضرورت میں اس کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے تو جب تک وہ خود نہ چلا جائے آپ الگ نہیں ہوتے تھے اگر کوئی شخص کسی حاجت کا سوال کرتا تھا تو اسے پورا کرتے تھے یا خوبصورتی کے ساتھ سمجھا دیتے تھے۔“

(۱) (دلائل النبوة بیہقی ۱ صفحہ نمبر ۲۸۶ ، شعب الایمان ۲ صفحہ نمبر ۱۵۳/۱۳۳۰ ، الطبقات الکبریٰ ۱ صفحہ نمبر ۲۲۲ ، تہذیب الکمال ۱ صفحہ نمبر ۲۱۴ ، عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۱ صفحہ نمبر ۱/۳۱۷ ، معانی الاخبار ۱/۸۱ روایت اسماعیل بن محمد اسحاق ، مکارم الاخلاق ۱ صفحہ نمبر ۱/۴۳ از کتاب محمد بن ابراہیم بن اسحاق ، حلیۃ الابرار ۱ صفحہ نمبر ۱۷۱)

کشادہ روئی اور اخلاق میں تمام لوگوں کو حصہ دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کی حیثیت ایک باپ کی تھی اور تمام لوگ حقوق میں برابر کی حیثیت کے حامل تھے آپ کی مجلس حلم، حیا، صبر اور امانت کی مجلس تھی جہاں نہ آوازیں بلند ہوتی تھیں نہ کسی کو برا بھلا کہا جاتا تھا نہ کسی کا غلطی سے مذاق اڑایا جاتا تھا سب برابر کا درجہ رکھتے تھے فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر تھی سب متواضع افراد تھے بزرگوں کا احترام ہوتا تھا بچوں پر مہربانی ہوتی تھی۔ حاجت مندوں کو مقدم کیا جاتا تھا اور مسافروں کا تحفظ کیا جاتا تھا۔

میں نے عرض کی کہ ہم نشیبوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا تھا؟

فرمایا: ”ہمیشہ کشادہ دل رہتے تھے، اخلاق میں سہل، طبیعت میں نرم، نہ ترش رو نہ بدخلق، نہ حرف بد کہنے والے، نہ عیب نکالنے والے، نہ بے تکا مذاق کرنے والے۔ جس چیز کو نہیں چاہتے تھے اس سے چشم پوشی فرماتے تھے نہ مایوس ہوتے تھے نہ اظہار محبت فرماتے۔ تین چیزوں کو اپنے سے الگ رکھتے تھے بیجا بحث، زیادہ گفتگو اور بے مقصد کلام..... اور تین چیزوں سے لوگوں کے بارے میں پرہیز فرماتے تھے۔ نہ کسی کی مذمت اور سرزنش کرتے تھے نہ کسی کے اسرار کی جستجو فرماتے تھے اور نہ امید و اب کے بغیر کسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے۔

جب بولتے تھے تو لوگ اس طرح خاموش سر جھکالیتے تھے جیسے سروں پر طائر بیٹھے ہوں اور جب خاموش ہو جاتے تھے تو لوگ بات کرتے تھے لیکن جھگڑا نہیں کر سکتے تھے۔ کوئی شخص کوئی بات کرتا تھا تو سب سنتے تھے جب تک بات ختم نہ ہو جائے۔ ہر ایک کو بات کرنے کا موقع ملتا تھا سب ہنستے تھے تو آپ بھی مسکراتے تھے، سب تعجب کرتے تھے تو آپ بھی اظہار تعجب کرتے تھے۔ کوئی اجنبی بے نیکی بات کرتا تھا یا غلط سوال کرتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب کسی حاجت مند کو سوال کرتے دیکھو تو عطا کرو۔ مسلمان کے علاوہ کسی سے تعریف پسند نہیں فرماتے تھے کسی کی بات کو قطع نہیں فرماتے تھے اور جب حد سے تجاوز کرتا تو منع فرماتے یا کھڑے ہو کر بات ختم کر دیتے

(۱)۔ تھے۔

۷۲۴۔ معاویہ بن وہب امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ابتدائے بعثت سے آخر عمر تک کبھی نیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور نہ کسی شخص کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے۔ مصافحہ کرتے تو اس وقت تک ہاتھ نہ کھینچتے تھے جب تک وہ خود نہ کھینچ لے کسی کی برائی پر اسے برائی سے بدلہ نہیں دیا کہ پروردگار نے فرمادیا تھا کہ برائی کا دفاع اچھائی سے کرو کسی سائل کو رد نہیں فرمایا کچھ تھا تو دے دیا ورنہ کہا انتظار کرو اللہ دے گا۔ اللہ کے نام پر جو کہہ دیا خدا نے اسے پورا کر دیا یہاں تک کہ جنت کا بھی وعدہ کر لیتے تو خدا پورا کر دیتا۔ (۲)

۷۲۵۔ خارجہ بن زید۔ ایک جماعت میرے والد زید بن ثابت کے اس آئی اور اس نے سوال کیا کہ ذرا رسول اکرم ﷺ کے اخلاق پر روشنی ڈالیں۔ تو انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ہمسایہ میں تھا جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو مجھے لکھنے کے لئے طلب فرمایا کرتے تھے اور میں لکھ دیا کرتا تھا اس کے بعد ہم لوگ دنیا، دین یا کھانے پینے کی جو گفتگو کرتے تھے آپ ﷺ ہمارے ساتھ شریک کلام رہا کرتے تھے۔ (۳)

۷۲۶۔ ابن شہر آشوب۔ رسول اکرم ﷺ کے پاس جو بھی کوئی شخص آتا اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے تو نماز کو مختصر کر کے اس سے دریافت کرتے تھے کیا کوئی ضرورت ہے؟ (۴)

(۱) (دلائل النبوة بیہقی ۱ صفحہ نمبر ۲۹۰)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۷۳/۱۷۵)

(۳) (السنن الکبریٰ ۷ صفحہ نمبر ۱۳۳۴۰/۸۳)

(۴) (مناقب شہر آشوب ۱ صفحہ نمبر ۱۳۷)

۷۲۷۔ جابر بن عبد اللہ۔ رسول اکرم ﷺ سفر میں ہمیشہ پیچھے رہا کرتے تھے تاکہ کمزور کو سہارا دے سکیں اور اپنے ساتھ سوار کر سکیں۔ (۱)

۷۲۸۔ ابو امامہ سہل بن حنیف الانصاری۔ بعض اصحاب رسول ﷺ کی زبان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مسلمانوں کے مریضوں کی عیادت اور کمزوروں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اور خود نماز جنازہ ادا کرتے تھے ایک دفعہ عوالی کی ایک غریب عورت بیمار ہو گئی آپ ﷺ برابر اس کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو میرے بغیر دفن نہ کرنا میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں گا۔

اتفاق سے اس کا انتقال رات میں ہوا اور لوگ جنازہ کو مسجد رسول ﷺ کے پاس لے آئے لیکن جب دیکھا کہ حضور آرام فرما رہے ہیں تو جگانے کی بجائے نماز پڑھ کر دفن کر دیا دوسرے دن جب رسول اکرم ﷺ نے خیریت پوچھی تو صورت حال بیان کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کیوں کیا اچھا اب میرے ساتھ چلو۔ سب لے کر قبرستان پہنچے اور قبر پر باقاعدہ نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ (۲)

۷۲۹۔ انس۔ رسول اکرم ﷺ سب سے زیادہ لوگوں پر مہربان تھے سردی کے زمانہ میں بھی چھوٹے بڑے غلام و کنیز سب کے لئے پانی فراہم کرتے تھے تاکہ سب منہ ہاتھ دھو لیں جب کوئی شخص کوئی سوال کرتا تھا تو سنتے تھے اور اس وقت تک منہ نہ پھیرتے تھے جب تک وہ خود نہ چلا جائے۔ جب کسی شخص نے ہاتھ پکڑنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ دے دیا اور اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود نہ

(۱) (السنن الکبریٰ ۵ صفحہ نمبر ۱۰۳۵۲/۳۲۲)

(۲) (السنن الکبریٰ ۳ صفحہ نمبر ۷۹/۷۰۱۹)

چھوڑ دیا۔ (۱)

۷۳۰۔ امام علیؑ پروردگار کریم، حلیم، عظیم، اور رحیم ہے۔ اس نے اپنے اخلاق کی رہنمائی کی ہے اور اسے اختیار کرے کا حکم دیا ہے اور لوگوں کو آمادہ کیا ہے تو ہم نے اس امانت کو لوگوں تک پہنچا دیا اور بلا کسی نفاق کے اس پیغام کو ادا کر دیا اور اس کی تصدیق کی اور بلا کسی شک و شبہ کے اسے قبول کر لیا۔ (۲)

۷۳۱۔ امام علیؑ رسول اکرم ﷺ وہ مظلوم تھے جن کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا تھا حالانکہ آپ کے احسانات قریش، عرب عجم سب کے شامل حال تھے اور سب سے زیادہ نیکی کرنے والے تھے یہی حال ہم اہلبیتؑ کا ہے کہ ہمارے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا ہے اور یہی حال تمام نیک مومنین کا ہے کہ وہ نیکی کرتے ہیں لیکن لوگ قدر دانی نہیں کرتے ہیں۔ (۳)

۷۳۲۔ امام علیؑ ہم اہلبیتؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلائیں..... اور جب تمام لوگ سو جائیں تب نمازیں ادا کریں۔ (کافی ۴ صفحہ نمبر ۴/۵۰ از جابر)

۷۳۳۔ امام حسنؑ ہم اہل بیت کے سامنے جب بھی حق آجاتا ہے ہم اس سے متمسک ہو جاتے ہیں۔ (۴)

۷۳۴۔ مصعب بن عبد اللہ۔ جب دشمن نے چاروں طرف سے امام حسینؑ کو گھیر لیا تو آپ

(۱) (حلیۃ الاولیاء ۳ ص ۲۶)

(۲) (تحف العقول صفحہ نمبر ۱۷۵، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۹ روایت کمیل)

(۳) (علل الشرائع ۳/۵۶۰ از حسین بن موسیٰ عن اکاظمؑ)

(۴) (مقاتل الطالبین صفحہ نمبر ۷۶ از سفیان بن اللیل)

رکاب فرس پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد حمد و ثنائے الہی کر کے فرمایا: کہ مجھے ایک نا تحقیق باپ کے نا تحقیق بیٹے نے دورا ہے رکھڑا کر دیا کہ یا تلوار کھینچ لوں یا زلت برداشت کروں اور زلت برداشت کرنا میرے امکان میں نہیں ہے اسے نہ خدا پسند کرتا ہے اور نہ رسول ﷺ اور نہ صاحبانِ ایمان۔ نہ پاک و پاکیزہ گودیاں اور طیب و طاہر آباء و اجداد۔ کسی کو یہ برداشت نہیں ہے کہ میں آزاد مردوں کی طرح جان دینے پر ذلیلوں کی اطاعت کو مقدم کروں۔ (۱)

۴۳۵۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ پروردگار نے ہمیں علم، شجاعت، سخاوت اور مومنین کے دلوں میں محبت کا انعام عنایت فرمایا۔ (۲)

۴۳۶۔ ابو بصیر۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے؟

فرمایا: بیشک۔ ہر صبح و شام ہم بھی بخل سے پناہ مانگتے ہیں کہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے ”جو نفس بخل سے محفوظ ہو گیا وہی کامیاب ہے۔“ (۳)

۴۳۷۔ امام صادق علیہ السلام ہم اہلبیت علیہم السلام جب کسی شخص کے خیر خواہ کو خود جان لیتے ہیں تو پھر ہمارے خیال کو لوگوں کی باتیں تبدیل نہیں کر سکتی ہیں۔ (۴)

۴۳۸۔ حریر امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں جہینہ کی ایک جماعت وارد ہوئی آپ نے باقاعدہ

(۱) (احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۱۶۷/۹۷)

(۲) (معجم احادیث المہدی علیہ السلام ۳ صفحہ نمبر ۲۰۰ ، منتخب الاثر ۹۶/۱۷۲)

(۳) (علل الشرائع ۵۴۸/۴ ، قصص الانبیاء فی نمبر النبیاء ۱۱۸/۱۱۸)

(۴) (بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۱۳۶۲ از داؤد بن مرقد)

ضیافت فرمائی اور چلتے وقت کافی سامان اور ہدایا بھی دے دیئے لیکن غلاموں سے فرما دیا کہ خیردار سامان باندھنے، سمیٹنے میں ان کی مدد نہ کرنا۔ ان لوگوں نے گزارش کی کہ فرزند رسول ﷺ! اس قدر ضیافت کے بعد غلاموں کو کیوں روک دیا؟

فرمایا ہم اپنے مہمانوں کی جانے میں امداد نہیں کرتے۔ (ہمارا منشاء یہی ہوتا ہے کہ مہمان مقیم رہے تا کہ صاحب خانہ میزبانی کی برکتوں سے مستفید ہوتا رہے)۔ (۱)

۳۹۔ اللہ کے صالح اور متقی بندوں کے اخلاق میں تکلف اور تصنع شامل نہیں ہوتا ہے۔ پروردگار نے پیغمبر ﷺ سے فرمایا تھا کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنی زحماتوں کا کوئی اجر نہیں چاہتا اور میں تکلف کرنے والوں میں نہیں ہوں اور رسول اکرم ﷺ نے بھی فرمایا ہے ہم انبیاء و اقیاء و ائمتہ ہر طرح کے تکلف سے بری اور بیزار رہتے ہیں۔ (۲)

۴۰۔ حماد بن عثمان۔ ایک مرتبہ مدینہ میں قحط پڑا اور صورت حال یہ ہو گئی کہ بڑے بڑے دولت مند بھی مجبور ہو گئے گندم میں جو ملا کر کھائیں یا اسے بیچ کر طعام فراہم کریں۔ تو امام صادق علیہ السلام نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو گندم ابتدائے فصل میں خرید لی ہے اس میں جو ملا دو یا اسے بیچ ڈالو کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ عوام الناس جو ملا ہوا گیہوں کھائیں اور ہم خالص گیہوں استعمال کریں۔ (۳)

۴۱۔ امام کاظم علیہ السلام جب سندی بن شاہک نے آپ سے کفن دینے کی بات کی تو آپ نے فرمایا

(۱) (امالی صدوقؑ ۹/۳۳۷، روضۃ الواعظین)

(۲) (مصباح الشریعہ صفحہ نمبر ۲۰۸)

(۳) (کافی ۵ صفحہ نمبر ۱/۱۶۶)

کہ ہم اہلبیتؑ اپنے ذاتی حج، اپنی عورتوں کا مہر اور اپنا کفن اپنے خالص پاکیزہ مال سے فراہم کرتے ہیں۔ (۱)

۷۴۲۔ امام رضاؑ ہم اہلبیتؑ کو وراثت میں آل یعقوب سے عنوملا ہے اور آل داؤد سے شکر۔ (۲)

۷۴۳۔ امام رضاؑ آپ نے فضل بن سہل کے خط میں تحریر فرمایا کہ آئمہؑ کے کردار میں تقویٰ، عفت، صداقت، صلاح، جہاد، ادائے امانت صالح و فاسق، طول سجدہ، نماز شب، محرمات سے پرہیز صبر کے ذریعے کشاکش احوال کا انتظار، حسن معاشرت، حسن سلوک، ہمسایہ، نیکیوں کا عام کرنا، اذیتوں کا روکنا، کشادہ روئی سے ملنا، نصیحت کرنا اور موٹین پر مہربانی شامل ہے۔ (۳)

۷۴۴۔ امام رضاؑ ہم اہلبیتؑ جب کوئی وعدہ کر لیتے ہیں تو اسے اپنے ذمہ ایک قرض تصور کرتے ہیں جیسا کہ سرکارِ دو عالم کے کردار میں تھا۔ (۴)

۷۴۵۔ امام رضاؑ ہم اہلبیتؑ سوتے وقت دس کام انجام دیتے ہیں۔ طہارت، داہنے ہاتھ پر تکبیر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، استقبال قبلہ، سورہ حمد کی تلاوت، آیۃ الکرسی کی تلاوت، اشہد اللہ انہ لا الہ الا هو..... الخ تو جو شخص بھی اس طریقہ کو اپنالے گا

(۱) (الفقیہ ۱ صفحہ نمبر ۱۸۹/۵۷۷، ارشاد ۲ صفحہ نمبر ۲۴۳، تحف العقول صفحہ نمبر ۴۱۲،

روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۴۳، فلاح السائل صفحہ نمبر ۷۲، الغیۃ الطوسی ۶/۳۰)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۳۰۸/۴۸۰ از محمد بن الحسین بن یزید)

(۳) (تحف العقول صفحہ نمبر ۴۱۶)

(۴) (تحف العقول صفحہ نمبر ۴۲۶، مشکوٰۃ الانوار صفحہ نمبر ۱۷۳)

وہ اس رات کی فضیلتیں حاصل کر لے گا۔ (۱)

نوٹ: بظاہر روایت میں روایت میں قل هو اللہ یا انا انزلنا کا ذکر رہ گیا ہے ورنہ

مذکورہ اشیاء صرف نو (۹) ہیں۔

۷۴۶۔ عبید بن ابی عبداللہ البغدادی۔ امام رضاؑ کی خدمت ایک مہمان آیا اور رات گئے تک حضرت سے باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ چراغ ٹھنڈا کرنے لگا اس نے چاہا کہ ٹھیک کر دے آپ نے روک دیا اور خود ٹھیک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں جو اپنے مہمانوں سے کام نہیں لیتے ہیں۔ (۲)

۷۴۷۔ ابراہیم بن عباس۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ امام رضاؑ نے کسی شخص سے بھی نامناسب لفظ کہا ہو یا کسی کی بات کاٹ دی ہو جب تک وہ اپنی بات تمام نہ کرے، یا کسی کی حاجت بر آری کا امکان ہوتے ہوئے اس کی بات کو رد کر دیا ہو یا کسی کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ہوں یا ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں یا کسی نوکر اور غلام کو برا بھلا کہا ہو یا تھوک دیا ہو یا ہنسنے میں قہقہہ لگایا ہو۔ بلکہ ہمیشہ تبسم سے کام لیتے تھے جب گھر میں دسترخوان لگتا تھا تو تمام نوکروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھا لیتے تھے، رات کو بہت کم سوتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہتے تھے اکثر راتوں میں تو شام سے فجر تک بیدار ہی رہتے تھے۔ روزے بہت زیادہ رکھتے تھے ہر مہینہ تین روزے تو بہر حال رکھتے تھے اور اسے سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے نیکیاں بہت زیادہ کرتے تھے اور چھپا کر صدقہ بہت دیتے تھے خصوصیت کے ساتھ تاریک راتوں میں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا دوسرا شخص بھی دیکھا تو خبردار اس کی تصدیق نہ

(۱) (فلاح السائل صفحہ نمبر ۲۸۰ روایت حسن بن علی العلوی)

(۲) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۲/۲۸۳)

کرنا۔ (۱)

۷۴۸۔ امام ہادی علیہ السلام۔ زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں اے اہلبیت علیہم السلام آپ کا کلام نور، آپ کا کام ہدایت، آپ کی وصیت تقویٰ، آپ کا عمل خیر، آپ کی عادت احسان، آپ کی طبیعت کرم اور آپ کی شان حق و صداقت و نرم دلی ہے۔ (۲)

(۱) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۲ صفحہ نمبر ۷/۱۸۴)

(۲) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۱۷۷/۱۰۰)

# قسم ہفتم

وصایائے اہل بیت علیہم السلام

فصل اول۔ مشقت عمل

فصل دوم۔ حسن معاشرت

فصل سوم۔ مسئولیت علماء

فصل چہارم جامع وصیتیں

## فصل اول

### مشقت عمل

۷۳۹۔ امام علیؑ۔ میرے شیعوں اس عمل کے سلسلہ میں زحمت برداشت کرو جس کے ثواب سے بے نیاز نہیں ہو سکتے ہو اور اس عمل سے پرہیز کرنے کی کوشش کرو جس کے عذاب کو برداشت کر لینا عذاب الہی کے برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ یاد رکھو کہ اس دنیا کی مدت محدود ہے اور اس کی امیدیں دراز ہیں۔ یہ صرف چند روزہ ہے اور اسے ایک دن ختم ہو جانا ہے جب خواہشیں بھی لپیٹ دی جائیں گی۔

یہ فرما کر آپ نے رونا شروع کر دیا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی ”تم پر کراما کا تبین کو نگران

معین کر دیا گیا ہے جو تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہیں“۔ (۱)

۷۵۰۔ امام زین العابدینؑ۔ میرے اصحاب! میں تمہیں آخرت کی وصیت کر رہا ہوں دنیا کی نہیں۔ اس لئے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے اس کی حرص تم خود ہی رکھتے ہو اور اس سے تم خود ہی وابستہ

(۱) (سورہ انفطار ۱۲) (امالی صدوق ۵/۹۶) روایت مسعدہ بن صدقہ عن الصادقؑ ،

روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۵۳۵، شرح نہج البلاغہ ۲۰ صفحہ نمبر ۲۸۱/۲۲۳)

ہو۔

میرے اصحاب! یہ دنیا گذرگاہ ہے اور آخرت قرار کی منزل ہے لہذا اس گذرگاہ سے وہاں کے لئے کچھ فراہم کر لو۔ اپنے پردہ حیا کو اس کے سامنے چاک نہ کرو جو تمہارے اسرار سے باخبر ہے۔ اس دنیا سے اپنے دلوں کو نکال لو قبل اس کے کہ تمہارے جسموں کو نکالا جائے۔ (۱)

۷۵۱۔ عمرو بن سعید بن بلال۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک جماعت اور تھی آپ نے فرمایا کہ تم معتدل امت بنو کہ آگے بڑھ جانے والے تمہاری طرف پلٹ آئیں اور پیچھے رہ جانے والے تم سے ملحق ہو جائیں۔

شیعیانِ آلِ محمد علیہم السلام! عمل کرو عمل۔ کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق ہے اس کا تقرب صرف اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ جو اس کی اطاعت کرے گا اسے ہماری محبت فائدہ پہنچائے گی اور جو اس کی معصیت کرے گا اسے ہماری محبت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اس کے بعد حضرت نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا خبردار دھوکہ میں نہ رہنا اور عمل میں سستی نہ کرنا۔

میں نے عرض کیا کہ حضور نمرقہ وسطی (معتدل امت) کیا ہے؟

فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ خدا اعتدال کو ایک مخصوص فضیلت حاصل ہے۔ (۲)

۷۵۲۔ جابر امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا:

(۱) (امالی صدوق) روایت طاؤس یمانی

(۲) (مشکوٰۃ الانوار صفحہ نمبر ۶۰، شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۵۰۲/۱۳۳۰)

جابر! کیا ہمارے شیعہ بننے والے لوگ اس بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ ہماری محبت کا دعویٰ کر دیں۔ خدا گواہ ہے کہ ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور اس کی اطاعت کرے۔

جابر! ہمارے شیعہ تو اضع، خضوع و خشوع، امانتداری، کثرت ذکر خدا، روزہ، نماز، احسان والدین، ہمسایہ کے فقراء اور مساکین کے حالات کی نگرانی، قرضداروں کا خیال، یتیموں کی سرپرستی، سچائی، تلاوت قرآن مجید، حروف غلط سے پرہیز اور سارے قبیلہ کے امیں ہونے کی بنیاد پر پہچانے جاتے ہیں۔

جابر نے عرض کی مولا پھر تو آج کل کوئی شیعہ نہیں ہے۔

فرمایا: جابر! تمہارا خیال ادھر ادھر نہ جانے پائے۔ سوچو کیا یہ بات کافی ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص محبت علی کا دعویٰ کر دے اور عمل نہ کرے۔ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ محبت رسول کا دعویٰ کرے جن کا رتبہ علیؑ سے بالاتر ہے تو کیا سنت و سیرت پیغمبر ﷺ سے انحراف کرنے والوں کو یہ دعویٰ محبت فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

اللہ سے ڈرو اور خدا کے لئے عمل کرو۔ خدا کی کسی سے قرابتداری ہی نہیں ہے اس کی نظر میں محبوب ترین اور محترم ترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور اطاعت گزار ہو۔ جابر! خدا تم تقرب الہی عمل کے بغیر ممکن نہیں ہے ہمارے پاس جہنم سے بچنے کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق ہے۔ جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا وہ ہمارا دوست ہے اور جو اس کی معصیت کرے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا۔ ہماری ولایت و محبت عمل اور تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ (۱)

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۳/۷۳، امالی صدوق ۳/۳۹۹، صفات الشیعہ ۳۲۲/۹۰، تشبیہ

الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۵، امالی طوسی ۵۸۲/۲۹۶)

۷۵۳۔ امام باقرؑ دیکھو! تقویٰ کے ذریعہ ہماری مدد کرو اس لئے کہ جو تقویٰ لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اسے کشائش احوال مل جاتی ہے پروردگار کا ارشاد ہے ”جو خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں کے ساتھ رہے گا جن پر خدا نے نعمتیں نازل کی ہیں۔ انبیاء و مرسلین شہداء و صدیقین اور یہ سب سے بہتر رفیق ہیں۔ (۱)

اور ہمارے گھرانے میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین سب پائے جاتے ہیں۔ (۲)

۷۵۴۔ امام باقرؑ نے فضیل سے فرمایا:

”ہمارے چاہنے والوں سے ہمارا اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ ہم تقویٰ کے بغیر تمہارے کام آنے والے نہیں ہیں لہذا اپنی زبانوں کی حفاظت کرو۔ اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو اور صبر و صلوة سے وابستہ رہو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (۳)

۷۵۵۔ امام صادقؑ۔ یا بن جناب! ہمارے شیعوں کو ہمارا اسلام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبردار ادھر ادھر کے چکر میں نہ رہنا۔ خدا کی قسم ہماری محبت تقویٰ اور کوشش عمل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ برادران ایمانی سے ہمدردی علامت محبت ہے وہ ہمارا شیعہ بالکل نہیں جو لوگوں پر ظلم کرے۔ (۴)

۷۵۶۔ امام صادقؑ تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی، احتیاط، مشقت عمل، صدق حدیث، ادائے

(۱) (سورہ نساء ۶۹)

(۲) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۱۳۷۸ روایت ابو الصباح کنانی)

(۳) (تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۱۲۳/۶۸، دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۱۳۳، مستطرفات

السرائر ۴/۵۱۷، مشکوٰۃ الانوار صفحہ نمبر ۴۴)

(۴) (تحف العقول صفحہ نمبر ۳۰۳)

امانت، حسن اخلاق، حسن جوار کارستہ اختیار کرو، لوگوں کو اپنی طرف زبان کے بغیر دعوت دو۔ ہمارے لئے زینت بنو اور باعث عیب نہ بنو۔ رکوع و سجود میں طول دو کہ جب کوئی شخص رکوع و سجود میں طول دیتا ہے تو شیطان فریاد کرتا ہے کہ صد حیف اس نے اطاعت کی اور میں نے معصیت کی۔ اس نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کیا تھا۔ (۱)

۷۵۷۔ امام صادقؑ۔ ہمارے شیعو! ہمارے لئے زینت بنو۔ عیب نہ بنو۔ لوگوں سے اچھی باتیں کرو، زبانوں کو محفوظ رکھو اور اسے فضول و بیہودہ باتوں سے روک رکھو۔ (۲)

۷۵۸۔ امام صادقؑ۔ لوگوں کو زبان کے بغیر دعوت خیر دو۔ وہ تمہارے کردار میں تقویٰ، سعی عمل، نماز اور خیرات کو دیکھیں کہ یہ بات خود دعوت خیر دیتی ہے۔ (۳)

۷۵۹۔ امام صادقؑ نے مفصل سے فرمایا کہ میرے شیعوں سے کہہ دینا کہ ہماری طرف لوگوں کو دعوت دیں اس طرح کہ محرمات سے پرہیز کریں، معصیت نہ کریں اور رضائے الہی کا اتباع کریں کہ اگر وہ ایسے ہو جائیں گے تو لوگ دوڑ کر ہماری طرف آئیں گے۔ (۴)

۷۶۰۔ امام صادقؑ۔ خبردار! تم لوگ کوئی ایسا عمل انجام نہ دینا جس کی بناء پر لوگ ہمیں برا کہیں۔ اس لئے کہ نالائق بیٹے کے اعمال پر باپ ہی کو برا کہا جاتا ہے۔ جن کے درمیان رہتے ہو ان کے

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۷۷/۹ از ابواسامہ)

(۲) (امالی صدوق ۳۳۶/۱۷، امالی طوسی ۴۴۰/۹۸۷، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۷۰ از سلیمان بن

مہر بن)

(۳) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۷۸/۱۳ از ابن ابی یعفور)

(۴) (دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۵۸، شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۵۰۶/۱۳۵۳)

لئے ہمارے واسطے زینت بنو باعثِ عیب نہ بنو۔ (۱)

---

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۱۱/۲۱۹ روایت ہشام کنڈی)

## فصل دوم

### حسن معاشرت

۷۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس کے ساتھ رہو اس سے اچھا سلوک کرو تا کہ مسلمان کہلائے جا سکو۔ (۱)

۷۲۔ امام علی علیہ السلام۔ وقت آخر اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو لوگوں کے ساتھ اس طرح معاشرت کرو کہ غائب ہو جاؤ تو تلاش کریں اور مر جاؤ تو گریہ کریں۔ (۲)

۷۳۔ امام علی علیہ السلام۔ اپنے بھائی کے لئے جان و مال دے دو دشمن کو عدل و انصاف دو اور عام لوگوں کے لئے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ (۳)

۷۴۔ امام علی علیہ السلام۔ اپنے دوست کو نصیحت کرو۔ جان پہچان والوں کی مدد کرو اور عام لوگوں کے

(۱) (امالی صدوق "۱۶۸/۱۳، امالی مفید" ۳۵۰/۱، مناقب الامام امیر المؤمنین الکوئی ۲ صفحہ نمبر ۲۶۶/۴۴ روایت اسماعیل بن ابی زیاد عن الصادق علیہ السلام، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۴۷۴، مشکوٰۃ الانوار صفحہ نمبر ۸۶)

(۲) (اعلام الدین صفحہ نمبر ۲۱۵، تنبیہ الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۷۵)

(۳) (تحف العقول صفحہ نمبر ۲۱۲)

لئے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ (۱)

۷۶۵۔ امام صادقؑ کے ساتھ زبان سے احسان کرو مومن کے ساتھ دل سے محبت کرو

اور اگر یہودی کا ساتھ ہو جائے تب بھی حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔ (۲)

۷۶۶۔ امام صادقؑ کو ذمہ سے آئی ہوئی ایک جماعت کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں

نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اور اس کی اطاعت کرو معصیت سے پرہیز کرو جو امانت رکھے

اس کی امانت کو واپس کرو جس کے ساتھ بیٹھ جاؤ اچھی معاشرت کرو۔ ہمارے حق میں خاموش داعی

ہنو۔

ان لوگوں نے عرض کی حضور اگر خاموش رہیں گے تو دعوت کیسے دیں گے؟

فرمایا: ہم نے جس اطاعت خدا کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرو اور جس معصیت سے روکا ہے

اس سے رک جاؤ۔ لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کرو، امانتوں کو واپس کرو، نیکیوں کا حکم دو،

برائیوں سے روکو، لوگ تمہارے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہ جانیں جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں

گے تو کہیں گے کہ یہ فلاں کی جماعت ہے خدا اس کے قائد پر رحم کرے کس قدر حسین ادب سکھایا ہے

اور اس طرح ہمارے فضل و شرف کو پہچان لیں گے اور ہماری طرف دوڑ کر آجائیں گے۔ میں اس

(۱) غرر الحکم (۲۳۶۶)

(۲) (الفقیہ) ۴ صفحہ نمبر ۵۸۷۲/۴۰۳، امالی صدوق " ۸/۵۰۲، اختصاص صفحہ نمبر ۲۳۰

روایت اسحاق بن عمار، امالی مفید ۱۰/۸۵، اللزہد الحسین بن سعید ۲۲ صفحہ نمبر ۴۹ روایت

سعد بن طریف عن الباقرؑ، تحف العقول صفحہ نمبر ۲۹۲ عن الباقرؑ، مشکوٰۃ الانوار

صفحہ نمبر (۸۲)

بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میرے پدر بزرگوار (ان پر خدا کی رحمت و برکت و مرصات) فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ تھا جب ہمارے دوست اور ہمارے شیعہ بہترین افراد تھے کہ اگر مسجد کا امام ہوتا تھا تو انہیں میں سے..... اور اگر قبیلہ کا موزن ہوتا تھا تو انہیں میں سے۔ اگر کسی کے پاس امانتیں رکھوائی جاتی تھیں تو انہیں میں سے، اگر کوئی امانت دار ہوتا تھا تو انہیں میں سے، اگر کوئی عالم و مبلغ ہوتا تھا تو انہیں میں سے..... اب تمہارا فرض ہے کہ تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ اور لوگوں کے درمیان انہیں محبوب بناؤ..... لوگوں کو ہم سے بیزار نہ بناؤ۔ (۱)

۷۶۔ امام عسکریؑ نے اپنے شیعوں سے فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ الہی، دین میں احتیاط، عمل میں جدوجہد، گفتگو میں صداقت، امانت میں واپسی (چاہے صاحب امانت نیک ہو یا فاسق و فاجر) سجدوں میں طول اور ہمایہ کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہی وہ دین ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ لے کر آئے تھے۔ قبیلے والوں کے ساتھ نماز پڑھو، ان کے جنازوں کی مشایعت کرو۔ ان کے مریضوں کی عیادت کرو۔ ان کے حقوق کو ادا کرو کہ جب تمہارا کوئی شخص دین میں محتاط ہوگا، باتوں میں سچا ہوگا، امانت کو ادا کرے گا لوگوں سے اچھا برتاؤ کرے گا تو کہا جائے گا کہ یہ شیعہ ہے اور اس طرح مجھے مسرت ہوگی..... دیکھو اللہ سے ڈرو، ہمارے لیے زینت بنو باعث عیب نہ بنو۔

ہماری طرف مودتوں کو کھینچ کر لے آؤ اور ہم سے ہر برائی کو دور رکھو ہمارے بارے میں جو بھی اچھی بات کہی جائے ہم اس کے اہل ہوں گے اور جو بری بات کہی جائے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا ہمارا کتاب خدا میں ایک حق اور رسول خدا سے ایک قرابت ہے ہم صاحبانِ تطہیر ہیں ہمارے علاوہ جو اس بات کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا اللہ کا ذکر زیادہ کرو۔ موت کو برابر یاد رکھو۔ تلاوت قرآن کرتے

رہو صلوات پڑھتے رہو کہ صلوات دس نیکیوں کے برابر شمار ہوتی ہے میری وصیتوں کو یاد رکھنا میں تمہیں  
خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ والسلام (۱)

## فصل سوم

### مسئولیت علماء

۷۸۔ امام علیؑ آگاہ ہو جاؤ اس مالک کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور زندگی کو ایجاد کیا ہے۔ اگر حاضرین موجود نہ ہوتے اور انصار کی موجودگی سے حجت قائم نہ ہو گئی ہوتی اور پروردگار عالم نے علماء سے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ خبردار ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی بھوک پیاس پر خاموش نہ رہیں تو میں خلافت کی باگ ڈور پھر اسی کی گردن میں ڈال دیتا اور اس کے آخر کو پہلے ہی جام سے سیراب کرتا اور تم دیکھ لیتے کہ تمہاری یہ دنیا میری نظر میں ایک بکری کی چھینک سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے لیکن کیا کروں۔ (۱)

۷۹۔ امام علیؑ متقین اور فاسقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے عترت پیغمبر ﷺ کے صحیح مرتبہ کا تعارف کرا کے لوگوں کی غلط فہمیوں کا اس طرح ازالہ فرماتے ہیں بندگانِ خدا! خدا کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کی خدا خود اس کے نفس کے مقابلہ میں مدد کرے اور وہ حزن کو شعار بنا لے اور خوفِ خدا کی چادر اوڑھ لے ہدایت کا چراغ اس کے دل کے اندر روشن ہو جائے اور آنے والے دن کے لئے سامان فراہم کر لے۔ ایسا ہی شخص دینِ خدا کا معدن اور زمینِ خدا کا مرکز

ہوتا ہے جس نے اپنے نفس پر عدل کو لازم کر لیا ہے اور عدل کا آغاز۔ یہاں سے کیا ہے کہ خواہشات نفس کو ختم کر دیا ہے۔ حق بیان بھی کرتا ہے اور اسی پر عمل بھی کرتا ہے خیر کی کوئی منزل نہیں ہے جس کا ارادہ نہ کرتا ہو اور اس کا احتمال نہیں ہے جس کا قصد نہ کرتا ہو۔ اپنی زمام کتاب خدا کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ وہی اس کی قائد اور رہنما ہے۔ جہاں اس کا حکم ہوتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور جس جگہ وہ نازل ہو جائے وہیں نازل ہو جاتا ہے۔

دوسرا شخص وہ ہے جسے لوگوں نے عالم کہہ دیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے۔ ادھر ادھر سے جہالتوں کو جاہلوں سے اور گمراہیوں کو گمراہوں سے حاصل کر لیا ہے اور لوگوں کے لئے دھوکہ کے جال بچھا دیئے ہیں اور کمروزور کے پھندے تیار کر لئے ہیں۔ کتاب خدا کو اپنے خیالات پر محمول کرتا ہے اور حق کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ دیتا ہے۔ لوگوں کو بڑے بڑے جرائم کی طرف سے مطمئن کر دیتا ہے اور عظیم کبار کو آسان بنا کر پیش کر دیتا ہے۔ لوگوں سے کہتا ہے کہ میں تو شبہات میں بھی احتیاط کرتا ہوں حالانکہ شبہات میں ہی پڑا ہوا ہے۔ دعویٰ کرتا ہے کہ میں بدعتوں سے الگ رہتا ہوں حالانکہ اسی کے پہلو میں پڑا رہتا ہے۔ اس کی صورت انسان جیسی ہے اور دل جانور جیسا ہے۔ نہ راہ ہدایت کو جانتا ہے کہ اس کا اتباع کرے اور باب گمراہی کو پہچانتا ہے کہ اس سے پرہیز کرے یہ زندوں میں ایک مردہ ہے۔

لہذا اب تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور کہاں بھٹک رہے ہو؟ جبکہ نشانیاں قائم ہیں۔ علامات واضح ہیں۔ منارہ ہدایت نصب ہو چکا ہے تو اب تمہیں کدھر لے جایا جا رہا ہے اور کیسے اندھے ہوئے جا رہے ہو۔ جبکہ تمہارے درمیان عترت پیغمبر ﷺ موجود ہے اور یہی لوگ حق کی زمام، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان ہیں۔ انہیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہوا جس طرح پیاسا چشمہ پر وارد ہوا ہوتا ہے۔

ایہا الناس! خاتم النبیینؑ کے ارشاد گرامی پر اعتماد کرو کہ ہم میں جو مر جائے مردہ نہیں ہوتا ہے جو بات نہیں جانتے ہو اسے منہ سے مت نکالو کہ حق کا بیشتر حصہ وہی ہے جسے تم نہیں پہچانتے ہو اسے معذور قرار دو جس پر تمہاری کوئی حجت نہیں ہے یعنی میں..... دیکھو کیا میں نے ثقل اکبر پر عمل نہیں کیا ہے اور ثقل اصغر کو تمہارے درمیان نہیں رکھا ہے۔ میں نے تمہارے درمیان ایمان کا پرچم نصب کر دیا ہے اور تمہیں حلال و حرام کے حدود سے آگاہ کر دیا ہے۔ اپنے عدل کی بنا پر لباس عافیت پہنا دیا ہے اور اپنے قول و فعل سے نیکیوں کا جال بچھا دیا اور اپنے نفس سے بلند ترین اخلاق کا مشاہدہ کر دیا ہے۔ خبردار ان چیزوں میں اپنی رائے استعمال مت کرو جن کی گہرائیوں تک نگاہیں نہیں جا سکتی ہیں اور جن کے اندر نفوذ کرنے کا یارا فکر کو بھی نہیں ہے۔ (۱)

۷۷۰۔ امام حسینؑ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں ان کلمات کو امیر المؤمنینؑ سے بھی نقل کیا گیا ہے۔ ایہا الناس ان کلمات سے عبرت حاصل کرو جن کی نصیحت پروردگار نے اپنے دوستوں کو کی ہے اور ان میں یہودی علماء کی مذمت کی ہے

”یہ لوگ لوگوں کو بری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے اور اسی بنا پر قابل لعنت قرار پائے تھے اور یہ ان کا بدترین طرز عمل تھا یہ مذمت اس لئے کی گئی تھی کہ وہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ ظالم لوگ منکرات اور فساد میں مبتلا ہیں لیکن انہیں منع نہیں کرتے تھے یا اس لالچ میں کہ ان سے منافع حاصل کرنا چاہتے تھے یا اس خوف سے کہ وہ صاحبان اقتدار تھے جبکہ پروردگار کہہ رہا تھا کہ ”لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو“ (۲)

(۱) (نسخ البلاغہ)

(۲) (مائدہ ۴۴)

”صاحبانِ ایمان آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور

برائیوں سے روکتے ہیں۔ (۱)

پروردگار عالم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فریضہ قرار دیا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ اگر یہ کام ہو جائے تو سارے فرائض قائم ہو سکتے ہیں یہ مسئلہ اسلام کی طرف دعوت، مظالم کی روک تھام، ظالم کی مخالفت، حقوق شرعیہ کی صحیح تقسیم، صدقات کے بر محل صرف کرنے کا ذریعہ ہے۔

پھر تم لوگ تو علم کے ساتھ شہرت رکھتے ہو اور تمہارا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہے، نصیحت کرنے والے ہو، لوگوں کے دلوں میں ہیبت رکھتے ہو شریف تم سے مرعوب رہتے ہیں ضعیف تمہارا احترام کرتے ہیں وہ لوگ بھی تمہیں مقدم کرتے ہیں جن پر نہ تمہیں کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ تمہارا کوئی احسان ہے۔ لوگوں کے ضروریات میں سفارش کر کے کام کرا دیتے ہو اور لوگوں کے درمیان بادشاہ بن کے رعب و داب اور بزرگوں کی ہیبت کے ساتھ چلتے ہو۔

اے خدا سے بیجا آرزوئیں وابستہ کرنے والو! مجھے تمہارے بارے میں عذاب کے نازل ہو جانے کا خطرہ ہے کہ تم خدا کی مہربانی سے اس منزل تک پہنچ گئے ہو جہاں بہترین فضیلت دی جاتی ہے۔ تم خدا شناسوں کا احترام نہیں کرتے ہو اور بندگانِ خدا تمہارا احترام کرتے ہیں، تم عہدِ الہی کو ٹوٹے دیکھتے ہو تو بے چین نہیں ہوتے ہو حالانکہ اپنے عہدوں کے لئے ہمیشہ بے چین رہتے ہو۔ دیکھو پیغمبر اسلام ﷺ کا عہد حقیر بنایا جا رہا ہے شہروں میں اندھے پن، گونگے پن، اور لُج کی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن نہ تمہیں رحم آتا ہے اور نہ تم اپنے مقام پر عمل کرتے ہو اور نہ عمل کرنے والوں کی مدد کرتے ہو، صرف ظالموں کی خوشامد اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات کی پناہ تلاش کرتے رہتے ہو، (۱)

پروردگار نے تمہیں برائیوں سے رکنے اور روکنے کا حکم دیا ہے مگر تم سب سے غافل ہو تمہاری مصیبت سب سے زیادہ عظیم تر ہے کہ تم علماء کی جگہ لئے ہوئے ہو اگر تمہیں اس بات کا شعور ہو۔

یاد رکھو کہ تمام امور دنیا اور احکام کے تنقیدی راستے ان علماء کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں جو حلال و حرام کے امین ہوتے ہیں اور تمہارے پاس یہ منزلت نہیں ہے اس لئے کہ تم نے حق سے انحراف کیا ہے اور واضح دلائل کے باوجود سنت میں اختلاف کیا ہے۔ حالانکہ تم اگر اذیتوں پر صبر کر لیتے اور خدا کے معاملے میں دشواریوں کو برداشت کر لیتے تو تمام مذہبی امور تمہارے ہی پاس وارد ہوتے اور تمہارے ہی گھر سے برآمد ہوتے اور پھر بازگشت بھی تمہاری ہی طرف ہوتی۔

لیکن افسوس کہ تم نے ظالموں کو اپنے سارے اختیارات دے دیئے اور امور الہیہ کو ان کے حوالہ کر دیا کہ وہ شبہات پر عمل کرتے رہیں اور خواہشات کی راہ میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ انہیں سارا اختیار تمہارے موت سے فرار اور دنیا پسندی نے دے دیا ہے اگرچہ یہ دنیا ساتھ دینے والی نہیں ہے۔ تم نے اللہ کے کمزور بندوں کو ظالموں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے کہ اب کوئی وطن سے دور مقہور ہے اور کوئی کمزور اور روٹی سے محروم ہے اور یہ سب ساری حکومت میں انہیں کی مرضی سے الٹ پلٹ کرتے ہیں اور ذلت و رسوائی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں کہ انہوں نے اشرار کی اقتدار کر لی ہے اور خدائے جبار کے مقابلہ میں جبری ہو گئے ہیں۔ ہر شہر کے منبر پر انہیں کا خطیب گرج رہا ہے۔ زمین انہیں کے زیر تصرف ہے اور انکے ہاتھ بالکل کھلے ہوئے ہیں لوگ ان کے غلام ہو چکے ہیں اور کسی کے ہاتھ کو روک نہیں سکتے ہیں۔

ان ظالموں میں کوئی دشمن ترین جابر ہے اور کوئی کمزور پر ظلم ڈھانے والا صاحب اختیار ہے۔ ایسا حکمراں ہے جو اس خدا کو پہچانتا ہی نہیں ہے جس نے ایجاد کیا ہے اور پھر واپس بلانے والا

کس قدر تعجب کی بات ہے اور کس طرح تعجب نہ کیا جائے کہ زمین خدا خیانت کار منحوسوں اور صدقہ دینے والے ظالموں اور مومنین کے حق میں بے رحموں سے بھری ہوئی ہے۔ خیر اب خدا ہی ہمارے اختلاف کا فیصلہ کرے گا اور وہی ان مسائل میں اپنے فیصلہ کو جاری کرے گا۔

خدا یا! تجھے معلوم ہے کہ میرا اقدام نہ کسی اقتدار کے حصول کے لئے تھا اور نہ مال دنیا کی تلاش کے لئے۔ میں صرف یہ چاہتا تھا کہ تیرے دین کے نشانات واضح ہو جائیں۔ تیرے شہروں میں اصلاح نمایاں ہو جائے۔ تیرے مظلوم بندے مطمئن ہو جائیں اور تیرے فرائض، سنن اور احکام پر عمل کریں۔

یاد رکھو کہ تم لوگ اگر اب بھی میری مدد نہ کرو گے اور انصاف نہ کرو گے تو ظالم مزید قوی ہو جائیں گے اور تمہارے پیغمبر ﷺ کے چراغ ہدایت کو خاموش کر دیں گے۔ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہماری توجہ ہے اور اسی کی بارگاہ میں ہماری بازگشت ہے۔ (۱)

۷۷۔ امام زین العابدینؑ نے محمد بن مسلم الزہری کو نصیحت فرماتے ہوئے ایک خط ارسال فرمایا :

”اللہ ہمیں اور تمہیں فتنوں سے بچائے اور آتش جہنم سے محفوظ رکھے۔ تم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ جو بھی تمہیں پہچان لے گا تمہارے حال پر رحم کرے گا۔ تمہارے اوپر اللہ کی نعمتوں کا ایک بوجھ ہے، اس نے تمہارے بدن کو صحت دی، زندگی کو طویل بنایا ہے، کتاب دے کر رحمت تمام کر دی ہے، دین فہمی کا شعور دیا ہے، سنت پیغمبر ﷺ کا عرفان عطا فرمایا ہے اور پھر ہر نعمت کے مقابلہ

میں اور ہر تمام حجت کے نتیجہ میں ایک فرض قرار دیا ہے اور وہ فرض یہ ہے کہ ہر فضل و کرم اور ہر نعمت و احسان پر اس کا شکر یہ ادا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں اضافہ کر دوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہوگا۔

تو اب دیکھو کہ کل تمہارا کیا حال ہوگا جب اس مالک کے سامنے کھڑے ہو گے اور وہ ہر نعمت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کا کس طرح تحفظ کیا تھا اور ہر حجت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا۔ اور یہ یاد رکھو کہ خدا نہ کسی بے ربط عذر کو قبول کر سکتا ہے اور نہ کسی تقصیر سے راضی ہو سکتا ہے۔ افسوس، افسوس یہ کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں علماء سے عہد لے لیا کہ اسے لوگوں کے لئے واضح کرو گے اور اس کے مطالب کو چھپاؤ گے نہیں۔ (۱)

یاد رکھو کہ کم سے کم نعمت خدا کا کتمان اور معمولی سے معمولی تمہاری مسؤلیت یہ ہے کہ تم نے ظالم کی وحشت کو انس میں تبدیل کیا ہے اور اس کی گمراہی کے راستہ کو آسان کر دیا ہے کہ جب اس نے چاہا اس کے قریب ہو گئے اور جب اس نے پکارا البیک کہہ دی۔

مجھے کس قدر خوف ہے کہ کل تم منزل عتاب میں اس گناہ کی بنا پر خانوں کے ساتھ محسور ہو اور تم سے ظالموں کی اس اعانت کا حساب لیا جائے کہ تم نے ظالم کے غلط عطیہ کو قبول کر لیا اور حقدار کو حق نہ دینے والے سے قرب اختیار کر لیا۔ اس کے باطل کو رد نہیں کیا اور خدا سے مقابلہ کرنے والے کے مطالبہ کو قبول کر لیا۔

کیا ظالم کا تمہیں بلا کر ایسا قطب قرار دے دینا جس پر وہ ظلم کی چکی چلا سکے اور ایسا پل بنا دینا جس سے گزر کر مظالم تک پہنچ سکے اور ایسی سیڑھی کا درجہ دے دینا جس سے گمراہی تک جاسکے.....

اور مسلسل ضلالت کی دعوت دیتے ہوئے اپنے راستہ پر چلتا رہے جس کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے ذریعہ علماء کو مشکوک بنائے اور پھر جاہلوں کے دلوں کو ان کی طرف کھینچ کر لے جائے۔ تو ظالم کے مخصوص ترین وزیر اور مقرب ترین مددگار نے بھی وہ نہیں کیا جو تمہارے ذریعہ ہو گیا اور ان کے فساد کی تائید کر دی اور ان کے پاس عوام و خواص کی آمدورفت کا ذریعہ بن گئے۔

بھلا کس قدر وہ دولت کم ہے جو انہوں نے تمہیں اس برے کام کے معاوضہ میں دی ہے اور کس قدر معمولی وہ تعمیر ہے جو تمہارے لئے کی ہے اس تخریب کے مقابلہ میں جو تمہاری آخرت کے سلسلہ میں کر دی ہے۔ اب تم اپنے بارے میں خود غور کرو کہ دوسرا غور کرنے والا نہیں ہے اور تم اپنا حساب اس شخص کی طرح کرو جسے کل حساب دینا ہے۔

اور یہ بھی دیکھو کہ تم نے اس کا کیسا شکر یہ ادا کیا ہے جس نے صبح و شام چھوٹی بڑی نعمتوں کی غذا دی ہے..... مجھے تو بے حد خوف ہے کہ تمہارا حال ان لوگوں جیسا نہ ہو جائے جن کے بارے میں ارشادِ الہی ہوتا ہے ”ان کے بعد وہ لوگ کتاب کے وارث ہو گئے جنہیں صرف اس دنیا کے مال و متاع کی فکر تھی اور آخرت کے بارے میں کہتے تھے کہ عنقریب ہمارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۱)

تم قیام والے گھر میں نہیں ہو تم ایسی منزل میں ہو جہاں سے کوچ کا اعلان ہو چکا ہے اور آدمی اپنے ساتھیوں کے بعد رہ بھی کس قدر سکتا ہے۔ خوشحال جو اس دنیا میں خوفِ آخرت کے ساتھ زندہ رہیں..... اور بدبختی ان کے لئے جو خود مر جائیں لیکن ان کے گناہ باقی رہ جائیں۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ تمہیں خبردار کر دیا گیا ہے اور جلدی عمل کرو کہ وقت کم رہ گیا ہے۔ تمہارا

وقت کم رہ گیا ہے تمہارا معاملہ اس سے ہے جو جاہل نہیں ہے اور تمہارے اعمال کا محافظ وہ ہے جو غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو کہ طولانی سفر قریب آ گیا ہے اور اپنے گناہوں کا علاج کرو کہ شاید بیماری کا سامنا ہے۔

خبردار! یہ خیال نہ کرنا کہ میں تمہیں تنبیہ اور سرزنش کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تمہاری جو رائے مردہ ہو چکی ہے وہ زندہ ہو جائے اور تمہارا جو دین گم ہو گیا ہے وہ پلٹ کر چلا آئے۔ تمہیں تو پروردگار کا یہ ارشاد یاد ہے ”یاد دلاتے رہو کہ یاد دہانی صاحبان ایمان کے حق میں مفید ہوتی ہے“۔ (۱)

کیا تمہیں وہ ساتھی وہ ہمسن یاد نہیں ہیں جو یہاں سے چلے گئے اور تمہیں اکیلا چھوڑ گئے۔ دیکھو کیا وہ بھی اس مصیبت میں مبتلا تھے جس میں تم مبتلا ہو یا اس مسئلہ میں گر پڑے تھے جس میں تم گرے ہو یا تمہیں کوئی ایسا خیر یاد آ گیا ہے جسے انہوں نے چھوڑ دیا تھا یا ایسی چیز معلوم ہو گئی ہے جس سے وہ ناواقف تھے تمہیں تو یہ نعمت بھی حاصل ہو گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں تمہاری مخصوص جگہ ہے اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تمہاری رائے کی اتباع ہوتی ہے۔ تمہارے احکام پر عمل ہوتا ہے۔ تمہارے حلال و حرام کی پابندی کی جاتی ہے۔

اور عوام کو تمہارے اس اتباع پر صرف اس چیز نے آمادہ کر دیا ہے کہ علماء ختم ہو گئے ہیں اور جہل تم پر اور ان پر غالب آ گیا ہے اور ریاست کی محبت نے غلبہ کر لیا ہے اور یہ تم سے اور حکام سے دنیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اب کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ تم کس جہالت اور فریب میں مبتلا ہو اور عوام کس بلا اور فتنہ میں

بتلا ہو گئے ہیں کہ ان کو سارا شوق ہے کہ تمہارا علم حاصل ہو جائے اور تمہارے جیسی منزل حاصل کر لیں اور اس کے نتیجہ میں اسی سمندر میں گر پڑے ہیں جس کی اتھاہ نہیں مل سکتی اور اسی بلا میں مبتلا ہو گئے ہیں جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا ہے اللہ ہم دونوں کا نگہبان ہے اور اسی سے مدد کی امید ہے۔

اچھا دیکھو اب ان حالات سے کنارہ کش ہو جاؤ تا کہ صالحین سے ملحق ہو جاؤ اس حال میں کہ پیٹھ اور پیٹ ایک ہو گئے ہیں اور اب خدا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہ گیا ہے۔ نہ دنیا انہیں دھوکہ دے سکتی ہے اور نہ وہ دھوکا کھا سکتے ہیں۔ انہوں نے آخرت کی رغبت پیدا کی، اسے تلاش کیا اور بالآخر منزل تک پہنچ گئے۔

اگر دنیا تمہیں اس قدر بہکا سکتی ہے جب کہ بوڑھے ہو گئے ہو اور شعور پختہ ہو چکا ہے اور موت سامنے آچکی ہے تو نوجوان کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں جو علم کے اعتبار سے جاہل فکر کے اعتبار سے کمزور اور عقل کے اعتبار سے مشکوک ہیں انا لله وانا اليه راجعون۔

بھلا کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس کے پاس فریاد کی جائے۔ ہم خداوند قدوس کی بارگاہ میں اپنے غم اور تمہاری حالت کے بارے میں فریاد کرتے ہیں اور اسی کے یہاں اپنی مصیبتوں کا حساب کرتے ہیں۔

اب تم دیکھو کہ جس نے چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اس کی نعمتوں کا شکر یہ کس طرح ادا کرتے ہو اور اس کی عظمت کا کس قدر خیال رکھتے ہو جس نے اپنے دین کے ذریعہ تمہیں لوگوں میں جمیل بنا دیا ہے۔ اس کے لباس عافیت کو کس قدر محفوظ رکھتے ہو جس کے ذریعہ اس نے تمہاری پردہ پوشی کی ہے۔ اس سے کس قدر قریب یا دور ہو جس نے تمہیں اپنے سے قریب رہنے کا حکم دیا ہے۔

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس غفلت سے ہوشیار نہیں ہوتے ہو ان لغزشوں سے سنبھلتے نہیں ہو کہ یہ اقرار کرو کہ بخدا میں نے ایک مقام پر بھی خدا کے لئے ایسا قیام نہیں کیا ہے جس سے اس کے

دین کو زندہ کیا جاسکے یا کسی باطل کو مردہ بنایا جاسکے ..... اور اسی اقرار کو اس معبود کی نعمتوں کا شکریہ قرار دو۔ مجھے کس قدر خوف ہے کہ تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جن کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ

”ان لوگوں نے نمازوں کو برباد کر دیا اور خواہشات کی اتباع کر لی تو اب عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کریں گے۔ (۱)

خدا نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل اور اپنے علم کا امانتدار بنایا تھا اور تم نے اسے ضائع کر دیا۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تمہیں مبتلا کر دیا ہے۔ والسلام۔ (۲)

۷۷۲۔ یزید بن عبداللہ نے اپنے راوی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے سعد الخیر کے نام خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد میں تمہیں تقویٰ الہی کی وصیت کرتا ہوں کہ اسی میں بربادی سے نجات اور آخرت میں فائدہ کی امید ہے پروردگار نے تقویٰ کے ذریعہ بندوں کو عقل کے گم ہو جانے سے بچایا ہے اور ان کی جہالت اور گمراہی کا علاج کیا ہے۔ تقویٰ ہی کے ذریعہ حضرت نوح اور ان کے اہل سفینہ نے نجات پائی تھی اور حضرت صالح اور ان کے ساتھیوں نے بکلی سے امان حاصل کی تھی تقویٰ ہی کے ذریعہ صابریں اور ان کی جماعت نے ہلاکتوں سے نجات حاصل کی تھی اور ان کے ساتھی اسی راستہ پر چل کر اسی فضیلت کے

(۲) (صحف العقول صفحہ نمبر ۲۷۴)

طلبگار تھے۔ انہوں نے شبہات میں گرنے کی سرکشی کو چھوڑ دیا تھا کہ کتاب خدا کا پیغام ان تک پہنچ گیا تھا انہوں نے رزق الہی پر اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ شکر یہ کے حقدار تھا اور اپنی کوتاہیوں پر اپنے نفس کی مذمت کی کہ نفس مذمت کے قابل تھا۔ انہیں یہ معلوم تھا کہ خدا علیم اور حلیم ہے اس کا غضب صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی رضا کو قبول نہیں کرتے تھے اور وہ نعمتوں سے محروم بھی انہیں کو رکھتا ہے جو اس کی عطایا کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ وہ گمراہی میں انہیں کو چھوڑ دیتا ہے جو ہدایت کو قبول نہیں کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس نے گنہگاروں کو توبہ کا موقع دیا تاکہ گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر لیں اور اپنی کتاب میں بلند آواز سے بندوں کو اس امر کی طرف دعوت دی۔ اس نے بندوں کو دعاؤں سے روکا نہیں ہے لیکن ملعون وہ لوگ ہیں جنہوں نے تنزیل الہی کو چھپا دیا ہے۔

پروردگار نے خود پر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے۔ اس کی رحمت، غضب پر سبقت رکھتی ہے اور صدق و عدالت کے ساتھ مکمل ہے وہ بندوں پر اس وقت تک غضبناک نہیں ہوتا ہے جب تک وہ خود غضبناک نہ ہوں۔ یہ علم الیقین ہے اور یہی علم التقویٰ ہے۔ ہر قوم کا انجام یہی ہوا ہے کہ جب اس نے کتاب کو چھوڑ دیا ہے تو خدا نے علم الکتاب کو چھین لیا ہے اور جب دشمنان خدا کو اپنا ولی امر بنا لیا ہے تو انہیں کے حوالہ کر دیا ہے۔

کتاب کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ تھا کہ اس کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کر دی۔ اس کی روایت تو برابر کرتے رہے لیکن رعایت نہیں کی۔ جاہلوں کو ان کی روایت ہی اچھی لگتی ہے اور علماء رعایت و حفاظت کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر ہمیشہ رنجیدہ رہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ کتاب کو چھوڑنے کا یہ تھا کہ جاہلوں کو کتاب کا ولی امر بنا دیا اور انہوں نے

خواہشات کی منزل میں وارد کر دیا اور ہلاکت کی طرف پہنچا دیا۔ دین کے احکام کو تبدیل کر دیا۔ اب امت امر الہی کے بجائے انہیں کے احکام لے کر جاتی ہے اور انہیں کے پاس آتی ہے۔ ہائے ظالموں نے کس قدر غلط بدل تلاش کیا ہے۔ ولایت خدا کے بعد ولایت بشر اور ثواب الہی کے بدلے معاوضہ انسان اور رضائے الہی کے بجائے رضائے مردم۔

اب امت کا یہ حال ہو گیا ہے کہ انہیں میں سے وہ بھی ہیں جو اس گمراہی میں کوشش عبادت کئے چلے جا رہے ہیں اپنے حال پر خوش ہیں اور دھوکہ میں مبتلا ہیں ان کی عبادت خود ان کے واسطے بھی فتنہ ہے اور ان کی اتباع کرنے والوں کے واسطے بھی وجہ گمراہی ہے۔

دیکھو امر سلین کی زندگی میں عبادت گزاروں کے لیے بہترین نصیحت موجود ہے جب کوئی نبی اطاعت کے درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد اگر ایک مرتبہ ترک اولیٰ کر دیتا تو کبھی جنت سے باہر نکل آتا تھا اور کبھی مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا جاتا تھا اس کے بعد توبہ اور اعتراف کے بغیر اس مصیبت سے نجات نہیں پاتا تھا۔

اس کے بعد علماء یہود اور راہبوں کی مثالوں کو دیکھو جو کتاب الہی کو چھپاتے بھی تھے اور اس میں تحریف بھی کرتے تھے لیکن اس تجارت سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہدایت یافتہ بھی نہ ہو سکے۔

اس کے بعد اس امت کے ان افراد کو دیکھو جنہوں نے کتب کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کر دی۔ اپنے حکام اور شخصیات کے ساتھ لگے رہے اور جب حکام کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ لگ گئے جن کے پاس دنیا زیادہ تھی۔ یہی ان کے علم کی انتہا تھی اور اسی طرح دلوں پر مہر لگ گئی اور لالچ میں زندگی گزارتے رہے۔ اہلیس کے حروف باطل کی آواز ہمیشہ ان کی زبانوں سے سنائی دیتی رہی۔

علماء حق ہمیشہ ان احبار اور رہبان جیسے علما سے اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے رہے اور یہ

علماء برحق کو حق کی تکلیف دینے پر عیب دار ہے۔

یاد رکھو یہ علماء خود بھی خائن ہیں اگر نصیحت کو مخفی رکھیں، گمراہ کو ہدایت نہ دیں، مردہ دل کو دیکھ کر زندہ نہ بنائیں، یہ بدترین اعمال انجام دینے والے ہیں کہ پروردگار نے اپنی کتاب میں ان سے عہد لیا ہے کہ نیکیوں کا حکم دیتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کریں اور گناہ و ظلم پر تعاون نہ کریں۔

علماء جہلاء کی طرف سے ہمیشہ زحمت و مصیبت میں رہتے ہیں۔ نصیحت کریں تو کہتے ہیں تم اونچے ہو رہے ہو۔ جس حق کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اس کی تعلیم دیں تو کہتے ہیں جھگڑا ڈال رہے ہو۔ الگ ہو جائیں تو کہتے ہیں کہ لا پرواہ ہو گئے ہو..... ان کی باتوں پر دلیل کا مطالبہ کریں تو کہتے ہیں یہ منافقت ہے اور ان کی اطاعت بھی کر لیں تو کہتے ہیں کہ تم خدا کی معصیت کر رہے ہو۔

یہ جہلاء اپنی جہالت کی بنا پر ہلاک ہو گئے کہ تلاوت کے بارے میں امی محض ہیں تعریف کے وقت کتاب کی تصدیق کرتے ہیں اور تحریف کے وقت تکذیب کرتے ہیں اور کوئی انکار کرنے والا بھی نہیں ہے۔

ان لوگوں کی مثال احبار اور راہبوں جیسی ہے جو خواہشات کے میدان کے قائد اور سردار تھے۔ دوسری قسم وہ ہے جو ہدایت اور گمراہی کے درمیان میں ہے اور ایک گروہ کو دوسرے سے الگ نہیں کر پاتی ہے۔ وہی کہتے ہیں جسے لوگ پہچانتے ہیں اور خود نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں کے شریعت پیغمبر ﷺ چھوڑنے پر بھی تصدیق کر دیتے ہیں ان پر نہ کوئی بدعت ظاہر ہوتی ہے اور نہ سنت تبدیل ہوتی ہے نہ کوئی خلاف ہے نہ اختلاف۔ مگر جب لوگوں پر غلطیوں کی تاریکی چھا جاتی ہے تو دو طرح کے امام پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور دوسرا جہنم کی طرف۔ یہی وقت ہوتا جب شیطان کا بیان ظاہر ہوتا اور اس کی آواز اس کے چاہنے والوں کی زبان سے بلند ہو



(۱) (سورہ رمز ۵)۔ (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۶/۵۲)

ریسمان الہی سے وابستہ رہو آپس میں تفرقہ نہ ہونے پائے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپس کی اصلاح تمام نماز روزہ سے بہتر ہے اور دین کو تباہ و برباد کرنے والی شے آپس کی لڑائی اور مخالفت ہے کوئی طاقت خدائے علی و عظیم کے بغیر نہیں ہے۔

اپنے قرابتداروں پر نگاہ رکھنا اور ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا تاکہ پروردگار تمہارے حساب کو آسان کر دے۔

دیکھو یتیموں کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا، وہ بھوکے نہ رہنے پائیں اور تمہارے سامنے برباد نہ ہو جائیں۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کی زبان سے سنا ہے جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرے گا یہاں تک کہ وہ مستغنی ہو جائے پروردگار اس کے لئے جنت کو لازم قرار دے گا جس طرح کہ مال یتیم کھانے والے کے لئے جہنم لازم ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا قرآن کے بارے میں اس پر عمل کرنے میں دوسرے لوگ تم سے آگے نہ نکل جائیں۔

اللہ کو یاد رکھنا ہمسایہ کے بارے میں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور آپ برابر اس قدر زور دیتے تھے کہ یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید انہیں میراث میں حصہ دلوادیں گے۔

اللہ کو یاد رکھنا اس کے گھر کے بارے میں کہ جب تک تم باقی رہو کعبہ تم سے خالی نہ ہونے پائے کہ اگر وہ نظر انداز ہو گیا تو تمہاری کوئی اوقات نہ رہ جائے گی۔

اس کا ارادہ کرنے والا کم سے کم یہ برکت لے واپس ہوتا ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اللہ کو یاد رکھنا نماز کے بارے میں کہ یہ بہترین عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا زکوٰۃ کے بارے میں کہ اس سے غضب پروردگار سرد پڑ جاتا ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا ماہ رمضان کے بارے میں کہ اس کے روزے جہنم کی سپر ہیں۔

اللہ کو یاد رکھنا فقراء اور مساکین کے بارے میں کہ انہیں اپنی مالی معیشت میں شریک رکھنا۔

اللہ کو یاد رکھنا مال، جان اور زبان سے جہاد کے بارے میں کہ جہاد کرنے والے دو ہی طرح

کے لوگ ہوتے ہیں یا امام برحق یا اس کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے۔

اللہ کو یاد رکھنا اپنے رسول کی ذریت..... کے بارے میں کہ تمہارے سامنے ان پر

ظلم نہ ہونے پائے جبکہ تم ان کا دفاع کرنے طاقت رکھتے ہو

اللہ کو یاد رکھنا اپنے ان اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں جنہوں نے دین میں کوئی

بدعت ایجاد نہیں کی اور نہ کسی بدعتی کو پناہ دی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے اصحاب کے بارے

میں وصیت فرمائی ہے اور بدعتیں ایجاد کرنے والے اور ان کا اتباع کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا عورتوں اور کنبیروں کے بارے میں کہ رسول اکرم ﷺ کے آخری کلمات

یہی تھے کہ تمہیں دو کمزوروں کے بارے میں وصیت کر رہا ہوں ایک عورت اور ایک کنبی۔

الصلوٰۃ۔ الصلوٰۃ۔ الصلوٰۃ۔ دین خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا

۔ اللہ تمہیں ہر اذیت کرنے والے اور ظالم کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ لوگوں سے اچھی باتیں کرنا جس

طرح کہ پروردگار نے حکم دیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نظر انداز نہ کرنا کہ خدا تمہارے

اوپر اثر کو مسلط کر دے اور پھر تم فریاد بھی کرو تو کوئی سننے والا نہ ہو۔

میرے فرزندو! آپس میں تعلقات رکھنا ایک دوسرے پر مال صرف کرنا اور خبردار قطع تعلق،

تفرقہ اور منہ پھیر لینے کی پالیسی پر عمل نہ کرنا نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا، گناہ اور تعدی

پر ہرگز تعاون نہ کرنا، اللہ سے ڈرو کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے خدا تم سب گھر والوں کو سلامت رکھے اور تمہارے درمیان نبیؐ کی یادگار کو زندہ رکھے میں تمہیں خدا کے حوالے کرتا ہوں اور آخری سلام کر رہا ہوں۔ اللہ کی رحمت و برکت تمہارے شامل حال ہے۔ (۱)

۷۷۴۔ امام باقرؑ، جابر بن یزید الجعفی کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اس وقت میرے دوست نہیں ہو سکتے جب تک اس قدر استقلال پیدا نہ ہو جائے کہ سارے شہر والے اس راہ میں تمہاری مذمت کریں تو کوئی تکلیف نہ ہو اور تعریف کریں تو کوئی مسرت نہ ہو۔ دیکھو اپنے نفس کو تعریفوں پر نہیں، کتاب خدا پر رکھو۔ اگر دیکھو کہ اس کی راہ پر چل رہے ہو اس کے فرمان پر دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے ہو اور اس کے ثواب کی رغبت رکھتے ہو اور اس کے ڈرانے سے ڈرتے ہو تو اسی راہ پر قائم رہو اور خوش ہو کہ اب کسی کا تول تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اگر قرآن سے الگ ہو گئے تو کون سی شے ہے جو تمہارے نفس کو مغرور بنائے ہوئے ہے۔ (۲)

۷۷۵۔ امام باقرؑ اپنے بعض شیعوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے میرے شیعو! سنو اور سمجھو! ان وصیتوں کو جو ہمارے دوستوں کے لئے ہمارے عہد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

دیکھو قول میں صداقت سے کام لو، معاملات میں دوست اور دشمن دونوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، آپس میں لوگوں کے ساتھ مالی ہمدردی کرو، دلوں سے ایک دوسرے کو دوست رکھو، فقرا پر مال خرچ کرو امور میں اتحاد و اتفاق رکھو، کسی کے بارے میں خیانت اور فریب سے کام نہ لو، یقین کے بعد شک پیدا مت کرو، اقدام کے بعد بزدلی کا مظاہرہ مت کرو، خبردار کوئی اہل مودت سے پیٹھ نہ پھرائے، اغیار کی محبت کی خواہش مت رکھو اور نہ ان سے دوستی کی فکر کرو، اللہ کے علاوہ کسی کے لئے

(۲) (تحف العقول صفحہ نمبر ۲۸۴)

عمل انجام نہ دو، نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی پر ایمان نہ رکھو (نبوت کے معاملہ میں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور نہ اس کا قصد کرو، اللہ سے مدد طلب کرو اور پھر صبر کرو، زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور عاقبت صرف صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہے یاد رکھو خدا اپنی زمین کا وارث نیک بندوں کے علاوہ کسی کو نہ بنائے گا۔

دیکھو ہمارے شیعوں میں اللہ اور اس کے رسول کا دوست وہی ہے جو بات میں سچا ہو، وعدہ کو وفا کرتا ہو، امانت کو پہنچا دیتا ہو، حق کا بوجھ اٹھالیتا ہو واجب مطالبات پر عطا کرتا ہو، حق کے احکام پر عمل کرتا ہو، ہمارا شیعہ وہی ہے جس کی سماعت اس کے علم سے آگے نہیں جاتی، ہمارے بارے میں عیب لگانے والوں کی تعریف نہیں کرتا، ہمارے دشمن سے تعلقات نہیں رکھتا، ہم سے بیزار ہونے والوں کے ساتھ بیٹھتا نہیں، مومن سے ملاقات کرتا ہے تو اس کا اکرام کرتا ہے جاہل سے ملتا ہے تو اسے نظر انداز کر دیتا ہے۔ ہمارا شیعہ کتوں کی طرح شور نہیں مچاتا اور نہ کووں کی طرح لالچی ہوتا ہے، ہمیشہ صرف اپنے برادرانِ ایمانی سے سوال کرتا ہے اور اغیار سے سوال نہیں کرتا ہے چاہے بھوکا ہی کیوں نہ مر جائے۔ ہمارا شیعہ ہمارے جیسی بات کرتا ہے اور ہمارے معاملہ میں اپنے دوستوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور ہماری محبت میں دور والوں کو قریبی بنا لیتا ہے اور ہماری دشمنی کی بنا پر قریب والوں کو دور کر دیتا ہے۔ (۱)

۷۷۶۔ عبد اللہ بن بکیر ایک شخص کے حوالہ سے امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس ہماری ایک جماعت وارد ہوئی اور ہم نے گزارش کی کہ ہم لوگ عراق جا رہے ہیں ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔

(۱) (دعائے الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۶۳)

فرمایا: تمہارے طاقتور کا فرض ہے کہ کمزور کو قوی بنائے اور غنی، فقیر کا خیال رکھے، خبردار ہمارے اسرار کو نشر نہ کرنا اور ہمارے خاص معاملات کا اعلان نہ کرنا۔ اگر تمہارے پاس ہماری طرف سے کوئی خبر آئے اور اس پر کتابِ خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو فوراً لے لینا ورنہ ٹھہر جانا اور ہماری طرف واپس کر دینا تاکہ ہم تمہارے واسطے اس کی وضاحت کریں۔ (۱)

۷۷۔ خطاب کوئی۔ مصعب بن عبداللہ الکوئی کہتے ہیں کہ سدرِ صیر فی امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کے پاس اصحاب کی ایک جماعت موجود تھی۔ آپ نے فرمایا: سدرِ ہمارے شیعہ ہمیشہ ہماری نگاہ میں، ہماری حفاظت میں ہر طرح سے مامون و محفوظ رہیں گے جب تک اپنے اور اپنے خالق کے درمیان تعلقات ٹھیک رکھیں گے۔ اور آئمہ علیہم السلام کے ساتھ نیت صحیح رکھیں گے۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ اس طرح برتاؤ کریں گے کہ کمزوروں پر مہربانی کریں گے اور فاقہ کشوں کو مال عطا کریں گے..... ہم کسی کو ظلم کا حکم نہیں دیتے ہیں، صرف احتیاط، تقویٰ اور ورع کا حکم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائیوں کے ساتھ مواسات اور ہمدردی کرو کہ روزِ اول اور دورِ آدم علیہ السلام سے اللہ کے دوست ہمیشہ قلیل اور کمزور رہے ہیں۔ ان میں آپس میں ہمدردی بے حد ضروری ہے۔ (۲)

۷۸۔ اسماعیل بن جابر امام صادق علیہ السلام کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو خط لکھا اور انہیں حکم دیا کہ اس پر نظر رکھیں، اسے یاد رکھیں، اس پر عمل کریں اور آپس میں اس پر مذاکرہ کرتے رہیں۔ چنانچہ وہ حضرات اس وصیت نامہ کو اپنے گھر کی جائے نماز پر رکھتے تھے اور ہر نماز کے بعد اس کا مطالعہ کرتے تھے۔

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۴/۲۲۲)

(۲) (محاسن برقی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۸/۳۹۲)

اما بعد اپنے پروردگار سے عافیت طلب کرو، سکون، وقار اور اطمینان نفس کو اپناؤ، حیات وغیرت اختیار کرو اور ان تمام چیزوں سے دور رہو جن سے تمہارے پہلے اللہ کے نیک بندوں نے دوری اختیار کی ہے۔

خبردار! بہتان، الزام تراشی، گناہ اور ظلم سے زبان کو بچالیا تو اس میں پروردگار کے نزدیک تمہارے لئے خیر ہے، ایسی ناپسندیدہ باتوں سے زبان کو آشنا کرنا بندہ کے لئے تباہی کا سبب اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اور خدا سے گونگا، بہرا اور اندھا بنا دیتا ہے اور جس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت ۱۸ کا مصداق ہو جاتا ہے ”یہ لوگ گونگے اور اندھے ہیں کہ کہ اب پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں“ یعنی بولنے کے لائق نہیں ہے اور پھر ”انہیں اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ معذرت کر سکیں“۔ (۱)

خبردار! جن چیزوں سے خدا نے روکا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا اور ان باتوں کے علاوہ خاموش رہنا جن میں آخرت کا فائدہ ہو اور خدا اجر و ثواب دے سکے، تسبیح و تقدیس و تہلیل و شائے پروردگار کرتے رہنا، اس کی بارگاہ میں تضرع و زاری کرنا اور ان چیزوں میں رغبت پیدا کرنا جو اس کے پاس ہیں اور جن کی قدر و منزلت اور حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اپنی زبان کو ان باتوں سے دور رکھو جن کلمات باطل سے خدا نے روکا ہے اور جن کا انجام ہمیشہ کا عذاب جہنم ہے اگر انسان توبہ نہ کر لے اور ان سے بالکل الگ نہ ہو جائے۔

دعا کرتے رہو کہ مسلمانوں نے کوئی کامیابی اور کامرانی دعا سے بہتر اور تضرع و زاری سے بالاتر وسیلہ سے حاصل نہیں کی ہے۔ جس چیز کی خدا نے رغبت دلائی ہے اس کی رغبت رکھو اور جس چیز کی طرف دعوت دی ہے ادھر قدم آگے بڑھاؤ کہ کامیابی حاصل کر لو اور عذاب الہی سے نجات پا جاؤ۔

(۱) (سورہ مرسلات ۳۶)

خبردار! تمہارا نفس کسی حرام کے لالچ میں نہ پڑ جائے کہ جس نے دنیا میں محرمات الہیہ کی پرواہ نہیں کی خدا آخرت میں اس کے اور جنت و نعمات و لذات جنت کے درمیان حائل ہو جائے اور اسے اہل جنت کی دائمی اور ابدی کرامت و عظمت سے محروم کر دے گا۔

یاد رکھو! بدترین اور خطرناک ترین حصہ اس کا ہے جس نے اطاعت الہی کو ترک کر کے معصیت کا راستہ اختیار کیا اور زندگی کی چند روزہ زائل ہو جانے والی لذتوں کو آخرت کی دائمی نعمت و لذت و کرامت پر مقدم کر کے محرمات الہیہ کو پامال کر دیا، افسوس ہے ایسے افراد کے لئے کیا بدترین حصہ ان کو ملا ہے اور کیا خسارہ آمیز واپسی ہوئی ہے اور کیا بدترین حال روز قیامت ہوا ہے۔

اللہ سے پناہ طلب کرو کہ تمہیں ایسا نہ ہونے دے اور ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کرے کہ اس کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔ دعاؤں میں کثرت پیدا کرو کہ پروردگار اپنے بندگان مومنین سے کثرت دعا کو پسند کرتا ہے اور اس نے قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور خدا روز قیامت ان دعاؤں کو بھی ایک ایسا عمل خیر بنا دے گا جس سے جنت کے درجات میں اضافہ ہو جائے گا۔

جہاں تک ممکن ہو دن رات کی تمام ساعتوں میں ذکر خدا کرتے رہو کہ اللہ نے تمہیں کثرت ذکر کا حکم دیا ہے اور وہ بھی اپنا ذکر کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے اور یاد رکھو جب بھی کوئی بندہ مومن اسے یاد کرتا ہے تو وہ بھی اسے خیر سے یاد کرتا ہے۔ اپنی طرف سے خدا کی بارگاہ میں کثرت عبادت کا ہدیہ پیش کرو کہ اس کی بارگاہ میں کسی بھی خیر کا حصول اس کی اطاعت اور ان تمام محرمات سے اجتناب کے بغیر جن کا ذکر ظاہر یا باطن قرآن میں کیا گیا ہے..... ممکن نہیں ہے۔

یاد رکھو کہ خدا نے جس شے سے اجتناب کا حکم دیا ہے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا سنت و

سیرت پیغمبر اکرم ﷺ کی اتباع کرو اور اس کے مقابلہ میں اپنے افکار اور خواہشات کی اتباع نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ گے جہاں تک ممکن ہو اپنے نفس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کہ تم جو نیکی بھی کرو گے وہ اپنے لئے کرو گے اور تمہاری برائی بھی تمہارے ہی لئے ہوگی۔

اے وہ جماعت جس کے امور کا محافظ خدا ہے! تمہارا فرض ہے کہ سنت رسول ﷺ اور آثارِ آئمہ ہدیٰ و اہلبیت رسول ﷺ کا خیال رکھو کہ جس نے ان کو اختیار کر لیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے کنارہ کشی اختیار کر لی وہ گمراہ ہو گیا۔ یہی وہ حضرات ہیں جن کی ولایت اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اتباع سنن اور آثار میں مختصر عمل کی پابندی بھی روزِ قیامت بدعتوں اور خواہشات کی پیروی سے کہیں زیادہ مفید اور پروردگار کو خوش کرنے والی ہے۔

یاد رکھو کہ خواہشات اور بدعات کی اتباع خدا کی ہدایت کے بغیر کھلی ہوئی گمراہی بدعت ہے اور بدعت کا انجام جہنم ہے خدا کی بارگاہ میں کسی خیر کا حصول اطاعت اور صبر و رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ صبر و رضا خود ہی اطاعت پروردگار ہے۔

اور یاد رکھو کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک ایمان نہیں کہا جا سکتا ہے جب تک وہ خدا کے برتاؤ سے راضی نہ ہو اور اس کے برتاؤ کو اپنی پسند و ناپسند پر مقدم نہ رکھے اور خدا صبر و رضا والوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گا جس کے وہ اہل ہوں گے اور وہ برتاؤ ان کی اپنی پسند سے یقیناً بہتر ہوگا۔

تمہارا فرض ہے کہ تمام نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو بالخصوص نمازِ ظہر کی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گور ہو جس طرح اس نے تم سے پہلے والوں کو بھی حکم دیا ہے اور تمہیں بھی حکم دیا ہے۔

اور تمہارا فرض ہے کہ غریب مسلمانوں سے محبت کرو کہ جس شخص نے انہیں حقیر سمجھا اور ان کے سامنے غرور کا مظاہرہ کیا وہ دینِ خدا سے پھسل گیا اور پروردگار اسے ذلیل بھی کرے گا ہمارے پدر

بزرگوار رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ پروردگار نے مجھے غریب مسلمانوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور یاد رکھو جو بھی ان میں سے کسی کو ذلیل کرے گا، خداوند عالم اس پر عذاب اور تحقارت آمیز عذاب نازل کرے گا کہ لوگ اس سے بیزار رہیں گے اور خدائی سزا اس سے زیادہ سخت ہوگی۔ اپنے مسلمان غریب بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ تمہارے اوپر ان کا حق ہے کہ ان سے محبت کرو پروردگار نے اپنے رسول ﷺ کو ان کی محبت کا حکم دیا ہے۔ اب اگر کسی شخص نے ان سے محبت نہ کی جن کی محبت کا خدا نے حکم دیا ہے تو اس نے خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جس نے ایسا کیا اور اسی حال میں مر گیا وہ گمراہ دنیا سے جائے گا۔

دیکھو اپنی بڑائی اور تکبر سے دور رہو کہ کبریائی پروردگار کی ردا ہے اور جو اس میں خدا سے مقابلہ کرے گا وہ اسے روز قیامت ذلیل کر دے اور دنیا میں اس کی کمر توڑ دے۔ خبردار ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا کہ یہ نیک بندوں کا طریقہ نہیں ہے۔ جو شخص بھی کسی پر ظلم کرے گا اس کا مظلمہ خود اس کی گردن پر ہوگا اور خدا اس کے خلاف مظلوم کی مدد کرے گا اور جس کی خدا مدد کرے گا وہی کامیاب ہوگا اور غالب آجائے گا۔

خبردار ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرنا کہ کفر کی جڑ حسد ہی ہے اور خبردار کسی مظلوم مسلمان کے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا کہ وہ بددعا کر دے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مظلوم مسلمان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اور ایک دوسرے کی امداد کرتے رہنا کہ ہمارے جد رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی امداد ایک کار خیر ہے اور اس کا ثواب ایک ماہ کے روزہ اور مسجد الحرام میں اعتکاف سے زیادہ ہے۔

اور خبردار! کسی مسلمان بھائی پر غربت میں دباؤ نہ ڈالنا کہ اگر تمہارا کوئی حق ہے تو زبردستی

وصول کرو کہ ہمارے جد رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کو مسلمان پر تنگی کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور جو شخص غریب مسلمان کو مہلت دے دے گا خدا اس دن اسے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو کہ اسلام سپردگی کا نام ہے جس نے اپنے کو خدا کے سپرد کر دیا وہ مسلمان ہو گیا اور جو ایسا نہ کر سکا وہ واقعاً مسلمان نہیں ہے اور جو اپنے نفس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے کہ جو اللہ کی اطاعت کرے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا۔

اور خبردار! معصیت سے دور رہنا کہ جو معصیت کا ارتکاب کرے گا وہ اپنے ساتھ ہی برائی کرے گا اور اچھائی و برائی کے درمیان کوئی تیسری قسم نہیں ہے اچھائی کرنے والوں کے لئے پروردگار کے یہاں جنت ہے اور برائی کرنے والوں کے لئے جہنم ہے لہذا اطاعت پر عمل کرو اور معصیت سے پرہیز کرو۔

اور یاد رکھو کہ خدا سے کوئی شے بھی بے نیاز نہیں بنا سکتی ہے نہ ملک مقرب اور نہ ہی نبی مرسل نہ کوئی اور ..... جو شخص چاہتا ہے کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے فائدہ اٹھائے اس کا فرض ہے کہ رضائے الہی کو طلب کرے اور یہ بھی معلوم رہے اس کی اطاعت اور رسول ﷺ و آل رسولؑ کی فرمانبرداری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے کہ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے اور ان کے چھوٹے بڑے کسی بھی فضل کے انکار کے بعد رضائے خدا کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اسی کو تلاش کرتے رہو کہ کوئی قوت و طاقت اس کے علاوہ نہیں ہے۔ اپنے نفس کو دنیا کی بلاؤں کے برداشت کرنے پر آمادہ کرو کہ ولایت و اطاعت خدا اور رسول ﷺ و آل رسولؑ میں مسلسل بلاؤں کا نزول بھی آخرت میں تمام دنیا کے اقتدار اور اس کی ان مسلسل نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے جس میں ان لوگوں سے محبت رکھی جائے جن کی محبت اور

اطاعت سے خدا نے منع کیا ہے۔

اور یاد رکھو کہ پروردگار نے ان آئمہؑ کی محبت کا حکم دیا ہے جن کا ذکر سورہ انبیاء آیت ۷۳ میں کیا گیا ہے اور جن کی محبت و اطاعت سے منع کیا ہے۔ وہ سب آئمہ ضلال ہیں جن کا کام جہنم کی طرف دعوت دینا ہے۔

اور یاد رکھو کہ پروردگار جب بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جب یہ نعمت دیتا ہے تو اس کی زبان پر حق جاری کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حق کو جاگزیں کر دیتا ہے اور وہ اسی پر عمل کرنے لگتا ہے..... اور جب ایسا کر دیتا ہے تو اس کا اسلام مکمل ہو جاتا ہے اور وہ اسی حال میں مر جائے تو حقیقی مسلمان مرتا ہے..... لیکن اگر وہ کسی کو خیر نہیں دینا چاہتا ہے تو اس کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ بالکل تنگ ہو جاتا ہے کہ اگر حق زبان پر جاری بھی ہو جائے تو دل میں جاگزیں نہیں ہوتا ہے اور اس حال میں مرجانے والا منافقین میں شمار ہوتا ہے اور جو وہ حق زبان پر جاری ہو کر دل کی گہرائیوں میں نہ اتر سکے اور اس پر عمل نہ ہو سکے وہ روز قیامت ایک حجت بن جاتا ہے۔

اللہ سے ڈرو اور دعا کرو کہ تمہارے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ کر دے اور تمہاری زبانوں کو حق کے ساتھ گویا بنا دے تاکہ اسی حال میں دنیا سے جاؤ اور تمہاری بازگشت نیک بندوں جیسی ہو کہ اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے اور ساری حمد اسی رب العالمین کے لئے ہے۔ اور جو شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی کرے۔ کیا اس نے پیغمبر ﷺ کا یہ خطاب نہیں سنا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تاکہ خدا تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔ (۱)

(۱) (سورہ آل عمران ۳۱)

خدا کی قسم کوئی شخص بھی خدا کی اطاعت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا ہماری اتباع کو شامل کر دیتا ہے اور کوئی شخص ہماری اتباع نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا سے محبوب بنا لیتا ہے اور پھر جو شخص ہماری اتباع چھوڑ دیتا ہے وہ ہمارا دشمن ہو جاتا ہے اور جو ہمارا دشمن ہو جاتا ہے اور جو ایسا ہو جاتا ہے خدا سے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے اور منہ کے بل جہنم میں ڈال دیتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔ (۱)

۷۷۹۔ عبدالسلام بن صالح الہروی۔ میں نے امام رضاؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے۔

تو عرض کیا کہ آپ کا امر کس طرح زندہ کیا جاتا ہے؟

فرمایا: ہمارے علوم سیکھے جاتے ہیں اور پھر لوگوں کو سکھائے جاتے ہیں کہ لوگ ہمارے کلام کے محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو خود بخود ہماری اتباع کرنے لگیں۔ (۲)

۷۸۰۔ امام رضاؑ نے عبدالعظیم حسنی سے فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو پیغام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبر دار شیطان کو اپنے نفس پر کوئی راستہ نہ دیں اور ان کو حکم دینا کہ سچ بولیں، امانتیں ادا کریں اور سکوت اختیار کریں بلاوجہ بحث نہ کریں، ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہیں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں کہ اسی میں ہماری قربت ہے اور آپس میں پھوٹ پیدا نہ کریں کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا اور میرے کسی دوست کو ناراض کرے گا تو میں خداوند عالم سے دعا کروں گا کہ اس پر دنیا میں بھی بدترین عذاب کرے اور آخرت میں بہر حال وہ خسارہ والوں میں ہوگا۔

انہیں یہ بھی بتا دینا کہ خدا ان کے نیک کرداروں کو بخش دے گا اور برے اعمال والوں سے

(۲) (عیون اخبار الرضاؑ ۱ صفحہ نمبر ۶۹/۳۰۷ ، معانی الاخبار صفحہ نمبر ۱/۱۸۰)  
 بھی درگزر کر دے لیکن شرک کرنے والوں یا ان کے ساتھ برائی چاہنے والوں کو ہرگز معاف نہیں  
 کرے گا جب تک اپنے عمل سے باز نہ آجائیں..... ہاں اگر اپنی حرکت سے باز آگئے تو خیر  
 ہے..... ورنہ وہ نکال باہر کرے گا اور اس کا ہماری محبت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اللہ اس دن سے پناہ  
 دے۔ (۱)

## قسم ہشتم

### حقوق اہلیت علیہ السلام

فصل اول۔ معرفت حقوق

فصل دوم۔ تاکید محافظت حقوق

فصل سوم۔ عناوین حقوق

## فصل اول

### معرفت حقوق

- ۷۸۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی بندہ کا کوئی عمل مفید نہیں ہو سکتا ہے۔ (۱)
- ۷۸۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ مومن کا چراغ ہمارے حق کی معرفت ہے اور بدترین اندھاپن ہمارے فضل سے آنکھیں بند کر لینا ہے۔ (۲)
- ۷۸۳۔ امام علیؑ۔ ہمارا ایک حق ہے جو دیدیا گیا تو خیر ورنہ ہم پشتِ ناقہ پر سوار ہی رہیں گے

(۱) (۱) المعجم الاوسط ۲ صفحہ نمبر ۳۶۰/۲۲۳۰ روایت ابن ابی لیلیٰ از امام حسنؑ ، ینابیع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۲۷۲/۷۷۵ روایت جابر ، مجمع الزوائد ۹ صفحہ نمبر ۲۷۲/۱۵۰۰۷ ، امالی مفید ۳۳/۲ ، محاسن صفحہ نمبر ۱۳۳/۱۶۹ ، القدر صفحہ نمبر ۳۰۱ ، ۱۰/۲۸۰ ، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۳۲۸ (۲) (جامع الاخبار صفحہ نمبر ۵۰۵/۱۳۹۹ ، النخصال صفحہ نمبر ۶۳۳/۶۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ تفسیر فرات صفحہ نمبر ۳۶۸/۳۹۹ از امام علیؑ)

چاہے سفر کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو جائے۔ (۱)

۷۸۴۔ امام علی علیہ السلام۔ جو شخص اپنے خدا، رسول ﷺ اور اہلبیت علیہم السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ اپنے بستر پر مر جائے وہ بھی شہید ہی مرتا ہے اور اس کا اجر پروردگار کے ذمہ ہوتا ہے اور وہ اپنے نیک اعمال کی نیت کے ثواب کا بھی حقدار ہوتا ہے اور اس کی نیت جہاد کی مانند ہوتی ہے کہ ہر شے کی ایک مدت معین ہے۔ اس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے دوام صرف نیت میں ہوتا ہے۔ (۲)

۷۸۵۔ جابر بن یزید الجعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے آیت ”ثم اور ثنا الكتاب“ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: ”ظالم وہ ہے جو حق امام سے نا آشنا ہو۔ مقصد حق امام کا جاننے والا ہے اور سابق بالخیرات خود امام ہے جنات عدن یدخلونہا“ یہ انعام صرف سابق اور میانہ رو کے لئے ہے ظالم کے لئے نہیں ہے۔۔۔ (۳)

۷۸۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار عالم نے ائمہ ہدیٰ کے ذریعے اپنے دین کو واضح کر دیا ہے اور اپنے رستے کو روشن کر دیا ہے اور علم کے مخفی چشموں کو نمایاں کر دیا ہے لہذا امت محمد میں جو شخص بھی امام کے واجب حق کو پہچان لے گا وہی ایمان کی حلاوت اور اسلام کی طراوت و تازگی سے آشنا ہو سکے گا۔ (۴)

(۱) (نسخ البلاغہ حکمت نمبر ۲۲)

(۲) (غرر الحکم صفحہ نمبر ۹۰۶۱)

(۳) (معانی الاخبار صفحہ نمبر ۱۰۴، کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۱۴)

(۴) (کافی صفحہ نمبر ۲۰۳، الغیۃ للنعمانی صفحہ نمبر ۲۲۳/۷، مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۸۹ روایت

اسحاق بن غالب، بصائر الدرجات ۴۱۳/ روایت ابن اسحاق غالب)



- ۷۸۔ رسول اکرم ﷺ میں تمہیں اپنی عمرت کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ (۱)
- ۷۹۰۔ رسول اکرم ﷺ میں سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کی بارگاہ میں بروز قیامت قرآن و اہلبیتؑ کے ساتھ وارد ہوں گا اور اس کے بعد امت وارد ہوگی تو میں سوال کروں گا کہ تم لوگوں نے کتاب و عمرت کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ (۲)
- ۷۹۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ لوگو! اللہ کو یاد رکھنا میرے اہلبیتؑ کے بارے میں کہ یہ دین کے ارکان، تاریکیوں کے چراغ اور علم کے معدن ہیں۔ (۳)
- ۷۹۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ خدایا! یہ میرے اہلبیتؑ ہیں اور میں انہیں ہر مومن کے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔ (۴)

- (۱) (مستدرک حاکم ۲ صفحہ نمبر ۲۵۵۹/۱۳۱، مجمع الزوائد ۹ صفحہ نمبر ۱۳۹۷۰/۲۵۷)
- روایت عبدالرحمان بن عوف، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۴۱ روایت سلمان فارسی صفحہ نمبر ۱۲۹، روایت حذیفہ بن اسید، صفحہ نمبر ۱۳۲ روایت عمران بن حصین، صفحہ نمبر ۱۰۴ روایت زید بن ارقم، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۳۲)
- (۲) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۴/۶۰۰ روایت ابوالجارد، مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۸۹ روایت شعیب الحداد)
- (۳) (خصائص الآئمہ صفحہ نمبر ۷۵ روایت یعنی الضریع عن الکاظم، بحار ۲۲ صفحہ نمبر ۳۱/۴۸۷)
- (۴) (تہذیب تاریخ دمشق ۴ صفحہ نمبر ۳۲۲ روایت انس، بیابح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۱۱/۷۱، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۳۵)

۷۹۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو میرے اہلبیتؑ کے بارے میں میری حفاظت کرے گا اس نے

گویا خدا کے نزدیک عہد لے لیا۔ (۱)

۷۹۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ میری عمرت کے بارے میں میری حفاظت کرو۔ (۲)

۷۹۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے اہلبیتؑ کے بارے میں مجھے باقی رکھنا۔ (۳)

۷۹۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ میری امت کے مومنین اہلبیتؑ کے بارے میں میری امانت کی

قیامت تک حفاظت کرتے رہیں گے۔ (۴)

۷۹۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی مدت حیات بابرکت ہو اور اللہ سے نعمتوں

۷۹۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ تم عنقریب میرے بعد میرے اہلبیتؑ کے بارے میں آزمائے جاؤ

گے۔ (۶)

۷۹۹۔ ابن عباس۔ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع عام میں خطبہ

(۱) (ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۸ روایت عبدالعزیز ، ینایح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۲۳/۱۱۴ ،

احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۱۸)

(۲) (مسند الشہاب ۱ صفحہ نمبر ۴۷۴/۴۱۹ روایت انس ، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۱۸)

(۳) (الصواعق المحرقة صفحہ نمبر ۱۵۰ ، الجامع الصغیر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۲/۵۰ ، مجمع الزوائد ۹ صفحہ

نمبر ۱۳۹۶۱/۲۵۷ ، ینایح المودۃ ۶۲/۱۲۶۱ ، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۴۸)

(۴) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۳/۴۶ از عبدالعظیم الحسنی)

(۵) (کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۴۱۷۱/۹۹ روایت عبداللہ بن بدر الحظمی)

(۶) (المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۳۱۱۱/۱۹۲ روایت خالد بن عرفط)

ارشاد فرمایا۔ مومنو! پروردگار نے مجھے اشارہ دیا ہے کہ میں عنقریب یہاں سے جانے والا ہوں..... تم میری بات سنو اور میری نصیحت کا حق پہنچانو اور میرے اہلبیتؑ کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ انہیں محفوظ رکھنا کہ میرے بعد وہ میرے خواص، قرابتدار، برادران اور اولاد ہیں تم ایک دن جمع کئے جاؤ گے جب تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو یہ دیکھتے رہنا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ دیکھو! یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں۔ (۱)

۸۰۰۔ ابن عباس۔ جب ہم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو ایک دن رسول اکرم ﷺ کے پاس ان کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے..... کہ آپؐ نے فرمایا ایہا الناس! میری عزت اور میرے اہلبیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا۔ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے حسن و حسینؑ میرے بازو ہیں اور میں اور فاطمہ کے شوہر دونوں روشنی کی مانند ہیں۔ خدایا! جو ان پر رحم کرے اس پر رحم کرنا اور جو ان پر ظلم کرے تو اسے ہرگز معاف نہ کرنا۔ (۲)

۸۰۱۔ امام علیؑ۔ دیکھو اللہ کو یاد رکھنا اپنے نبیؐ کی ذریت کے بارے میں، تمہارے ہوتے ہوئے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جب کہ ان سے دفاع کی طاقت بھی رکھتے ہو۔ (۳)

(۱) (امالی صدوق" صفحہ نمبر ۱۱/۶۲، التحصین صفحہ نمبر ۵۹۸ باب ۴)

(۲) (بحار الانوار ۲۳ صفحہ نمبر ۹۷/۱۳۳ نقل از الفصائل و کتاب الروضہ، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۱۹۸)

(۳) (کافی ۷ صفحہ نمبر ۷۲/۷۱ روایت عبدالرحمان بن ججاج عن اکاظمؑ، تہذیب ۹ صفحہ نمبر ۱۷۷/۱۳۱ روایت جابر عن الباقرؑ، الفقیہ ۳ صفحہ نمبر ۳۳۳/۱۹۱ روایت سلیم بن قیس، تحف العقول صفحہ نمبر ۱۹۸، کتاب سلیم بن قیس ۲ صفحہ نمبر ۹۲۶)

۸۰۲۔ امام علیؑ۔ محمد بن ابی بکر کو والی مصر قرار دیتے ہوئے فرمایا: بندگانِ خدا! اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا اور اہلبیتؑ کے ذریعہ اپنے نبیؐ کا تحفظ کیا تو تم نے خدا کی بہترین عبادت کی اور اس کا بہترین ذکر کیا اور بہترین شکر ادا کیا اور صبر و شکر دونوں کو جمع کر لیا اور بہترین کوشش سے کام لیا چاہے تمہارے اغیار تم سے زیادہ طولانی نمازیں پڑھیں اور زیادہ روزے رکھیں لیکن تمہارا تقویٰ ان سے بالا تر ہے اور تم صاحبانِ امر کے زیادہ مخلص ہو۔ (۱)

۸۰۳۔ امام صادقؑ۔ ہمارے بارے میں اسی طرح تحفظ سے کام لینا جس طرح بندہ صالح خضر نے دو تیمیوں کے مال کا تحفظ کیا تھا کہ ان کا باپ صالح اور نیک تھا۔ (۲)

(۱) (امالی طوسیؑ ۲۷ صفحہ نمبر ۳۱ از ابو اسحاق الہمدانی)

(۲) (امالی طوسیؑ صفحہ نمبر ۵۱۳/۲۷۳ روایت برزوں بن شیب)

## فصل سوم

### عناوین حقوق اہلبیتؑ

#### ۱۔ مودت

ارشاد پروردگار ہوتا ہے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں رسالت کا اجرا قربا کی مودت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا ہوں اور جو شخص ایک نیکی اختیار کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے کہ خدا غفور بھی ہے اور شکور بھی ہے۔ (۱)

”آپ کہہ دیجئے کہ میں جس اجر کا سوال کیا ہے اس کا فائدہ تمہیں کو ہے ورنہ میرا واقعی اجر تو خدا کے ذمہ ہے اور وہی ہر شے کا نگران اور گواہ ہے۔“ (۲)

کہہ دیجئے کہ میں اس رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے پروردگار تک جانے کا راستہ اختیار کرنا چاہے۔ (۳)

(۱) (شوریٰ ۲۳)

(۲) (سورہ سبا آیت ۴۷)

(۳) (فرقان ۵۷)

۸۰۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ انصار، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہم سب گمراہ تھے آپ نے ہمیں ہدایت دی۔ ہم مفلس تھے خدا نے آپ کے ذریعہ سے غنی کر دیا۔ لہذا اب ہمارے اموال میں سے جو چاہیں طلب کر لیں ہم حاضر ہیں۔ جس کے بعد آیت مودت نازل ہوئی۔

آیت مودت کی تلاوت فرما کر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور رونے لگے یہاں تک کہ ریش مبارک تر ہو گئی اور فرمایا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے ہمیں یہ فضیلت عنایت فرمائی ہے۔ (۱)

۸۰۵۔ طاووس نے آیت مودت کے بارے میں ابن عباس سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سعید بن جبیر کا کہنا تھا اس سے آل صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتدار مراد ہیں۔ (۲)

۸۰۶۔ ابن عباس۔ جب آیت مودت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرابت دار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب ہے؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں فرزند۔ (۳)

(۱) دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۶۷

(۲) (بخاری ۴ صفحہ نمبر ۱۸۱۹/۴۵۴۱، ۳ صفحہ نمبر ۱۲۵۹/۳۳۰۶) اس مقام پر آنحضرت کے قرابتداروں کا ذکر ہے۔ سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۳۲۵۱/۳۷، مسند ابن جنبل ۱ صفحہ نمبر

۶۱۳/۲۵۹۹، احقاق الحق ۳ صفحہ نمبر ۳، مستدرک حاکم ۲ صفحہ نمبر ۴۸۲/۳۶۵۹

(۳) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۶۶۹/۱۱۴۱، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۴۷/۲۶۴۱،

کشاف ۳ صفحہ نمبر ۴۰۲، درمنثور ۷ صفحہ نمبر ۳۳۸ نقل از ابن المنذر، ابن ابی حاتم،

طبرانی، ابن مردویہ، تفسیر فرات صفحہ نمبر ۳۸۹، ۵۲۰/۱۵۶، شواہد التنزیل ۲ صفحہ نمبر ۱۸۹

، الغدیر ۲ صفحہ نمبر ۳۰۷/۱)

۸۰۷۔ ابن عباس۔ رسول اکرم ﷺ نے آیت مودت کی تفسیر اس طرح فرمائی اہلبیت علیہم السلام کے ذیل میں میری حفاظت کرو اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔ (۱)

۸۰۸۔ جابر۔ ایک اعرابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی حضور مجھے اسلام سکھائیں۔ فرمایا کہ خدا کی وحدانیت اور بندگی اور رسالت کی گواہی دو..... کہا اس کا کوئی اجر درکار ہے۔ فرمایا مودت اقربا کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس نے کہا کہ میرے اقربا یا آپ کے؟ فرمایا میرے اقربا..... اس نے کہا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ جو آپ اور آپ کے اقربا سے محبت نہ کرے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو..... آپ نے فرمایا۔ آمین۔ (۲)

۸۰۹۔ ابن عباس۔ رسول اکرم نے مجھے ایک ضرورت سے بھیجتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی حاجت درکار ہو تو علیؑ اور ان کی اولاد سے محبت کرنا کہ ان کی محبت پروردگار کی طرف سے تمام بندوں پر واجب ہے۔ (۳)

۸۱۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو شخص چاہتا ہے کہ عروۃ الوثقی سے تمسک کرے اسے چاہئے کہ علیؑ اور میرے تمام اہلبیت علیہم السلام سے محبت کرے۔ (۴)

(۱) (درمنثور ۷ صفحہ نمبر ۳۳۸ نقل از ابو نعیم، دیلمی مجمع البیان ۹ صفحہ نمبر ۴۳)

(۲) (حلیۃ الاولیاء ۳ صفحہ نمبر ۲۰۱، کفایۃ الطالب صفحہ نمبر ۹۰)

(۳) (ینایع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۸۳۲/۲۹۲)

(۴) (عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۲۱۶/۵۸ روایت ابو محمد اسمعیلی از امام رضاؑ، ینایع

المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۷۶۱/۲۶۸)

۸۱۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو اللہ کی رسی سے متمسک رہنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے علی ابن ابی طالبؑ اور حسینؑ سے محبت کرے کہ اللہ بھی عرشِ اعظم پر ان سے محبت کرتا ہے۔ کیا تم نے آیت مودۃ کی تلاوت نہیں کی ہے۔ (۱)

۸۱۲۔ امام علیؑ۔ تمہارا فرض ہے کہ آلِ نبیؐ سے محبت کرو۔ یہ خدا کا حق ہے جسے اس نے تم پر واجب بنایا ہے کیا تم نے آیت مودۃ کی تلاوت نہیں کی ہے۔ (۲)

۸۱۳۔ زاذان نے حضرت علیؑ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آلِ تم ہمارے درمیان ہے اور ہماری محبت کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے اور اس کے بعد آپ نے آیت مودت کی تلاوت فرمائی۔ (۳)

۸۱۴۔ امام علیؑ۔ العروۃ الوثقیٰ مودتِ آلِ محمدؐ کا نام ہے۔ (۴)

۸۱۵۔ امام زین العابدینؑ۔ حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ نے خطبہ دیا تو حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا:

ہم ان اہلبیتؑ میں سے ہیں جن کی مودت کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے اور آیت مودت تلاوت فرمائی۔ اس آیت میں نیکی اختیار کرنے سے مراد بھی ہم اہلبیتؑ کی مودت

(۱) (کامل الزیارات صفحہ نمبر ۵۱ از جابر عن الباقرؑ)

(۲) (غرر الحکم ۶۱۶۹)

(۳) (تاریخ اصفہان ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳/۱۳۰۹، کنز العمال ۲ صفحہ نمبر ۲۹۰/۳۰۳۰ از

ابن مردویہ و ابن عساکر، صواعق محرقة صفحہ نمبر ۱۷۰، شواہد التنزیل ۲ صفحہ نمبر

۸۳۸/۲۰۵، مجمع البیان ۹ صفحہ نمبر ۲۳ الغدیر ۲ صفحہ نمبر ۶/۳۰۸)

(۴) (ینایح المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۲۳۳۱ روایت حسین بن خارق عن اکاظمؑ)

ہی ہے۔ (۱)

۸۱۶۔ امام حسین علیہ السلام۔ آیت مودت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن قرابت داروں سے ارتباط کا حکم دیا گیا ہے اور ان کا حق عظیم ہے اور سارا خیر انہیں میں ہے وہ ہم اہلبیت علیہم السلام ہیں کہ ہمارا حق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (۲)

۸۱۷۔ حکیم بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام سجاد علیہ السلام سے اس آیت مودت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ہم اہلبیت پیغمبر کی قرابت ہے۔ (۳)

۸۱۸۔ ابو دہلم۔ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو قیدی بنا کر لایا گیا اور دمشق کے دروازے پر کھڑا کر دیا گیا تو ایک مرد شامی نے آکر کہا کہ خدا کا شکر ہے اس نے تمہیں قتل کیا اور تمہارا خاتمہ کر دیا اور فتنہ کی سنگ توڑ دی تو آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟..... اس نے کہا بیشک۔

فرمایا: کیا آلی تم پڑھا ہے؟

کہا کیا یہ ممکن ہے کوئی شخص قرآن پڑھے اور اس سورہ کو نہ پڑھے؟

فرمایا: مگر تو نے آیت مودت کو نہیں پڑھا ہے۔

اس نے کہا یہ قرابت دار آپ ہی ہیں؟

(۱) (مستدرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۳۸۰۳/۱۸۹، روایت عمر بن علی، مجمع الزوائد ۱ صفحہ نمبر

۱۳۷۹۸/۲۰۳، روایت ابوالطفیل عن الحسن علیہ السلام، تاویل الآيات الظاہرہ صفحہ نمبر ۵۳۰ روایت

حسن بن زید)

(۲) (تاویل الآيات الظاہرہ صفحہ نمبر ۵۳۱ روایت عبدالملک بن عمیر)

(۳) (تفسیر فرات کوئی صفحہ نمبر ۵۲۳/۳۹۲)

فرمایا: بیشک۔ (۱)

۸۱۹۔ سلام بن مستنیر۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آیت مودت کا مفہوم کیا ہے؟ تو فرمایا

کہ یہ مودت اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا کی طرف سے ایک فریضہ ہے۔ (۲)

۸۲۰۔ عبداللہ بن عجلان نے امام باقر علیہ السلام سے آیت مودت کی تفسیر میں یہ فقرہ نقل کیا ہے کہ قربانی

سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں (۳)

۸۲۱۔ امام باقر علیہ السلام۔ ”قل ما سئلتکم من اجر فهو لکم“ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اجر

سے مراد قربا کی محبت ہے جس کے علاوہ کسی شے کا سوال نہیں کیا گیا ہے اور اس میں بھی تمہارا ہی

فائدہ ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کرتے ہو۔ اس کے طفیل میں نیک بخت بنتے ہو اور عذاب روز

قیامت سے نجات پاتے ہو۔ (۴)

۸۲۲۔ فضیل نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے

دیکھ کر فرمایا کہ یہ طواف تو جاہلیت میں بھی ہو رہا تھا۔ مسلمانوں کا فرض تھا کہ طواف کرنے کے بعد

ہمارے پاس آ کر اپنی ولایت و مودت کا ثبوت دیتے اور اپنی نصرت پیش کرتے جیسا کہ پروردگار

نے کہا ہے خدا یا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔ (۵)

(۱) (تفسیر طبری ۲۵/۱۳، العمدۃ صفحہ نمبر ۴۶/۵۱، القدر صفحہ نمبر ۸/۳۰۹)

(۲) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۴۴۱/۲۴۰، دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۶۸)

(۳) (کانی ۱ صفحہ نمبر ۱۷/۲۱۳، محاسن ۱ صفحہ نمبر ۴۴۳/۲۴۱)

(۴) (ینایح المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۵/۳۱۶)

(۵) (سورہ ابراہیم صفحہ نمبر ۳۷، کانی ۱ صفحہ نمبر ۱/۳۹۲)

۸۲۳۔ امام باقرؑ۔ جب رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا تو آل محمدؑ نے انتہائی سخت رات گزاری اور اسی عالم میں ایک آنے والا آیا جس کی آواز سنی گئی لیکن اسے نہیں دیکھا گیا اور اس نے کہا کہ سلام ہو تم پر اہلبیتؑ اور رحمت و برکت الہی تم پر۔ تم وہ امانت ہو جسے امت کے حوالہ کیا گیا ہے اور تمہارے لئے واجب مودت اور فریضہ اطاعت ہے۔ (۱)

۸۲۴۔ اسماعیل بن عبدالحلق۔ میں نے امام جعفر صادقؑ کو ابو جعفر احوال سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ کیا تم بصرہ گئے تھے؟ عرض کی جی ہاں۔

فرمایا لوگوں کی رفتار ہماری جماعت میں داخلے کی کیا تھی؟

عرض کی بہت تھوڑی۔ لوگ آپ کی طرف آرہے ہیں بہت کم۔

فرمایا نوجوانوں پر توجہ دو کہ یہ ہر نیکی کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ

وہاں لوگ آیت مودت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

عرض کی کہ میں آپ پر قربان۔ ان کا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے تمام قرابت دار

مراد ہیں۔

فرمایا جھوٹے ہیں اس سے مراد صرف ہم اہل بیت اصحاب کساء علیؑ وفاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ

ہیں۔ (۲)

۸۲۵۔ امام صادقؑ! بعض اوقات انسان ایک شخص کو دوست رکھتا ہے اور اس کی اولاد سے نفرت

کرتا ہے تو پروردگار نے چاہا کہ ہماری محبت کو واجب قرار دے دے کہ جو لے لے اس نے ایک

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۹/۳۳۵ روایت یعقوب بن سالم)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۶۶/۹۳، قرب الاسناد صفحہ نمبر ۳۵۰/۱۲۸)

واجب کو لیا ہے اور جس نے چھوڑ دیا اس نے ایک واجب کو چھوڑا ہے۔ (۱)

۸۲۶۔ امام ہادی۔ زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں تم پر میرے ماں باپ قربان تمہاری محبت کے ذریعہ ہی پروردگار نے ہمیں آثار دین کی تعلیم دی ہے اور ہماری تباہ ہو جانے والی دنیا کی اصلاح کی ہے۔ آپ کی محبت ہی سے کلمہ کی تکمیل ہوئی ہے، نعمت با عظمت ہوئی ہے اور افتراق میں میں اجتماع پیدا ہوا ہے آپ کی محبت ہی سے واجب اطاعت قبول ہوئی ہے اور خود آپ کی مودت بھی واجبات میں ہے۔ (۲)

۸۲۷۔ دعائے ندبہ۔ خدایا! اس کے بعد تو نے پیغمبر ﷺ کا اجر اپنی کتاب میں اہلبیتؑ کی محبت کو قرار دیا ہے اور فرمایا:

میں مودت القربیٰ کے علاوہ کوئی اجر نہیں چاہتا ہوں اور میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے ہی لئے ہے اور میں جس اجر کا سوال کرتا ہوں وہ صرف ان کے لئے ہے جو خدا کے راستہ کو اختیار کرنا چاہیں اہلبیت ہی تیرا راستہ اور تیری رضا کا مسلک ہیں۔ (۳)

نوٹ: اس دعا کی سند یوں نقل کی گئی ہے کہ محمد بن علی بن ابی قرہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے محمد بن الحسین بن سفیان بزدری کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ دعا حضرت صاحب العصرؑ کی ہے جسے چاروں عیدوں کے دن پڑھا جاتا ہے۔

(۱) (محاسن اصفیٰ نمبر ۲۳۰/۳۳۰ روایت محمد بن مسلم)

(۲) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۱۰۰/۱۷۷)

(۳) (بحار الانوار صفحہ نمبر ۱۰۵۱۰۲ نقل از مصباح الزائر)

## ۲۔ تمسک

۸۲۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ میں اور میرے اہلبیتؑ جنت کے ایک شجر کی مانند ہیں جس کی شاخیں اس دنیا میں بھی ہیں۔

لہذا اگر کوئی شخص ہم سے تمسک ہو گیا تو گویا اس نے پروردگار کے راستے کو پایا۔

(۱)

۸۲۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو میرے بعد میری عترت سے وابستہ رہے گا اس کا شمار کامیاب لوگوں میں سے ہوگا۔ (۲)

۸۳۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو (۹) حسینؑ کی صلب سے ہوں گے۔

اور ہمیں میں سے امت کا مہدی بھی ہوگا اور جو میرے بعد ان سے تمسک رہے گا وہ ریسمان ہدایت خدا سے تمسک ہوگا اور جو ان سے الگ ہو جائے گا وہ پروردگار سے الگ ہو جائے گا۔ (۳)

۸۳۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ اپنے آئمہ کی اطاعت سے وابستہ رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو کہ ان کی

(۱) (ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۶ از عبدالعزیز باسنادہ ، ینایع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۱۱۳/۳۶۶ صفحہ

نمبر ۲۳۹/۲۰۹)

(۲) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۲۲ روایت ابن عباس)

(۳) (کفایۃ الاثر ۹۳ از عثمان بن عفان)

اطاعت اطاعتِ خدا ہے۔ اور ان کی معصیت معصیت پروردگار ہے۔ (۱)

۸۳۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو شخص سفینہ نجات پر سوار اور ہونا چاہتا ہے عروۃ الوثقی سے متمسک ہونا چاہتا ہے اور خدا کی مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے میرے بعد علی علیہ السلام سے محبت کرے اور ان کے دشمن سے دشمنی کرے اور ان کی اولاد کے آئندہ کی اقتداء کرے کہ یہ سب میرے خلفاء، اوصیاء اور میرے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں۔

یہی میری امت کے سردار اور جنت کی طرف اتقیاء کے قائد ہیں اور ان کا گروہ میرا گروہ

ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ (۲)

۸۳۳۔ ابو ذرؓ۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت علی علیہ السلام سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو تم سے محبت کرے گا اور وابستہ رہے گا وہ عروۃ الوثقی سے متمسک رہے گا۔ (۳)

۸۳۴۔ امام علی علیہ السلام۔ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے یا علی علیہ السلام! تم تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت اور عروۃ الوثقی ہو کہ جو اس سے متمسک ہو جائے ہدایت پا جائے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ (۴)

(۱) (المجم الکبیر ۱/۲۲/۳۷۴/۵۳۹/۹۳۶، تہذیب تاریخ دمشق ۷ صفحہ نمبر ۱۹۷، السنۃ لابن ابی عامر صفحہ نمبر ۱۰۸۰/۴۹۹، درمنثور ۵ صفحہ نمبر ۱۷۸ نقل از ابن مردویہ روایت ابویسلی اشعری، احقاق الحق ۱۸ صفحہ نمبر ۱۱۲/۵۲۲ نقل از مودۃ القرنی)

(۲) (امالی صدوق ۵/۲۶، عیون اخبار الرضا علیہ السلام)

(۳) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۷۱، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۲۱۵)

(۴) (امالی مفید صفحہ نمبر ۹/۱۱۰ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین از امام رضا علیہ السلام)

۸۳۵۔ امام علی علیہ السلام۔ جو ہم سے متمسک ہوگا وہ ہم سے ملحق ہو جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ڈوب جائے گا۔ (۱)

۸۳۶۔ امام علی علیہ السلام۔ تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور کہاں بہک رہے ہو جبکہ نشانیاں قائم ہیں اور آیات واضح ہیں، منارہ ہدایت نصب ہو چکا ہے تمہیں کدھر بہکایا جا رہا ہے اور تم کیسے گمراہ ہوئے جا رہے ہو جبکہ تمہارے درمیان تمہارے نبی کی عترت موجود ہے جو حق کے زمام دار، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان ہیں انہیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیا سے چشمہ پر وارد ہوتے ہیں۔ (۲)

۸۳۷۔ امام علی علیہ السلام۔ تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اور ان اہلبیت علیہم السلام کی اطاعت کرو جو پروردگار کے اطاعت گزار ہیں وہ تمہاری اطاعت کے ان لوگوں سے کہیں زیادہ حقدار ہیں جو اپنے کو دین سے جوڑے ہوئے ہیں اور صرف دعویٰ داریں ہیں اور ہم سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارے ہی فضل سے فضیلت حاصل کرتے ہیں اور پھر ہمیں سے مقابلہ کرتے ہیں اور ہمارے حق کو چھین کر ہم کو الگ کر دینا چاہتے ہیں بہر حال ان لوگوں نے اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا ہے اور عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کریں گے۔ (۳)

(۱) (امالی الطوسی) صفحہ نمبر ۶۵۴/۱۳۵۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۰۶، کمال الدین صفحہ نمبر ۲۰/۲۰۶ روایت خثیمہ عن الباقر علیہ السلام، تحف العقول صفحہ نمبر ۱۱۶، غرر الحکم (۸۷۹۱، ۸۷۹۲)

(۲) (نسخ البلاغہ خطبہ ۸۷)

(۳) (دقتہ صفین صفحہ نمبر ۴، شرح نسخ البلاغہ ابن ابی الحدید ۳ صفحہ نمبر ۱۰۳۰)

۸۲۸۔ امام علیؑ اپنے نبیؐ کے اہلیت پر نگاہ رکھو، انہیں کے راستہ کو اختیار کرو اور انہیں کے آثار کی اتباع کرو۔ یہ تمہیں نہ ہدایت سے باہر لے جاسکتے ہیں اور نہ ہلاکت میں واپس کر سکتے ہیں یہ ٹھہر جائیں تو ٹھہر جاؤ اور یہ اٹھ جائیں تو اٹھ جاؤ۔ خبردار! ان سے آگے نہ نکل جانا کہ گمراہ ہو جاؤ گے اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (۱)

۸۳۹۔ امام علیؑ ہمارے پاس پرچم حق ہے جو اس کے زیر سایہ آجائے گا محفوظ ہو جائے گا اور جو اس کی طرف سبقت کرے گا کامیاب ہو جائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا ہلاک ہو جائے گا۔ اس سے جدا ہو جانے والا گڑھے میں گرا اور اس سے تمسک کرنے والا نجات پا گیا۔ (۲)

۸۴۰۔ امام علیؑ جو ہم سے تمسک ہو گا وہ نجات پا ہو جائے گا اور جو کسی دوسرے راستہ پر چلے گا غرق ہو جائے گا ہمارے دوستوں کے لئے رحمت الہی کی فوجیں ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے غضب الہی کی افواج ہیں ہمارا راستہ درمیانی ہے اور ہمارے امور میں حکمت و دانائی ہے۔ (۳)

۸۴۱۔ ابو عبیدہ معمر بن العشیؓ وغیرہ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمایا:

یاد رکھو کہ میری عمرت کے پاکیزہ کردار اور میری اصل کے بزرگ ترین افراد جوانی میں سب سے زیادہ حلیم اور بڑھاپے میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں۔ ہم وہ اہلیتؑ ہیں جن کا علم علم خدا سے ہے اور ہمارا حکم بھی حکم الہی سے پیدا ہوتا ہے ہم قول صادق کو اختیار کرتے ہیں لہذا اگر تم

(۱) (نسخ البلاغہ خطبہ نمبر ۹۷)

(۲) (خصال ۱۰/۶۳۳ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ)

(۳) (۱۰/۶۲۷ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ)

نے ہمارے آثار کی اتباع کی تو ہماری بصیرتوں سے ہدایت پا جاؤ گے اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تمہیں ہمارے ہی ہاتھ سے ہلاک کر دے گا ہمارے ساتھ پرچم حق ہے جو اس کے ساتھ رہے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ غرق ہو جائے۔ ہمارے ہی ذریعہ ہر مومن کا خوبہا لیا جاتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے گردنوں سے ذلت کا طوق اتارا جاتا ہے۔

خدا نے ہمیں سے آغاز کیا ہے اور ہمیں پر اختتام کرے گا نہ کہ تم پر۔ (۱)

۸۲۲۔ جابر بن عبد اللہ امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آل محمدؑ ہی وہ ریسمان ہدایت ہیں

جن سے تمسک کا حکم دیا گیا ہے اور ”واعصموا.....“ کی آیت نازل ہوئی ہے۔ (۲)

۸۲۳۔ امام صادقؑ واعصموا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حبل اللہ ہم ہیں۔ (۳)

۸۲۴۔ امام صادقؑ تمہارے لئے کیا مشکل ہے کہ جب لوگ تم سے بحث کریں تو صاف کہہ دو

کہ ہم اس طرف گئے ہیں جدھر خدا ہے اور انہیں اختیار کیا ہے جنہیں خدا نے اختیار کیا ہے؟

خدا نے حضرت محمدؐ کو اختیار کیا ہے اور ہم اسی انتخاب الہی سے وابستہ ہیں۔

(۴)

(۱) (ارشاد مفید” ۱ صفحہ نمبر ۱۹/۸۰، العقد الفرید ۳ صفحہ نمبر ۱۱۹، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر

۲۷۶، کنز العمال ۱۳ صفحہ نمبر ۳۹۶۷۹/۵۹۲، کتاب سلیم بن قیس ۲ صفحہ نمبر ۷۱۶)

(۲) (تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۱۴۳/۱۹۳)

(۳) (امالی طوسی ۲۷۲، مجمع البیان ۲ صفحہ نمبر ۸۰۵، ینایع المودۃ ۱ صفحہ نمبر ۳۵۶، احقاق

الحق ۱۳ صفحہ نمبر ۸۳)

(۴) (امالی طوسی ۲۲۷/۳۹۷، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۱۱ روایت کلیب بن معاویہ الصید اوی)

۸۳۵۔ امام صادقؑ۔ جو ہمارے غیر سے وابستہ ہو کر ہماری معرفت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

(۱)

۸۳۶۔ یونس بن عبدالرحمن۔ میں نے امام ابوالحسن الاول سے عرض کی کہ توحید الہی کا راستہ کیا ہے؟

فرمایا کہ دین میں بدعت مت ایجاد کرنا کہ اپنی رائے سے فیصلہ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اور اہلیت پیغمبرؐ سے انحراف کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے اور کتاب خدا اور قول رسول ﷺ کو چھوڑنے

والا کافر ہو جاتا ہے۔ (۲)

۸۳۷۔ سوید السامی۔ حضرت ابوالحسنؑ اول نے میرے پاس خط بھیجا کہ میں سب سے پہلے اپنے

مرنے کی خبر دے رہا ہوں اور اس مرحلہ پر نہ پریشان ہوں اور نہ پشیمان اور نہ قضا و قدر الہی میں کسی

طرح کا شک کرنے والا..... لہذا تم دین کی مضبوطی آل محمدؑ سے وابستہ رہو

کہ عروۃ الوثقی یہی اوصیاء کا سلسلہ ہے لہذا تم ان کے احکام کے آگے سر پاتا تسلیم رہو۔ (۳)

مؤلف: اہلیتؑ سے تمسک کے بارے میں روایات تو اتر کے حدود سے بھی زیادہ ہیں

جن میں سب سے نمایاں حدیث ثقلین ہے جس کے بارے میں قسم سوم فصل اول میں تفصیل کے

ساتھ بحث کی جا چکی ہے۔

(۱) (معانی الاخبار صفحہ نمبر ۵۷/۳۹۹ روایت ابراہیم بن زیاد، صفات الشیعہ ۳/۸۲

روایت مفضل بن عمر)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۰/۵۶)

(۳) (قرب الاسناد ۱۳۳۵/۳۳۳)

### ۳۔ ولایت

۸۳۸۔ زید بن ارقم۔ جب رسول اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر پر پہنچے تو آپ نے زمین کو صاف کرنے کا حکم دیا اور پھر اعلان فرمایا کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور اس کے بعد علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے خدایا اسے دوست رکھنا جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کرنا جو اس سے دشمنی رکھے۔ (۱)

واضح رہے کہ صاحب غدیر علامہ امینی طاب ثراہ نے اس مقام پر حدیث غدیر کے روایت کرنے والے ۱۱۰ صحابہ کرام ۸۳ تابعین اور ۳۶۰ علماء و حفاظ کے اسماء گرامی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دوسری صدی سے چودھویں صدی تک اس حدیث شریف کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔

۸۳۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری طرح زندہ رہے اور میری ہی طرح دنیا سے جائے اور اس جنت میں داخل ہو جائے جس کا وعدہ میرے پروردگار نے کیا ہے۔ اس کا فرض

(۱) (مستدرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۱۱۸/۲۵۷۶، ۲۵۸۹، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۳۶۰۱، ۳۶۵۲، ۵۲۷۷، ۵۵۹۳، سنن ترمذی ۲۲، ۲۷، ۱۵۰، ۱۶۳، مسند ابن خنبل ۶۳۱، ۵۹۰، ۹۶۱، ۱۳۱۰، ۲۳۰۹۰، ۲۳۱۶۸، ۲۳۲۰۳، ۲۳۶۲۲، ۲۵۷۵۱، ۲۵۷۵۲، فضائل الصحابہ ابن خنبل ۵۹۵، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۲، ۱۰۰۷، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۳۸، ۱۱۶۸، ۱۱۷۷، ۱۲۰۶، المعجم الکبیر ۵ صفحہ نمبر ۱۶۶/۳۹۶۹، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر ۵/۹۰، البدایہ والنہایہ ۵ صفحہ نمبر ۲۱۰، ۲۱۳، ۳۳۵، الغدیر ۱ صفحہ نمبر ۱۳، ۱۵۲)

ہے کہ علیؑ اور ان کے وارث آئمہ ہدیٰ علیہم السلام اور مصابیح الدجی سے محبت کرے کہ یہ لوگ ہدایت سے نکال کر گمراہی کی طرف ہرگز نہیں لے جاسکتے ہیں۔ (۱)

۸۵۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو شخص میری جیسی حیات و موت کا خواہش مند ہے اور اس گلشن عدن میں داخلہ چاہتا ہے جسے میرے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے سجایا ہے اس کا فرض ہے کہ علیؑ کو ولی تسلیم کرے اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور اس کے بعد اوصیاء کے لئے سراپا تسلیم رہے کہ یہ سب میری عترت اور میرا گوشت اور خون ہیں انہیں پروردگار نے میرا علم و فہم عنایت فرمایا ہے اور میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس امت کی فریاد کروں گا جو ان کے فضل کی منکر اور ان سے میرے رشتہ کی قطع کر دینے والی ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ میرے فرزند کو قتل کریں گے اور انہیں میری شفاعت ہرگز نہیں مل سکتی ہے۔ (۲)

۸۵۱۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے خطاب کر کے فرمایا کہ جو شخص پروردگار سے محفوظ و مامون، پاک و پاکیزہ اور ہول قیامت سے سے مطمئن ملاقات کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ تم سے محبت کرے اور تمہارے فرزند حسن، حسین، علی بن الحسین، بن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ بن جعفرؑ، علی بن موسیٰ محمد بن علیؑ، علی بن محمدؑ، حسن بن علیؑ اور مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) سے محبت کرے جو ان سب کا آخری ہوگا۔ (۳)

- (۱) ابالی شجرى اصفہ نمبر ۱۳۶، کنز العمال ۱۱ صفحہ نمبر ۶۱۱/۳۲۹۶۰، مناقب شہر ابن آشوب اصفہ نمبر ۲۹۱  
 (۲) کافی ۱ صفحہ نمبر ۵/۲۰۹ روایت ابان بن تغلب از امام صادقؑ  
 (۳) (الغیۃ طوسی) صفحہ نمبر ۱۰۰/۱۳۶ روایت عیسیٰ بن احمد بن احمد بن عیسیٰ بن مال منصور عن  
 العسکریؑ، مناقب شہر آشوب ۱ صفحہ نمبر ۲۹۳، الصراط المستقیم ۲ صفحہ نمبر ۱۵۱)

۸۵۲۔ ابن عباس نے رسول اکرم ﷺ سے آئمہ کے بارے میں یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے ان کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح خدا کی صلح ہے۔ (۱)

۸۵۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ میری اور میرے اہل بیت کی ولایت جہنم سے امان کا وسیلہ ہے۔ (۲)

۸۵۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ ان اقوام کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کے سامنے آلِ ابراہیم کا ذکر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور آلِ محمد کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل بھڑک اٹھتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر کوئی بندہ روزِ قیامت ستر انبیاء کے اعمال کے برابر اعمال لے کر آئے تو بھی خدا اس کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جب تک میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت لے کر نہ آئے۔ (۳)

۸۵۵۔ امام علی علیہ السلام۔ اہلبیت اساس دین اور عماد یقین ہیں۔ انہیں کی طرف غالی پلٹ کر آتا ہے اور انہیں سے پیچھے رہنے والا ملحق ہوتا ہے، ان کے لئے حق ولایت کی خصوصیات ہیں اور انہیں میں پیغمبر اکرم ﷺ کی وراثت و وصیت ہے۔ (۴)

۸۵۶۔ امام علی علیہ السلام۔ لوگوں پر ہمارا حق ولایت بھی ہے اور حق اطاعت بھی اور ان کے لئے خدا کی

(۱) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۸)

(۲) (امالی صدوق" صفحہ نمبر ۸/۳۸۳، بشارت المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۷۶ روایت ابن عباس)

(۳) (امالی طوسی" صفحہ نمبر ۲۲۹/۱۴۰، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۸۱، ۱۲۳، کشف الغمہ

۱۰/۲، امالی مفید ۸/۱۱۵)

(۴) (نسخ البلاغہ خطبہ ۲)

طرف سے بہترین جزا بھی ہے۔ (۱)

۸۵۷۔ امام باقرؑ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ قیام نماز، ادائے زکوٰۃ، صوم رمضان، حج بیت اللہ اور ولایت اہلبیتؑ۔ (۲)

۸۵۸۔ امام باقرؑ پروردگار نے اہلبیت پیغمبرؑ کو پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے ان کی محبت کا سوال کیا ہے اور ان میں پیغمبر ﷺ کی ولایت کو جاری رکھا ہے، انہیں امت میں پیغمبر ﷺ کا محبوب اور وصی قرار دیا ہے۔

لوگو! میرے بیان سے عبرت حاصل کرو، جہاں پروردگار نے اپنے ولایت، اطاعت، مودت اور اپنے احکام کے علم و استنباط کو رکھا ہے، اسے قبول کر لو اور اسی سے وابستہ رہو تا کہ نجات حاصل کر لو اور یہ روز قیامت تمہارے لئے حجت کا کام دیں۔

اور یاد رکھو خدا تک کوئی ولایت ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتی اور جو ان سے وابستہ رہے گا پروردگار کا فرض ہے کہ اس کا احترام کرے اور اس پر عذاب نہ کرے اور جو اس کے بغیر وارد ہوگا خدا پر لازم ہوگا کہ اسے ذلیل کرے اور بتلائے عذاب کر دے۔ (۳)

۸۵۹۔ ابو حمزہ۔ مجھ سے امام باقرؑ نے فرمایا کہ حق کی عبادت وہی کر سکتا ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو اور معرفت کے بغیر عبادت گمراہوں کی جیسی عبادت ہوگی۔

(۱) (غرر الحکم ۷۶۲۸)

(۲) (امالی طوسی صفحہ نمبر ۱۲۳/۱۹۲، خصال ۲۱/۲۷۸، امالی مفید ۳/۳۵۳، بشارۃ المصطفیٰ

صفحہ نمبر ۶۹ روایت ابو حمزہ الثمالی، کافی ۲ صفحہ نمبر ۱۸، تہذیب ۴ صفحہ نمبر ۱۵۱)

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۹۲/۱۳۰ روایت ابو حمزہ)

میں نے عرض کی حضور معرفتِ خدا کا مقصد کیا ہے؟

فرمایا: خدا اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی کی محبت اور اقتداء اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی اطاعت اور ان کے دشمنوں سے برائت۔ یہ تمام باتیں جمع ہو جائیں تو معرفتِ خدا کا حق ادا ہوتا ہے۔ (۱)

۸۶۰۔ امام باقر علیہ السلام۔ جو شخص آلِ محمد علیہم السلام کی ولایت میں داخل ہو گیا گویا جنت میں داخل ہو گیا اور جو ان کے دشمن کی ولایت میں داخل ہو گیا گویا جہنم میں داخل ہو گیا۔ (۲)

۸۶۱۔ محمد بن علی الحنفی نے امام صادق علیہ السلام سے ”رب اغفر لى والولدى و لمن دخل بىتى آمننا“ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس گھر سے مراد ولایت ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا گویا انبیاء کے گھر میں داخل ہو گیا..... اور آیت تطہیر سے مراد بھی آئمہ طاہرین علیہم السلام اور ان کی ولایت ہے کہ اس میں داخل ہونے والا گویا پیغمبر ﷺ کے گھر میں داخل ہو گیا۔ (۳)

۸۶۲۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار نے ہماری ولایت کو قرآن کا مرکز اور تمام کتب سماویہ کا محور قرار دیا ہے جس پر تمام حکمتاں گردش کرتے ہیں اور تمام کتب نے اسی کا اشارہ دیا ہے اور اسی سے ایمان واضح ہوتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تم میں ثقلین کو چھوڑے جاتا ہوں جن میں ثقل اکبر کتابِ خدا ہے اور ثقل اصغر میری عترت اور میرے اہلبیت ہیں۔ دیکھو ان دونوں کے ذیل میں میری

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۱۸۰، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۱۱۶/۱۵۵)

(۲) (تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۱۶۰/۶۶)

(۳) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۵۳/۴۲۳)

حفاظت کرنا کہ جب تک ان سے متمسک رہو گے گمراہ نہیں ہو سکتے ہو۔ (۱)

۸۶۳۔ امام کاظم علیہ السلام۔ جو ہماری ولایت کی طرف قدم آگے بڑھائے گا وہ جہنم سے دور ہو جائے گا

اور جو اس سے دور ہو جائے وہ جہنم کی طرف بڑھ جائے گا۔ (۲)

۸۶۴۔ عبدالسلام بن صالح ہروی۔ میں امام رضا علیہ السلام کے ہمراہ تھا جب آپ نیشاپور میں سواری پر

سوار ہو کر وارد ہوئے اور تمام علمائے نیشاپور آپ کی زیارت کے لئے جمع ہو گئے اور لجام پکڑ کر سواری کو

روک لیا اور گزارش کی کہ فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو آپ کے آباء طاہرین علیہم السلام کا واسطہ ان کی کوئی

حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے محفل سے سر نکالا اور فرمایا مجھ سے میرے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے

انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام انہوں نے اپنے والد محمد بن علی علیہ السلام انہوں نے اپنے والد علی بن

الحسین علیہ السلام اور ان کے والد حسین علیہ السلام سردار جوانان اہل جنت، ان کے والد امیر المؤمنین علیہ السلام کے حوالہ سے

انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے خدائے قدوس جل جلالہ کی طرف سے

خبر دی ہے کہ ”میں خدائے وحدہ لا شریک ہوں۔ میرے بندو! میری عبادت کرو اور جو شخص بھی مجھ

سے لالہ الا اللہ کے اخلاص کے ساتھ ملاقات کرے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور وہ

میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی یا بن رسول اللہ یہ لالہ الا اللہ کا اخلاص کیا

ہے؟ فرمایا: خدا اور رسول کی اطاعت اور اہلبیت علیہم السلام کی ولایت۔ (۳)

(۱) (تفسیر عیاشی روایت مسعدہ بن صدقہ)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۹۱/۳۳۳ روایت محمد بن الفضیل، مجمع البیان ۵۹۱/۱۰)

(۳) (امالی الطوسی صفحہ نمبر ۵۸۹/۱۲۲۰، تنبیہ الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۷۵ روایت ابو اصلت عبدالسلام)

۸۶۵۔ امام رضا علیہ السلام۔ دین کا کمال ہم اہلبیت علیہم السلام کی ولایت اور ہمارے دشمنوں سے براحت ہے۔

(۱)

۸۶۶۔ امام ہادی علیہ السلام۔ (زیارت جامعہ) اے اہلبیت علیہم السلام زمین تمہارے نور سے روشن ہوئی ہے اور

کامیاب لوگ آپ کی ولایت کے طفیل کامیاب ہوئے ہیں، آپ ہی کے ذریعہ رضائے الہی کا راستہ

طے ہوتا ہے اور آپ کی ولایت کے منکر ہی کے لئے رحمان کا غضب ہے۔ (۲)

### ۴۔ تقدیم

۸۶۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایہا الناس میں تم سے آگے آگے جا رہا ہوں اور تم میرے پاس حوض

کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ یاد رکھو کہ میں تم سے وہاں ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا

خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو مجھے خدائے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ

دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں اور میں نے ہی اس

بات کی دعا کی تھی جو خدا نے مجھے عنایت کر دی۔ یاد رکھو کہ میں نے تمہارے درمیان کتاب خدا

اور عترت اہلبیت کو چھوڑا ہے لہذا ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ اور انہیں پڑھانے کی

کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ (۳)

۸۶۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایہا الناس! میں تم پر واضح کر دیا ہے کہ میرے بعد تمہاری پناہ گاہ،

(۱) (مستطرفات السرائر ۱/۱۳۹)

(۲) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۱۰۰/۱۷۷)

(۳) (ارشاد ۱ صفحہ نمبر ۱۸۰، تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۳/۳)

تمہارا امام، راہنما، ہادی میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ ہے۔ وہ تمہارے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہوں۔ اپنے دین میں اس پر اعتماد کرو اور تمام معاملات میں اس کی اطاعت کرو اس کے پاس وہ تمام علوم ہیں جو خدا نے مجھے دیئے ہیں اور میری حکمت بھی ہے۔ اس سے دریافت کرو، سیکھو اور اس کے بعد کے اوصیاء سے تعلیم حاصل کرنا اور خبردارا نہیں اور نہ ان سے آگے نکلنا اور پیچھے بھی نہ رہنا کہ یہ سب حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ نہ یہ حق سے جدا ہوں گے اور نہ حق ان سے جدا ہونے والا ہے۔ (۱)

۸۶۹۔ رسول اکرم ﷺ پر وردگار نے ہرنی کی ذریت کو اس کے صلب میں رکھا ہے اور میری ذریت کو علیؑ کے صلب میں قرار دیا ہے لہذا انہیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ یہ بچپن میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہونے کے بعد سب سے زیادہ صاحب علم ہیں۔ ان کی اتباع کرو یہ تمہیں گمراہی میں داخل نہ کریں گے اور نہ ہدایت سے باہر لے جائیں گے۔ (۲)

۸۷۰۔ عثمان حنیف۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہلبیتؑ زمین والوں کے لئے ستاروں کی طرح ہیں لہذا ان سے آگے نہ نکل جانا اور انہیں ہمیشہ آگے رکھنا کہ یہ میرے بعد حاکم ہیں۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ اہلبیتؑ کون حضرات ہیں؟ فرمایا! علیؑ اور ان کی پاکیزہ اولاد۔ (۳)

(۱) (کمال الدین ۲۵/۲۷۷ کتاب سلیم بن قیس ۲ صفحہ نمبر ۶۳۶)

(۲) (فضائل ابن شاذان صفحہ نمبر ۱۳۰ عن الصادقؑ)

(۳) (احتجاج صفحہ نمبر ۱۹۸/۱۱، ائقین صفحہ نمبر ۳۳۱)

۸۷۱۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ ”پروردگار نے انہیں بھیجا تا کہ اس کے امر کی وضاحت کریں۔ اس کے ذکر کا اظہار کرتے رہیں تو انہوں نے نہایت امانتداری سے پیغام کو پہنچا دیا اور کمال ہدایت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہمارے درمیان ایک پرچم حق چھوڑ گئے کہ جو اس سے آگے نکل جائے وہ دین سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ جائے وہ ہلاک ہو گیا اور جو وابستہ ہو جائے وہی اسی سے ملحق ہو گیا۔ (۱)

۸۷۲۔ امام علیؑ۔ ابو بکر نے خطبہ پڑھا تو ابی بن کعب نے کھڑے ہو کر یہ سوال کر لیا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں اپنے اہلبیت کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں لہذا انہیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور انہیں حاکم بنا کر رکھنا خود ان کے حاکم نہ بن جانا۔

یہ منظر دیکھ کر انصار کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی بیٹھ جائیے۔ آپ نے جو سنا اسے پہنچا دیا اور اپنے عہد کو پورا کر دیا۔ (۲)

۸۷۳۔ امام صادقؑ۔ جس نے آل محمدؑ سے محبت کی اور انہیں تمام لوگوں پر قربت رسول اکرم ﷺ کی بنیاد پر مقدم رکھا اس کا شمار بھی آل محمدؑ کے ساتھ ہو جائے گا کہ اس نے آل محمدؑ سے محبت کی ہے..... نہ یہ کہ وہ واقعا آل محمدؑ ہوگا۔ بلکہ ان میں شمار ہو جائے گا کہ ان سے محبت کی

(۱) (نسخ البلاغہ خطبہ ۱۰۰)

(۲) (یہ واقعہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ روز جمعہ کا ہے) احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۵۲/۲۹۷ روایت محمد و یحییٰ فرزندان عبداللہ بن الحسن، الیقین صفحہ نمبر ۳۳۸ باب ۱۷۰ روایت یحییٰ بن عبداللہ بن الحسن

ہے اور ان کی اتباع کی ہے جس طرح قرآن مجید نے اعلان کیا ہے کہ ”جو ان سے محبت کرے وہ انہیں میں شمار ہوگا“۔ (۱)

دوسرے مقام پر حضرت ابراہیم کا ارشاد نقل کیا ہے ”جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا خدا یا تو غفور رحیم ہے۔ (۲)

### ۵۔ اقتداء

۸۷۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ میری طرح حیات و موت نصیب ہو اور جنت عدن میں ساکن ہو جائے جسے میرے پروردگار نے تیار کیا ہے تو اسے چاہئے کہ میرے بعد علیؑ اور ان کے چاہنے والوں سے محبت کرے اور میرے بعد آئمہؑ کی اقتداء کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طہیث سے پیدا ہوئے ہیں انہیں مالک کی طرف سے علم و فہم عطا ہوا ہے اور وہیل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کے فضل کا انکار کریں اور ان کے ساتھ میرے رشتہ قرابت کا خیال نہ رکھیں۔ اللہ ان لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (۳)

(۱) (مائدہ ۵۱)

(۲) (ابراہیم ۳۶) (تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۳۳۱/۳۳۲ روایت ابو عمر والزیبری)

(۳) (حلیۃ الاولیاء ۱ صفحہ نمبر ۸۶، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر ۵۹۶/۹۵،

فرائد السمعتین ۱ صفحہ نمبر ۱۸/۵۳، کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۳۱۹۸/۱۰۳، امالی طوسی

صفحہ نمبر ۱۱۹۵/۵۷۸ روایت ابی ذر، مناقب ابن شہر آشوب ۱ صفحہ نمبر ۲۹۲، بصائر

الدرجات صفحہ نمبر ۲۸ ۵۲ روایت سعد بن طریف)

۸۷۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ جسے یہ بات پسند ہے کہ انبیاء کی طرح زندہ رہے اور شہدا کی طرح مر جائے اور اس گلزار عدن میں قیام کرے جسے خدائے رحمان نے سجایا ہے تو اسے چاہئے کہ علیؑ اور ان کے دوستوں سے محبت کرے اور ان کے بعد آئمہ کی اقتداء کرے کہ یہ سب میری عمرت ہیں اور میری ہی طہنیت سے پیدا ہوئے ہیں۔

خدایا انہیں میرے علم و فہم سے بہرہ ور فرما اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کی مخالفت کریں۔ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (۱)

۸۷۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے اہلبیتؑ وہ ہیں جو حق و باطل میں امتیاز کرتے ہیں اور یہی وہ آئمہ ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ (۲)

۸۷۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ سکون، آرام، رحمت، نصرت، سہولت، سرمایہ، رضا، مسرت، نجات، کامیابی، قرب الہی، محبت خدا و رسول ﷺ ان افراد کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کریں اور ان کے بعد کے اوصیاء کی اقتداء کریں۔ (۳)

۸۷۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ خوشحال ان کا جو ہمارے قائم کو درک کر لیں اور ان کے اور ان سے پہلے کے آئمہ کی اقتداء کریں اور خدا کی بارگاہ میں ان کے دشمنوں سے برائت کریں۔ یہی افراد

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۲۰۸ از سعد بن طریف)

(۲) (خصال ۴/۳۶۳، احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۸/۱۹۷ روایت خزیمہ بن ثابت ذوالاشہادین، البقیین صفحہ نمبر ۳۳۱، اثبات الہدایۃ ۱ صفحہ نمبر ۲۳۷/۷۳۰ روایت ابی بن کعب)

(۳) (تفسیر عیاشی صفحہ نمبر ۳۲/۱۶۹ الحاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۳۲/۲۳۵ روایت ابو کلدہ عن الباقرؑ)

میرے رفقاء ہیں اور میری امت میرے نزدیک سب سے زیادہ محترم ہیں۔ (۱)  
 ۸۷۹۔ عبد اللہ انصاری۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے نماز صبح پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ کر کے یہ ارشاد فرمایا ایہا الناس!

اگر آفتاب غائب ہو جائے تو چاند سے وابستہ ہو جانا اور اگر وہ بھی غائب ہو جائے تو دونوں ستاروں سے وابستہ رہنا۔

جس کے بعد ہم نے (ابو ایوب انصاری اور انس) نے عرض کی کہ حضور ﷺ آفتاب کون ہے؟ فرمایا: میں

اس کے بعد حضور ﷺ نے مثال بیان کرنا شروع کی کہ پروردگار نے ہمارے گھرانے کو خلق کر کے ستاروں کی مانند قرار دیدیا ہے۔

جب ایک ستارہ غائب ہو جاتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے۔ میں آفتاب کے مانند ہوں لہذا جب میں نہ رہ جاؤں تو ماہتاب سے تمسک کرنا۔

ہم نے عرض کی حضور ﷺ یہ ماہتاب کون ہے؟

فرمایا: میرا بھائی، وصی، وزیر، میرے قرض کا ادا کرنے والا، میری اولاد کا باپ، میرے اہل میں میرا جانشین علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

پھر ہم نے عرض کی یہ دو ستارے کون ہیں؟

فرمایا حسنؑ اور حسینؑ۔

(۱) (کمال الدین صفحہ نمبر ۳/۲۸۶ روایت سدیر عن الصادقؑ، الغیۃ الطوسیؒ صفحہ نمبر

۳۶۶/۳۵۶ روایت رفاعہ بن موسیٰ و معاویہ بن وہب عن الصادقؑ، الخراج ۳ صفحہ نمبر ۵۷/۱۱۳۸)

اس کے بعد ذرا توقف کر کے فرمایا: اور فاطمہ بمنزلہ زہرہ ہے اور دیکھو میرے عترت و اہلیتؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ (۱)

۸۸۰۔ امام رضاؑ۔ جسے یہ بات پسند ہو کہ خدا کے جلوہ کو بے حجاب دیکھے اور خدا بھی اس کی طرف بے حجاب نگاہِ رحمت کرے اسے چاہئے کہ آلِ محمدؑ سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے برائت کرے۔

ان میں کے آئمہؑ کی اقتدا کرے کہ ایسے افراد کی طرف خدا روزِ قیامت براہِ راست نگاہِ رحمت کرے گا اور ایسے لوگ اس کے جلوہ کو بلا حجاب دیکھیں گے۔ (۲)

## ۶۔ اکرام و احترام

یہ نورِ خدا ان گھروں میں ہے جن کے احترام کا حکم دیا گیا ہے اور ان میں صبحِ شام ذکرِ خدا ہوتا رہتا ہے۔ (۳)

۸۸۱۔ انس بن مالک و بریدہ۔ رسولِ اکرم ﷺ نے آیت مذکورہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون سے گھر ہیں؟

فرمایا: یہ انبیاء کے گھر ہیں..... تو حضرت ابو بکر کھڑے ہو گئے اور کہا حضور کیا علی و فاطمہ

(۱) (امالی طوسیٰ صفحہ نمبر ۵۱۶/۱۱۳۱)

(۲) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۱۶۵/۱۳۳ روایت بکر بن صالح)

(۳) (نور ۳۶)

کا گھر بھی انہیں میں شامل ہے؟ فرمایا بیشک۔ ان گھروں میں سب سے افضل و برتر ہے۔ (۱)

۸۸۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ چار قسم کے افراد ہیں جن کی شفاعت میں روز قیامت کروں گا۔

میری ذریت کا احترام کرنے والے، ان کی ضروریات کو پورا کرنے والے، وقت

ضرورت ان کے معاملات میں دوڑ دھوپ کرنے والے اور ان سے قلب و زبان سے محبت کرنے

والے۔ (۲)

۸۸۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ ایسا الناس! میری زندگی میں اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ کا

احترام کرنا، ان کی بزرگی اور فضیلت کا اقرار کرنا۔ (۳)

۸۸۴۔ امام حسنؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے انصار کے پاس ایک شخص کو بھیج کر سب کو طلب کیا اور

جب آگئے تو فرمایا:

اے گروہ انصار! کیا میں تمہیں ایسی شے کا پتہ بتاؤں جس سے متمسک رہو تو اس کے بعد کبھی

گمراہ نہ ہو؟

(۱) (در منشور ۶ صفحہ نمبر ۲۰۳ نقل از ابن مردودیہ ، شواہد التنزیل ۱ صفحہ نمبر ۵۳۴/۵۶۸

، مجمع البیان ۷ صفحہ نمبر ۲۲۷، العمدہ صفحہ نمبر ۲۹۱/۴۷۸)

(۲) (کنز العمال ۱۳ صفحہ نمبر ۳۳۱۸۰/۱۰۰ نقل از دیلمی ، امالی طوسی صفحہ نمبر

۷۷۹/۳۶۶ روایت علی بن علی بن رزین برادر عبدل خزاعی عن الرضاؑ ، عیون اخبار الارضاؑ

۱ صفحہ نمبر ۵۴۱/۲۵۳ روایت احمد بن عامر الطائی)

(۳) (کتاب سلیم ۲ صفحہ نمبر ۶۸۷، احقاق الحق ۵ صفحہ نمبر ۴۲ نقل از درر بحر المناقب

روایت ابو ذر و مقداد و سلمان عن علیؑ)

لوگوں نے عرض کی: بیشک

فرمایا: یہ علیؑ ہیں ان سے محبت کرو اور میری کرامت کی بنا پر ان کا احترام کرو کہ جبرائیل

نے مجھے یہ حکم پہنچایا ہے کہ میں پروردگار کی طرف سے اس حقیقت کا اعلان کروں۔ (۱)

۸۸۵۔ ابن عباس۔ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس تم سب روز قیامت جمع کئے جاؤ گے اور تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔

دیکھو یہ میرے اہلبیتؑ ہیں جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے انہیں ذلیل کیا اس نے تجھے ذلیل کیا اور جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور جس نے ان کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا اور جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ (۲)

۸۸۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ روز قیامت خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے والی امت میں میری امت سے بہتر کوئی امت نہ ہوگی اور میرے اہلبیتؑ سے بہتر کسی کے اہل بیت نہ ہوں گے لہذا خدا را ان کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا۔ (۳)

۸۸۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ پروردگار کی طرف سے تین محترم اشیاء ہیں جو ان کو محفوظ رکھے گا خدا

(۱) المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۸۸/۲۷۴، حلیۃ الاولیاء ۱ صفحہ نمبر ۶۳ روایت ابن ابی لیلیٰ،

امالی طوسی صفحہ نمبر ۲۳۳/۳۸۶، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۰۹ روایت سلمان فارسی

(۲) (امالی صدوق ۱۱/۶۲، التحصین صفحہ نمبر ۵۹۹، مشارق انوار الیقین صفحہ نمبر ۵۳)

(۳) (جامع الاحادیث صفحہ نمبر ۲۶۱ روایت ابن عباس)

اس کے امور دین دنیا کی حفاظت کرے گا اور جو انہیں محفوظ نہ رکھے گا خدا اس کا تحفظ نہ کرے گا۔

حرمت اسلام، میری حرمت اور میری عترت کی حرمت۔ (۱)

۸۸۸۔ امام باقر علیہ السلام۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں اصحاب کو جمع کر کے فرمایا:

ایہا الناس میں تمہارے درمیان تمام محترم اشیاء کو چھوڑے جا رہا ہوں کتابِ خدا، میری

عترت اور کعبہ جو بیت الحرام ہے۔ (۲)

۸۸۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار کے لئے اس کے شہروں میں پانچ محترم اشیاء ہیں۔ حرمت رسول

صلی اللہ علیہ وسلم، حرمت آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حرمت کتابِ خدا، حرمت کعبہ اور حرمت مومن۔ (۳)

۸۹۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ پروردگار کے لیے تین حرمتیں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ کتابِ خدا جو سراپا

حکمت و نور ہے۔ خانہ خدا جو قبلہ خاص و عام ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی طرف رخ کرنا قبول نہیں ہے

اور عترت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۴)

(۱) (خصال صفحہ نمبر ۱۳۶/۱۷۳ روایت ابو سعید خدری، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۴۹۷،

المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۱۴۶/۲۸۸۱، المعجم الاوسط ۱ صفحہ نمبر ۲/۲۰۳، مقتل الحسین علیہ السلام انوارزی

۲ صفحہ نمبر ۹۷، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۵۱۱، ۱۸ صفحہ نمبر ۳۳۲)

(۲) (بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۳/۳۱۳ روایت جابر، مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۹۰ روایت

جابر بن یزید الجعفی)

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۸۲/۱۰۷ روایت علی بن شجرہ)

(۴) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۳۳۹/۱۳، معانی الاخبار ۱۱/۱۱ روایت عبد اللہ بن شان۔ خصال صفحہ

نمبر ۱۳۶/۷۴ روایت ابن عباس)

## ۷۔ خمس

”یاد رکھو کہ تم نے جو بھی فائدہ حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول ﷺ

قرابتداران رسول اور مسافران غربت زدہ کے لیے ہے۔“ (۱)

۸۹۱۔ ابن لدیلیسی۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک مرد شامی سے فرمایا کہ کیا تو نے سورۃ انفال کی

یہ آیت پڑھی ہے؟ اس نے کہا: یقیناً پڑھی ہے مگر کیا یہ قرابتدار آپ ہی ہیں؟ فرمایا: بیشک۔ (۲)

۸۹۲۔ منہال بن عمرو۔ میں نے عبداللہ بن محمد بن علی اور علی بن الحسین علیہ السلام سے خمس کے بارے

میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ ہمارا حق ہے تو میں نے علی علیہ السلام سے کہا کہ پروردگار تو ایام و مساکین اور

مسافروں کی بات کرتا ہے..... فرمایا اس سے مراد ہمارے ہی ایام و مساکین ہیں۔ (۳)

۸۹۳۔ امام باقر علیہ السلام۔ آیت خمس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ذوی القربنی سے مراد قرابتداران

رسول ہیں اور خمس اللہ، رسول اور ہم اہلبیت علیہم السلام کے لیے ہے۔ (۴)

۸۹۴۔ امام کاظم۔ پروردگار نے یہ خمس صرف اولاد رسول کے ایام و مساکین کے لیے رکھا ہے نہ کہ

عام ایام و مساکین کے لیے اور یہ صدقات کے بدلے میں ہے تاکہ انہیں قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور

کرامت الہی کی بنیاد پر لوگوں کے ہاتھوں کے میل سے پاک رکھے اور انہیں یہ حق اس لیے عنایت

(۱) (انفال ۴۱)

(۲) (تفسیر طبری ۶/۱۰/۵)

(۳) (تفسیر طبری ۶/۱۰۰۶/۸)

(۴) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۵۲۹/۲ روایت محمد بن مسلم)

فرمایا ہے کہ اس طرح انہیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور ذلت و رسوائی کے مقامات سے الگ رکھے۔ (۱)

## ۸۔ حسن سلوک

۸۹۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہمارے اہلبیتؑ میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی اچھا برتاؤ کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ ضرور دوں گا۔ (۲)

۸۹۶۔ رسول اکرم ﷺ جو شخص بھی مجھ سے ارتباط چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا کوئی حق میرے ذمہ رہے اور میں روز قیامت اس کی شفاعت کر سکوں اس کا فرض ہے کہ میرے اہلبیتؑ سے رابطہ رکھے اور انہیں خوش کرتا رہے۔ (۳)

۸۹۷۔ رسول اکرم۔ آئمہ اولاد علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک پر ظلم کرے گا وہ میرا ظالم ہوگا اور جو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس نے گویا میرے

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۴/۵۴۰ روایت حماد بن عیسیٰ)

(۲) (کافی ۳ صفحہ نمبر ۸/۶۰، تہذیب ۳ صفحہ نمبر ۳۱۲/۱۱۰ روایت عیسیٰ بن عبداللہ عن الصادقؑ، الفقیہ ۲ صفحہ نمبر ۱۷۲۵/۶۵، ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۹، کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۳۱۵۲/۹۵، الجامع الصغیر ۲ صفحہ نمبر ۸۸۲۱/۶۱۹ از ابن عساکر)

(۳) (امالی طوسیٰ صفحہ نمبر ۹۳۷/۳۲۳، امالی صدوق صفحہ نمبر ۳۱۰ روایت بیان بن تغلب، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۲۵، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۰۰، ینایع المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۷۵/۳۷، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۳۱/۳۲۳-۱۸ صفحہ نمبر ۵۲/۳۷۵)

ساتھ بہترین سلوک کیا۔ (۱)

۸۹۸۔ امام صادقؑ اپنے اموال میں آل محمدؑ کے ساتھ حس سلوک کو نظر انداز مت کرو۔ اگر غنی ہو تو بقدر دولت اور اگر فقیر ہو تو بامکان فقیری، اس لئے کہ جو شخص بھی یہ چاہتا ہے کہ پروردگار اس کی حاجت کو پورا کر دے اس پر فرض ہے کہ آل محمدؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے چاہے اسے خود اپنے مال کی کسی قدر ضرورت کیوں نہ ہو۔ (۲)

۸۹۹۔ امام صادقؑ جو ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کر سکے کہ ہمارے نیک کردار دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے پروردگار اسے ہمارے ساتھ سلوک کا ثواب عنایت فرمادے گا اور اسی طرح جو ہماری زیارت نہ کر سکے وہ ہمارے چاہنے والوں کی زیارت کرے پروردگار اسے ہماری زیارت کا ثواب عنایت کر دے گا۔ (۳)

۹۰۰۔ عمر بن مریم۔ میں نے امام صادقؑ سے آیت شریفہ ”الذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل“ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ صلہ رحم کے بارے میں ہے اور اس کی آخری تاویل تمہارا برتاؤ ہمارے ساتھ ہے۔ (۴)

(۱) (کمال الدین صفحہ نمبر ۳۱۳/۱۳ روایت محمد بن افضیل)

(۲) (بشارة المصطفیٰ صفحہ نمبر ۶ روایت عمران بن معقل)

(۳) (ثواب الاعمال صفحہ نمبر ۱/۱۲۳ روایت احمد بن محمد بن عیسیٰ، الفقیہ ۲ صفحہ نمبر

۱۷۶۵/۷۳، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۲۱۹ روایت عمرو بن عثمان عن الرضاؑ)

(۴) (تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۳۰/۲۰۸)

## ۹۔ صلوات

۹۰۱۔ ابو سعید خدری۔ ہم نے رسول اکرم ﷺ سے گزارش کی کہ تسلیم تو معلوم ہے یہ صلوات کا طریقہ کیا ہے؟

فرمایا: اس طرح کہو ”خدا یا اپنے بندہ اور رسول محمد ﷺ پر اس طرح رحمت نازل کرنا جس طرح آل ابراہیم پر نازل کی ہے اور انہیں اس طرح برکت دینا جس طرح ابراہیم کو دی ہے۔ (۱)  
۹۰۲۔ رسول اکرم۔ جو شخص بھی ایسی نماز پڑھے گا جس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر صلوات نہ ہوگی تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔ (۲)

۹۰۵۔ شافعی۔ اے اہل بیت رسول ﷺ آپ کی محبت پروردگار کی طرف سے فرض ہے اور اس کا حکم قرآن کریم میں نازل ہوا ہے۔

آپ کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص بھی آپ پر صلوات نہ پڑھے اس کی نماز۔ نماز نہیں ہے۔ (۳)

واضح رہے کہ نور الابصار میں ”عظیم القدر“ کے بجائے ”عظیم الفخر“ نقل کیا گیا ہے۔

(۱) صحیح بخاری ۳ صفحہ نمبر ۱۸۰۲/۴۵۲۰، صحیح مسلم ۱ صفحہ نمبر ۳۰۵/۴۰۵، سنن داری

۱ صفحہ نمبر ۳۳۰/۱۳۱۷، سنن ابی داؤد صفحہ نمبر ۲۵۷/۹۷۸، سنن نسائی ۳ صفحہ نمبر ۴۹

(۲) (سنن دار قطنی صفحہ نمبر ۳۵۵/۶، عوالی اللما لی ۲ صفحہ نمبر ۴۰/۱۰۱، احقاق الحق ۱۸ صفحہ

نمبر ۳۱۰، مستدرک الوسائل ۵ صفحہ نمبر ۱۵/۵۲۵۶ روایت ابو سعید انصاری)

(۳) (الصواعق المحرقة صفحہ نمبر ۱۲۸، نور الابصار ۱۲۷)

## ۱۰۔ ذکر فضائل

۹۰۶۔ رسول اکرم ﷺ جب بھی کوئی قوم ایک مقام پر جمع ہو کر محمد و آل محمد علیہم السلام کے فضائل کا تذکرہ کرتی ہے تو آسمان سے ملائکہ نازل ہو کر اس گفتگو میں شامل ہو جاتے ہیں اور جب یہ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تب واپس چلے جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ انہیں دیکھ کر کہتے ہیں:

آج تو تمہارے بدن سے ایسی خوشبو آرہی ہے جو ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم کے پاس تھے جو محمد و آل محمد علیہم السلام کے فضائل کا ذکر کر رہی تھی اور ان لوگوں نے ہمیں یہ خوشبو عنایت کی ہے۔

تو دوسرے ملائکہ خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو اور وہ کہتے ہیں کہ اب تو مجلس ختم ہو چکی..... تو گزارش کرتے ہیں کہ اس جگہ پر لے چلو جہاں یہ مجلس تھی۔ (۱)

۹۰۷۔ امام علی علیہ السلام: ہم اہل بیت کا ذکر جملہ امراض و اسقام اور دوسرے قلب کا علاج ہے۔ (۲)

۹۰۸۔ امام باقر علیہ السلام: ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔ (۳)

۹۰۹۔ امام صادق علیہ السلام: ہمارا ذکر اللہ کے ذکر کا ایک حصہ ہے لہذا جب ہمارا ذکر ہوگا تو گویا خدا کا

(۱) (احقاق الحق ۱۸ صفحہ نمبر ۵۲۲، ینایح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۷۳/۲) نقل از مودۃ القربی، بحار ۳۸ صفحہ نمبر ۱۹۹/۳۸)

(۲) (خصائل صفحہ نمبر ۶۲۵/۱۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادق علیہ السلام، تفسیر فرات صفحہ نمبر ۳۶۷/۳۹۹ روایت عبید بن کثیر

(۳) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۳۹۶/۲ روایت ابو بصیر عن الصادق علیہ السلام)

ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمنوں کا ذکر ہوگا تو گویا شیطان کا ذکر ہوگا۔ (۱)

۹۱۰۔ معتب غلام امام نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے داؤد بن سرحان سے فرمایا! داؤد۔ ہمارے چاہنے والوں تک ہمارا سلام پہنچا دینا..... اور کہنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرتا ہے جو دوسروں کے ساتھ بیٹھ کر ہمارے امر کا ذکر کرتا ہے اور ان کا تیسرا فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے لیے استغفار کرتا ہے اور جب بھی دو افراد ہمارے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو پروردگار ملائکہ پر مہابات کرتا ہے لہذا جب بھی تمہارا اجتماع ہو تو ہمارا ذکر کرنا کہ اس اجتماع اور اس مذاکرہ میں ہمارے امر کا ذکر کریں اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی دعوت دیں۔ (۲)

۹۱۱۔ امام صادقؑ آسمان کے ملائکہ جب ان ایک یا دو یا تین افراد پر نگاہ کرتے ہیں جو آل محمد کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں ذرا دیکھو یہ اپنی اس قدر قلت اور دشمنوں کی اس قدر کثرت کے باوجود آل محمدؑ کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے وہ جسے چاہتا ہے عنایت فرما دیتا ہے اور وہ صاحب فضل عظیم ہے۔ (۳)

## ۱۱۔ ذکر مصائب

۹۱۲۔ احمد بن یحییٰ الاودبی نے اپنے اسناد کے ساتھ منذر کے واسطے سے امام حسینؑ سے نقل کیا ہے کہ جس بندہ کی آنکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرہ اشک بھی گر جاتا ہے پروردگار اسے جنت میں

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۱۸۶ / روایت علی بن ابی حمزہ)

(۲) (امالی طوسی صفحہ نمبر ۲۲۳ / ۳۹۰، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۱۰)

(۳) (کافی ۶ صفحہ نمبر ۳۳۳ / ۵۲۲، صفحہ نمبر ۱۸ / ۲، تاویل الآیات کا ظاہرہ صفحہ نمبر ۶۶۷)

عظیم منزل عنایت کرتا ہے..... اور اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھ کر عرض کی کہ مجھ سے مخول بن ابراہیم نے اور اس نے ربیع بن منذر سے اور اس نے اپنے والد کے حوالے سے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ تو فرمایا کہ بیشک صحیح ہے۔ (۱)

۹۱۳۔ الحسین بن ابی فاخثہ۔ میں، ابوسلمہ السراج، یونس بن یعقوب اور افضل بن یسار سب امام صادق علیہ السلام کے پاس حاضر تھے تو میں نے عرض کی حضور میں آپ پر قربان میں لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کرتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو کیا کہا کروں؟

فرمایا: حسین! جب ان کی مجالس میں شرکت کرو تو دعا کرو کہ خدایا ہمیں آسانی اور سرور عنایت فرما۔ پروردگار تمہارے مقصد کو عطا کر دے گا۔

پھر میں نے عرض کیا کہ اگر امام حسین علیہ السلام کو یاد کروں تو کیا کہوں؟

فرمایا: تین مرتبہ کہو ”صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ“ (اے ابا عبد اللہ! خدا آپ پر رحمت نازل کرے..... اس کے بعد فرمایا کہ شہادت امام حسین علیہ السلام پر ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات اور جنت و جہنم کی تمام مخلوقات نے گریہ کیا ہے۔ صرف تین مخلوقات نے گریہ نہیں کیا ہے۔

میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

فرمایا: زمین بصرہ و دمشق اور آل حکم بن ابی العاص۔ (۲)

(۱) (امالی مفید صفحہ نمبر ۶/۳۴۰، امالی طوسی صفحہ نمبر ۱۱/۱۸۱، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۶۲، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۱۰۰)

(۲) (امالی الطوسی صفحہ نمبر ۵۴/۷۳)

واضح رہے کہ آلِ حکم کا تذکرہ علامت ہے کہ بصرہ اور دمشق سے مراد زمین بصرہ و دمشق ہے

اہل بصرہ و دمشق نہیں ہیں۔ (۱)

۹۱۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ جب بھی کسی آنکھ سے ایک آنسو اس غم میں نکل آتا ہے کہ ہمارا خون بہایا گیا ہے یا حق چھینا گیا ہے یا تک حرمت کی گئی ہے یا ہمارے کسی شیعہ پر ظلم کیا گیا ہے تو پروردگار اسے جنت میں مستقل قیام عنایت فرماتا ہے۔ (۲)

۹۱۵۔ بکر بن محمد ازدی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے دریافت فرمایا: کیا تم لوگ آپس میں پیٹھ کر گفتگو کرتے ہو؟

میں نے عرض کی: بیشک فرمایا: میں ان مجالس کو دوست رکھتا ہوں لہذا ہمارے امر کا احیاء کرو کہ اگر کوئی ہمارا ذکر کرتا ہے یا اس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آتا ہے تو پروردگار اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے چاہے سمندر کے جھاک سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (۳)

۹۱۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو اللہ اس کے چہرے کو آتش جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ (۴)

(۱) (جوادی)

(۲) (امالی طوسی) صفحہ نمبر ۳۳۰/۱۹۳، امالی مفید ۱۷۵/۵ روایت محمد بن زبئی عمارہ کوفی

(۳) (ثواب الاعمال ۱/۲۲۳، بشارۃ المصطفیٰ ۲۷۵، مستطرفات السرائر ۱۲۵، المحاسن

۱ صفحہ نمبر ۱۷۴/۱۳۶، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۱۰۳، تفسیر فی ۲ صفحہ نمبر ۲۹۲)

(۴) (کامل الزیارات صفحہ نمبر ۱۰۳)

۹۱۷۔ ابان بن تغلب۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو ہماری مظلومیت سے رنجیدہ ہو اس کی سانس بھی تسبیح کا درجہ رکھتی ہے اور اس کا ہم و غم بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور ہمارے راز کا محفوظ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھنا چاہئے۔ (۱)

۹۱۸۔ سمیع بن عبد الملک۔ مجھ سے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس دن سے امیر المؤمنین علیہ السلام کی شہادت ہوئی ہے۔ آسمان وزمین ہمارے غم میں رورہے ہیں اور ملائکہ کا گریہ اور ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس سے زیادہ ہیں اور جب بھی کوئی ملک یا انسان ہمارے حال پر مہربان ہو کر گریہ کرتا ہے تو آنسو نکلنے سے پہلے ہی پروردگار اس کے حال پر مہربان ہو جاتا ہے اور جب یہ آنسو خسار پر جاری ہو جاتے ہیں تو ان کا مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ ایک قطرہ بھی جہنم میں گر جائے تو آگ سرد ہو جائے اور جس کا دل ہمارے غم میں دکھنے لگتا ہے پروردگار وقتِ مرگ ہماری زیارت سے فرحت عنایت کرتا ہے جس کا سلسلہ موت سے حوض کوثر تک برقرار رہتا ہے۔ (۲)

۹۱۹۔ امام رضا علیہ السلام جو ہماری مصیبت کو یاد کر کے ہمارے غم میں آنسو بہائے روزِ قیامت ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا اور جس کے سامنے مصیبت کا ذکر کیا جائے اور وہ گریہ کرے یا دوسروں کو رلائے اس کی آنکھ اس دن نہ روئے گی جس دن تمام آنکھیں گریہ کنناں ہوں گی اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتا ہے اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ

(۱) (امالی الطوسی) صفحہ نمبر ۱۱۵/۱۷۸، امالی مفید ۲/۳۳۸، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۵۷

، کافی ۲ صفحہ نمبر ۲۲۶/۱۶

(۲) (کامل الزیارات صفحہ نمبر ۱۰۱)

ہوں گے۔ (۱)

۹۲۰۔ دعبیل خزاعی۔ میں امام علی بن موسیٰؑ کی خدمت میں ایام غم میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ محزون ورنجیدہ بیٹھے ہیں اور اصحاب بھی آپ کے گرد اسی عالم میں ہیں حضرت نے مجھے آتے دیکھ کر استقبال فرمایا اور فرمایا کہ آؤ تم زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد کرنے والے ہو اس کے بعد آپ نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر فرمایا:

یہ دن ہم اہلبیتؑ کے حزن و غم کے دن ہیں ہماری خواہش ہے کہ تم کوئی غم کے شعر سناؤ کہ آج کل بنی امیہ ہمارے غم سے خوشی منا رہے ہیں۔

دیکھو دعبیل خزاعی! اگر کوئی شخص ہمارے غم میں روئے گا یا ایک آدمی کو بھی رلائے گا تو اس کے اجر کی ذمہ داری پروردگار پر ہوگی اور جس کی آنکھ سے ہمارے غم میں آنسو نکل آئیں گے خدا سے ہمارے زمرے میں محشور کرے گا اور جو ہمارے جد کے غم میں گریہ کرے گا خدا اس کے گناہوں کو یقیناً معاف کر دے گا۔ (۲)

۹۲۱۔ آئمہ طاہرینؑ۔ جو ہمارے غم میں روئے یا سو آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے اور جو پچاس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو تیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو بیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو دس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو ایک کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو حزن و غم طاری کرے گا اس کے لئے بھی جنت

(۱) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۴/۶۸ روایت علی بن فضال ، عیون اخبار الرضاؑ ۱ صفحہ نمبر

۲۸/۲۹۳، مکارم الاخلاق ۲ صفحہ نمبر ۲۶۶۳/۹۳)

(۲) (بحار الانوار ۳۵ صفحہ نمبر ۱۵/۲۵)

ہے۔ (۱)

واضح رہے کہ ان روایات کا مقصد بے عملی کی تردید نہیں ہے بلکہ گریہ کی تاثیر کا بیان ہے۔

اس کے بعد پروردگار ہر اچھے برے عمل کا حساب کرنے والا ہے۔ (جوادی)

## قسم نهم

### محبت اہلبیت علیہم السلام

فصل اول - فضائل محبت اہلبیت علیہم السلام

فصل دوم - خصائص محبت اہلبیت علیہم السلام

فصل سوم - تربیت اولاد بر حب اہلبیت علیہم السلام

فصل چہارم - ترویج محبوبیت اہلبیت علیہم السلام

فصل پنجم - علامات محبت اہلبیت علیہم السلام

فصل ششم - آثار محبت اہلبیت علیہم السلام

فصل ہفتم - جوامع آثار محبت اہلبیت علیہم السلام

## فصل اول

### فضائل محبت اہلبیت علیہم السلام

#### ۱۔ اساس الاسلام

۹۲۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ اسلام کی اساس میری اور میرے اہلبیت کی محبت ہے۔ (۱)

۹۲۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہر شے کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت ہے۔ (۲)

۹۲۴۔ امام علی علیہ السلام۔ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے خطاب کر کے فرمایا کہ اسلام سادہ ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کے بال و پر ہدایت ہیں۔

اس کی زینت حیا ہے اس کا ستون ورع ہے اور اس کا معیار عمل صالح ہے اور اس کی بنیاد میری اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت ہے۔ (۳)

۹۲۵۔ امام باقر علیہ السلام۔ رسول اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے مناسک ادا کر چکے تو سواری پر بلند ہو کر ارشاد فرمایا: جنت میں غیر مسلم کا داخلہ ناممکن ہے۔

(۱) (کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۳۲۰۶/۱۰۵، درمنثور، صفحہ نمبر ۳۵۰)

(۲) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۴۶۱/۲۴۷ روایت مدرک بن عبدالرحمان)

(۳) (کنز العمال ۱۳ صفحہ نمبر ۳۷۶۳۱/۶۳۵)

ابو ذر نے عرض کی حضور پھر اسلام کی بھی وضاحت فرمادیں۔

فرمایا: اسلام ایک جسم عریاں ہے جس کا لباس تقویٰ، زینت حیا، معیار ورع، جمال دین،

شرعہ عمل صالح ہے اور ہر شے کی ایک اساس ہے اور اسلام کی اساس ہم اہلبیت کی محبت ہے۔ (۱)

۹۲۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ آیت مودت کے نزول کے بعد جبرائیل امینؑ نے کہا کہ اے محمد

ﷺ! ہر دین کی ایک اصل، اس کا ایک ستون، ایک شاخ اور ایک عمارت ہوتی ہے۔ اور اسلام کی

اصل اور اس کا ستون لا الہ الا اللہ ہے اور اس کی فرع اور تعمیر اہلبیت علیہم السلام کی محبت ہے جس میں حق کی

ہم آہنگی اور دعوت پائی جاتی ہے۔ (۲)

۹۲۷۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت ہی دین کا نظام ہے۔ (۳)

## ۲۔ محبت اہلبیت علیہم السلام محبت خدا ہے

۹۲۸۔ امام علی علیہ السلام۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ میں اولاد آدم کا

سردار ہوں اور یا علی تم اور تمہاری اولاد کے آئمہ میری امت کے سردار ہیں جس نے ہم سے محبت کی

(۱) (امالی طوسی) ۸۳ صفحہ نمبر ۱۲۶ روایت جابر بن یزید، کافی ۲ صفحہ نمبر ۲/۳۶، امالی

صدقہ صفحہ نمبر ۱۶/۲۱، محاسن صفحہ نمبر ۱۰۳۱/۳۳۵، شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۸

/۹۲۷، الفقیہ ۴ صفحہ نمبر ۵۷۶۲/۳۶۳ روایت حماد بن عمر دانس بن محمد، تحف

العقول صفحہ نمبر ۵۲)

(۲) (تفسیر فرات کوفی ۵۲۸/۳۹۷ روایت علی بن الحسین بن سبط)

(۳) (امالی طوسی) ۵۸۲/۲۹۲ روایت جابر بن یزید الجعفی)

اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے ہم سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی، جو ہمارا چاہنے والا ہے وہ اللہ کا چاہنے والا ہے اور جو ہم سے عداوت کرنے والا ہے وہ اللہ سے عداوت رکھنے والا ہے۔ ہمارا مطیع اللہ کا اطاعت گزار ہے اور ہمارا نافرمان اللہ کا نافرمان ہے۔ (۱)

۹۲۹۔ امام صادقؑ جو ہمارے حق کو پہچانے اور ہم اہلبیت سے محبت کرے وہ پروردگار سے محبت کرنے والا ہے۔ (۲)

۹۳۰۔ امام ہادیؑ زیارت جامعہ۔ جس نے آپ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ حضرات سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی آپ کا موالی اللہ کا چاہنے والا ہے اور آپ سے بغض رکھنے والا اللہ سے بغض رکھنے والا ہے۔ (۳)

### ۳۔ محبت اہلبیت علیہم السلام محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے

۹۳۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ سے محبت کرو کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے فیضیاب فرمایا ہے۔ اس کے بعد اس کی محبت کی بنا پر ہم سے محبت کرو اور ہماری محبت کی بنا پر ہمارے اہلبیتؑ سے محبت کرو۔ (۴)

(۱) (امالی صدوق ۱۶/۳۸۳، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۵۱ روایت اصبح بن نباتہ)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۹۸/۱۲۹ روایت حفص بن غیاث، حیدر الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۷)

(۳) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۱۷۷/۹۷)

(۴) (سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۶۲۲/۳۷۸۹، تاریخ بغداد ۳ صفحہ نمبر ۱۶۰، مستدرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۱۶۲/۳۷۱۶، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر

۲۶۳۹۳۶ صفحہ نمبر ۲۸۱/۱۰۶۶۵، شعب الایمان صفحہ نمبر ۳۶۶/۳۰۸، ۲ صفحہ نمبر ۱۳۰/۱۳۷۸، اسد الغابہ ۲ صفحہ نمبر ۱۸،

امالی صدوق ۶/۲۹۸، علل الشرائع ۱/۱۳۹، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۶۱، ۲۳۷ روایت ابن عباس

، امالی طوسی صفحہ نمبر ۵۳۱/۲۷۸ روایت عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ، صواعق محرقة صفحہ نمبر ۲۳۰)

۹۳۲۔ زید بن ارقم۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب فاطمہ ایک ادنیٰ چادر اوڑھے ہوئے اپنے گھر سے حضور ﷺ کے حجرہ کی طرف جا رہی تھیں اور ان کے ساتھ دونوں فرزند حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام تھے اور پیچھے پیچھے علی بن ابی طالب چل رہے تھے کہ آپ نے ان سب کو دیکھ کر فرمایا کہ جس نے ان سب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی..... اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ (۱)

۹۳۳۔ امام باقر علیہ السلام۔ خدا سے محبت کرو اور اس کی وجہ سے رسول خدا سے محبت کرو اور ان کی وجہ سے ہم سے محبت کرو۔ (۲)

## ۴۔ محبت اہلبیت علیہم السلام تحفہ الہی ہے

۹۳۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ آل محمد علیہم السلام سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اس پر مرنے والا جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (۳)

۹۳۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ ابوذر کو وصیت فرماتے ہیں ”دیکھو سب سے پہلی عبادت پروردگار کی معرفت ہے۔ اس کے بعد مجھ پر ایمان لانا اور اس امر کا اقرار کہ پروردگار نے مجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر بنا کر

(۱) تاریخ دمشق حالات امام حسین علیہ السلام صفحہ نمبر ۱۲۶/۹۱

(۲) مناقب امیر المومنین علیہ السلام الکوفی ۲ صفحہ نمبر ۶۳۷/۱۶۰ روایت عبد اللہ بن عمر بن علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام

(۳) (الفردوس ۲ صفحہ نمبر ۲۷۲۱/۱۴۲، بیابج المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۱۹۱ روایت ابن مسعود)

ارسال کیا ہے، اس کے بعد میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت جن سے خدا نے ہر جس کو دور رکھا ہے اور کمال طہارت کی منزل پر فائز کیا ہے۔ (۱)

۹۳۹۔ امام علی علیہ السلام تمام نیکیوں میں سب سے بہتر ہماری محبت ہے اور تمام برائیوں میں سب سے بدتر ہماری عداوت ہے۔ (۲)

۹۴۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہر عبادت سے بالاتر ایک عبادت ہے لیکن ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت تمام عبادت سے افضل و برتر ہے۔ (۳)

۹۴۱۔ فضیل۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی کہ قرب خدا کے لئے سب سے بہتر فریضہ کون سا ہے؟

فرمایا بہترین وسیلہ تقرب خدا کی اطاعت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اولی الامر

کی محبت ہے۔ (۴)

## ۶۔ محبت اہلبیت علیہم السلام باقیات و صالحات میں ہے

۹۴۲۔ محمد بن اسماعیل بن عبدالرحمان الجعفی۔ میں اور میرے چچا حسین بن عبدالرحمان امام

(۱) (امالی طوسی ۱۱۶۲/۵۲۶، مکارم الاخلاق ۲ صفحہ نمبر ۳۶۳/۲۶۶۱، حنیئہ الخواطر ۲

صفحہ نمبر ۵۱، اعلام الدین صفحہ نمبر ۱۸۹)

(۲) (غراکم ۳۳۶۳)

(۳) (الحاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۴۷/۳۵۲ روایت حفص الدہان)

(۴) (الحاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۴۷/۳۶۳، کافی ۱ صفحہ نمبر ۱۲/۱۸۷ روایت محمد بن فضیل)

صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں قریب بلا کر بٹھایا اور پوچھا کہ یہ کس کے فرزند ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے بھائی اسماعیل کے فرزند ہیں۔

فرمایا: خدا اسماعیل پر رحمت نازل کرے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے تم نے انہیں کس عالم میں سے چھوڑا ہے؟

انہوں نے عرض کی کہ بہترین حال میں کہ خدا نے ہمیں آپ کی محبت عنایت فرمائی ہے فرمایا: حسین! دیکھو، ہم اہلبیتؑ کی مودت کو معمولی مت سمجھنا یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں میں ہے۔

انہوں نے کہا حضور ہم اسے معمولی نہیں سمجھتے ہیں..... بلکہ اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس سے فیضیاب فرمایا۔ (۱)

(۱) (اختصاص صفحہ نمبر ۸۶، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۱۵)

## فصل دوم

### خصائص محبت اہلبیتؑ

#### ۱۔ علامت ولادت صحیح

۹۴۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ لوگو! اپنی اولاد کا امتحان محبت علیؑ کے ذریعہ لو کہ علیؑ کسی گمراہی کی دعوت نہیں دے سکتے اور کسی ہدایت سے دور نہیں کر سکتے جو اولاد ان سے محبت کرے وہ تمہاری ہے ورنہ پھر تمہاری نہیں ہے۔ (۱)

۹۴۴۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے ابوذر سے فرمایا: جو ہم اہلبیتؑ سے سے محبت رکھتا ہے اسے شکر خدا کرنا چاہئے کہ اس نے پہلی ہی نعمت عنایت فرمادی ہے۔

ابوذر نے عرض کی حضور یہ پہلی نعمت کیا ہے؟ فرمایا: حلال زادہ ہونا کہ ہماری محبت حلال زادہ کے علاوہ کسی کے دل میں نہیں ہو سکتی ہے۔ (۲)

(۱) تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر ۷۳۰/۲۲۵

(۲) (امالی طوسی) صفحہ نمبر ۱۹۱۸/۳۵۵ روایت حسین بن زید و عبداللہ بن ابراہیم الجعفری عن

۹۳۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ یا علی جو مجھ سے تم سے اور تمہاری اولاد کے آئمہ سے محبت کرے اسے حلال زادہ ہونے میں شکر خدا کرنا چاہئے کہ ہمارا دوست صرف حلال زادہ ہی ہو سکتا ہے اور ہمارا دشمن صرف حرام زادہ ہی ہو سکتا ہے۔ (۱)

۹۳۶۔ رسول اکرم۔ یا علیؑ! عرب میں تمہارا کوئی دشمن نا تحقیق کے علاوہ نہیں ہو سکتا ہے۔ (۲)

۹۳۷۔ امام علیؑ۔ کوئی کافر یا حرام زادہ مجھ سے محبت نہیں کر سکتا۔ (۳)

۹۳۸۔ امام باقرؑ۔ جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے ابتدائی نعمت پر شکر خدا کرنا چاہئے۔

کسی نے سوال کیا: یہ ابتدائی نعمت کیا ہے؟

فرمایا: حلال زادہ ہونا۔ (۴)

(۱) (امالی صدوق) صفحہ نمبر ۱۳/۳۸۴، معانی الاخبار ۳/۱۶۱، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۵۰  
روایت زید بن علیؑ)

(۲) (مناقب خوارزمی ۳۳۰/۳۲۳ روایت ابن عباس، فرائد السمطين ۱ صفحہ نمبر ۹۷/۱۳۵، خصال ۱/۵۷۷، علل الشرائع ۷/۱۴۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۲۶۷)

(۳) (شرح نہج البلاغہ ۳ صفحہ نمبر ۱۱۰ روایت ابن مریم انصاری، شرح الاخبار ۱ صفحہ نمبر ۹۲/۱۵۲، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۰۸)

(۴) (امالی صدوق ۱۳/۳۸۴، علل الشرائع ۲/۱۴۱، معانی الاخبار ۲/۱۶۱ روایت ابو محمد الانصاری)

۹۴۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خفگی احساس کرے اسے اپنی ماں کو دعائیں دینا چاہئیں کہ اس نے باپ کے ساتھ خیانت نہیں کی ہے۔ (۱)

۹۵۰۔ ابن بکیر۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہم سے محبت کرے اور محل عیب میں نہ ہو اس پر اللہ خصوصیت کے ساتھ مہربان ہے۔

میں نے عرض کی کہ محل عیب سے مراد کیا ہے؟

فرمایا: حرام زادہ ہونا۔ (۲)

۹۵۱۔ امام صادق علیہ السلام۔ خدا کی قسم عرب و عجم میں ہم سے محبت کرنے والے وہی لوگ ہیں جو اہل شرف اور اصیل گھروالے ہیں اور ہم سے دشمنی کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کے نسب میں نجاست، گندگی اور غلط نسبت پائی جاتی ہے۔ (۳)

۹۵۲۔ عبادۃ بن الصامت۔ ہم اپنی اولاد کا امتحان محبت علی علیہ السلام کے ذریعہ کیا کرتے تھے کہ جب کسی کو دیکھ لیتے تھے کہ وہ علی علیہ السلام سے محبت نہیں کرتا ہے تو سمجھ لیتے تھے کہ یہ ہمارا نہیں ہے اور صحیح نکاح کا نتیجہ نہیں ہے۔ (۴)

(۱) (معانی الاخبار ۳/۱۶۱، بشاقرۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۹ روایت مفضل بن عمر)

(۲) (معانی الاخبار ۱/۱۶۶)

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۳۱۶/۳۹۷)

(۴) (تاریخ دمشق حالات امام علی علیہ السلام ۲ صفحہ نمبر ۲۲۳/۷۲۷، نہایت ۱ صفحہ نمبر ۱۶۱، لسان العرب ۴ صفحہ نمبر ۸۷، تاج العروس ۶ صفحہ نمبر ۱۱۸، مجمع البیان ۹ صفحہ نمبر ۱۶۰، شرح الاخبار صفحہ نمبر ۴۳۶/۱۲۴، رجال کشی صفحہ نمبر ۲۳۱، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۰۷)

۹۵۳۔ محبوب بن ابی الزناد۔ انصار کا کہنا تھا کہ ہم لوگوں کے حرامزادہ ہونے کو بغض علیؑ کے ذریعہ سے پہچان لیا کرتے تھے۔

مؤلف۔ عیسیٰ بن ابی دلف کا بیان ہے کہ ان کا بھائی دلف جس کے نام سے ان کے والد کو ابو دلف کہا جاتا تھا حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں کی برابر برائی کیا کرتا تھا اور انہیں جاہل قرار دیا کرتا تھا ایک دن اس نے اپنے والد کی بزم میں ان کی عدم موجودگی میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ علیؑ کی تنقیص کرنے والا حرامزادہ ہوتا ہے حالانکہ تم لوگ جانتے ہو کہ میرا باپ کس قدر غیرت مند ہے اور وہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کی زوجہ کے بارے میں کوئی شخص زبانی کھول سکے اور میں برابر علیؑ سے عداوت کا اعلان کر رہا ہوں جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ بات بے بنیاد ہے۔

اتفاق امر کہ اچانک ابو دلف گھر سے نکل آئے لوگوں نے ان کا احترام کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے دلف کا بیان تو سن لیا۔ اب بتائیے کیا حدیث معروف غلط ہے جبکہ اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ابو دلف نے کہا: یہ ولد الزنا بھی ہے اور ولد الحیض بھی ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ میں بیمار ہو گیا تھا۔ میری بہن نے اپنی کنیز کو عیادت کے لئے بھیجا۔ مجھے وہ پسند تھی میں نے اپنے نفس کو بے قابو دیکھ کر اس سے تعلقات قائم کر لئے جبکہ وہ ایام حیض میں تھی اور اس طرح وہ حاملہ بھی ہو گئی اور بعد میں اس نے بچہ کو میرے حوالے کر دیا۔

جس کے بعد دلف اپنے باپ کا بھی دشمن ہو گیا کیونکہ اس کا رجحان تشیع اور محبت علیؑ کی

طرف تھا اور باپ کے مرنے کے بعد مسلسل اسے برا بھلا کہنے لگا۔ (۱)

(۱) (مروج الزہب ۳ صفحہ نمبر ۶۲ ، کشف البقین ۲۷۶/۵۷۳)

## ۲۔ شرط توحید

۹۵۴۔ جابر بن عبد اللہ انصاری۔ ایک اعرابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ حضور جنت کی کوئی قیمت ہے؟ فرمایا: بیشک

اس نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا: لا الہ الا اللہ جسے بندہ مومن خلوص دل سے زبان پر جاری کرے۔ اس نے کہا خلوص دل کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: میرے احکام پر عمل اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت۔

اس نے عرض کیا اہلبیت علیہم السلام کی محبت بھی کلمہ توحید کا کوئی حق ہے؟ فرمایا یہ سب سے عظیم ترین ہے۔ (۱)

۹۵۵۔ امام علی علیہ السلام۔ کلمہ لا الہ الا اللہ کے بہت سے شروط ہیں اور میں اور میری اولاد انہیں شروط میں سے ہیں۔ (۲)

۹۵۶۔ اسحاق بن راہویہ۔ جب امام علی رضا علیہ السلام انیشاپور پہنچے تو لوگوں نے فرمائش کی کہ حضور ہمارے درمیان سے گذر جائیں اور کوئی حدیث بیان نہ فرمائیں یہ کیونکر ممکن ہے؟

آپ نے محمل سر باہر نکالا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد بزرگوار موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے والد بزرگوار محمد بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت محمد بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام حسین سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی

(۱) (امالی طوسی) صفحہ نمبر ۵۸۳/۱۲۰۷

(۲) (غرر الحکم ۳۳۷۹)

سے اور انہوں رسول اکرم ﷺ سے اور انہوں جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے یہ ارشاد الہی سنا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت آگے بڑھ گئے اور پھر ایک مرتبہ پکار کر فرمایا: لیکن اس کی شرائط ہیں اور انہیں میں سے ایک میں بھی ہوں۔ (۱)

### ۳۔ علامت ایمان

۹۵۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ مجھ سے میرے پروردگار نے عہد کیا ہے کہ میرے اہل بیت کی محبت کے بغیر کسی بندہ کے ایمان کو قبول نہیں کرے گا (۲)

۹۵۸۔ رسول اکرم ﷺ کوئی انسان صاحب ایمان نہیں ہو سکتا ہے جب تک میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میرے اہل اس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری عترت اس کی عترت سے زیادہ محبوب نہ ہو اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ (۳)

(۱) (التوحید ۲۳/۲۵، امالی صدوق" صفحہ نمبر ۸/۱۹۵، عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۴/۱۳۵، معانی الاخبار صفحہ نمبر ۱/۳۷۱، ثواب الاعمال صفحہ نمبر ۱/۲۱، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۶۹، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۵۱)

(۲) (احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۳۵۴ نقل از مناقب مرتضویہ و خلاصہ الاخبار)

(۳) (المعجم الاوسط صفحہ نمبر ۵۹/۵۷۹۰، المعجم الکبیر صفحہ نمبر ۱۶/۷۵، الفردوس صفحہ نمبر ۱۵۴/۷۶۱، امالی صدوق" صفحہ نمبر ۹/۲۷۷، علل الشرائع صفحہ نمبر ۳/۱۳۰، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۵۳ روایت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۹۸)

۹۵۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ ایمان ہم اہل بیت کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔ (۱)

۹۶۰۔ امام علی علیہ السلام۔ کسی بندہ مومن کا دل ایمان کے ساتھ آزمایا ہوا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پا کر ہمیں دوست رکھتا ہے۔

اور کسی بندہ سے خدا ناراض نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ہمارے بغض کو اپنے دل میں جگہ دے کر ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ لہذا ہمارا دوست ہمیشہ منتظرِ رحمت رہتا ہے اور گویا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔

اور ہمارا دشمن ہمیشہ جہنم کے کنارے رہتا ہے۔ خوش بختی ہے اہل رحمت کے لیے اس رحمت کی بنیاد پر اور ہلاکت و بد بختی ہے اہل جہنم کے لیے اس بدترین ٹھکانے کی بنا پر۔ (۲)

۹۶۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس نے علی علیہ السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور اے علی علیہ السلام تمہارا دوست مومن کے علاوہ کوئی نہ ہوگا اور تمہارا دشمن کافر اور منافق کے علاوہ کوئی نہ ہوگا۔ (۳)

۹۶۲۔ امام علی علیہ السلام۔ مجھ سے رسول اکرم کا یہ عہد ہے کہ مجھ سے مومن کے علاوہ کوئی محبت نہ کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نہ کرے گا۔ (۴)

(۱) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۱۰ روایت واثلہ بن الاسقع)

(۳) (تاریخ دمشق حالات امام علی ۲ صفحہ نمبر ۱۸۸/۱۷۱ از یعلیٰ بن مرۃ القشیری)

(۲) (سنن نسائی ۸ صفحہ نمبر ۱۱، مسند احمد بن حنبل ۱ صفحہ نمبر ۲۰۴/۳۱، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ صفحہ

نمبر ۵۶۴/۹۲۸، کنز الفوائد ۲ صفحہ نمبر ۸۳، الغارات ۲ صفحہ نمبر ۵۲۰، تاریخ بغداد ۲ صفحہ نمبر ۲۵۵/۱۴ صفحہ

نمبر ۳۲۶ روایات زر بن جیش ۸۰ صفحہ نمبر ۳۱۷ روایت علی بن ربیعہ الوالیسی)

۹۶۳۔ ام سلمہ۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو علیؑ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ مومن تم سے دشمنی نہیں کر سکتا اور منافق تمہارا دوست نہیں ہو سکتا۔ (۱)

۹۶۴۔ ابو ذر میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت علیؑ سے فرماتے سنا ہے کہ اللہ نے مومنین سے تمہاری محبت کا عہد لے لیا ہے اور گویا منافقین سے تمہاری عداوت کا عہد ہو گیا ہے۔ اگر تم مومن کی ناک بھی کاٹ دو تو تم سے دشمنی نہیں کرے گا۔

اور منافق پر دینار نچھاور کر دو تو بھی تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے عداوت نہیں کرے گا مگر منافق۔ (۲)

۹۶۵۔ امام علیؑ۔ اگر میں مومن کی ناک بھی تلوار سے کاٹ دوں کہ مجھ سے عداوت کرے تو نہیں کرے گا اور منافق پر ساری دنیا انڈیل دوں کہ مجھ سے محبت کرے تو نہیں کرے گا اس لئے کہ یہ فیصلہ رسول اکرم ﷺ کی زبان سے ہو چکا ہے کہ یا علیؑ مومن تم سے دشمنی نہیں کر سکتا ہے اور منافق تم سے محبت نہیں کر سکتا ہے۔ (۳)

(۱) (مسند احمد بن حنبل ۱۰ صفحہ نمبر ۱۷۶/۲۶۵۶۹، سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۶۳۵/۳۷۱۷، البدایۃ والنہایۃ ۷ صفحہ نمبر ۳۵۵، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر ۲۰۸/۹۹، بحاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۳۸/۳۶۵، اعلام الدین ص ۲۷۸، عوالی اللکالی ص ۸۵/۹۵، احتجاج ۱۰ ص ۱۳۹، شرح نہج البلاغہ معترقی ص ۸۳)

(۲) (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ صفحہ نمبر ۲۰۴/۶۹۵، الغارات ۲ صفحہ نمبر ۵۲۰ روایت حبیب العرنی)

(۳) (نہج البلاغہ حکمت ۴۵، امالی طوسی صفحہ نمبر ۲۰۶/۳۵۳، روایت سوید بن غفلقہ روضۃ الواعظین ص ۳۲۳، کافی ۸ ص ۳۶۸/۳۹۶)

۹۶۶۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہماری محبت ایمان ہے اور ہماری عداوت کفر ہے۔ (۱)

۹۶۷۔ امام باقر علیہ السلام۔ اے ابا الورد اور اے جابر۔ تم دونوں قطعیت تک جب بھی کسی مومن کے نفس کی تفتیش کرو گے تو علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت ہی پاؤ گے۔ اس لئے کہ پروردگار نے رسول اکرم ﷺ کی زبان سے یہ فیصلہ سنا دیا ہے کہ یا علی علیہ السلام تم سے دشمنی نہیں کرے گا اور کافر یا منافق محبت نہیں کرے گا اور ظلم کا حامل ہمیشہ خائب و خاسر ہی ہوتا ہے۔ دیکھو ہم سے سمجھ بوجھ کر محبت کرو تاکہ راستہ پا جاؤ اور کامیاب ہو جاؤ، ہم سے اسلامی انداز کی محبت کرو۔ (۲)

۹۶۸۔ امام باقر علیہ السلام۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ یہ معلوم ہو جائے وہ اہل جنت میں سے ہے اسے چاہئے کہ ہماری محبت کو اپنے دل پر پیش کرے۔ اگر دل اسے قبول کر لے تو سمجھے کہ مومن ہے۔ (۳)

۹۶۹۔ علی بن محمد بن بشر۔ میں محمد بن علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک سوار آیا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر آپ کے پاس آیا اور ایک خط دیا۔ آپ نے خط پڑھنے کے بعد فرمایا کہ مہلب ہم سے کیا چاہتا ہے؟ خدا کی قسم کہ ہمارے پاس نہ کوئی دنیا ہے اور نہ سلطنت۔

اس نے کہا میری جان آپ پر قربان۔ اگر کوئی شخص دنیا و آخرت دونوں چاہتا ہے تو وہ آپ اہلبیت علیہم السلام ہی کے پاس ہے۔

آپ نے فرمایا: ماشاء اللہ۔ یاد رکھو کہ جو ہم سے برائے خدا محبت کرے گا اللہ اسے اس محبت

(۱) (کافی ۱ ص ۱۲/۱۸۸ محاسن اص ۳۶۳/۲۴۷ روایت محمد بن الفضل، تفسیر فرات کوفی

ص ۵۶۶/۲۲۸ زیاد بن المنذر)

(۲) (تفسیر فرات کوفی ص ۳۵۵/۲۶۰ روایت جابر بن یزید والی الورد)

(۳) (کامل الزیارات صص ۱۹۳ از ابو بکر الخضر می)

کا فائدہ دے گا تو خدا جو چاہتا ہے فیصلہ کر سکتا ہے۔

ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت ایک ایسی شے ہے جسے پروردگار دلوں پر ثبت کر دیتا ہے اور جس کے دل پر خدا ثبت کر دیتا ہے اسے کوئی مٹا نہیں سکتا ہے۔

کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے ”یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل میں خدا نے ایمان لکھ دیا اور ان کی اپنی روح سے تائید کر دی ہے“..... ہم اہل بیت کی محبت ایمان کی اصل ہے۔ (۱)

## ۴۔ قیامت کا سب سے پہلا سوال

۹۷۰۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (۲)

۹۷۱۔ ابو بزرہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن کسی بندہ کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے جب تک چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے۔  
اپنی عمر کو کہاں صرف کیا ہے؟

اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا ہے؟

اپنے مال کو کہاں خرچ کیا ہے؟

اور کہاں سے حاصل کیا ہے؟

(۱) (شواہد التنزیل ۲ ص ۳۳۰/۹۷۱، تاویل الآیات الظاہرہ ص ۶۵۰)

(۲) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام ص ۶۲ روایت حسن بن عبد اللہ بن محمد بن العباس الزاری التمیمی)

اور پھر ہم اہلبیتؑ کی محبت۔ (۱)

۹۷۲۔ ابوہریرہ۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی بندہ کے قدم روزِ قیامت آگے نہ بڑھیں گے جب چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے۔ جسم کو کہاں تھکا یا ہے؟ عمر کو کہاں صرف کیا ہے؟ اپنے مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے؟ اور ہم اہلبیتؑ کی محبت۔

کسی نے عرض کیا حضور ﷺ آپ حضرات کی محبت کی علامت کیا ہے؟

آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ علیؑ کے کاندھے پر رکھ کر فرمایا: یہ (ہذا) (۲)

۹۷۳۔ حنان بن سدیر۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ

کی خدمت میں حاضر تھا آپ ﷺ ایسا کھانا پیش کیا جو میں نے کبھی نہیں کھایا تھا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سدیر! تم نے ہمارے کھانے کو کیسا پایا؟

میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ایسا کھانا تو میں نے کبھی نہیں کھایا ہے اور نہ

(۱) المعجم الکبیر ۱۱ صفحہ نمبر ۸۳/۱۱۱۷ ، المعجم الاوسط ۹ صفحہ نمبر ۱۵۵/۹۳۰۶ ،

مناقب ابن المغازی صفحہ نمبر ۱۲۰/۱۵۷ روایات ابن عباس ، الفرائد السمعیین ۲ صفحہ نمبر

۳۰۱/۵۵۷ روایت داؤد بن سلمان ، امالی صدوق ۹/۳۲ ، خصال ۱۲۵/۲۵۳ روایت

اسحاق بن موسیٰ عن اکاظمؑ ، تحف العقول صفحہ نمبر ۵۶ ، امالی طوسیٰ صفحہ نمبر ۱۲۲۷/۵۹۳

، تنبیہ الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۷۵ روایت ابو بریدہ الاسلمی ، جامع الاخبار صفحہ نمبر ۱۳۸۳/۴۹۹

عن الرضاؑ ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۵۳۶ ، شرح الاخبار ۲ صفحہ نمبر ۵۰۸/۸۹۸

روایت ابوسعید خدری

(۲) المعجم الاوسط ۲ صفحہ نمبر ۳۲۸/۲۱۹۱ ، مناقب خوارزمی صفحہ نمبر ۵۹/۷۷

شاید کبھی کھاسکوں گا۔ اس کے بعد میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔

حضرت نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟

میں نے عرض کی۔ فرزند رسول ﷺ قرآن کی ایک آیت یاد آگئی۔

حضرت نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟

میں عرض کی کہ ”قیامت کے دن تم لوگوں سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے“ مجھے

خوف ہے کہ یہ کھانا بھی اسی نعمت میں شمار ہو جس کا حساب دینا پڑے۔

امام ہنس پڑے اور فرمایا: سدری! تم سے نہ اچھا کھانے کے بارے میں سوال ہوگا اور نہ نرم

لباس کے بارے میں اور نہ پاکیزہ خوشبو کے بارے میں یہ سب تو ہمارے لئے ہی خلق کئے گئے ہیں

اور ہم مالک کے لئے خلق ہوئے ہیں۔ تاکہ اس کی اطاعت کریں۔

میں نے عرض کی تو حضور یہ نعمت کیا ہے؟

فرمایا: علیؑ اور ان کی اولاد کی محبت۔ جس کے بارے میں خدا روز قیامت سوال کرے گا

کہ تم نے اس نعمت کا کس طرح شکر یہ ادا کیا ہے؟ اور اس کی کس طرح قدر دانی کی ہے؟ (۱)

## فصل سوم

### تر بیت اولاد بر محبت اہلبیتؑ

۹۷۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ اپنی اولاد کی تربیت کرو میری محبت، میرے اہلبیتؑ کی محبت اور قرآن کریم کی تعلیم پر۔ (۱)

۹۷۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تربیت دو۔ اپنے پیغمبر ﷺ کی محبت، پیغمبر ﷺ کے اہلبیتؑ کی محبت، قرأت قرآن۔

اس لیے کہ حاملان قرآن انبیاء و اولیاء کے ساتھ اس دن بھی سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن سایہ رحمت الہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۲)

۹۷۶۔ ابو الزبیر المنکی۔ میں نے جابر کو دیکھا کہ انصار کے راستوں اور اجتماعات کا دورہ کر رہے ہیں عصا کا سہارا لیے ہوئے..... اور کہتے جا رہے ہیں اپنی اولاد کو محبت علیؑ کی تربیت دو اور اگر قبول نہ

(۱) (احقاق الحق ۱۸/۳۹۸)

(۲) (کنز العمال ۶ صفحہ نمبر ۳۵۶/۳۵۳۰۹ نقل از فوائد عبدالکریم الشیرازی، والدیلی و ابن

النجار، فرائد السمطین ۲ صفحہ نمبر ۳۰۴/۵۵۹ از مخارق بن عبد الرحمن، صواعق محرقة صفحہ نمبر ۱۷۲، احقاق

الحق ۱۸/۲۹۷ نقل از ابو یعلیٰ)

کریں تو ان کی ماں کے بارے میں تحقیق کرو۔ (۱)

۹۷۷۔ ابو الزبیر، عطیہ کوئی، جواب۔ ہر ایک کا بیان ہے کہ ہم نے جابر کو عصا کا سہارا لے کر مدینہ کی گلیوں اور محفلوں کا دورہ کرتے ہوئے دیکھا ہے جب وہ اس روایت کا اعلان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے گروہ انصار! اپنی اولاد کو محبت علیؑ کی تربیت دو اور جو ان کا انکار کر دے اس کی ماں کے بارے میں غور کرو۔ (۲)

نوٹ۔ روایت سے مراد حدیث ”علی خیر البشر فمن ابی فقد کفر علیؑ اتمام انسانوں سے افضل ہیں اور جو اس کا انکار کر دے وہ کافر ہے“

۹۷۸۔ امام صادق اے میرے شیعو! اپنی اولاد کو عبدی کے اشعار سکھاؤ کہ وہ دین خدا پر

ہیں۔ (۳)

نوٹ۔ ابو محمد سفیان بن مصعب العبدي الکندی کا شمار ان شعراء اہل بیت میں ہوتا ہے جو ہر اعتبار سے ان سے قرب اور اخلاص رکھتے تھے اور انہوں نے بے شمار اشعار امیر المؤمنین اور ان کی ذریت کے بارے میں لکھے جن میں ان حضرات کی مدح کی ہے اور ان کے مصائب کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اہلیت کے بارے میں کسی ایک کے علاوہ میں ایک شعر بھی نہیں لکھا ہے۔

شیخ الطائف نے انہیں امام صادق کے اصحاب میں شمار کیا ہے لیکن یہ صحابیت صرف محبت

(۱) (علل الشرائع صفحہ نمبر ۱۲۲، الفقیہ ۳ صفحہ نمبر ۲۹۳/۲۹۴، رجال کشی صفحہ نمبر ۲۳۶، الثاقب فی

الناقب صفحہ نمبر ۱۲۳/۱۲۴)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۶۷)

(۳) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۷۰۴/۷۰۸ از سماحہ)

آمد و رفت یا ہم عصر ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد حضرت علیہ السلام کی بارگاہ میں تقرب، ان سے اخلاص اور اہلیت علیہ السلام سے صحیح قلبی محبت ہے یہاں تک کہ امام علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو ان کے اشعار کی تعلیم دینے کا حکم دیا ہے اور ان اشعار کو دین خدا پر مبنی قرار دیا ہے جیسا کہ کئی نے اپنے رجال صفحہ نمبر ۲۵۴ میں نقل کیا ہے۔

ان کی صداقت اور ان کے اخلاص و استقامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام علیہ السلام نے انہیں وہ مراٹھے لکھنے کا حکم دیا تھا جو خواتین اپنے اجتماعات غم میں پڑھا کریں۔

افسوس کہ مورخین نے ان کی تاریخ ولادت و وفات کا تذکرہ نہیں کیا۔ البتہ ان کا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرنا اور سید حمیری کے ساتھ اجتماع جن کی ولادت ۱۰۵ھ میں ہوئی اور ۱۷۸ھ میں وفات ہوئی اور اس طرح ابوداؤد المسترق کے ساتھ جمع ہونا اور اس بات کی علامت ہے کہ عبدی کی زندگی کا سلسلہ سید حمیری کے سال وفات تک باقی تھا۔

فہرست نجاشی کی بنا پر ابوداؤد کا انتقال ۲۳۱ھ میں ہوا ہے اور کئی کی بناء پر ۱۶۰ھ میں ہوا ہے اور عبدی سے روایت کرنے کے لیے کم سے کم اتنی عمر تو بہر حال درکار ہے جس میں انسان روایت کرنے کے قابل ہو جائے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عبدی کی زندگی کا سلسلہ سید حمیری کی وفات تک باقی رہا لہذا اعیان الشیعہ صفحہ نمبر ۳۷۰ کا بیان کہ عبدی کا انتقال تقریباً ۱۲۰ھ میں ابوداؤد المسترق کی ولادت سے تقریباً ۴۰ سال پہلے ہو گیا خلاف تحقیق اور خلاف قرآن ہے۔ (۱)

واضح رہے کہ عبدی کا قصیدہ بائیں بہت طویل ہے جس کے مدحیہ اشعار کا خلاصہ یہ ہے۔

میرا اسلام اس قبر تک پہنچا دو جو مقام غری (نجف) میں ہے اور جس میں عرب و عجم کا سب

(۱) (الغدیر صفحہ نمبر ۲۹۰-۳۲۸ حالات عبدی کوئی)

سے زیادہ وفادار انسان آرام کر رہا ہے۔

اور اپنا وطیرہ ان کی بارگاہ میں خشوع کو قرار دو اور آواز دو اے بہترین پیغمبرؐ کے بہترین وصی۔ تو ہادی نبیؐ کا بھائی بھی ہے اور مددگار بھی۔ تو حق کا اظہار کرنے والا بھی ہے اور تمام کتب سماویہ کا مدوح بھی۔

توضیح: الرسول ﷺ فاطمہ زہراؑ کا شوہر بھی ہے اور منتخب روزگار اولاد رسول اکرمؐ کا باپ بھی ہے۔

وہ اولادِ رسولؐ جن میں سب راہِ خدا میں زحمت برداشت کرنے والے دینِ خدا کی مدد کرنے والے اور اللہ کے لیے کام کرنے والے افراد ہیں۔

یہ سب گمراہی کی تاریک راتوں کے راہنما ہیں اور ان کا نور ہدایت ستاروں سے زیادہ جگمگا رہا ہے۔

میں نے ان کی محبت کا اظہار کیا تو مجھے رافضی کا لقب دے دیا گیا اور مجھے اس راہ میں یہ لقب کس قدر پیارا ہے۔

صاحبِ عرش کی صلوات و رحمت ہر آن فاطمہ بنتِ اسدؑ کے اس لال پر ہے جو تمام رنج و غم کا دور کرنے والا ہے۔

اور ان کے دونوں فرزندوں پر جن میں سے ایک زہرِ دعا سے شہید ہونے والا اور دوسرا خاکِ کربلا پر شہید ہونے والا ہے۔

اور اس عابدِ ﷺ و زاہد پر جو اس کے بعد ہے اور اس باقرِ ﷺ العلم پر جو منتہائے مطلوب سے قریب تر ہے۔

اور جعفرِ ﷺ پر اور ان کے فرزند موسیٰ ﷺ پر اور ان کے بعد رضا ﷺ انیک کردار پر اور جو ادِ ﷺ

شب زندہ دار پر۔

اور عسکری علیہ السلام پر اور اس مہدی علیہ السلام پر جو قائم، صاحب الامر علیہ السلام اور لباس ہدایت سے آراستہ و پیراستہ ہے جو زمین کو ظلم سے بھرنے کے بعد انصاف سے بھر دے گا اور اہل فتنہ و فساد کا قلع قمع کر دے گا۔

اور بہترین مجاہدین راہ کی قیادت کرنے والا ہے اور اس جنگ میں جو سرکش باغیوں کے خلاف ہونے والی ہے۔

عبدی نے دوسرے قصیدہ میں اپنی محبت آل کا اظہار اس انداز سے کیا ہے۔

اے میرے سردارو۔ اے اولادِ علی علیہ السلام۔ اے آل طہ اور آل حسن کون تمہاری مثل ہو سکتا ہے جبکہ تم زمین میں اللہ کے جانشین ہو۔ تم وہ بنجوم ہدایت ہو جن کے ذریعہ خدا ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے۔ اگر تمہاری راہنمائی نہ ہوتی تو ہم گمراہ ہو جاتے اور ہدایت و گمراہی مخلوط ہو کر رہ جاتے۔

میں ہمیشہ تمہاری محبت میں محبت کرتا ہوں اور تمہارے دشمنوں سے دشمنی کرتا ہوں۔

میں نے تمہاری محبت کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہیں فراہم کیا اور یہ ہی بہترین زادِ راہ ہے۔

یہی وہ ذخیرہ ہے جس پر روزِ قیامت میرا اعتماد و بھروسہ ہے۔ آپ حضرات کی محبت اور آپ

کے دشمنوں سے برائت ہی میرا اکل دین و ایمان ہے۔

## فصل چہارم

### اہلبیتؑ کو محبوب خلاق بنانے کی تاکید

۹۷۹۔ امام صادقؑ۔ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمیں لوگوں میں محبوب بنائے اور

مبغوض نہ بنائے۔ (۱)

۹۸۰۔ امام صادقؑ۔ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو لوگوں کی محبت کو ہماری طرف کھینچ کر

لے آئے اور ان سے وہ بات کرے جو انہیں پسندیدہ ہو اور وہ بات نہ کرے جو نا پسند ہو۔ (۲)

۹۸۱۔ علقمہ۔ میں نے امام صادقؑ سے گزارش کی کہ میں آپ کے قربان کوئی نصیحت

فرمائیں۔

فرمایا: میں تمہیں تقویٰ الہی، احتیاط، عبادت، طول سجدہ، ادائے امانت، صدق حدیث،

(۱) کافی ۸ صفحہ نمبر ۲۹۳/۲۲۹، تنبیہ الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۲ روایت ابوبصیر، مشکوٰۃ

الانوار صفحہ نمبر ۱۸۰ روایت علی بن ابی حمزہ، اعتقادات و تصحیح الاعتقادات صفحہ نمبر ۱۰۹،

دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۶۱، فقہ الرضاؑ صفحہ نمبر ۳۰۶

(۲) (امالی صدوق) ۸/۸۸ روایت مدرک بن زبیر، الخصال ۸۹/۲۵، بشارۃ المصطفیٰ

صفحہ نمبر ۱۵ شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۱۳۵۶/۵۹۰ روایت مدرک بن الزرع

ہمسایہ کے ساتھ بہترین سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ دیکھو اپنے تعلقات ٹھیک رکھنا ان کے مریضوں کی عیادت کرنا، جنازوں کی مشایعت کرنا اور ہمارے واسطے باعث زینت بننا باعث ننگ و عار نہ بننا۔

ہمیں لوگوں کے نزدیک محبوب بنانا، مبغوض نہ بنانا، ہماری طرف ہر مودت کو کھینچ کر لے آؤ اور ہر برائی کو ہم سے دور رکھو۔ ہمارے بارے میں جو خیر کہا جائے ہم اس کے اہل ہیں اور کسی شرک کی نسبت دی جائے اس سے یقیناً پاکیزہ ہیں ہمارا کتاب خدا، قرابت رسول ﷺ اور پاکیزہ ولادت کی بنا پر ایک حق ہے لہذا ہمارے بارے میں ایسی ہی بات کرو۔ (۱)

## فصل پنجم

علامات محبت اہلبیت علیہم السلام

### ۱۔ کوشش عمل

۹۸۲۔ امام علیؑ۔ میں رسول اکرمؐ کے ساتھ ہوں گا اور میرے فرزند میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گے لہذا جسے میرے ساتھ رہنا ہے اسے میری بات کو اختیار کرنا ہوگا اور میرے عمل کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ (۱)

۹۸۳۔ حماد لحام امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد محترم نے فرمایا کہ اگر تم نے میرے خلاف عمل کیا تو میرے ساتھ آخرت میں نہیں رہ سکتے پروردگار اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ ہمارے اعمال کے خلاف کرنے والے ہماری منزل میں نازل ہوں۔ پروردگار کعبہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ (۲)

(۱) (خصال صفحہ نمبر ۱۰/۶۲۳ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، تفسیر فرات صفحہ نمبر ۳۶۷/۳۹۹، جامع الاخبار ۱۳۷۶/۳۹۵، غرر الحکم حاشیہ ۳۷۳) (۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۳۵۸/۲۵۳، تنبیہ الخواطر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۶)

۹۸۴۔ امام علیؑ جو ہم سے محبت کرے اسے ہمارے جیسا عمل بھی کرنا ہوگا اور اس راہ میں تقویٰ کی ردا کو اوڑھنا ہوگا۔ (۱)

۹۸۵۔ امام علیؑ جو ہم سے محبت کرتے وہ ہمارے جیسا عمل بھی کرے اور اس راہ میں تقویٰ سے مدد لے کہ دنیا و آخرت کا سب سے بڑا مددگار تقویٰ الہی ہے۔ (۲)

۹۸۶۔ امام صادقؑ میں والد بزرگوار کے ساتھ نکل کر مسجد رسول ﷺ میں گیا۔ قبر و منبر کے درمیان شیعوں کی ایک جماعت موجود تھی آپ نے انہیں سلام کیا ان لوگوں نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا:

میں تمہاری روح و خوشبو کو دوست رکھتا ہوں لہذا اپنے تقویٰ اور ورع سے میری مدد کرو اور یاد رکھو کہ ہماری محبت ورع اور سعی و عمل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے اور اگر کوئی شخص کسی بندہ کے پیچھے چلے تو اسے اس کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ (۳)

۹۸۷۔ امام مہدیؑ جناب شیخ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص کو وہ عمل کرنا چاہئے جو ہماری محبت سے قریب بنا دے اور ہر اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے جو ہم سے کراہت اور بیزاری کا سبب بنے کہ ہمارا ظہور اچانک ہوگا اور اس وقت نہ کوئی توبہ کارآمد ہوگی اور نہ

(۱) (غرر الحکم ۸۲۸۳)

(۲) (خصال ۱۰/۶۱۳ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ، تحف العقول صفحہ نمبر ۱۰۴)

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۲۵۹/۲۱۲ روایت عمرو بن المقدام، امالی صدوق ۴/۵۰۰ روایت ابو

بصیر، فضائل الشیعہ ۸/۵۱ از محمد بن عمران)

ہمارے عتاب سے کوئی شرمندگی بچا سکے گی۔ (۱)

## ۲۔ محبان اہلبیتؑ سے محبت

۹۸۸۔ حنش بن المعتمر۔ میں امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر

ہوا اور میں نے سلام کے بعد مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ میری شام اس عالم میں ہوئی کہ میں اپنے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوں اور ہمارا دوست اس رحمت خدا پر مطمئن ہے جس کا انتظار کر رہا تھا اور ہمارا دشمن اپنی تعمیرِ جہنم کے کنارہ کر رہا ہے جس کا انجام جہنم میں گر جانا ہے اور گویا کہ اہل رحمت کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور انھیں رحمت مبارک ہو اور اہل جہنم کے لیے جہنم کی ہلاکت حاضر ہے۔

حنش: جو شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ میرا دوست ہے یا دشمن؟ اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرے۔ اگر ہمارے دوستوں کا دوست ہے تو ہمارا دشمن نہیں ہے اور ہمارے دوستوں کا دشمن ہے تو ہمارا دوست نہیں ہے۔ خدا نے ہمارے دوستوں کی دوستی کا عہد لیا ہے اور ہمارے دشمنوں کا نام کتاب میں ثبت کر دیا ہے۔ ہم نجیب و پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے۔ (۲)

۹۸۹۔ امام علیؑ جس نے اللہ سے محبت کی اس نے نبی اکرم ﷺ سے محبت کی اور

جس نے نبی اکرم ﷺ سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ہم سے محبت کی وہ بہر

(۱) (احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۵۹۹)

(۲) (امالی طوسی ۱۱۳/۱۷۲، امالی مفید صفحہ نمبر ۳۳۳، ۷، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۳۵،

کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۸ الغارات ۲ صفحہ نمبر ۵۸۵)

حال ہمارے شیعوں سے ضرور محبت کرے گا۔ (۱)

۹۹۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ جس نے ہمارے دوست سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی۔ (۲)

### ۳۔ دشمنان اہلبیت علیہم السلام سے دشمنی

۹۹۱۔ صالح بن میثم التمار۔ میں نے حضرت میثم کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ہم لوگوں نے ایک شام امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس مومن کے دل کا بھی خدا نے امتحان لے لیا وہ ہماری مودت کو اپنے دل میں ضرور پائے گا اور جس پر خدا کی ناراضگی ثابت ہوگئی وہ ہماری دشمنی ضرور رکھے گا۔ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ مومن ہم سے دوستی رکھتا ہے اور دشمن کی دشمنی کو ہم پہچانتے ہیں۔

ہمارا دوست رحمت خدا کی بناء پر خوش ہے اور ہر روز اس کا منتظر رہتا ہے اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارہ پر کر رہا ہے جس کا انجام ایک دن اس میں گر جانا ہے۔ گویا اہل رحمت کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ اس میں خوش حال ہے اور اہل جہنم کا انجام ہلاکت ہے۔ جس بندہ کے دل میں خدا نے خیر قرار دے دیا ہے وہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کر سکتا ہے اور جو ہمارے دشمن سے محبت کرتا ہے وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا ہے۔ دو طرح کی چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں اور ”خدا نے کسی سینہ میں دو دل نہیں قرار دیئے ہیں“۔ (۳)

(۱) (تفسیر فرات کوفی م صفحہ نمبر ۱۲۸/۱۲۶ روایت زید بن حمزہ بن محمد بن علی بن زیاد القصار)

(۲) (بحار الانوار ۳۳/۱۲۳/۱۰۰ روایت عبدالرحمان بن مسلم، المزور الکبیر)

(۳) (سورہ احزاب ۱۲۳)

کہ ایک سے اس قوم سے محبت کرے اور دوسرے سے اس قوم سے۔ جو ہمارا محبت ہے وہ اتنا ہی خالص ہے جس قدر بغیر ملاوٹ والا سونا ہوتا ہے۔

ہم نجیب و پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے۔ ہم اوصیاء کے وصی اور اللہ و رسول ﷺ کے گروہ والے ہیں۔ ہمارا باغی گروہ حزب الشیطان ہے۔ جو ہماری محبت کا حال آزمانا چاہے وہ اپنے دل کا امتحان کر لے۔ اگر ہمارے دشمن کی محبت بھی پائی جاتی ہے تو اسے معلوم رہے کہ خدا۔ جبریل اور میکائیل سب اس کے دشمن ہیں اور خدا تمام کافروں کا دشمن ہے۔ (۱)

۹۹۲۔ ابوالجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت شریفہ ”ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ“ کے بارے میں امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ہماری اور ہمارے دشمن کی محبت ایک سینہ میں جمع نہیں ہو سکتی ہے کہ خدا نے کسی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے ہیں کہ ایک سے اس سے محبت کرے اور دوسرے سے اس سے دشمنی کرے۔ ہمارا محبت کرنے والا اتنا ہی مخلص ہوتا ہے جیسے خالص سونا جس میں کسی طرح کی ملاوٹ نہ ہو..... جو شخص ہماری محبت کا اندازہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے دل کا امتحان کر لے۔ اگر ہماری محبت میں دشمن کو شریک پاتا ہے تو نہ وہ ہم سے ہے اور نہ ہم اس سے ہیں اور اللہ بھی اس کا دشمن ہے اور جبرائیل و میکائیل بھی اور اللہ تمام کافروں کا دشمن ہے۔ (۲)

۹۹۳۔ امام صادق علیہ السلام نے ایک شخص کے جوان میں فرمایا جس کا سوال یہ تھا کہ ایک شخص آپ کا

(۱) (امالی طوسی) ۱۳۸/۲۳۳، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۷۸، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۱۱، تاویل الآیات الظاہرہ

صفحہ نمبر ۳۳۹ روایت ابی الجارود عن الصادق علیہ السلام

(۲) (تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۱۷۱)

دوست تو ہے لیکن آپ کے دشمن سے برائت میں کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟..... فرمایا: افسوس۔ جو ہماری محبت کا دعویٰ کرے اور ہمارے دشمن سے برائت نہ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (۱)

### ۴۔ بلاؤں کے لیے آمادگی۔

۹۹۴۔ ابو سعید خدری نے رسول اکرم ﷺ سے ایک حاجت کے لیے فریاد کی تو آپ نے فرمایا: ابو سعید صبر کرو کہ فقر و فاقہ میرے چاہنے والوں تک پہاڑوں کی بلندیوں سے وادیوں کی طرف آنے والے سیلاب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آتا ہے۔ (۲)

۹۹۵۔ ابو ذرؓ: رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ کے گھرانہ کا چاہنے والا ہوں تو فرمایا کہ ہوشیار رہو اور فقر کی سواری تیار رکھو کہ فقر ہمارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی تیز رفتاری سے زیادہ روانی کے ساتھ آتا ہے (۳)

۹۹۶۔ ابن عباس۔ رسول اکرم ﷺ کو سخت پریشانی کا سامنا ہو گیا اور علیؑ کو اس کی خبر مل گئی تو وہ کام کی تلاش میں نکل پڑے تاکہ کچھ سامان حاصل کر کے رسول اکرم ﷺ کی خدمت

(۱) (مستطرفات السرائر ۲/۱۳۹)

(۲) (مسند ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۸۵/۱۱۳۷، شعب الایمان ۷ صفحہ نمبر ۳۱۸/۱۰۳۳۲، صفحہ

نمبر ۱۷۳/۱۳۷۳، الفردوس ۳ صفحہ نمبر ۱۵۵/۴۳۲۱)

(۳) (متدرک حاکم ۴ صفحہ نمبر ۳۶/۷۹۴۳، سنن ترمذی ۴ صفحہ نمبر ۵۷۶/۲۳۵۰، شعب الایمان

۲ صفحہ نمبر ۱۷۳/۱۳۷۱)

میں پیش کر دیں۔ اتفاق سے ایک یہودی کے باغ میں سینچائی کا کام مل گیا اور سترہ کھجور کے عوض سترہ ڈول پانی نکالا اور وہ کھجور لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: یا اباحسنؑ یہ کہاں سے؟ عرض کی کہ مجھے آپ کی پریشانی کا علم ہوا تو میں کام کی تلاش میں نکل پڑا اور یہ کھجور لے کر حاضر ہوا ہوں۔

فرمایا: یہ تم نے خدا و رسول ﷺ کی محبت میں کیا ہے؟ عرض کی بیشک۔ فرمایا: جب کوئی بندہ خدا و رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے تو فقر و فاقہ اس کی طرف سیلاب کی روانی سے تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتا ہے۔ خدا و رسول ﷺ سے محبت کرنے والے کو صبر کی سواری کو تیار رکھنا چاہیے۔ (۱)

۹۹۷۔ عنتمہ الجبئی۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ گھر سے برآمد ہوئے تو انصار کے ایک شخص نے ملاقات کر کے عرض کی میرے ماں پاپ قربان۔ آپ کے چہرے پر کبیدگی کے آثار اچھے نہیں لگتے ہیں۔ آخر اس کا سب کیا ہے؟ آپ نے تا دیر اس شخص پر نظر کرنے کے بعد فرمایا کہ بھوک۔

وہ شخص یہ سن کر رو پڑا اور گھر میں کھانا تلاش کرنے لگا اور جب کچھ نہ ملا تو بنی قریظہ میں جا کر ایک کھجور پر ایک ڈول پانی کھینچنے کا کام کرنے لگا اور جب کچھ کھجور جمع ہو گئے تو لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور نوش فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور کہاں سے آئے؟

اس نے ساری داستان بیان کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہو۔

(۱) (السنن الکبریٰ ۶ صفحہ نمبر ۱۹/۱۱۶۳۹، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر ۳۳۹/۹۶۶)

اس نے عرض کی بیشک۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا ہے کہ آپ میری نظر میں میری جان، میرے اہل و عیال اور اموال سے زیادہ عزیز ہیں۔

فرمایا اگر ایسا ہے تو فقر اور بلا کے لئے تیار ہو جاؤ کہ ذات واجب کی قسم۔ فقر اور بلا کی رفتار میرے چاہنے والوں کی طرف بلندی کوہ سے سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (۱)

۹۹۸۔ امام علیؑ۔ جو شخص بھی ہم سے محبت کرے وہ بلا کی چادر تیار کر لے۔ (۲)

۹۹۹۔ امام علیؑ۔ جو ہم سے محبت کرے اسے رنج و محن کی کھال اوڑھ لینی چاہئے۔

(۳)

۱۰۰۰۔ امام علیؑ۔ جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے اسے سامانِ بلا کو تیار کر لینا

چاہیے۔ (۴)

۱۰۰۱۔ امام علیؑ۔ جو ہم اہل بیت سے محبت کرے اسے فقر کی چادر مہیا کر لینی

چاہیے۔ (۵)

۱۰۰۲۔ اصح بن نباتہ۔ میں امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص وارد ہوا اور

(۱) (المعجم الکبیر ۱۸ صفحہ نمبر ۱۵۵/۷۴ ، اصابہ ۳ صفحہ نمبر ۶۱۱/۶۰۹۷ ، اسد الغابہ ۳

صفحہ نمبر ۲۹۳/۳۱۱۲)

(۲) (غرر الحکم ۹۰۳۷)

(۳) (غرر الحکم ۹۰۳۸)

(۴) (الغارات ۲ صفحہ نمبر ۵۸۸ ، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۷۷۵)

(۵) (نہج البلاغہ حکمت ۱۱۲)

اس نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم صحیح کہتے ہو۔ ہماری طینت خزانہ قدرت میں محفوظ ہے اور اللہ نے اس کا عہد صلب آدم ﷺ میں لیا ہے لیکن اب چادر فقر اختیار کر لو میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ خدا کی قسم یا علی ﷺ: فقر کی رفتار تمہارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (۱)

۱۰۰۳۔ اصح بن نباتہ۔ میں امیر المؤمنین ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی کہ میں آپ سے خفیہ، اعلانیہ ہر حال میں محبت کرتا ہوں۔ امیر المؤمنین ﷺ نے یہ سن کر ایک لکڑی سے زمین کھودنا شروع کر دی۔ اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ تو جھوٹا ہے۔ میں نے نہ تیری شکل اپنے چاہنے والوں میں دیکھی ہے اور نہ تیرا نام ان کے ناموں میں دیکھا ہے۔

مجھے اس کلام سے بے حد تعجب ہوا اور میں خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ ایک دوسرے شخص نے آ کر یہی بات دوہرائی۔ آپ نے پھر زمین کو کرید اور فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے۔ ہماری طینت طینت مرحومہ ہے۔ اس کا عہد پروردگار نے روزِ یثاق لے لیا ہے اور اس سے کوئی شخص الگ نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اس میں کوئی شخص باہر سے داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن اب فقر کی چادر تیار کر لے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ یہ فرماتے سنا ہے کہ یا علی فاقہ کی رفتار تمہارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی رفتار سے تیز تر ہے۔ (۲)

۱۰۰۴۔ محمد بن مسلم۔ میں بیماری کی حالت میں مدینہ میں وارد ہوا تو کسی نے امام باقر ﷺ

(۱) (المومن ۱۶ صفحہ نمبر ۵، اعلام الدین صفحہ نمبر ۴۳۲)

(۲) (امالی طوسی صفحہ نمبر ۹۲۱/۲۰۹، بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۳۹۰، ۳۹۱، اختصا

صفحہ نمبر ۳۱۱-۳۱۲)

کو میرے حالات کی اطلاع کر دی۔ آپ نے ایک غلام کے ہمراہ رومال سے ڈھانک کر ایک شربت ارسال فرمایا اور غلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے سامنے پلا دینا۔ میں نے اسے دیکھا خوش ذائقہ اور خوشبودار ہے اور فوراً پی لیا۔

غلام نے کہا کہ اب اجازت دیجئے کہ حضرت نے فرمایا ہے جب پی لیں تو تم واپس آ جانا۔ میں غور کرنے لگا کہ ابھی تو میں اٹھنے کے قابل نہیں تھا اور اب یکبارگی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور حضرت کے دروازے پر حاضر ہو کر اذن طلب کیا۔ آپ نے اندر سے آواز دی کہ ٹھیک ہو گئے۔ اچھا اب اندر آ جاؤ۔ میں روتا ہوا اندر داخل ہوا اسلام کر دست مبارک کو بوسہ دیا۔

حضرت نے پوچھا رونے کا سبب کیا ہے؟

عرض کی۔ میں آپ پر قربان منزل اس قدر دور ہے کہ برابر حاضر نہیں ہو سکتا اور حالات ایسے ہیں کہ مدینہ میں قیام نہیں کر سکتا۔ یہ رونا اپنی غربت اور بد قسمتی کا ہے؟

فرمایا کہ جہاں تک بلا کا سوال ہے پروردگار نے ہمارے چاہنے والوں کو ایسا ہی بنایا ہے اور بلا کو ان کی طرف تیز رفتار بنا دیا ہے اور جہاں تک غربت کا سوال ہے تو حضرت ابو عبد اللہ (امام حسین علیہ السلام) سے سبق لینا چاہئے جو شط فرات پر ہم سب سے دور ہیں۔ رہ گیا تمہاری منزل کا ہم سے دور ہونا تو مومن ہمیشہ اس دار دنیا میں غریب رہتا ہے یہاں تک کہ جو رحمت الہیہ میں پہنچ جائے۔ اور تم نے ہم سے قریب رہنے اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا جو اظہار کیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری نیت سے باخبر ہے اور تمہیں اس جذبہ پر اجر عنایت کرنے والا ہے۔ (۱)

(۱) (رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۲۸۱/۳۹۱، کامل الزیارات صفحہ نمبر ۲۷۵، اختصاف صفحہ نمبر

۵۲، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۸۱)

## فصل ششم

### آثار محبت اہلبیت علیہم السلام

#### ۱۔ گناہوں کا محو ہو جانا

۱۰۰۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہم اہلبیت کی محبت گناہوں کو محو کر دیتی ہے۔ اور نیکیوں کو دگنا کر دیتی

ہے۔ (۱)

۱۰۰۶۔ امام حسن علیہ السلام۔ خدا کی قسم ہماری محبت ہر ایک کو فائدہ پہنچا دیتی ہے چاہے وہ ارض دہلیم کا

قیدی غلام ہی کیوں نہ ہو اور ہماری محبت اولاد آدم کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتی ہے جس طرح ہوا

درخت سے پتے گرا دیتی ہے۔ (۲)

۱۰۰۷۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ جو ہم سے خدا کی خاطر محبت کرے گا اسے محبت ضرور فائدہ پہنچائے

گی چاہے دہلیم کے پہاڑوں پر کیوں نہ ہو اور جو کسی اور غرض سے محبت کرے گا تو اس کا اختیار اللہ کے

ہاتھ میں ہے اور ہم اہلبیت کی محبت گناہوں کو یوں گرا دیتی ہے جس طرح ہوا درخت کے

(۱) (امالی طوسیؑ ۲۷۴/۱۶۳ روایت علی بن مہدی، ارشاد القلوب ۲۵۳)

(۲) (اختصاص صفحہ نمبر ۸۲، رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۱۷۸/۳۲۹ روایت ابو حمزہ ثمالی)

بتوں کو گرا دیتی ہے۔ (۱)

۱۰۰۸۔ امام باقرؑ ہم اہلبیت کی محبت سے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ (۲)

۱۰۰۹۔ امام صادقؑ ہم اہلبیت کی محبت بندوں کے گناہوں کو اسی طرح گرا دیتی ہے جس

طرح تیز ہو اور رخت کے بتوں کو گرا دیتی ہے۔ (۳)

۱۰۱۰۔ امام صادقؑ جو شخص خدا کے لئے ہم سے اور ہمارے دوستوں سے محبت کرے اور اس

کی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو یا اسی طرح ہمارے دشمنوں سے صرف برائے خدا دشمنی کرے اور اس کی

کوئی ذاتی عداوت نہ ہو اور اس کے بعد روز قیامت بقدر ریگ صحرا وز بددیر یا گناہ لے کر آئے تو بھی

خدا اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (۴)

(۱) (بشارة المصطفى) صفحہ نمبر ۳ روایت ابو زرین، شرح الاخبار ۲ صفحہ نمبر ۹۰۶/۵۱۳

روایت علی بن حمزہ عن الحسنینؑ

(۲) (امالی طوسی) ۱۰۱۰/۴۵۲، بشارة المصطفى صفحہ نمبر ۶۷ روایت خالد بن طہاز ابو العلاء

الخفاف

(۳) (ثواب الاعمال) صفحہ نمبر ۱/۲۲۳، قرب الاسناد صفحہ نمبر ۱۲۶/۳۹، بشارة المصطفى

صفحہ نمبر ۲۷۰ روایات بکر بن محمد زدی

(۴) (امالی طوسی) ۲۵۹/۱۵۶، بشارة المصطفى صفحہ نمبر ۹۰ روایت حسین بن مصعب، ارشاد

القلوب صفحہ نمبر ۲۵۳، اعلام الدین صفحہ نمبر ۴۴۸، ثواب الاعمال صفحہ نمبر ۱/۲۰۴

روایت صالح بن سہل ہمدانی

## ۲۔ طہارت قلب

۱۰۱۱۔ امام باقرؑ جو شخص بھی ہم سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے دل کو پاک کر دیتا ہے اور جس کے دل کو پاک کر دیتا ہے وہ ہمارے لئے سراپا تسلیم ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو پروردگار اسے سخی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنا دیتا ہے۔ (۱)

۱۰۱۲۔ امام صادقؑ کوئی شخص بھی ہم سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہماری منزل میں اور ہمارے سایہ میں ہوگا..... خدا کی قسم جو شخص بھی ہم سے محبت کرے گا پروردگار اس کے دل کو پاکیزہ بنا دے گا اور جب ایسا کر دے گا تو وہ سراپا تسلیم ہو جائے گا اور جب ایسا ہو جائے گا تو اسے سخی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنا دے گا اور اس امر کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوگا جب سانس طلق تک پہنچ جائے گی۔ (۲)

## ۳۔ اطمینان قلب

۱۰۱۳۔ امام علیؑ جب آیت کریمہ ”الا بذکر اللہ تطمئن القلوب“ نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

یہ وہ شخص ہے جو خدا و رسول اور میرے اہلبیت سے سچی محبت کرتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا ہے اور مومنین سے بھی حاضر غائب ہر حال میں محبت کرتا ہے کہ مومنین ذکر خدا ہی سے ایک دوسرے

(۱) کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۱۹۳ ابو خالد کاہلی

(۲) (اعلام الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۷۳، شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۱۳۶۷/۴) روایت عبد

العلی بن الحسین

سے محبت کرتے ہیں۔ (۱)

۱۰۱۴۔ امام صادق علیہ السلام آیت کریمہ کے نزول کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟  
عرض کی خدا اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

فرمایا: جو شخص میرے اقوال کی تصدیق کرے، مجھ پر ایمان لے آئے اور تم سے اور تمہاری اولاد سے محبت کرے اور سارے امور کو تم لوگوں کے حوالہ کر دے۔ (۲)

۱۰۱۵۔ انس بن مالک۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آیت ”الا بذكر الله“ کے بارے میں دریافت کیا کہ فرزند ام سلیم تمہیں معلوم ہے کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟  
میں نے عرض کی حضور آپ فرمائیں۔

فرمایا: ہم اہلبیت علیہم السلام اور ہمارے شیعہ۔ (۳)

نوٹ بظاہر ابن عباس کا نام سہواً درج ہو گیا ہے اس لئے کہ ابن ام سلیم سے مراد انس بن مالک ہے جیسا کہ تہذیب الکمال ۳ صفحہ نمبر ۵۶۸/۳۵۳ میں واضح کیا گیا ہے۔

(۱) (کنز العمال ۲ صفحہ نمبر ۴۴۲/۴۴۸، درمنثور ۴ صفحہ نمبر ۶۴۲، جعفریات صفحہ نمبر ۲۲۴)

(۲) (تفسیر فرات کوفی صفحہ نمبر ۲۰۷/۲۷۴ روایت محمد بن القاسم بن عبید)

(۳) (بحار الانوار ۳۵ صفحہ نمبر ۲۰۵/۲۹، ۲۳ صفحہ نمبر ۱۸۳/۴۸، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۲۳۹، البرہان ۲ صفحہ نمبر ۲/۲۹۱ روایت ابن عباس)

## ۴۔ حکمت

۱۰۱۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو ہم اہلبیت سے محبت کرے گا اور ہماری محبت کو دل میں ثابت کرے گا اس کی زبان سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے اور اس کے دل میں ایمان ہمیشہ تازہ رہے گا۔ (!)

## ۵۔ کمال دین

۱۰۱۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرے اہلبیت اور میری ذریت کی محبت کمال دین کا سبب بنتی ہے۔ (۲)

۱۰۱۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرے قبیلہ میرے اہلبیت اور میری ذریت کی فضیلت ویسی ہی ہے جیسے کہ دنیا کی ہر شے پر پانی کی فضیلت ہے کہ ہر شے کی زندگی کا دار و مدار پانی پر ہے۔ اسی طرح میرے اہلبیت علیہم السلام، عشیرہ اور ذریت کی محبت سے کمال دین حاصل ہوتا ہے۔ (۳)

## ۶۔ مسرت و اطمینان وقت موت

۱۰۱۹۔ عبداللہ بن الولید۔ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں مروان کے دور حکومت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں عرض کیا کہ میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔

(۱) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۱۶۷/۱۳۳ روایت فضیل بن عمر)

(۲) (امالی صدوق" صفحہ نمبر ۱/۱۶۱ روایت حسن بن عبداللہ)

(۳) (اختصاص صفحہ نمبر ۳۷)

فرمایا: کوفہ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والا کوئی شہر نہیں ہے۔ خصوصاً یہ ایک جماعت جسے خدا نے عرفان عنایت فرمایا ہے جب کہ تمام لوگ جاہل تھے تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب لوگ نفرت کر رہے تھے ہماری اتباع کی جب لوگ مخالفت کر رہے تھے ہماری تصدیق کی جب لوگ تکذیب کر رہے تھے۔ خدا تمہیں ہماری جیسی حیات و موت عنایت کرے۔

یاد رکھو کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی خنکی چشم اور سکون قلب کو اس وقت دیکھے گا جب سانس آخری مرحلہ تک پہنچ جائے گی۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے ہر رسول کے لئے ازواج اور ذریت قرار دی ہے۔ (رعد ۳۸) ہم ذریت رسول اللہ ہیں۔ (۱) واضح رہے کہ بشارۃ المصطفیٰ میں مروان کے بجائے بنی مروان کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے کہ امام صادقؑ کی ولادت عبدالملک بن مروان کے دور میں ہوئی ہے۔

## ۷۔ شفاعت

۱۰۲۰۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں میری شفاعت میری امت میں صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے اہلبیتؑ سے محبت کرنے والے ہیں اور میرے شیعہ ہیں۔ (۲)

۱۰۲۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہم اہلبیت کی محبت اختیار کرو کہ جو ہماری محبت لے کر میدان قیامت میں وارد ہوگا وہ ہماری شفاعت میں داخل ہو جائے گا۔ (۳)

(۱) کافی ۸ صفحہ نمبر ۸۱/۳۸، امالی طوسیٰ صفحہ نمبر ۱۳۳/۲۳۳، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۸۲

(۲) تاریخ بغداد ۲ صفحہ نمبر ۱۳۶

(۳) المعجم الاوسط صفحہ نمبر ۳۶۰/۲۳۳۰ روایت ابن ابی لیلیٰ، امالی مفید۱/۱۳، امالی طوسیٰ ۱۸۷/۳۱۳، المحاسن

صفحہ نمبر ۱۳۳/۱۶۹، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۰۰، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۲۵۳

۱۰۲۲۔ امام علی علیہ السلام۔ روز قیامت اپنے اعمال کی بنا پر شفاعت کے لئے ہماری تلاش میں پریشان نہ ہونا۔ ہمیں بھی حق شفاعت حاصل ہے اور ہمارے شیعوں کو بھی۔ ہم سے حوض کوثر پر ملاقات کرنے میں سبقت کرو کہ ہم وہاں سے اپنے دشمنوں کو ہنکا دیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے۔ (۱)

### ۸۔ نور روزِ قیامت

۱۰۲۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ تم میں سے سب سے زیادہ نورانیت کا حامل وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ اہلبیت علیہم السلام سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (شواہد التنزیل ۲ صفحہ نمبر ۳۱۰/۹۳۸ از سالم)

۱۰۲۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم کوئی بندہ میرے اہلبیت سے محبت نہیں کرتا مگر یہ کہ پروردگار سے ایک نور عطا کر دیتا ہے جو حوض کوثر تک ساتھ رہتا ہے اور اسی طرح دشمن اہلبیت علیہم السلام کے اور اپنے درمیان حجاب حائل کر دیتا ہے۔ (۲)

### ۹۔ امن روزِ قیامت

۱۰۲۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہم اہلبیت محبت کرے گا پروردگار سے روز قیامت محفوظ مامون اٹھائے گا۔ (۳)

(۱) (الخصال ۶۱۳، ۱۰/۶۲۴، روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق علیہ السلام)

(۲) (شواہد التنزیل ۲ صفحہ نمبر ۳۱۰/۹۳۷) روایت ابوسعید خدری

(۳) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۲ صفحہ نمبر ۵۸/۲۴۰) از ابو محمد الحسن بن عبداللہ بن محمد بن العباس الرازی التمیمی عن الرضا علیہ السلام

۱۰۲۶۔ رسول اکرم ﷺ آگاہ ہو جاؤ! جو آل محمد علیہم السلام سے محبت کرتا ہے وہ حساب، میزان اور صراط سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۱)

۱۰۲۷۔ رسول اکرم ﷺ میری اور میرے اہلیت کی محبت سات مقامات پر کام آنے والی ہے جن کا ہول انتہائی عظیم ہے۔ وقت مرگ، قبر، وقت نشر، وقت نامہ اعمال، وقت حساب، میزان، صراط۔ (۲)

۱۰۲۸۔ امام صادق علیہ السلام ہم اہلیت کی محبت سے سات مقامات پر فائدہ ہونے والا ہے۔ خدا کے سامنے، موت کے وقت، قبر میں، روز حشر، حوض کوثر پر، میزان پر، صراط پر۔ (۳)

### ۱۰۔ ثبات قدم بر صراط

۱۰۲۹۔ رسول اکرم ﷺ تم میں سے سب سے زیادہ صراط پر ثبات قدم والا وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ سے اور میرے اہلیت سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (۴)

(۱) (فضائل الشیخہ ۱/۲۷، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۳۷، مآۃ منقبتہ صفحہ نمبر ۱۳۹، اعلام الدین صفحہ نمبر ۲۶۳، ارشاد القلوب صفحہ نمبر ۲۳۵، مناقب خوارزمی ۵۱/۷۳، مقتل خوارزمی ۱ صفحہ نمبر فرائد السمطین ۲ صفحہ نمبر ۵۲۶/۲۵۸ روایات ابن عمر)

(۲) (خصال ۳۹/۳۶۰، امالی صدوق ۳/۱۸، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۷ روایت جابر عن الصادق علیہ السلام، روضہ الواعظین صفحہ نمبر ۲۹۷ جامع الاخبار ۱۳۳۱/۵۱۳، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۰۸ روایت واثلہ بن الاسقع)

(۳) (الحاسن ۱ صفحہ نمبر ۴۷۱/۲۵۰ روایت محمد بن الفضل البہاشمی)

(۴) (جامع الاحادیث صفحہ نمبر ۲۳۱)

۱۰۳۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ تم میں سے سب سے زیادہ صراط پر ثابت قدم، سب سے زیادہ میرے

اہلبیتؑ سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (۱)

۱۰۳۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہم اہلبیتؑ سے جس نے بھی محبت کی اس کا ایک قدم پھسلنے لگے گا تو

دوسرا ثابت ہو جائے گا یہاں تک کہ خدا سے روز قیامت نجات دے دے۔ (۲)

۱۰۳۲۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہمارا کوئی دوست ایسا نہیں ہے جس کے دونوں قدم پھسل جائیں بلکہ

جب ایک قدم پھسلے لگتا ہے تو دوسرا ثابت ہو کر اسے سنبھال لیتا ہے۔ (۳)

## ۱۱۔ نجات از جہنم

۱۰۳۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ روز قیامت پروردگار فاطمہؑ کو آواز دے گا کہ جو چاہو مانگ لو میں عطا

کردوں گا۔ تو فاطمہؑ کہیں گی خدایا تجھ ہی سے ساری امیدیں وابستہ ہیں اور تو امیدوں سے بالاتر

ہے۔ میرا سوال صرف یہ ہے میرے اور میری عترت کے محبوبوں پر جہنم کا عذاب نہ کرنا۔ تو آواز آئے

گی فاطمہ میری عزت و جلال اور بلندی کی قسم میں آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے

سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ تیرے اور تیری اولاد کے دوستوں پر جہنم کا عذاب نہیں کروں گا۔ (۴)

(۱) (فضائل الشیعہ ۳/۲۸ روایت اسماعیل بن مسلم الشعمری، الجعفریات صفحہ نمبر ۱۸۲

نوادر راوندی صفحہ نمبر ۹۵، کامل ابن عدی ۲۳۰/۶ روایت موسیٰ بن اسماعیل، کنز العمال ۲

صفحہ نمبر ۳۲۶۳/۹۷، صواعق محرقة صفحہ نمبر ۱۸۷، احقاق الحق ۱۸/۲۵۹)

(۲) (دارالاحادیث النبویہ صفحہ نمبر ۵۱)

(۳) (دعائم الاسلام صفحہ نمبر ۱۶۳)

(۴) (تاویل الآیات الظاہرہ روایت ابو زرؓ)

۱۰۳۳۔ ہلال بن حمامہ۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان مسکراتے ہوئے تشریف لائے تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کی کہ حضور ﷺ آپ کے مسکرانے کا سبب کیا ہے؟

فرمایا: میرے پاس پروردگار کی طرف سے بشارت آئی ہے کہ مالک نے جب علیؑ اور فاطمہؑ کا عقد کرنا چاہا تو ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو ہلائے اس نے ہلایا تو بہت سے اوراق گر پڑے اور ملائکہ نے انہیں چن لیا۔ اب روز قیامت ملائکہ تمام مخلوقات کو دیکھیں گے اور جسے محب اہلبیتؑ پائیں گے اسے یہ پروانہ دے دیں گے جس پر جہنم سے برائت لکھی ہوگی۔ میرے بھائی ابن عم اور میری بیٹی کی طرف سے جو میری امت کے مردوزن کو عذاب جہنم سے آزادی دلانے والے ہوں گے۔ (۱)

۱۰۳۵۔ امام صادقؑ۔ خدا کی قسم کوئی بندہ اللہ و رسول ﷺ کا چاہنے والا اور آئمہ سے محبت کرنے والا ایسا نہیں ہو سکتا ہے جسے آتش جہنم مس کر سکے۔ (۲)

## ۱۲۔ اہلبیتؑ کے ساتھ حشر و نشر

۱۰۳۶۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے حسن و حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت کرے گا وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ (۳)

(۱) تاریخ بغداد ۳ صفحہ نمبر ۳۱۰، اسد الغابہ ۱ صفحہ نمبر ۳۱۵/۳۹۲، بیانج المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۶۰/۲۷۸، مناقب خوارزمی

۳۶۱/۲۳۱، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۳۳۶، ماہ سفینہ صفحہ نمبر ۱۳۵، الخراج والخراج ۲ صفحہ نمبر ۵۳۶/۱۱

(۲) رجال نجاشی ۱ صفحہ نمبر ۳۸، روایت الیاس بن عمرو الجعفی، شرح الاخبار ۳ صفحہ نمبر ۳۶۳/۱۳۵۵، روایت حضری

(۳) (سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۶۳۱/۳۷۷۳، مسند احمد بن حنبل ۱ صفحہ نمبر ۱۶۸/۵۷۶، فضائل الصحاب ابن فضال

۲ صفحہ نمبر ۶۹۳/۱۱۵۸، تاریخ بغداد ۱۳/۲۸۷، مناقب خوارزمی ۱۳۸/۱۵۶، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ صفحہ نمبر

۹۶۰/۹۵/۵۲، ابی صدوق ۱۱ صفحہ نمبر ۱۱/۹۰، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۳۲، روایت علی بن جعفر عن اکاظمؑ، احقاق

۱۰۳۷۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا: ہم، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ہمارے دوست ایک مقام پر جمع ہوں گے اور کھانے پینے میں مصروف رہیں گے یہاں تک کہ تمام بندوں کا حساب ہو جائے۔ ایک شخص نے یہ سنا تو کہنے لگا پھر حساب و کتاب کا کیا ہوگا؟ تو میں نے کہا صاحب یسین کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسی ساعت داخل جنت کر دیے گئے۔ (۱)

رسول اکرم ﷺ۔ میرے پاس حوضِ کوثر پر میرے اہلبیت اور ان کے چاہنے والے برابر سے وارد ہوں گے۔ (۲)

۱۰۳۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو مجھ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رہے گا۔ (۳)

۱۰۴۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہم اہلبیت سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہوگا اور ہمارے ساتھ داخل جنت ہوگا۔ (کفایہ الاثر صفحہ نمبر ۲۹۶ از محمد بن ابی بکر از زید بن علی)

۱۰۴۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہم سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ ہوگا اور اگر کوئی انسان کسی پتھر سے بھی محبت کرے گا تو اسی کے ساتھ محشور ہوگا۔ (۴)

- 
- (۱) المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۶۲۳/۴۱ از عمر بن علی، تہذیب تاریخ دمشق ۳ صفحہ نمبر ۲۱۳
- (۲) (مقاتل الطالبین صفحہ نمبر ۷۶، شرح نوح البلاغہ معتزلی ۱۶ صفحہ نمبر ۴۵ روایت سفیان، ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۸، کتاب الغارات ۲ صفحہ نمبر ۵۸۶، مناقب امیر المومنین کوئی ۲ صفحہ نمبر ۱۹۲/۶۱۳)
- (۳) (کفایہ الاثر صفحہ نمبر ۳۵ روایت ابو ذرؓ)
- (۴) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۹/۱۷۴ روایت نون، روضہ الواعظین صفحہ نمبر ۳۵، مشکوٰۃ الانوار صفحہ نمبر ۸۴)

۱۰۴۲۔ ابو ذرؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایسے افراد سے محبت کرتا ہوں جن کے اعمال تک نہیں پہنچ سکتا ہوں تو اب کیا کرو؟ فرمایا: ابو ذرؓ۔ ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ محشور ہوگا اور اعمال کے مطابق جزا پائے گا۔

میں نے عرض کی کہ میں، اللہ۔ رسول ﷺ، اور اس کے اہلبیت سے محبت کرتا ہوں؟ فرمایا تمہارا انجام تمہارے محبوبوں کے ساتھ ہوگا۔ (۱)

۱۰۴۳۔ امام حسینؑ، جو ہم سے دنیا کے لیے محبت کرے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ دنیا دار ہیں جن کے دوست نیک و فاجر سب ہوتے ہیں اور جو ہم سے اللہ کے لیے محبت کرے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ قیامت کے دن ہمارے برابر میں ہوگا جس طرح کہ ہاتھ کی دو انگلیاں۔ (۲)

۱۰۴۴۔ امام حسینؑ۔ جو ہم سے اللہ کے لیے محبت کرے گا وہ ہمارے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو ہم سے دنیا کے لیے محبت کرے گا تو دنیا نیک و بد سب کے لیے ہے۔ (۳)

۱۰۴۵۔ امام حسینؑ۔ جو ہم سے محبت کرے اور صرف خدا کے لیے کرے وہ ہمارے ساتھ برابر کی دو انگلیوں کی طرح سے روز قیامت محشور ہوگا اور جو ہم صرف دنیا کے لیے محبت کرے گا اس کا حساب ایسے ہی ہوگا جیسے میزان عدالت میں ہر نیک و بد کا حساب ہوگا۔ (۴)

(۱) (امالی طوسیؒ ۶۳۲/۱۳۰۳، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۴۱)

(۲) (المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۱۳۵/۲۸۸۰ روایت بشر بن غالب)

(۳) (امالی طاسیؒ صفحہ نمبر ۲۵۳/۴۵۵، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۲۳ روایت بشر بن غالب)

(۴) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۱۳۳/۱۶۸)

۱۰۳۶۔ امام زین العابدینؑ۔ مختصر سی بات یہ ہے کہ جو ہم سے بغیر دنیاوی لالچ کے محبت کرے گا اور ہمارے دشمن سے بغیر ذاتی کدورت کے دشمنی رکھے گا وہ روز قیامت حضرت محمد ﷺ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت علیؑ کے ساتھ محشور ہوگا۔ (۱)

۱۰۳۷۔ برید بن معاویہ الجبلی۔ میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک ایک شخص خراسان سے پیدل چل کر وارد ہوا اس طرح کہ اس کے دونوں پیر زخمی ہو چکے تھے۔ کہنے لگا کہ میں اس عالم میں صرف آپ اہل بیتؑ کی محبت میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا خدا کی قسم ہم سے کوئی پتھر بھی محبت کرے گا تو روز قیامت ہمارے ہی ساتھ محشور ہوگا کہ دین محبت کے علاوہ اور کیا ہے۔ (۲)

۱۰۳۸۔ امام صادقؑ۔ جو ہم سے اس طرح محبت کرے کہ اس کی بنیاد نہ کوئی قرابت داری ہو اور نہ ہمارا کوئی احسان۔ صرف خدا اور رسول ﷺ کے لیے محبت کرے تو روز قیامت ہمارے ساتھ ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرح محشور ہوگا۔ (۳)

۱۰۳۹۔ یوسف بن ثابت بن ابی سعید۔ امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کہ جب لوگوں نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم آپ سے قرابت رسول ﷺ اور حکم خدا کی بنا پر محبت کرتے ہیں اور ہمارا مقصد ہرگز کسی دنیا کا حصول نہیں ہے۔ صرف رضائے الہی اور آخرت مطلوب ہے اور ہم اپنے دین کی اصلاح چاہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے یقیناً سچ کہا ہے۔ اب جو ہم سے محبت کرے گا وہ روز قیامت دو انگلیوں کی طرح ہمارے ساتھ ہوگا۔ (۴)

(۱) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۵۱۷/۲۶۷ روایت ابو خالد کاتبی)

(۲) (تفسیر عیاشی ۱ صفحہ نمبر ۱۲۷/۲۷)

(۳) (اعلام الدین صفحہ نمبر ۲۶۰ روایت عبیدہ بن زارہ)

(۴) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۸۰/۱۰۶، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۶۹/۱۶)

۱۰۵۰۔ حکم بن عتیہ۔ میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر حاضرین سے چھلک رہا تھا کہ ایک بزرگ شخص عصا پر تکیہ کئے ہوئے حاضر ہوا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر آواز دی ”سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اور رحمت و برکات الہیہ پر ہوں۔ اس کے بعد خاموش ہو گئے تو امامؑ نے فرمایا: علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... اس کے بعد بزرگ نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور چپ ہو گئے تو حاضرین نے جواب سلام دیا۔

اس کے بعد امامؑ کی طرف رخ کر کے عرض کی فرزند رسول! میں آپ پر قربان۔ مجھے قریب جگہ دیجئے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے دوستوں سے محبت کرتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ اس میں کوئی طمع دنیا شامل نہیں ہے اسی طرح آپ کے دشمنوں اور آپ کے دوستوں کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں اور اس میں کوئی ذاتی عداوت شامل نہیں ہے۔ میں آپ کے حلال و حرام کا پابند ہوں اور آپ کے حکم کا منتظر رہتا ہوں کیا میرے لئے نیکی کی کوئی امید ہے۔

فرمایا: میرے قریب آؤ۔ اور قریب آؤ..... یہ کہہ کر اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا کہ ایسا ہی سوال میرے پدر بزرگ سے ایک بزرگ نے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا اگر تم اسی عالم میں دنیا سے چلے گئے تو رسول اکرم ﷺ، حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کے پاس وارد ہو گے، تمہارا دل ٹھنڈا ہو گا روح مطمئن ہو گی اور آنکھیں خشک ہوں گی تمہارا استقبال راحت و سکون کے ساتھ نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہو گا..... اور اگر زندہ رہ گئے تو وہ کچھ دیکھو گے کہ جس میں خشکی چشم ہو اور ہمارے ساتھ بلند ترین منزل پر ہو گے۔

اس بزرگ نے کہا حضور دوبارہ فرمایا۔..... آپؑ نے تکرار فرمائی اس نے کہا اللہ اکبر۔ اے ابو جعفر! میں مر کر رسول اکرم ﷺ، حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کی خدمت میں وارد ہوں گا، اور خشکی چشم، راحت روح کے ساتھ حاضر ہوں گا اور اس

سارے اجر کا حقدار ہوں گا جو آپ نے بیان فرمایا ہے اور یہ کہہ کر رونا شروع کیا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور تمام گھر والوں نے رونا شروع کر دیا اور سب کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرت نے اپنے دست مبارک سے آنکھوں کو پونچھنا شروع کیا تو مرد بزرگ نے سراٹھا کر امامؑ سے عرض کیا: فرزند رسول ذرا اپنا دست مبارک بڑھائیے۔ آپ نے ہاتھ بڑھائے تو اس نے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اپنے رخسار اور آنکھوں سے لگایا اور پھر شکم و سینہ پر رکھا اور سلام کر کے رخصت ہو گیا۔

امامؑ اس کو تادیر دیکھتے رہے۔ اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہے اسے اس شخص کو دیکھنا چاہئے۔

حکم بن عتیبہ کا بیان ہے کہ میں نے اس اجتماع جیسا کوئی ماتم نہیں دیکھا ہے۔ (۱)

### ۱۳۔ جنت

۱۰۵۱۔ حدیفہ۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے ہیں کہ ایہا الناس۔ اس کا جد یوسف بن یعقوب کے جد سے افضل ہے۔

اور یاد رکھو کہ حسینؑ کی منزل جنت ہے، اس کے باپ کی منزل جنت ہے اس کی ماں کی جگہ جنت ہے اس کا بھائی جنتی ہے اور اس کے تمام دوست اور ان کے چاہنے والے سب جنتی ہیں۔ (۲)

(۱) (کافی ۳۰/۷۶/۸)

(۲) (مقتل حسینؑ انوار زری ۱ صفحہ نمبر ۶۷)

۱۰۵۲۔ امام صادقؑ۔ رسول اکرم ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ ایک مقام پر رک کر آپ نے پانچ سجدے کیے اور روانہ ہو گئے تو بعض اصحاب نے عرض کی کہ حضور آج تو بالکل نئی بات دیکھی ہے؟

فرمایا کہ جبرائیل امینؑ نے آکر یہ بشارت دی ہے کہ علیؑ جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا۔ پھر فرمایا کہ فاطمہؑ بھی جنتی ہیں تو میں نے پھر سجدہ شکر کیا۔ تو کہا کہ حسنؑ و حسینؑ بھی جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا۔ پھر کہا کہ ان سب کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدہ کیا۔ تو کہا کہ ان کے دوستوں کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدہ کیا۔ (۱)

۱۰۵۳۔ جابر بن عبد اللہ انصاری۔ ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں حضور کی خدمت میں حاضر تھے کہ بعض اصحاب نے جنت کا ذکر شروع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم کے یہاں نور کا ایک پرچم اور زمرہ کا ایک ستون ہے جسے خلقتِ آسمان سے دو ہزار سال پہلے خلق کیا ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ال محمد خیر البریۃ۔ اور یا علیؑ تم اس قوم کے بزرگ ہو۔

یہ سن کر حضرت علیؑ نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مرتبہ کی ہدایت دی اور آپ ﷺ کے ذریعہ شرافت و کرامت عنایت فرمائی..... آپ نے فرمایا: یا علیؑ۔ کیا تمہیں نہیں معلوم ہے کہ جو ہم سے محبت کرے اور ہماری محبت کو اختیار کرے پروردگار اسے ہمارے ساتھ جنت میں ساکن کرے گا جیسا کہ سورہ قمر کی آیت ۵۵ میں بیان کیا گیا ہے۔ (۲)

(۱) (امالی مفید ۲/۲۱ روایت ابو عبد الرحمن)

(۲) (فضائل ابن شاذان صفحہ نمبر ۱۰۳، احقاق الحق ۳ صفحہ نمبر ۲۸۴)

۱۰۵۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ یا علی۔ جس نے تمہاری اولاد سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے خدا سے محبت کی وہ داخل جنت ہو گیا اور جس نے تمہاری اولاد سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے خدا سے دشمنی کی وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ خدا سے داخل جہنم کر دے۔ (۱)

۱۰۵۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس نے دل سے ہم سے محبت کی اور ہاتھ اور زبان سے ہماری امداد کی وہ ہمارے ساتھ جنت کہ بلند ترین منزل پر ہوگا اور جو ہم سے محبت کر کے زبان سے ہماری امداد کرے گا اور ہاتھ روک لے گا وہ اس سے کتر درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے گا وہ اس سے کتر درجہ میں ہوگا۔ (۲)

۱۰۵۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ جنت میں تین درجہ ہیں اور جہنم میں تین طبقے ہیں۔ جنت کا اعلیٰ درجہ ہمارے اس دوست کے لئے ہے جو زبان اور ہاتھ سے امداد کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف زبان سے قدر کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف دل سے محبت کرے۔ (۳)

۱۰۵۷۔ امام علیؑ۔ جو ہم سے دل سے محبت کرے اور زبان سے ہماری مدد کرے اور ہاتھ سے

(۱) (درر الاحادیث صفحہ نمبر ۵۱)

(۲) (احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۴۸۴ عن الامام علیؑ)

(۳) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۵۱/۲۷۲ روایت ابو حمزہ ثمالی)

ہمارے دشمنوں کے خلاف جہاد کرے وہ جنت میں ہمارے درجہ پر ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے اور زبان سے ہماری مدد کرے اور ہاتھ سے ہمارے دشمنوں کے خلاف جہاد نہ کرے وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا جو صرف دل سے محبت کرے اور ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد نہ کرے وہ بھی جنت ہی میں رہے گا۔ (۱)

۱۰۵۸۔ امام زین العابدین علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک قوم عیادت کے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی فرزند رسول! صبح کیسی ہوئی؟

فرمایا: عافیت کے عالم میں اور اس پر خدا کا شکر ہے۔ تم لوگوں کا کیا عالم ہے؟  
عرض کی حضور آپ حضرات کی محبت و مودت میں صبح کی ہے

فرمایا: جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا اللہ اس کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا جس دن اس کی رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور جو ہم سے محبت میں منتظر جزا رہے گا خدا سے جنت میں ہماری طرف سے جزا دے گا اور جو دنیا کے لئے ہم سے محبت کرے گا خدا سے بھی بے وہم و گمان روزی عطا کر دے گا۔ (۲)

۱۰۵۹۔ یونس۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ حضرات کی محبت اور آپ کے حق کی معرفت میری نگاہ میں تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام کے چہرہ پر غضب

(۱) (خصال صفحہ نمبر ۱۰/۶۲۹ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، جامع الاخبار صفحہ نمبر ۱۳۷۷/۳۹۶، امالی مفید ۸/۳۳ روایت عمرو بن ابی المقدام، غرر الحکم ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۸۱۷۳، تحف العقول صفحہ نمبر ۱۱۸)

(۲) (نور الابصار صفحہ نمبر ۱۵۴، الفصول المهمہ صفحہ نمبر ۲۰۳)

کے آثار نمودار ہو گئے۔

فرمایا: یونس! تم نے غلط حساب کیا ہے کہاں دنیا اور کہاں ہم۔ اس دنیا کی حقیقت ایک غذا اور ایک لباس کے علاوہ کیا ہے جبکہ ہماری محبت کا اثر حیات دائمی ہے۔ (۱)

## ۴۔ خیر دنیا و آخرت

۱۰۶۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو خدا پر توکل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے اور جو عذاب قبر سے نجات چاہتا ہے اس کا بھی فرض ہے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے اور جو حکمت چاہتا ہے اس کا بھی فرض ہے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے جو جنت میں بلا حساب داخلہ چاہتا ہے اسے بھی چاہئے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے کہ خدا قسم جو بھی ان سے محبت کرے گا۔ اسے دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل ہوگا۔ (۲)

(۱) (تحف العقول صفحہ نمبر ۳۷۹)

(۲) (مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۵۹ مائة منقبة صفحہ نمبر ۱۰۶، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر ۵۵۱/۲۹۴، ینایع المودة ۲ صفحہ نمبر ۹۶۹/۳۳۲، جامع الاخبار صفحہ نمبر ۷۷/۶۲ روایات ابن عمر)

## فصل ہفتم

### جامع آثارِ محبت

۱۰۶۱۔ رسول اکرم ﷺ پروردگار جس شخص کو ہم اہلبیت علیہم السلام کے آئمہ کی محبت عنایت کر دے گویا کہ اسے دنیا و آخرت کا سارا خیر حاصل ہوگا لہذا کوئی شخص اپنے جنتی ہونے میں شک نہ کرے کہ ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت میں بیس خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ دس دنیا میں اور دس آخرت میں۔

### دنیا کی دس خصوصیات یہ ہیں۔

زہد، حرصِ عمل، دین میں تقویٰ، عبادت میں رغبت، موت سے پہلے توبہ، نماز شب میں دلچسپی، لوگوں کے اموال کی طرف سے بے نیازی، اوامر و نواہی پروردگار کی حفاظت، دنیا سے نفرت اور سخاوت شامل ہیں کہ ان صفات کے بغیر محبت اہلبیت علیہم السلام ایک لفظ بے معنی ہے۔

اور آخرت کے دس فضائل ہیں

اس کا نامہ اعمال نشتر نہ ہوگا

اسے میزان کا سامنا نہ ہوگا

اس کا سامنا نامہ اعمال داسنے ہاتھ میں دیا جائے گا

اسے جہنم سے نجات کا پروانہ دیا جائے گا

اس کا چہرہ سفید اور روشن ہوگا  
 اسے لباس جنت پہنایا جائے گا  
 اسے سوا فراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا  
 خدا اس کی طرف رحمت کی نگاہ کرے گا  
 اسے جنت میں بلا حساب داخل کیا جائے گا  
 کیا خوش نصیب ہیں اہلبیتؑ کے چاہنے والے۔ (۱)  
 ۱۰۶۲۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہی۔

جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے  
 جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جائے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں  
 جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جائے وہ توبہ کر کے دنیا سے جاتا ہے  
 جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جائے وہ مومن کامل الایمان مرتا ہے  
 جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جائے اسے ملک الموت اور اس کے بعد منکر و نکیر جنت کی بشارت  
 دیتے ہیں

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جائے وہ جنت کی طرف اس شان سے لے جایا جاتا  
 ہے جیسے دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف۔  
 آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جاتا ہے اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول  
 دیئے جاتے ہیں۔

(۱) (خصال صفحہ نمبر ۱/۵۱۵ روایت ابوسعید خدری، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۹۸)

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جاتا ہے پروردگار اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؑ کی محبت پر مر جاتا ہے وہ سنت رسول ﷺ اور جماعت ایمان پر دنیا سے جاتا ہے۔ (۱)

۱۰۶۳۔ امام علیؑ۔ حارث! تمہیں ہم اہلبیت کی محبت تین مقامات پر فائدہ پہنچائے گی۔ ملک الموت لے نازل ہوتے وقت، قبر میں سوال جواب کے وقت اور خدا کے سامنے حاضری کے وقت۔ (۲)

۱۰۶۴۔ امام علیؑ۔ جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے گا اس کا حسن عمل عظیم اور میزان حساب کا پلہ وزنی ہوگا۔ اس کے اعمال مقبول ہوں گے اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ہم سے بغض رکھے گا اس کا اسلام بھی کام نہ آئے گا۔ (۳)

(۱) (کشاف ۳ صفحہ نمبر ۴۰۳، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر ۵۲۲/۲۵۵، ینایح المودة ۲ صفحہ نمبر ۹۷۲/۳۳۳، العمدہ صفحہ نمبر ۵۲/۵۴، بشارۃ المصطفىٰ صفحہ نمبر ۱۹۷ روایت جریر بن عبداللہ، جامع الاخبار صفحہ نمبر ۱۳۳۵/۴۷۳، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۳۸۷ روایت جریر بن عبداللہ الجلیلی)

(۲) (اعلام الدین صفحہ نمبر ۴۶۱ روایت جابر جعفی عن الباقرؑ)

(۳) (مشارق انوار الیقین صفحہ نمبر ۵۱ روایت ابوسعید خدری)

قسم و ہام

بغض اہلیت علیہ السلام

اول۔ بغض اہلیت علیہ السلام پر تشبیہ

دوم۔ بغض اہلیت علیہ السلام کے اثرات

## فصل اول

### بعض اہلبیت علیہم السلام پر تنبیہ

۱۰۶۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے بعد آئمہ بارہ ہوں گے جن میں سے نوصلب حسین علیہ السلام میں سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہوگا۔ خوشحال ان کے دوستوں کے لئے اور ویل ان کے دشمنوں کے لئے۔ (۱)

۱۰۶۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے بارہ آئمہ مثل نقباء اسرائیل کے بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد حسین علیہ السلام کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ نواس کے صلب سے ہوں گے جن کا نواں مہدی علیہ السلام ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ دلیل ہے ان سب کے دشمنوں کے لئے۔ (۲)

۱۰۶۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ اگر کوئی بندہ صفا و مردہ کے درمیان ہزار سال عبادت الہی کرے پھر دوسری مرتبہ ہزار سال اور پھر تیسری مرتبہ ہزار سال عبادت الہی انجام دے اور ہم اہلبیت کی محبت حاصل نہ کر سکے تو پروردگار سے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ”میں تم سے

(۱) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۳۰ روایت ابو سعید خدری)

(۲) (مناقب ابن شہر آشوب ۱ صفحہ نمبر ۲۹۵)

محبتِ اقربا کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرتا ہوں۔“ (۱)

۱۰۶۷۔ رسولِ اکرم ﷺ۔ اگر کوئی شخص ہزار سال عبادتِ الہی کرے اور پھر زنج کر دیا جائے اور ہم اہلیت سے دشمنی لے کر خدا کی بارگاہ میں پہنچ جائے تو پروردگار اس کے سارے اعمال کو واپس کر دے گا۔ (۲)

۱۰۶۹۔ رسولِ اکرم ﷺ۔ پروردگار طلب سے زیادہ کھانے والے، اطاعتِ خدا سے غفلت برتنے والے، سنتِ رسول ﷺ کو ترک کرنے والے، عہدِ الہی کو توڑ دینے والے، عزتِ پیغمبر ﷺ سے نفرت کرنے والے اور ہمسایہ کو اذیت دینے والے سے سخت نفرت کرتا ہے۔ (۳)

۱۰۷۰۔ رسولِ اکرم ﷺ۔ ہم سے عداوت وہی کرے گا جس کی ولادتِ خبیث ہوگی۔ (۴)

۱۰۷۱۔ امام علیؑ۔ بدترین اندھا وہ ہے جو ہم اہلیت کے فضائل سے آنکھیں بند کر لے اور ہم سے بلا سبب دشمنی کا اظہار کرے کہ ہماری کوئی خطا اس کے علاوہ نہیں ہے کہ ہم نے حق کی دعوت دی ہے اور ہمارے غیر نے فتنہ اور دنیا کی دعوت دی ہے اور جب دونوں باتیں اس کے سامنے آئیں تو ہم سے نفرت اور عداوت کرنے لگا۔ (۵)

(۱) (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ) ۱ صفحہ نمبر ۱۸۲/۱۳۲ روایت ابو امامہ باہلی، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۹۸)

(۲) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۵۲۷/۲۷۱ روایت جابر عن الباقرؑ)

(۳) (کنز العمال ۱۶ صفحہ نمبر ۴۴۰۲۹/۸، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۵۲۱)

(۴) (امالی صدوق ص ۳۸۴/۱۴، علل الشرائع ص ۳/۱۴۱ زید بن علی، الفقیہ ۱ صفحہ نمبر ۲۰۳/۹۶)

(۵) (خصال صفحہ نمبر ۱۰/۶۳۳ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، غرر الحکم ۳۲۹۶)

۱۰۷۲۔ امام علیؑ۔ ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے چالیس پردہ داری کے انتظامات ہیں یہاں تک کہ چالیس گناہ کبیرہ کر لے تو سارے پردے اٹھ جاتے ہیں اور پروردگار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے پروں کے ذریعہ میرے بندہ کی پردہ پوشی کرو اور بندہ اس کے بعد بھی ہر طرح کا گناہ کرتا ہے اور اسی کو قابل تعریف قرار دیتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا یہ تیرا بندہ ہر طرح کا گناہ کر رہا ہے اور ہمیں اس کے اعمال سے حیا آرہی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے اچھا اپنے پروں کو اٹھا لو اور اس کے بعد وہ ہم اہلبیت کی عداوت میں پکڑا جاتا ہے اور زمین و آسمان کے سارے پردے چاک ہو جاتے ہیں اور ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا اس بندہ کا کوئی پردہ نہیں رہ گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کو اس دشمن اہلبیتؑ کی کوئی بھی پرواہ ہوتی تو تم کو پروں کو ہٹانے کے بارے میں نہ کہتا۔ (۱)

۱۰۷۳۔ جمیل بن میسر نے اپنے والد نخعی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام صادقؑ نے فرمایا: میسر! سب سے زیادہ محترم کونسا شہر ہے؟ ہم میں سے کوئی جواب نہ دے سکا تو فرمایا: مکہ اس کے بعد فرمایا: اور مکہ میں سب سے محترم جگہ؟ اور پھر خود ہی فرمایا: رکن سے لے کر حجر اسود کے درمیان..... اور دیکھو اگر کوئی شخص اس مقام پر ہزار سال عبادت کرے اور پھر خدا کی بارگاہ میں ہم اہلبیتؑ کی عداوت لے کر پہنچ جائے تو خدا اس کے جملہ اعمال کو رد کر دے گا۔ (۲)

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۹/۲۷۹، علل الشرائع ۱/۵۳۲ روایت عبد اللہ بن مسکان عن الصادقؑ)

(۲) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۸/۲۷)

## فصل دوم

### بغض اہلبیت علیہم السلام کے اثرات

#### ۱۔ پروردگار کی ناراضگی

۱۰۷۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ شب معراج میں آسمان پر گیا تو میں دیکھا کہ درجنت پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ، علی حبیب اللہ، الحسن والحسین صفوة اللہ، فاطمة خیرة اللہ اور ان کے دشمنوں پر لعنة اللہ۔ (۱)

۱۰۷۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ جب شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا درجنت پر سونے کے پانی سے لکھا تھا۔ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ علی علیہ السلام اس کے ولی ہیں۔ فاطمہ اس کی کنیز ہیں۔ حسن اور حسین اس کے منتخب ہیں اور ان کے دشمنوں پر

(۱) (تاریخ بغداد ۱ صفحہ نمبر ۲۵۹، تہذیب تاریخ دمشق ۴ صفحہ نمبر ۳۲۲، مناقب خوارزمی صفحہ نمبر ۳۰۲/۲۹۷، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر ۳۹۶/۷۳، انالی طوسی صفحہ نمبر ۳۵۵/۷۳۷، کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۹۳، کشف الیقین صفحہ نمبر ۵۵۱/۳۳۵، فضائل ابن شاذان صفحہ نمبر ۷۱)

خدا کی لعنت ہے۔ (۱)

۱۰۷۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہر خاندان اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے سوائے نسل فاطمہؑ کے کہ میں ان کا ولی اور وارث ہوں اور یہ سب میری عترت ہیں میری بیٹی ہوئی منی سے خلق کئے گئے ہیں ان کے فضل کے منکر کے لئے جہنم ہے اور ان کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ (۲)

۱۰۷۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو آل محمد سے نفرت کرے گا وہ روز قیامت اس طرح محسوس ہوگا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ”رحمت خدا سے مایوس ہے“۔ (۳)

۱۰۷۸۔ امام علیؑ۔ ہمارے دشمنوں کے لئے غضب کے لشکر ہیں۔ (۴)

(۱) (مقتل خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۱۰۸، خصال صفحہ نمبر ۱۰/۳۲۲، مآۃ منقبة ۵۴/۱۰۹) روایت اسماعیل بن موسیٰ علیہ السلام

(۲) (کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۳۱۶۸/۹۸ روایت ابن عساکر، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۰ روایت جابر)

(۳) (مناقب خوارزمی صفحہ نمبر ۷۳، مقتل خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۴۰، مآۃ منقبة ۹۵/۱۵۰ روایت ابن عمر، کشاف ۳ صفحہ نمبر ۴۰۳، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر ۵۲۳/۲۵۶، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۹۷، العمدہ ۵۲/۵۴ روایت جریر بن عبداللہ، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۲۸۷)

(۴) (تحف العقول ص ۱۶، خصال ص ۶۲۷/۱۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، غرر الحکم ۷۳۳۲)

## ۲۔ منافقین سے ملحق ہو جانا

۱۰۷۹۔ رسول اکرم ﷺ جو اہلبیت علیہم السلام سے نفرت کرے گا وہ منافق ہوگا۔ (۱)  
 ۱۰۸۰۔ رسول اکرم ﷺ ہم اہلبیت علیہم السلام کا دوست مومن متقی ہوگا اور ہمارا دشمن منافق شقی ہوگا۔ (۲)

۱۰۸۱۔ رسول اکرم ﷺ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے انسان کی روح اس وقت تک جسم سے جدا نہیں ہوتی ہے جب تک جنت کے درخت یا جہنم کے زقوم کا مزہ نہ چکھ لے اور ملک الموت کے ساتھ مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو نہ دیکھ لے۔ اس کے بعد اگر ہمارا محبت ہے تو ہم ملک الموت سے کہتے ہیں ذرا نرمی سے کام لو کہ یہ مجھ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرتا تھا۔ اور اگر ہمارا اور ہمارے اہلبیت کا دشمن ہے تو ہم کہتے ہیں ملک الموت ذرا سختی کرو کہ یہ ہمارا اور ہمارے اہلبیت کا دشمن تھا اور یاد رکھو ہمارا دوست مومن کے علاوہ اور ہمارا دشمن منافق کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے (۳)

(۱) (فضائل الصحابہ ابن فضال ۲/۶۶۱-۱۱۶۶، درمنثور ۷ صفحہ نمبر ۳۳۹ نقل از ابن عدی، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۲۰۵، کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۴۷ روایت ابو سعید)

(۲) (ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۸ روایت جابر بن عبد اللہ، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۱۰ وائلہ بن الاسقع)

(۳) (مقتل الحسین علیہ السلام خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۱۰۹ روایت زید بن علی علیہ السلام)

۱۰۸۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نو ان کا قائم ہوگا..... اور ہمارا دشمن منافق کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ (۱)

۱۰۸۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہماری عمرت سے بغض رکھے وہ ملعون، منافق اور خسارہ والا ہے۔ (۲)

۱۰۸۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہوشیار رہو کہ اگر میری امت کا کوئی شخص تمام عمر دنیا تک عبادت کرتا رہے اور پھر میرے اہلبیتؑ اور میرے شیعوں کی عداوت لے کر خدا کے سامنے جائے تو پروردگار اس کے سینہ کے نفاق کو بالکل کھول دے گا۔ (۳)

۱۰۸۵۔ ابوسعید خدری۔ ہم گروہ انصار منافقین کو صرف علی بن ابی طالبؑ کی عداوت سے پہچانا کرتے تھے۔ (۴)

(۱) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۳۱ روایت ابوسعید خدری)

(۲) (جامع الاخبار صفحہ نمبر ۲۱۳/۵۲۷)

(۳) (کافی ص ۲۶۶/۳، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۵۷ روایت عبدالعظیم الحسنی)

(۴) (سنن ترمذی ص ۶۳۵/۳۷۱، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ص ۲۲۰/۷۱۸، تاریخ خلفاء ۲۰۲

المعجم الاوسط ص ۲۶۴/۴۱۵۱، مناقب خوارزمی ص ۳۳۲/۳۱۳، عن الباقرؑ، فضائل الصحابہ ابن جنبل ص

۲۳۹/۱۰۸۶، مناقب امیر المومنینؑ کوئی ص ۲۷۰/۹۶۵ روایت جابر بن عبد اللہ، تذکرۃ الخواص ص

۲۸ از ابودرداء، عیون اخبار الرضاؑ ص ۶۷/۳۰۵ روایت امام حسینؑ، کفایۃ الاثر ص ۱۰۲ روایت زید بن

ارقم، العمدہ ص ۲۱۶/۳۳۳ روایت جابر بن عبد اللہ، مناقب ابن شہر آشوب ص ۳۰۷، مجمع البیان ص ۱۶۰

روایت ابوسعید خدری، قرب الاسناد ۲۶/۸۶ روایت عبد اللہ بن عمر)

### ۳۔ کفار سے الحاق

۱۰۸۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ ہوشیار رہو کہ جو بغض آل محمدؑ پر مر جائے وہ کافر مرے گا جو بغض آل محمدؑ پر مرے گا وہ بوائے جنت نہ سونگھ سکے گا۔ (۱)

۱۰۸۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ مجھ سے نہ ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔ بغض علی بن ابی طالبؑ، عداوت اہلبیتؑ اور ایمان کو صرف کلمہ تصور کرنا۔ (۲)

### ۴۔ یہود و نصاریٰ سے الحاق

۱۰۸۸۔ جابر بن عبد اللہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! جو ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا اللہ اسے روز قیامت یہودی محسور کرے گا۔  
میں نے عرض کی حضور! چاہے نماز و روزہ کیوں نہ کرتا ہو؟  
فرمایا: چاہے نماز و روزہ کا پابند ہو اور اپنے کو مسلمان تصور کرتا ہو۔ (۳)

(۱) (کشاف ۳ صفحہ نمبر ۴۰۳ ، مآۃ منقبة ۳۷/۹۰ روایت ابن عمر ، بشارۃ المصطفیٰ ۱۹۷ ، فرائد السمطين ۲ صفحہ نمبر ۲۵۳/۲۵۶ روایت جریر بن عبد اللہ ، جامع الاخبار ۱۳۳۵/۳۷۴ ، احقاق الحق ۹ صفحہ نمبر ۲۸۷)

(۲) (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ص ۷۱۲/۲۱۸ ، الفردوس ۲ صفحہ نمبر ۲۳۵۹/۸۵ ، مقتل خوارزمی ۲ صفحہ نمبر ۹۷ ، مناقب کوئی ۲ صفحہ نمبر ۹۶۹/۲۷۳ روایت جابر)

(۳) (الکعیم الاوسط ۴ صفحہ نمبر ۴۰۰۲/۲۱۲ ، امالی صدوق ۲/۲۷۳ روایت سدیف ملکی ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۱۹۷)

۱۰۸۹۔ امام باقرؑ۔ جابر بن عبد اللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے جبکہ تمام انصار و مہاجرین نماز کے لئے جمع ہو چکے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

ایہا الناس! جو ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا پروردگار اس کو یہودی محشور کرے گا۔  
میں نے عرض کی حضور! چاہے تو حیدور سالت کا کلمہ پڑھتا ہو؟

فرمایا: بیشک۔ یہ کلمہ صرف اس قدر کارآمد ہے کہ خون محفوظ ہو جائے گا اور ذلت کے ساتھ جزیہ نہ دینا پڑے گا۔

اس کے بعد فرمایا: ایہا الناس! جو ہم اہلبیت سے دشمنی رکھے گا پروردگار اس کو روز قیامت یہودی محشور کرے گا۔ اور یہ دجال کی آمد تک زندہ رہ گیا تو اس پر ایمان ضرور لے آئے گا اور اگر نہ رہ گیا تو قبر سے اٹھایا جائے گا کہ دجال پر ایمان لے آئے اور اپنی حقیقت کو بے نقاب کر دے۔

پروردگار نے میری تمام امت کو روز اول میرے سامنے پیش کر دیا ہے اور سب کے نام بھی بتادیئے ہیں جس طرح آدمؑ کو اسماء کی تعلیم دی تھی۔

میرے سامنے تمام پرچم دار گذرے تو میں نے علی اور اس کے شیعوں کے حق میں استغفار کیا۔

اس روایت کے راوی سنان بن سدر کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اس حدیث کو لکھ لو۔ اور دوسرے دن مدینہ کا سفر کیا وہاں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری جان قربان۔ مکہ کے سدیف نامی ایک شخص نے آپ کے والد گرامی کی ایک حدیث بیان کی ہے۔ فرمایا: تمہیں یاد ہے؟ میں نے عرض کی میں نے لکھ لیا ہے۔ فرمایا: ذرا دکھلاؤ۔ میں نے پیش کر دی۔ جب آخری فقرہ کو دیکھا تو فرمایا سدیر! یہ روایت کب بیان کی گئی ہے؟ میں نے عرض کی کہ آج سا تو ان دن ہے۔ فرمایا میرا خیال تھا کہ یہ حدیث میرے والد بزرگوار سے کسی انسان تک

نہ پہنچے گی۔ (۱)

۱۰۹۰۔ امام باقرؑ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر لہ الا اللہ کہنے والا مومن ہوتا ہے؟

فرمایا: ہماری عداوت اسے یہود و نصاریٰ سے ملحق کر دیتی ہے تم لوگ اس وقت تک داخل جنت نہیں ہو سکتے ہو جب تک مجھ سے محبت نہ کرو۔ وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ علیؑ کا دشمن ہو۔ (۲)

### ۵۔ روز قیامت دیدار پیغمبر ﷺ سے محرومی

۱۰۹۱۔ عبد السلام بن صالح الہروی از امام رضاؑ..... میں نے عرض کی کہ فرزند رسول ﷺ! پھر اس روایت کے معنی کیا ہیں کہ ”لا الہ الا اللہ“ کا ثواب یہ ہے کہ انسان پروردگار عالم کے چہرہ کو دیکھ لے؟

فرمایا: اگر کسی شخص کا خیال ظاہری چہرے کا ہے تو وہ کافر ہے۔ یاد رکھو کہ خدا کے چہرے سے مراد انبیاء و مرسلین اور اس کی جتیتیں ہیں جن کے وسیلہ سے اس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور اس کے دین کی معرفت حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ اس کے چہرہ کے علاوہ ہر شے

(۱) (امالی طوسی) صفحہ نمبر ۶۳۹/۱۳۳۷ ، امالی مفید ۳/۱۲۶ ، روایت حنان بن سدیر از سدیف مکی ، محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۶۶/۱۷۳ ، ثواب الاعمال ۱/۲۳۳ ، دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر (۷۵)

(۲) (امالی صدوق) ۱۷/۲۲۱ روایت جابر بن یزید الجعفی ، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۲۰

ہلاک ہونے والی ہے۔..... انبیاء و مرسلین اور حج الہیہ کی طرف نظر کرنے میں ثواب عظیم ہے اور رسول اکرم ﷺ نے بھی یہ فرمایا ہے کہ جو میرے اہلبیت علیہم السلام اور میری عترت سے بغض رکھے وہ روز قیامت مجھے نہ دیکھ سکے گا اور میں بھی اس کی طرف نظر نہ کروں گا۔ (!)

## ۶۔ روز قیامت مجزوم ہونا

۱۰۹۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو بھی ہم اہلبیت علیہم السلام سے بغض رکھے گا خدا سے روز قیامت کوڑھ کے ساتھ محسوس کرے گا۔ (۲)

## ۷۔ شفاعت سے محرومی

۱۰۹۳۔ انس بن مالک۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف رخ کر کے اس آیت کی تلاوت کرتے دیکھا:

”رات کے ایک حصہ میں بیدار ہو کہ یہ خدائی عطیہ ہے وہ اس طرح تمہیں مقام محمود تک

پہنچانا چاہتا ہے۔“ (۳)

اور پھر فرمایا: یا علی علیہ السلام۔ پروردگار نے مجھے اہل توحید کی شفاعت کا اختیار دیا ہے لیکن تم سے

(۱) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۱ صفحہ نمبر ۳/۱۱۵، امامی صدوق " ۷/۳۷۲ التوحید ۲۱/۱۱۷ ،

احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۲۸۶/۳۸۰)

(۲) (ثواب الاعمال ۲/۲۳۳، محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۶۹/۱۷۴ روایت اسماعیل الجعفی ، کافی

۲ صفحہ نمبر ۲/۳۳۷)

(۳) (اسراء صفحہ نمبر ۷۹)

اور تمہاری اولاد سے دشمنی رکھنے والوں کے بارے میں منع کر دیا ہے۔ (۱)  
 ۱۰۹۴۔ امام صادقؑ۔ بیشک مومن اپنے ساتھی کی شفاعت کر سکتا ہے لیکن ناہمی کی نہیں اور ناہمی  
 کے بارے میں اگر تمام انبیاء و مرسلین مل کر بھی سفارش کریں تو یہ شفاعت کارآمد نہ ہوگی۔ (۲)

## ۸۔ داخلہ جہنم

۱۰۹۵۔ رسول اکرمؐ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہم اہل بیتؑ سے  
 جو شخص بھی دشمنی کرے گا اللہ اسے جہنم میں جھونک دے گا۔ (۳)  
 ۱۰۹۶۔ رسول اکرمؐ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو بھی ہم اہل بیتؑ سے  
 بغض رکھے گا پروردگار اسے جہنم میں منہ کے بل ڈال دے گا۔ (۴)  
 ۱۰۹۷۔ رسول اکرمؐ۔ اے اولادِ عبدالمطلب۔ میں نے تمہارے لیے پروردگار سے تین چیزوں کا  
 سوال کیا ہے۔ تمہیں ثابت قدمی عنایت کرے۔ تمہارے گمراہوں کو ہدایت دے اور تمہارے جاہلوں

(۱) (امالی طوسی) ۱۰۱۷/۳۵۵، کشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۲۷، تاویل الآیات الظاہرہ  
 صفحہ نمبر ۲۷۹)

(۲) (ثواب الاعمال ۲۱/۲۵۱، محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۹۶/۵۹۵ روایت علی الصائغ)

(۳) (مستدرک حکم ۳ صفحہ نمبر ۱۶۲/۴۷۱، موارد اللطمان ۲۲۳۶/۵۵۵، مناقب کوفی

۴ صفحہ نمبر ۱۴۰/۶۰۷، درمنثور ۷ صفحہ نمبر ۳۳۹ نقل از احمد، ابوجہان)

(۴) (مستدرک ۴ صفحہ نمبر ۳۹۲/۸۰۳۶، مجمع الزوائد ۷ صفحہ نمبر ۵۸۰/۱۳۳۰، شرح

الاخبار ۱ صفحہ نمبر ۱۶۱/۱۱۰، امالی مفید ۳/۲۱۷ روایت ابو سعید خدری)

کو علم عطا کرے اور یہ بھی دعا کی ہے کہ وہ تمہیں سخی۔ کریم اور رحم دل قرار دے دے کہ اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان کھڑا رہے نماز، روزہ، ادا کرتا رہے اور ہم اہل بیت کی عداوت کے ساتھ روزِ قیامت حاضر ہو تو یقیناً داخل جہنم ہوگا۔ (۱)

۱۰۹۸۔ معاویہ بن خدیج۔ مجھے معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت حسنؑ بن علیؑ کے پاس بھیجا کہ ان کی کسی بیٹی یا بہن کے لیے یزید کا پیغام دوں تو میں نے جا کر مدعا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ اچھیوں کی رائے کے بغیر ان کا عقد نہیں کرتے لہذا میں پہلے اس کی رائے دریافت کر لوں۔ میں نے جا کر پیغام کا ذکر کیا تو بچی نے کہا کہ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ظالم ہمارے ساتھ فرعون جیسا برتاؤ نہ کرے کہ تمام لڑکوں کو ذبح کر دے اور صرف لڑکیوں کو زندہ رکھے۔ میں نے پلٹ کر حسنؑ سے کہا کہ آپ نے تو اس قیامت کی بچی کے پاس بھیج دیا جو امیر المؤمنین (معاویہ) کو فرعون کہتی ہے۔

تو آپ نے فرمایا معاویہ۔ دیکھو ہم اہل بیت کہ عداوت سے پرہیز کرنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی ہم اہل بیت سے بغض و حسد رکھے گا وہ روزِ قیامت جہنم کے کوڑوں سے ہنکایا جائے گا۔ (۲)

۱۰۹۹۔ امام باقرؑ۔ اگر پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہر ملک اور اس کا بھیجا ہوا ہر نبی اور ہر صدیق و شہید ہم اہل بیتؑ کے دشمن کی سفارش کرے کہ خدا سے جہنم سے نکال دے تو ناممکن ہے۔ اس نے صاف

(۱) (مستدرک ۳ صفحہ نمبر ۱۶۱/۱۲، المعجم الکبیر ۱۱ صفحہ نمبر ۱۳۲/۱۳۱۲، امالی طوسی ۲۱/

۱۱۷/۱۸۴/۲۳۷/۲۳۵، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۶۰ روایات ابن عباس)

(۲) (۱) المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۸۱/۲۷۲، المعجم الاوسط ۳ صفحہ نمبر ۳۹/۲۴۰۵)

کہہ دیا ہے۔ یہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (۱)

۱۱۰۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کی اطاعت کرے اور ہمارا اتباع کرے۔ کیا اس نے مالک کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ ”پیغمبر کہہ دیجئے اگر تم لوگوں کا دعویٰ ہے کہ خدا کے چاہنے والے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (۲)

خدا کی قسم کوئی بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اپنی اطاعت میں ہمارا اتباع شامل کر دے۔ اور کوئی شخص ہماری اتباع نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اسے محبوب بنا لے اور جو شخص ہمارا اتباع ترک کر دے گا وہ ہمارا دشمن ہو گا وہ اللہ کا گنہگار ہو گا اور جو گنہگار مر جائے گا اسے خدا رسوا کرے گا اور منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ الحمد للہ رب العالمین (۳)

۱۱۰۱۔ امام کاظم علیہ السلام۔ جو ہم سے بغض رکھے، وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہو گا اور جو ان کا دشمن ہو گا وہ خدا کا دشمن ہو گا اور جو خدا تعالیٰ کا دشمن ہو گا اس کے بارے میں خداوند کریم کا فرض ہے کہ وہ اسے جہنم میں ڈال دے اور اس کا کوئی مددگار نہ ہو۔ (۴)

(۱) سورہ کہف آیت ۳ (ثواب الاعمال ۲۳۷ / ازحران بن الحسین)

(۲) آل عمران ۳۱۔

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۱۱۳ / روایت اسماعیل بن مخلد و اسماعیل بن جابر)

(۴) (کامل الزیارات صفحہ نمبر ۳۳۶ روایت عبدالرحمن بن مسلم)

قسم یازدہم

اہلبیت علیہم السلام پر ظلم

اول۔ ظلم پر تنبیہ

دوم۔ ظالم پر جنت کا حرام ہونا

سوم۔ ظالم کا عذاب

چہارم۔ مظالم کے بارے میں اخبار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پنجم۔ مظالم بر اہلبیت علیہم السلام

# فصل اول

## مظالم پر تنبیہ

- ۱۱۰۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ ویل ہے میرے اہلبیت علیہم السلام کے دشمنوں کے لئے جو ان پر اپنے کو مقدم رکھتے ہیں۔ انہیں نہ میری شفاعت حاصل ہوگی اور نہ میرے پروردگار کی جنت کو دیکھ سکیں گے۔ (۱)
- ۱۱۰۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ اس پر اللہ کا شدید غضب ہوگا جو میری عترت کے بارے میں مجھے ستائے گا۔ (۲)
- ۱۱۰۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ اس پر اللہ غضب شدید ہوگا جو میرا خون بہائے گا اور مجھے میری عترت کے بارے میں مجھے ستائے گا۔ (۳)

(۱) (امالی شجرى ۱ صفحہ نمبر ۱۵۴)

(۲) (کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۳۱۳۳/۹۳، جامع الصغیر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۸/۱۰۴۵)

(۳) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۷۷/۷۷، الجعفریات ص ۱۸۳ روایت اسماعیل بن موسیٰ علیہ السلام،

عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۱۱/۲۷، مقتل الحسین خوارزمی ۲ صفحہ نمبر ۷۴، صحیفۃ الرضا

صفحہ نمبر ۹۹/۱۵۵ روایت احمد بن عامر الطائی، مسند زید صفحہ نمبر ۴۶۵، ذخائر العقبی

صفحہ نمبر ۳۹)

۱۱۰۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ ایہا الناس! کل میرے پاس اس انداز سے نہ آنا کہ تم دنیا سمیٹے ہوئے

ہو اور میرے اہلبیتؑ پریشاں حال، مظلوم، مقہور ہوں اور ان کا خون بہہ رہا ہو۔ (۱)

۱۱۰۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس نے میرے اہلبیت کو برا بھلا کہا میں اس سے بری اور بیزار

ہوں۔ (۲)

۱۱۰۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس نے مجھے میرے اہلبیتؑ کے بارے میں اذیت دی اس نے

خدا کو اذیت دی۔ (۳)

۱۱۰۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ چھ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے اور خدا کی بھی لعنت ہے اور ہر

نبی کی لعنت ہے۔ کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا، قضا و قدر کا انکار کرنے والا، لوگوں میں زبردستی

حاکم بن کر صاحب عزت کو ذلیل اور ذلیلوں کو صاحب عزت بنانے والا، میری سنت کو ترک کر

دینے والا، میری عمرت کے بارے میں حرام خدا کو حلال بنا لینے والا، اور حرم خدا کی بے حرمتی کرنے

والا۔ (۴)

(۱) (خصائص الآئمة صفحہ نمبر ۷۴)

(۲) (ینایح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۷۴/۳۷۸)

(۳) (کنز العمال ۱۲ صفحہ نمبر ۳۳۱۹۷/۱۰۳ از ابو نعیم)

(۴) (مستدرک حاکم ۲ صفحہ نمبر ۳۹۴۰/۵۷۲ روایت عبید اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن

موہب، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۸۸۳/۱۲۶ المعجم الاوسط ۲ صفحہ نمبر ۱۸۶/۱۶۶

روایت حضرت عائشہ، شرح الاخبار ۲ صفحہ نمبر ۸۷۸/۴۹۴ روایت سفیان ثوری، خصال

صدقہ ۴۱/۳۳۸ روایت عبد اللہ بن میمون)

۱۱۰۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ پانچ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے، ہر نبی کی لعنت ہے۔ کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا، میری سنت کو ترک کر دینے والا، قضائے الہی کا انکار کرنے والا، میری عترت کی حرمت کو ضائع کرنے والا اور مالِ غنیمت پر قبضہ کر کے اسے حلال کر لینے والا۔ (۱)

۱۱۱۰۔ زید بن علیؑ اپنے والد بزرگوار کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ امام حسینؑ نے مسجد میں حضرت عمر بن الخطاب کو منبر پر دیکھا تو فرمایا کہ میرے باپ کے منبر سے اتر آ۔ تو عمر رونے لگے اور کہا اے فرزند تم سچ کہتے ہو یہ تمہارے باپ کا منبر ہے میرے باپ کا نہیں ہے۔ حضرت علیؑ واقعہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ میں نے نہیں سکھایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا یہ سچ ہے ابوالحسن میں آپ کو الزام نہیں دے رہا ہوں یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے اور آپ کو منبر پر لے جا کر پہلو میں بٹھایا اور خطبہ شروع کیا اور کہا:

”ایہا الناس! میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے میری عترت و ذریت کے ذیل میں محفوظ رکھو۔ جو ان کے ذیل میں مجھے محفوظ رکھے گا خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا اور جو مجھے ان کے بارے میں اذیت دے گا اس پر خدا کی لعنت۔ خدا کی لعنت۔ خدا کی لعنت۔ (۲)

۱۱۱۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ پروردگار کا غضب یہودیوں پر ہوا کہ حضرت عزیرؑ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا اور نصاریٰ پر ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کو بیٹا بنا دیا اور اس پر بھی شدید ہوگا جو میرا خون بہائے اور مجھے میری عترت کے بارے میں ستائے گا۔ (۳)

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۱۴/۲۹۳ روایت میر)

(۲) (امالی طوسی صفحہ نمبر ۱۵۰۴/۷۰۳)

(۳) (کنز العمال ۱ صفحہ نمبر ۱۳۴۳/۲۶۷ روایت ابوسعید خدری)

۱۱۱۲۔ ابو سعید خدری۔ جب جنگ احد میں رسول اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور دندان مبارک ٹوٹ گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدا کا غضب یہودیوں پر ہوا کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیا اور نصاریٰ پر ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنا دیا اور اب اس پر بھی شدید ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور مجھے میری عترت کے بارے اذیت دی۔ (۱)

۱۱۱۳۔ رسول اکرم ﷺ پروردگار نے جنت کو حرام قرار دے دیا ہے اس پر جو میرے اہلبیت علیہم السلام پر ظلم کرے، ان سے جنگ کرے، ان پر حملہ کرے یا انہیں گالیاں دے۔ (۲)

۱۱۱۴۔ رسول اکرم ﷺ میری اہلبیت علیہم السلام پر ظلم کرنے والوں اور میری عترت کے بارے میں اذیت دینے والوں پر جنت حرام ہے۔ (۳)

واضح رہے کہ کشف الغمہ نے عترتی کے بجائے عشیرتی نقل کیا ہے جو غالباً اشتباہ ہے۔

۱۱۱۵۔ رسول اکرم ﷺ جنت حرام کر دی گئی ہے اس پر جو میرے اہلبیت علیہم السلام پر ظلم کرے، ان سے جنگ کرے، ان کے خلاف کسی کی مدد کرے اور انہیں برا بھلا کہے ”ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف رخ کرے گا اور نہ انہیں پاکیزہ

(۱) (امالی طوسی ۲۳۱/۱۴۲ ، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۳۳/۸۶ ، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر

۲۸۰ روایت فضل بن عمرو ، کنز العمال ۱۰ صفحہ نمبر ۳۰۰۵۰/۳۳۵ نقل از ابن النجار)

(۲) (ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۲۰ ، ینایح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۳۳/۱۱۹)

(۳) (تفسیر قرطبی ۱۶ صفحہ نمبر ۲۲ ، کشاف ۳ صفحہ نمبر ۴۰۲ ، سعد السعود صفحہ نمبر ۱۳۱

، کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۱۰۶ ، لباب الانساب ۱ صفحہ نمبر ۲۱۵ ، العمدۃ صفحہ نمبر

۵۳ ، فرائد السمطین ۲ صفحہ نمبر ۵۴۲/۲۷۸)

قرار دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (۱)

۱۱۱۶۔ امام علیؓ کی قسم میں اپنے انہیں کوتاہ ہاتھوں سے اپنے تمام دشمنوں کو حوض کوثر سے ہنکاؤں گا اور تمام دوستوں کو سیراب کر دوں گا۔ (۲)

۱۱۱۷۔ امام علیؓ کی قسم میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ حوض کوثر پر ہوں گا اور میری عمرت میرے ہمراہ ہوگی اور ہم سب اپنے دشمنوں کو ہنکائیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے اور جو شخص ایک گھونٹ بھی پی لے گا وہ پھر کبھی پیسا سناہ ہوگا۔ (۳)

۱۱۱۸۔ انس بن مالک۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب سورہ کوثر نازل ہو چکا تھا اور میں نے دریافت کیا حضور یہ کوثر کیا ہے؟

فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے کوئی اس سے پینے والا پیسا سناہ ہوگا اور کوئی اس سے منہ دھونے والا غبار آلود نہ ہوگا لیکن وہ شخص سیراب نہیں ہو سکتا جس نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے اہلیت ﷺ کو قتل کیا ہے۔ (۴)

۱۱۱۹۔ علی بن ابی طلحہ غلام بنی امیہ۔ معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا اور اس کے ساتھ معاویہ بن خدیج بھی تھا جو سب سے زیادہ علیؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا مدینہ میں مسجد پیغمبر ﷺ کے پاس سے

(۱) آل عمران ۷۷، (عیون اخبار الرضاؓ) ۲ صفحہ نمبر ۶۵/۳۳، امالی طوسی ۲۷۲/۱۶۳،

تادیل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۱۲۰)

(۲) (بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۹۵ روایت ابوالاسود الدکلی، کشف الغمہ ۱۵/۲)

(۳) (غرر الحکم ۳۷۳، فرات کوفی ۳۶۷/۳۹۹)

(۴) (المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۸۸۲/۱۲۶)

گذرا تو حسنؑ چند افراد کے ساتھ بیٹھے تھے۔ لوگوں نے کہ یہ معاویہ بن خدیج ہے جو حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا ہے۔ فرمایا اسے بلاؤ ایک شخص نے بلایا اس نے کہا کہ کس نے بلایا ہے کہا حسنؑ ابن علیؑ نے وہ آیا اور آکر سلام کیا حضرت حسنؑ ابن علیؑ نے کہا کہ تیرا ہی نام معاویہ بن خدیج ہے؟ اس نے کہا بیشک..... فرمایا: تو ہی حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا ہے؟

وہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا آپؑ نے فرمایا آگاہ ہو جا کہ اگر تو حوض کوثر پر وارد ہوا جس کا کوئی امکان نہیں ہے تو دیکھے گا کہ حضرت علیؑ کو کسے ہوئے منافقوں کو یوں ہنکار ہے ہوں گے جس طرح چشمہ سے اجنبی اونٹ ہنکائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے: ”رسوائی اور ناکامی افتراء پردازوں کا مقدر ہے“۔ (۱)

(۱) سورہ طہ آیت ۶۱ (۱) مجمع الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۷۵۸، سیر اعلام النبلاء ۳ صفحہ نمبر

## فصل سوم

### ظالمین اہلبیتؑ کا عذاب

۱۱۲۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ ویل ہے میرے اہل بیتؑ کے ظالموں کے لیے، ان پر درک اسفل میں منافقین کے ساتھ عذاب کیا جائے گا۔ (۱)

۱۱۲۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ جنت میں تین درجات ہیں اور جہنم میں تین طبقات..... جہنم کے پست ترین طبقہ میں وہ ہوگا جو دل سے ہم سے نفرت کرے اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف دشمن کی مدد کرے اور دوسرے طبقہ میں وہ ہوگا جو دل سے نفرت کرے اور صرف زبان سے مخالفت کرے اور تیسرے طبقہ میں وہ ہوگا جو صرف دل سے نفرت کرے۔ (۲)

۱۱۲۲۔ امام علیؑ۔ جو ہم سے دل سے بغض رکھے گا اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف امداد

(۱) (صحیفۃ الرضاؑ) ۸۰/۱۲۲، عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۱۷۷/۴، مقتل حسین خوارزمی ۲ صفحہ نمبر ۸۳، مناقب ابن المغازلی ۶۶/۹۳، جامع الاحادیث قمی صفحہ نمبر ۱۲۸، ینایح المودۃ ۲ صفحہ نمبر ۳۲۶/۹۵۰، ریح الاربار ۲ صفحہ نمبر ۸۲۸، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۷۴۳)

(۲) (محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۵۱/۴۷۲ روایت ابو حمزہ ثمالی)

کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جو بغض رکھ کر صرف زبان سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ بھی جہنم میں ہوگا اور جو صرف دل سے بغض رکھے گا اور زبان یا ہاتھ سے مخالفت نہ کرے گا وہ بھی جہنم میں ہوگا۔ (۱)

۱۱۲۳۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ کربلائے معلیٰ اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے..... پروردگار آسمان، زمین، پہاڑ، دریا اور تمام مخلوقات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میری عزت و جلال کی قسم: میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہانے والوں۔ اس کی توہین کرنے والوں۔ اس کی عترت کو قتل کرنے والوں۔ اس کے عہد کو توڑنے والوں اور اس کے اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کرنے والوں پر ایسا عذاب کروں گا جو ظالمین میں کسی پر نہ کیا ہوگا۔ (۲)

(۱) (خصال ۱۰/۶۲۹ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم، تحف العقول صفحہ نمبر ۱۱۹، شرح الاخبار صفحہ نمبر ۱۲۵/۱۲۰، ۳ صفحہ نمبر ۱۲۱، جامع الاخبار ۱۳۷۷/۳۹۶، صفحہ نمبر ۵۰۶/۱۳۰۰)

(۲) (کامل الزیارات صفحہ نمبر ۶۲۳ روایت قدامہ بن زائدہ)

## فصل چہارم

اہلبیت علیہ السلام کے مظالم کے بارے میں اخبار پیغمبر اکرم ﷺ

۱۱۲۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ افسوس آل محمد کے بچوں پر کیسا ظلم ہونے والا ہے اس حاکم کی طرف سے جسے دولت کی بنیاد پر حاکم بنا دیا جائے۔ (۱)

۱۱۲۵۔ رسول اکرمؐ۔ روز قیامت قرآن کریم، مسجد، اور عترت اس طرح فریاد کریں گے کہ قرآن کہے گا خدایا ان لوگوں نے مجھے پارہ پارہ کیا ہے اور جلایا ہے اور مسجد کہے گی خدایا انھوں نے مجھے خراب بنا دیا ہے اور غیر آباد چھوڑ دیا ہے اور عترت کہے گی خدایا انھوں نے مجھے نظر انداز کیا ہے۔ قل کیا ہے اور آوارہ وطن کر دیا ہے اور میں سب کی طرف سے دکالت کے لیے گھٹنہ ٹیک دوں گا تو آواز آئے گی کہ یہ میرے ذمہ ہے اور میں اس محاسبہ کے لیے تم سے اولی ہوں۔ (۲)

(۱) (الفردوس ۳ صفحہ نمبر ۳۰۷/۱۳۷، الجامع الصغیر ۲ صفحہ نمبر ۷۱۸/۶۹۳۹ نقل از ابن عساکر روایت سلمہ بن الاکوع، کنز العمال ۱۳ صفحہ نمبر ۵۹۳/۳۹۶۷۹ روایت اصغ بن نباتہ، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۰۳ روایت ابوطاہر)

(۲) (کنز العمال ۱۱ صفحہ نمبر ۱۹۳/۳۱۱۹۰ نقل از طبرانی وابن حنبل وسعید بن منصور، خصال صدوق صفحہ نمبر ۱۷۵/۲۳۲ روایت جابر)

۱۱۲۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ عنقریب میرے اہلبیت علیہم السلام میرے بعد میری امت کی طرف سے قتل اور آوارہ وطنی کا شکار ہوں گے اور ان کے سب سے بدترین دشمن بنو امیہ، بنو مغیرہ اور بنو مخزوم ہوں گے۔ (۱)

۱۱۲۷۔ جابر از امام باقر علیہ السلام۔ جب آیت ”یواند عوکل اناس بما ما مهم“ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ تمام لوگوں کے امام نہیں ہیں؟ فرمایا: میں تمام لوگوں کے لیے رسول ہوں اور میرے بعد میرے اہل بیت علیہم السلام میں سے اللہ کی طرف کچھ امام ہوں گے جو لوگوں میں قیام کریں گے تو لوگ انھیں جھٹلائیں گے اور حکام کفر و ضلالت اور ان کے مریدان پر ظلم کریں گے۔ اس وقت جو ان سے محبت کرے گا۔ ان کا اتباع کرے گا اور ان کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔ میرے ساتھ ہوگا مجھ سے ملاقات کرے گا اور جو ان پر ظلم کرے گا۔ انھیں جھٹلائے گا وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میرے ساتھ ہوگا بلکہ میں ان سے بری اور بیزار ہوں۔ (۲)

۱۱۲۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اپنی امت کے امام ہوں گے اپنے پدر برزگوار کے بعد اور یہ دونوں جو انان جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے والد سید الوصیین ہیں اور حسین علیہ السلام کی اولاد میں نو امام ہوں گے جن میں نواں ہماری اولاد کا قائم ہوگا ان سب کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی معصیت میری معصیت ہے میں ان کے فضائل کے منکر اور ان کے حترام کے ضائع کرنے والوں کے خلاف روز قیامت فریاد کروں گا اور خدا

(۱) (مستدرک حاکم ۲ صفحہ نمبر ۵۳۳/۸۵۰۰، الملاحم والفتن صفحہ نمبر ۲۸ روایت ابو سعید خدری،

اثبات الهداة ۲ صفحہ نمبر ۲۶۳/۱۷۷)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۲۱۵/۱، محاسن ۱ صفحہ نمبر ۲۵۳/۲۸۰، بصائر الدرجات ۱/۳۳)

میری ولایت اور میری عترت اور آئمہ امت کی نصرت کے لئے کافی ہے اور وہی ان کے حق کے منکروں سے انتقام لینے والا ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون۔ (۱)

۱۱۲۹۔ جنادہ بن امیہ۔ میں حضرت حسن بن علیؑ کے پاس مرض الموت میں وارد ہوا جب آپ کے سامنے طشت رکھا تھا اور معاویہ کے زہر کے اثر سے مسلسل خون تھوک رہے تھے میں نے عرض کی حضور یہ کیا صورت حال ہے آپ علاج کیوں نہیں کرتے؟

فرمایا: عبداللہ موت کا کیا علاج ہے؟

میں کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد آپ نے میری طرف رخ کر کے فرمایا: یہ رسول اکرم ﷺ کا ہم سے عہد ہے کہ اس امر کے مالک علیؑ اور فاطمہؑ کی اولاد سے کل بارہ امام ہوں گے اور ہر ایک زہر یا تلوار سے شہید کیا جائے گا۔

اس کے بعد طشت اٹھالیا گیا اور آپ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ (۲)

۱۱۳۰۔ امام صادقؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھ کر گریہ فرمایا اور فرمایا تم میرے بعد مستضعف ہو گے۔ (۳)

۱۱۳۱۔ امام صادقؑ۔ رسول اکرم ﷺ کا آخری وقت تھا۔ آپ غشی کے عالم میں تھے تو حضرت فاطمہؑ نے روننا شروع کیا آپ نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ فاطمہؑ کہہ رہی ہیں۔ آپ

(۱) (کمال الدین صفحہ نمبر ۶/۲۶۰، فرائد السمطين ۱ صفحہ نمبر ۱۹/۵۴ روایت حسین بن خالد)

(۲) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۲۲۶، الصراط المستقیم ۲ صفحہ نمبر ۱۲۸)

(۳) (معانی الاخبار ۹/۱)

کے بعد میرا کیا ہوگا؟ تو فرمایا تم سب میرے بعد مستضعف ہو گے۔ (۱)

۱۱۳۲۔ رسول اکرم ﷺ نے بنی ہاشم سے فرمایا کہ تم سب میرے بعد مستضعف ہو گے۔ (۲)

۱۱۳۳۔ ابن عباس۔ حضرت علیؑ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا آپ عقیل کو دوست رکھتے

ہیں؟ فرمایا دہری محبت۔ اس لئے بھی کہ ابوطالبؑ ان سے محبت کرتے تھے اور اس لئے بھی کہ ان کا

فرزند تمہارے لال کی محبت میں قتل کیا جائے گا اور مومنین کی آنکھیں اشکبار ہوں گی۔ اور ملائکہ نماز

جنازہ ادا کریں گے۔ یہ کہہ کر آنحضرتؐ نے رونا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آنسوؤں کی دھار سینہ تک

پہنچ گئی اور فرمایا کہ میں خدا کی بارگاہ میں اپنی عترت کے مصائب کی فریاد کروں گا۔ (۳)

۱۱۳۴۔ انس بن مالک۔ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ علی بن ابی طالبؑ کے پاس عیادت

کے لئے گیا تو وہاں حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔ دونوں ہٹ گئے اور حضور وہاں بیٹھ گئے تو

ایک نے دوسرے کہا کہ یہ مرنے والے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں یہ شہید ہوں گے اور

اس وقت تک دنیا سے نہ جائیں گے جب تک ان کا دل رنج و الم سے مملو نہ ہو جائے۔ (۴)

(۱) دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۲۲۵ ، ارشاد ۱ صفحہ نمبر ۱۸۴ امالی مفید ۲/۲۱۲ ،

مسند ابن جنبل ۱ صفحہ نمبر ۲۵۷/۲۶۹۴۰ ، المعجم الکبیر ۲۵ صفحہ نمبر ۳۲/۲۳

(۲) (عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۶۱/۲۳۴ روایت حسن بن عبداللہ از امام رضاؑ ،

کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۱۸ روایت ابویوب)

(۳) (امالی صدوق)

(۴) (مندرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۱۵۰/۴۶۷۳ ، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ صفحہ

نمبر ۷۴/۱۱۱۸ ، صفحہ نمبر ۲۶۷/۱۳۴۳)

۱۱۳۵۔ جابر۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم کو خلیفہ بنایا جائے گا۔ پھر قتل کیا

جائے گا اور تمہاری داڑھی تمہارے سر کے خون سے رنگین ہوگی۔ (۱)

۱۱۳۶۔ حضرت عائشہ۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے علیؑ کو گلے لگایا، بوسہ دیا

اور فرمایا میرے ماں باپ قربان اس یکتا شہید پر جو تنہائی میں شہید کیا جائے گا۔ (۲)

۱۱۳۶۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم ﷺ میرے ہاتھ کو پکڑے ہوئے مدینہ کی گلیوں میں چل رہے

تھے کہ ہمارا گزرا ایک باغ کی طرف سے ہوا۔ میں نے عرض کی کہ حضور ﷺ کس قدر حسین ہے یہ

باغ؟ فرمایا تمہارے لئے جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پھر دوسرے باغ کو دیکھ کر میں نے تعریف کی

اور آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ ہمارا گزرا سات باغات کے پاس سے ہوا اور ہر

مرتبہ میں وہی کہا اور حضرت بھی وہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ جب تنہائی کی منزل تک پہنچ گئے تو آپ

نے مجھے گلے سے لگایا اور بے ساختہ رونے لگے میں نے سوال کیا حضور! یہ رونے کا سبب کیا

ہے؟ فرمایا: لوگوں کے دلوں میں کینے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ میں نے عرض کی حضور! میرا

دین سلامت رہے گا؟

(۱) المعجم الکبیر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۷/۲۰۳۸، المعجم الاوسط ۷ صفحہ نمبر ۲۱۸/۳۱۸،

دلائل النبوة ابو نعیم صفحہ نمبر ۵۵۳/۳۹۱، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ صفحہ نمبر

(۱۳۳۵/۲۶۸)

(۲) (مسند ابو یعلیٰ ۳ صفحہ نمبر ۳۱۸/۴۵۵۸، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ صفحہ نمبر

۲۸۵/۱۳۷۶، مناقب خوارزمی صفحہ نمبر ۶۵/۳۲، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر

(۲۲۰)

فرمایا: بیشک۔ (۱)

۱۱۳۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ میرا فرزند حسنؑ از ہر سے شہید کیا جائے گا۔ (۲)

۱۱۳۹۔ ام سلمہ۔ رسول اکرم ﷺ ایک دن سونے کے لئے لیٹے اور پھر گھبرا کر اٹھ گئے..... پھر لیٹ کر سو گئے پھر چونک کر اٹھ گئے، پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی ہوا اور اب جو اٹھے تو آپ کے ہاتھوں میں ایک سرخ مٹی تھی جسے بوسہ دے رہے تھے۔

میں نے عرض کی حضور! یہ خاک کیسی ہے؟

فرمایا: یہ مجھے جبریل نے دی ہے کہ میرا حسینؑ سر زمین عراق پر قتل کیا جائے گا۔

میں نے جبرائیل سے کہا سے کہا مجھے وہ خاک دکھلا دو تو انہوں نے یہ مٹی دی

ہے۔ (۳)

۱۱۴۰۔ حکیم ازانس بن حارث۔ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ میرا یہ فرزند سر زمین عراق پر قتل کیا جائے گا

لہذا جو اس وقت تک رہے اس کا فرض ہے کہ اس کی نصرت کرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انس

(۱) (سنن ابویعلیٰ ۱ صفحہ نمبر ۵۶۱/۲۸۵ ، تاریخ بغداد حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر

صفحہ نمبر ۳۲۱/۸۲۷، ۸۳۱، ۸۵۴ ، فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۶۵۲/۱۱۰۹)

(۲) (کتاب سلیم بن قیس ۲ ص ۸۳۸ روایت عبداللہ بن جعفر، الخراج والخراج ۳ ص ۵۵/۱۱۴۳

عوالی اللکالی ص ۱۳/۱۹۹)

(۳) (مستدرک حاکم ۳ صفحہ نمبر ۸۲۰۲/۴۴۰ ، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۸۲۱/۱۰۹ ، تاریخ

دمشق حالات امام حسینؑ صفحہ نمبر ۲۲۱/۱۷۳ ، اعلام الوری صفحہ نمبر ۴۳)

بن حارث امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے۔ (۱)

۱۱۳۱۔ انس بن مالک۔ فرشتہ باراں نے مالک سے اذن طلب کیا کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اور جب اذن مل گیا تو آپ نے ام سلمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازے سے کوئی داخل نہ ہونے پائے۔ اتنے میں حسینؑ آگئے۔ ام سلمہ نے روکا لیکن داخل ہو گئے اور کبھی حضور کی پشت پر۔ کبھی کاندھوں پر۔ کبھی گردن پر۔ فرشتہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ۔ کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟

فرمایا بیشک۔ کہا لیکن اسے تو آپ کی امت قتل کر دے گی اور آپ چاہیں تو وہ جگہ بھی دکھلا دوں؟ یہ کہہ کر ہاتھ مارا اور ایک سرخ مٹی لاکر دکھلا دی۔ ام سلمہ نے آپ سے لیکر چادر میں رکھ لی۔ اس روایت کے ایک راوی ثابت کا بیان ہے کہ وہ خاکِ کربلا کی خاک تھی۔ (۲)

۱۱۳۲۔ ام سلمہ۔ ایک دن پیغمبر اسلام ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے فرمایا۔ خبردار کوئی گھر میں آنے نہ پائے۔ میں دیکھتی رہی کہ اچانک حسینؑ داخل ہو گئے اور میں نے رسول

(۱) (دلائل النبوة ابو نعیم ۵۵۴/...../۴۹۳ تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ صفحہ نمبر

۲۳۹/۲۸۳، اصابہ ۱ صفحہ نمبر ۲۶۱/۲۶۶، اسد الغابہ ۱ صفحہ نمبر ۲۸۸/۲۳۶ البدلیۃ والنبیۃ ۷ صفحہ نمبر ۱۹۹، مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ صفحہ نمبر ۱۵۹، ذخائر العقبیٰ ۱۳۶)

(۲) (مسند ابن جنبل ۴ صفحہ نمبر ۳۸۲/۱۳۵۳۹، دلائل النبوة ابو نعیم ۵۵۳/۴۹۲، المعجم

الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۱۰۶/۲۸۱۳، مسند ابو یعلیٰ ۳ صفحہ نمبر ۳۲۰/۳۳۸۹، تاریخ

دمشق حالات امام حسینؑ صفحہ نمبر ۱۶۸/۲۱۷، مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ صفحہ نمبر

۱۶۰، ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۳۶)

اکرم ﷺ کی صدائے گریہ سنی اب جو دیکھا تو حسینؑ آپ کی گود میں تھے اور پیغمبر ﷺ ان کی پیشانی کو چوم رہے تھے میں نے عرض کی کہ مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کب آگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل یہاں حاضر تھے انہوں نے پوچھا کیا آپ حسینؑ سے محبت کرتے ہیں؟

میں نے کہا بیشک۔ جبرائیل نے کہا مگر آپ کی امت اسے کربلا نامی زمین پر قتل کر دے گی اور انہوں نے یہ خاک بھی دکھلائی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب حسینؑ ان رعد میں گھر کر اس زمین پر پہنچے تو دریافت کیا اس زمین کا نام کیا ہے؟ جب لوگوں نے کربلا بتایا تو فرمایا کہ خدا اور رسول نے سچ فرمایا ہے۔ ”یہ کرب و بلا کی زمین ہے۔“ (۱)

۱۱۳۳۔ عبد اللہ بن نجی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے ہمراہ سفر تھے اور طہارت کے منتظر تھے جب صفین جاتے ہوئے آپ نینوا پہنچے تو آپ نے فرمایا: ابو عبد اللہ صبر ابو عبد اللہ صبر میں عرض کی حضور یہ کیا ہے؟ فرمایا میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں عرض کی حضور خیر تو ہے کیا کسی نے اذیت دی ہے؟ فرمایا: ابھی میرے پاس سے جبرائیل آئے ہیں اور یہ بتا کر گئے ہیں کہ میرا حسینؑ فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا اور اگر آپ چاہیں تو میں وہ خاک دکھلا سکتا ہوں اور یہ کہہ کر ایک مٹھی خاک مجھے دی اور میں اسے دیکھ کر ضبط نہ کر سکا۔ (۲)

(۱) (المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۸۱۹/۱۰۸)

(۲) (مسند احمد بن حنبل ۱ صفحہ نمبر ۶۳۸/۱۸۳ ، المعجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۸۱۱/۱۰۵ ، مسند ابو یعلیٰ ۱ صفحہ نمبر ۳۵۸/۲۰۶ ، ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۳۸ ، مناقب کوفی ۲ ص ۱۹/۲۵۳ الملاحم والنفتن ص ۱۰۴ باب ۲۴، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص ۱۷۵/۱۷۶)

۱۱۳۳۔ محمد بن عمرو بن حسن۔ میں حسینؑ کے ساتھ نبر کر بلا کے کنارے تھا کہ آپ نے شمر کو دیکھ کر فرمایا کہ خدا اور رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا جب رسول اکرم ﷺ نے خبر دی تھی کہ میں کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میرے اہلبیتؑ کا خون چاٹ رہا ہے۔ اور شمر مبروص تھا۔ (۱)

۱۱۳۵۔ امام علیؑ۔ رسول اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لے آئے تو ہم نے حلوہ تیار کیا اور ام سلمہ نے ایک کاسہ شیر، مکھن اور کھجور فراہم کیا۔ ہم سب نے مل کر کھایا۔ میں نے حضرت کا ہاتھ دھلایا۔ آپ نے رو بقلہ ہو کر دعا فرمائی اور پھر زمین کی طرف جھک کر بے ساختہ رونے لگے۔ ہم گھبرا گئے کس طرح دریافت کریں کہ اچانک حسینؑ آگئے اور بڑھ کر کہا یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا آج تمہارے بارے میں وہ سنا ہے جو کبھی نہ سنایا گیا تھا۔

ابھی جبرائیل امین آئے تھے اور انہوں نے بتایا کہ تم سب قتل کئے جاؤ گے اور سب کے مقتل بھی الگ الگ ہوں گے۔ میں نے تمہارے حق میں دعا کی اور میں اس خبر سے محزون ہو گیا۔ حسینؑ نے عرض کی کہ جب سب الگ الگ ہوں گے تو ہماری قبر کی زیارت اور بنگرانی کون کرے گا؟

فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہوگا جو میرے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہے گا اور جب روز قیامت ہوگا تو میں اس گروہ کو دیکھ کر اس کا بازو تھام کر اسے ہول و مصیبت محشر سے نجات دلاؤں گا۔ (۲)

(۱) (الخصائص الکبریٰ السیوطی ۲ صفحہ نمبر ۱۲۵)

(۲) (مقتل الحسینؑ اخوارزی ۲ صفحہ نمبر ۱۶۶، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۹۵ روایت محمد بن

الحسین از امام زین العابدینؑ، اعلام الوری صفحہ نمبر ۴۴)

## فصل پنجم

### اہلبیت علیہم السلام پر وارد ہونے والے مظالم

۱۱۳۶۔ امام حسن علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے میرے جد رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسرار امامت کے ذمہ دار میرے اہلبیت علیہم السلام میں سے بارہ افراد ہوں گے اور سب قتل ہوں گے یا انہیں زہر دیا جائے گا۔ (۱)

۱۱۳۷۔ امام علی علیہ السلام..... یہاں تک کہ جب پروردگار نے اپنے رسول کو بلا لیا ایک قوم لٹے پاؤں پلٹ گئی اور انہیں مختلف راستوں نے ہلاک کر دیا اور انہوں نے اندرونی جذبات پر اعتماد کیا اور غیر قرابتدار کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جس سے مودت کا حکم دیا گیا تھا اسے نظر انداز کر دیا۔ عمارت کو جڑ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ تعمیر کر دیا۔ یہ لوگ ہر غلط بات کا معدن تھے اور ہر ہلاکت میں پڑ جانے والے کے دروازہ تھے۔ (۲)

۱۱۳۸۔ منہال بن عمرو۔ معاویہ نے امام حسن علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ منبر پر جا کر اپنا نسب بیان کریں۔ آپ نے منبر پر جا کر حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا:

(۱) (کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۶۰ روایت ہشام بن محمد)

(۲) (نیج البلاغہ خطبہ ۱۵۰)

”قریش سارے عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمد ﷺ ان میں سے ہیں اور عرب عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمد ﷺ ان میں سے ہیں اور عجم بھی عرب کا احترام کرتے ہیں کہ محمد ﷺ ان میں سے ہیں لیکن افسوس کہ سب دوسروں سے ہمارے حق کا مطالبہ کر رہے ہیں اور خود ہمارا حق نہیں دے رہے ہیں۔ (۱)

۱۱۴۹۔ حبیب بن یسار۔ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد زید بن ارقم دروازہ مسجد پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے تم لوگوں نے یہ کام کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) اور صالح المؤمنین کو خدا کے حوالہ کر رہا ہوں۔

لوگوں نے ابن زیاد سے کہا کہ زید بن ارقم یہ حدیث بیان کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور عقل چلی گئی ہے۔ (۲)

۱۱۵۰۔ یعقوبی جناب فاطمہؑ کی وفات کے ذیل میں بیان کرتا ہے کہ زنان قریش اور ازواج پیغمبر ﷺ آپ کے پاس آئیں اور مزاج دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا: میں دنیا سے بیزار ہوں اور تمہارے فراق سے خوش ہوں، میں خدا اور رسول سے ملاقات کروں گی اس حال میں کہ تمہاری طرف سے رنج و غم لے کر جا رہی ہوں میرے حق کا تحفظ نہیں کیا گیا اور نہ ہماری حرمت کو پہچانا گیا ہے۔ (۳)

(۱) (مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۲)

(۲) (العجم الکبیر ۵ ص ۱۸۵/۵۰۳۷، امالی الطوسی ص ۲۵۲/۴۵۰، شرح الاخبار ص ۳۰/۱۷۰، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷)

(۳) (تاریخ یعقوبی ۲ صفحہ نمبر ۱۱۵)

۱۱۵۱۔ امام حسین علیہ السلام۔ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام کا انتقال ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام نے خاموشی سے انہیں دفن کر کے نشان قبر کو مٹا دیا تو مڑ کر قبر رسول کو دیکھا اور آواز دی:

سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا اور آپ کی اس دختر کا جو آپ کے پاس آ رہی ہے اور آپ سے ملاقات کے لئے تہ خاک آرام کر رہی ہے پروردگار نے بہت جلد اسے آپ سے ملا دیا۔

لیکن اب میرا صبر بہت دشوار ہے اور میری قوت برداشت ساتھ چھوڑ رہی ہے میں صرف آپ کے فراق کو دیکھ کر دل کو تسلی دے رہا ہوں کہ میں نے آپ کو سپرد خاک کیا ہے اور آپ نے میرے سینہ پر سر رکھ کر دنیا کو خیر باد کہا ہے۔

انا لله وانا اليه راجعون

لیجئے آپ کی امانت واپس ہو گئی اور فاطمہ علیہا السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اب یہ آسمان وزمین کس قدر بڑے نظر آرہے ہیں یا رسول اللہ اب میرا حزن و ملال دائمی ہے اور میری راتیں صرف بیداری میں گذریں گی۔ یہ رنج میرے دل سے جانے والا نہیں ہے جب تک میں آپ کے گھر نہ آ جاؤں۔ بڑا دردناک غم ہے اور بڑا دل دکھانے والا درد ہے۔ کتنی جلدی ہم میں جدائی ہو گئی۔ اب اللہ ہی سے اس کی فریاد ہے۔ عنقریب آپ کی بیٹی بیان کرے گی کہ آپ کی امت نے اس کا حق مارنے پر کس طرح اتفاق کر لیا تھا۔ آپ اس سے دریافت کریں اور مکمل حالات معلوم کر لیں۔ کتنے ہی ایسے رنجیدہ و ستم رسیدہ ہیں جن کے پاس عرض حال کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے عنقریب فاطمہ علیہا السلام سب بیان کریں گی اور خدا فیصلہ کرے گا اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

یہ الوداع کہنے والے کا سلام ہے جو نہ رنجیدہ ہے اور نہ بیزار۔ اب اگر آپ سے رخصت ہو رہا ہے تو کسی ملال کی بنا پر نہیں ہے اور اگر یہیں رہ جاؤں تو صابریں سے ہونے والے وعدہ سے بدظنی

کی بنا پر نہیں ہے۔ (۱)

۱۱۵۲۔ عبدالرحمان بن ابی نعم۔ ایک مرد عراقی نے عبداللہ بن عمر سے سوال کیا کہ اگر کپڑے میں مچھر کا خون لگ جائے تو کیا کرنا ہوگا؟

ابن عمر نے کہا ذرا اس شخص کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے جبکہ ان عراقیوں نے فرزند رسول ﷺ کا خون بہا دیا ہے جس کے بارے میں میں نے خود رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ حسنؑ و حسینؑ اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (۲)

۱۱۵۳۔ منہال بن عمرو۔ میں امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے مزاج دریافت کیا تو فرمایا:

تم شیعہ ہو اور ہمارے صبح و شام سے باخبر نہیں ہو؟ ہمارا حال یہ ہے کہ آل فرعون کے درمیان

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۳۵۹ ، امالی مفید صفحہ نمبر ۷/۲۸۱ ، امالی طوسی ۱۰۹/۱۶۶ ،

بشارة المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۵۸ روایت علی بن محمد الہر مزانی ، نخب البلاغہ خطبہ ۲۰۲)

(۲) (سنن ترمذی ۵ صفحہ نمبر ۳۷۵۰/۶۵۷ ، مسند ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر

۵۶۷۹/۳۰۵ ، ۵۹۳۷/۳۵۲ ، الادب المفرد ۸۵/۳۸ ، المعجم الکبیر ۳/۲۸۸۳/۱۲۷ ،

ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۲۳ ، مسند ابو یعلیٰ ۵ صفحہ نمبر ۵۷۱۳/۲۸۷ ، اسد الغابہ صفحہ

نمبر ۲/۲۶ ، امالی صدوق ۱۲/۱۲۳ ، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۷۵ ، صحیح بخاری

۳ صفحہ نمبر ۳۵۳۳/۳۷۱ ، خصائص نسائی صفحہ نمبر ۱۳۳/۲۵۹ ، الادب المفرد

۱۳۳/۲۵۹ ، انساب الاشراف ۳ صفحہ نمبر ۸۵/۲۲۷ ، حلیۃ الاولیاء ۵ صفحہ نمبر ۷۰ ،

تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۳۶/۶۰۰۵۸)

بنی اسرائیل کی مثال ہیں کہ ان کے بچوں کو ذبح کیا جا رہا تھا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور آج یہ عالم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد بہترین خلائق کو منبروں سے گالیاں دی جا رہی ہیں اور ان کے سب و شتم پر اموال عطا کئے جا رہے ہیں ہمارے چاہنے والوں کے حقوق اس محبت کے جرم میں پامال کئے جا رہے ہیں اور صورت حال یہ ہے کہ سارے عرب کے درمیان قریش کا احترام ہو رہا ہے کہ پیغمبر ﷺ ان میں سے ہیں اور اس طرح لوگوں سے ہمارا حق لیا جا رہا ہے اور ہمیں ہمارا حق نہیں دیا جا رہا ہے۔ آؤ، آؤ دیکھو یہ ہیں ہمارے صبح شام۔ (۱)

۱۱۵۴۔ امام باقرؑ جو شخص بھی ہمارے اوپر ہونے والے ظلم، ہمارے حق کی پامالی اور ہماری پریشانیوں کو نہ پہچانے وہ بھی ان لوگوں کا شریک ہے جنہوں نے ہمارے اوپر ظلم ڈھائے ہیں۔ (۲)

۱۱۵۵۔ منہال بن عمرو۔ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کے بعد مزاج دریافت کیا۔

فرمایا: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ تم ہمارے حالات کا اندازہ کر سکو جب کہ ہماری مثال امت میں بنی اسرائیل جیسی ہے جن کے بچے ذبح کر دیئے جاتے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا کر دیا جاتا تھا اور یہی حال اب ہمارا ہے کہ ہمارے بچوں کو ذبح کر دیا جاتا ہے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عرب نے عجم پر برتری کا اظہار کیا اور جب انہوں نے دلیل پوچھی تو کہا محمد ﷺ ہم میں سے تھے اور سب نے تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد قریش نے عرب پر اپنی فضیلت کا

(۱) (جامع الاخبار ۲۳۸/۶۰۷، تفسیر قمی ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳ روایت عاصم بن حمید عن الصادق

علیہ السلام مناقب ابن شہر آشوب ۳ صفحہ نمبر ۱۶۹، مشیر الاحزان صفحہ نمبر ۱۰۵)

(۲) (ثواب الاعمال صفحہ نمبر ۶/۲۳۸ روایت جابر)

اظہار کیا اور انہوں نے بھی یہی دلیل بیان کی کہ محمد ﷺ ہم میں سے تھے اور سب نے تسلیم کر لیا۔ تو اگر یہی بات ہے تو گویا ہمارا سب پر احسان ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی ذریت اور ان کے اہلبیتؑ ہیں اور اس میں ہمارا کوئی شریک نہیں ہے۔

یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ خدا قسم میں تو آپ اہلبیتؑ سے محبت کرتا ہوں

فرمایا اگر ایسا ہے تو بلا کی چادر اختیار کر لو کہ بلا کی رفتار ہماری اور ہمارے چاہنے والوں کی طرف وادی کے سیلاب سے زیادہ تیز تر ہے بلائیں پہلے ہم پر نازل ہوتی ہیں اور اس کے بعد تم پر۔ اور سکون و آرام کا آغاز بھی پہلے ہم سے ہوگا۔ اس کے بعد تم کو حاصل ہوگا۔ (۱)

۱۱۵۶۔ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں رقمطراز ہیں کہ حضرت ابو جعفر محمد بن علیؑ نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تمہیں اندازہ ہے کہ قریش نے ہم پر کس طرح ظلم اور ہجوم کیا ہے اور ہمارے شیعوں اور دوستوں نے کس قدر مظالم کا سامنا کیا ہے؟ رسول اکرم ﷺ یہ فرما کر دنیا سے گئے تھے کہ ہم تمام لوگوں سے اولیٰ ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قریش نے ہمارے خلاف اتفاق کر لیا اور خلافت کو اس کے مرکز سے جدا کر دیا۔ ہمارے حق اور ہماری محبت کے ذریعے انصار کے سامنے استدلال کیا اور پھر خود ہی قبضہ کر لیا اور ایک دوسرے کے حوالہ کرتے رہے یہاں تک کہ خلافت پلٹ کر ہمارے گھر آئی تو قریش نے بیعت کو توڑ کر جنگ کا بازار گرم کر دیا اور صاحب امر کو مصائب کا سامنا کرتے کرتے شہید کر دیا گیا۔

اس کے بعد امام حسنؑ کی بیعت کی گئی اور ان سے عہد کیا گیا لیکن ان سے بھی غداری کی

گئی اور انہیں بھی تنہا چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ عراق والوں نے حملہ کر کے زخمی کر دیا اور ان کا سارا

سامان لوٹ لیا کینروں کے زیورات تک لے لئے جس کے نتیجہ میں آپ نے معاویہ سے صلح کر لی تاکہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی کا تحفظ کر سکیں جو کہ تعداد میں انتہائی قلیل تھے۔

اس کے بعد ہم اہلبیت کو مسلسل حقیر و ذلیل بنایا جاتا رہا۔ ہمیں وطن سے نکالا گیا اور بتلائے مصائب کیا گیا۔ نہ ہماری زندگی محفوظ رہی اور نہ ہمارے چاہنے والی کی زندگی۔

جھوٹ بولنے والے ہمارے حق کا انکار کرنے والے اپنے کذب و انکار کی وجہ سے بلند ترین درجات حاصل کرتے رہے اور ہر مقام پر حکام ظلم کے یہاں تقرب حاصل کرتے رہے۔ جھوٹی حدیثیں تیار کیں اور ہماری طرف سے وہ باتیں نقل کیں جو نہ ہم نے کہی تھیں اور نہ کی تھیں تاکہ لوگوں کو متنفر اور بیزار بنا سکیں۔

یہ کام معاویہ کے دور حکومت میں امام حسن کی شہادت کے بعد ہوا اور ہمارے شیعوں کا ہر مقام پر قتل عام ہوا۔ ان کے ہاتھ پاؤں تہمتوں کی بنا پر کاٹ دیئے گئے۔ جو بھی ہماری محبت کا نام لیتا تھا اسے گرفتار کر لیا جاتا تھا اور اس کے اموال کو لوٹ کر گھر کو برباد کر دیا جاتا تھا۔

اس کے بعد بلاؤں میں اور اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیاد کا دور آیا اور پھر حجاج کے ہاتھ میں حکومت آئی جس نے طرح طرح سے قتل عام کیا اور تہمتوں پر زندانوں کے حوالہ کر دیا اور حالت یہ ہو گئی کہ کسی بھی انسان کا زندگی اور کافر کہا جانا شیعہ علی کہے جانے سے زیادہ بہتر اور محبوب عمل تھا۔ (۱)

۱۱۵۷۔ حمزہ بن حمران۔ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟

(۱) (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۱۱ صفحہ نمبر ۴۳)

میں نے عرض کی کہ کوفہ سے۔ آپ نے گریہ شروع کر دیا یہاں تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ میں نے عرض کی فرزند رسول ﷺ! اس قدر گریہ کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: مجھے میرے چچا زید اور ان کے ساتھ ہونے والے مظالم یاد آ گئے۔ میں عرض کی وہ کیا مظالم تھے جو یاد آ گئے؟

فرمایا: کہ ان کی شہادت کا وہ منظر یاد آ گیا جب ان کی پیشانی میں تیر پیوست ہو گیا اور بیٹا آ کر باپ سے لپٹ گیا کہ بابا مبارک ہو آپ اس شان سے رسول اکرم ﷺ، حضرت علیؑ، فاطمہؑ، اور حسنؑ و حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ فرمایا: بیشک

اس کے بعد یحییٰ نے لوہار کو بلا کر پیشانی سے تیر نکلوایا اور جناب زید کی روح جسم سے پرواز کر گئی اور یحییٰ نے لاش کو نہر کے کنارہ سپرد لحد کر کے اس پر نہر کا پانی جاری کر دیا تاکہ کسی کو اطلاع نہ ہونے پائے لیکن ایک سندی غلام نے یہ منظر دیکھ لیا اور یوسف بن عمر کو اطلاع کر دی اور اس نے لاش کو قبر سے نکلو کر سولی پر لٹکا دیا اور اس کے بعد نذر آتش کر کے خاکستر کو ہوا میں اڑا دیا۔ خدا ان کے قاتل اور انھیں تنہا چھوڑنے والوں پر لعنت کرے۔

ہم تو ان مصائب کی فریاد خدا کی بارگاہ میں کرتے ہیں جہاں اولاد رسول کو مرنے کے بعد بھی نشانہ تسم بنایا گیا اور پھر پروردگار ہی سے دشمنوں کے مقابلہ میں طالب امداد ہیں کہ وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔ (۱)

۱۱۵۸۔ محمد بن الحسن۔ محمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اولاد حسنؑ میں بعض افراد کو منصور کے سامنے لایا گیا تو اس نے محمد بن ابراہیم کو دیکھ کر کہا کہ تم ہی دیباچہ اصغر کہے جاتے ہو؟

فرمایا بیشک

اس نے کہا کہ خدا کی قسم تمہیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح اب تک کسی کو قتل نہیں کیا ہے..... اور یہ کہہ کر ایک کھوکھلے ستون کے اندر کھڑا کر کے ستون کو بند کرادیا اور وہ زندہ دفن کر دیے گئے۔ (۱)

۱۱۵۹۔ محمد بن اسماعیل۔ میں نے اپنے جد موسیٰ بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ ہمیں ایسے اندھیرے قید خانہ میں رکھا گیا تھا کہ اوقات نماز کا اندازہ بھی علی بن الحسن بن الحسن بن الحسن علیہ السلام کی قرآن کے پاروں کی تلاوت سے کیا جاتا تھا۔ (۲)

۱۱۶۰۔ موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ علی بن الحسن کا انتقال منصور کے قید خانے میں حالت سجدہ میں ہوا ہے جب عبد اللہ نے کہا کہ میرے بھتیجے کو جگاؤ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ میں نیند آگئی ہے اور لوگوں نے حرکت دی تو معلوم ہوا کہ روح جسم سے جدا ہو چکی ہے اور عبد اللہ نے یہ دیکھ کر کہا کہ اللہ تم سے راضی رہے۔ میرے علم کے مطابق تمہیں اس طرح کی موت کا خوف تھا۔ (۳)

۱۱۶۱۔ محمد بن المنصور الراعی نے یحییٰ بن الحسین بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں اپنے چچا عیسیٰ بن زید کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے جیسے انسان کے لیے یہ بڑا عیب ہے کہ اپنے ایسے محترم بزرگ سے ملاقات نہ کرے تو انھوں نے ٹال دیا اور ایک موت تک یہ کہہ کر ٹالتے رہے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ انھیں یہ ملاقات گراں گزرے اور اس کے زیر اثر وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور ہو

(۱) (تاریخ طبری ۷ صفحہ نمبر ۵۳۶، مقاتل الطالبيين صفحہ نمبر ۱۸۱)

(۲) (مقاتل الطالبيين صفحہ نمبر ۱۷۶)

(۳) (مقاتل الطالبيين صفحہ نمبر ۱۷۶)

جائیں جہاں ان کا قیام ہے۔

لیکن میں برابر اصرار کرتا رہا اور اپنے اشتیاق کا اظہار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے اور مجھے تیار کر کے کوفہ روانہ کر دیا اور فرمایا کہ کوفہ پہنچ کر بنی حنی کے مکانات دریافت کرنا اور وہاں فلاں کوچہ میں جا کر دیکھنا کہ درمیان کوچہ ان صفات کا ایک گھر نظر آئے گا مگر تم اس گھر کے پاس نہ ٹھہرنا بلکہ دور جا کر کھڑے ہو جانا۔ عنقریب تم دیکھو گے مغرب کے وقت ایک ضعیف آدمی آرہا ہے اور اس کا چہرہ چمک رہا ہے۔ پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے اور ایک اونٹنی کرتا پہنے ہوئے ایک اونٹ پر ستانی کا کام انجام دے رہا ہے اور جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہے برابر ذکرِ خدا کرتا رہتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ تم یہ دیکھ کر سلام کرنا اور معافتہ کرنا۔

وہ تم سے گھبرائیں گے اور خوف زدہ ہوں گے لیکن تم فوراً اپنا شجرہ نسب بیان کر دینا۔ انھیں یہ سن کر سکون ہوگا اور تم سے تادیر گفتگو کرتے رہیں گے اور ہم لوگوں کے بارے میں تفصیلات دریافت کریں گے اور اپنے حالات بتائیں گے لیکن تم ان کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرنا اور نہ لمبی گفتگو کرنا بلکہ فوراً خدا حافظ کہہ دینا کہ وہ تم سے معذرت کریں گے کہ آئندہ ملاقات کے لئے نہ آنا اور تم اس کے مطابق عمل کرنا ورنہ وہ تم سے چھپ جائیں گے اور گھبرا کر جگہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں گے جو ان کے لیے باعثِ مشقت عمل ہوگا۔

میں اپنے دل میں یہ عزم لے کر روانہ ہوا۔ کوفہ پہنچ کر عصر کے بعد بنی حنی کے علاقہ میں گیا اور گلی کے کنارے دروازہ کو پہچان کر دوڑ بیٹھ گیا کہ غروب کے بعد ایک اونٹ ہنکانے والے کو دیکھا جس میں بابا کی بیان کردہ تمام صفات موجود تھیں اور ہر قدم پر مسلسل ذکرِ خدا کر رہا تھا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔

میں نے اٹھ کر معافتہ کیا۔ وہ خوف زدہ ہو گئے۔ میں نے کہا کہ چچا میں تمہی بنی الحسین بن

زید۔ آپ کا بھتیجا ہوں۔

انہوں نے کلیجے سے لگایا اور رونے لگے اور اس قدر روئے جیسے ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اونٹ کو بٹھا دیا اور میرے پاس بیٹھ کر ایک ایک فرد خاندان مرد، عورت، بچوں کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔

میں نے سب کا حال بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ فرزند میں اسی اونٹ پر سقائی کا کام کر رہا ہوں۔ جس قدر اجرت ملتی ہے۔ اونٹ کا کرایہ دے کر باقی سے بچوں کی پرورش کرتا ہوں اور اگر کسی دن کچھ نہیں بچتا تو آبادی کے باہر جا کر جو سبزی وغیرہ لوگ پھینک دیتے ہیں۔ اس کو اٹھا کر کھا لیتا ہوں۔

میں نے یہیں ایک شخص کی لڑکی سے شادی کی ہے لیکن اسے نہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں اور اس سے ایک بیٹی بھی پیدا ہو چکی ہے جو اب بلوغ کی منزل میں ہے لیکن اسے بھی نہیں معلوم ہے میں کون ہوں؟

ایک مرتبہ اس کی ماں نے کہا کہ محلے کے فلاں سقا کے بیٹے نے پیغام دیا ہے لہذا اس بچی کا عقد کر دیجیے۔ اس کے حالات ہم لوگوں سے بہتر ہیں اور پھر اصرار بھی کیا لیکن میں نہ بتا سکا کہ یہ بات ہمارے لیے جائز نہیں ہے اور وہ ہمارا کفو نہیں ہے۔

وہ برابر اصرار کرتی رہی اور میں خدا سے دعا کرتا رہا کہ اس مشکل سے نجات دلا دے کہ اتفاقاً اس بچی کا انتقال ہو گیا اور آج مجھے اس سے زیادہ کسی امر کا صدمہ نہیں ہے کہ اسے رسول اکرم ﷺ سے اپنی قرابت کا علم بھی نہ ہو سکا۔

اس کے بعد مجھے قسم دلائی کہ میں واپس چلا جاؤں اور دوبارہ پھر ان کے پاس نہ جاؤں اور یہ کہہ کر مجھے رخصت کر دیا۔ اس کے بعد جب بھی میں انہیں دیکھنے اس جگہ پر گیا وہ نظر نہیں آئے اور

یہی میری آخری ملاقات تھی۔ (۱)

واضح رہے کہ اسلام میں کفو ہونے کے لیے اتحاد حیثیت و مذہب ضروری ہے اور یہی ممکن ہے کہ وہ بچہ سقا اہل بیتؑ کے مسلک پر نہ رہا ہو یا اس میں کوئی ایسا نقص رہا ہو یا اس میں کوئی ایسا نقص رہا ہو جو اس بچی کے کفو بننے سے مانع رہا ہو ورنہ اس بچی کی ماں بھی خاندان اہل بیتؑ سے نہیں تھی۔

۱۱۶۲۔ منذر بن جعفر العبیدی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں صالح بن حتی کے دونوں کئے دونوں فرزند حسن اور علی، عبد ربہ بن علقمہ اور جناب بن نطاس سب عیسار بن زید کے ہمراہ حج کے سفر پر نکلے اور عیسیٰ جمالوں کے لباس میں تقیہ کی زندگی گزار رہے تھے ایک رات ہم لوگ مکہ میں مسجد الحرام میں جمع ہوئے تو عیسیٰ بن زید اور حسن بن صالح نے سیرت کے مسائل پر گفتگو شروع کر دی اور ایک مسئلہ میں دونوں میں اختلاف ہو گیا دوسرے دن عبد ربہ بن علقمہ آئے تو کہا کہ تمہارا مسئلہ حل ہو گیا ہے سفیان ثوری آگئے ہیں ان سے دریافت کر لو چنانچہ اٹھ کر مسجد میں ان کے پاس آئے اور سلام کر کے مسئلہ دریافت کیا تو سفیان نے کہا کہ اس کا جواب میرے بس سے باہر ہے کہ اس کا تعلق سلطان وقت سے ہے۔

حسن نے انہیں متوجہ کیا کہ یہ سوال کرنے والے عیسیٰ بن زید ہیں انہوں نے جناب بن نطاس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا اور انہوں نے بھی تصدیق کر دی کہ یہ عیسیٰ بن زید ہیں تو سفیان ثوری نے انہیں سینہ سے لگا لیا اور بے تحاشا رونا شروع کر دیا اور آخر میں اپنے انداز جواب کی معذرت کی اور روتے روتے مسئلہ کا جواب دے دیا اور پھر ہم لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ

(۱) (مقاتل الطالبیین صفحہ نمبر ۳۳۵)

اولاد فاطمہؑ سے محبت اور ان کے مصائب پر گریہ ہر اس انسان کے لئے لازم ہے جس کے دل میں ذرا برابر ایمان پایا جاتا ہے۔

اور اس کے بعد پھر عیسیٰ بن زید سے کہا کہ اب جاؤ اپنے کو ان ظالموں سے پوشیدہ کرو کہیں تم پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو جائے یہ سن کر ہم لوگ اٹھ گئے اور سب متفرق ہو گئے۔ (۱)

۱۱۶۳۔ علی بن جعفر الاحمر۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ (میں، عیسیٰ بن زید، حسن بن صالح، علی بن صالح بن حتی، اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق، جناب بن نسطاس) زیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ کوفہ میں ایک گھر میں جمع ہوتے تھے کہ کسی شخص نے مہدی کے یہاں جاسوسی کر دی اور اس نے کوفہ کے عامل کو پیغام بھیج دیا کہ ہماری کڑی نگرانی کی جائے اور اگر ایسے کسی اجتماع کی اطلاع ملے تو سب کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دیا جائے۔

ایک رات ہم لوگ سب جمع تھے کہ عامل کوفہ کو خبر ہو گئی اور اس نے ہمارے اوپر حملہ کر دیا اور قوم نے یہ محسوس کرتے ہی چھت سے چھلانگ لگا دی اور میرے علاوہ سب فرار ہو گئے۔ ظالموں نے مجھے گرفتار کر کے مہدی کے پاس بھیج دیا میں اس کے سامنے پیش کیا گیا اس نے مجھے دیکھتے ہی حرام زادہ کہہ کر خطاب کیا اور کہا کہ تو عیسیٰ بن زید کے ساتھ اجتماع کرتا ہے اور انہیں میرے خلاف اقدام پر آمادہ کرتا ہے۔

میں نے کہا مہدی! تجھے خدا سے شرم نہیں آتی ہے اور نہ اس کا خوف ہے تو شریف زادیوں کی اولاد کو حرام زادہ کہتا ہے اور ان پر تہمت زنا لگاتا ہے جب کہ تیرا فرض تھا کہ تیرے سامنے کوئی جاہل اور احمق اس طرح کے کلمات استعمال کرے تو اسے منع کر دے۔

اس نے دوبارہ وہی گالی دی اور اب اٹھ کر مجھے زمین پر بیٹھ دیا اور ہاتھ پاؤں سے گھونسنہ لات کرنے لگا اور گالیاں دینے لگا میں نے کہا کہ واقعاً بہت بہادر آدمی ہے کہ مجھ جیسے بوڑھے کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرتا ہے جس میں اپنے دفاع کی بھی طاقت نہیں ہے۔

اس نے مجھے قید خانہ میں ڈال دیا اور سختی کرنے کا حکم دے دیا۔ مجھے زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیا گیا اور میں برسوں قید خانہ میں رہا۔ یہاں تک کہ جب اسے اطلاع ملی کہ عیسیٰ بن زید کا انتقال ہو گیا ہے تو مجھے طلب کیا اور کہنے لگا کہ تو ہے کون؟

میں کہا کہ مسلمان ہوں۔ اس نے کہا اعرابی؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا پھر کیا ہے؟ میں کہا کہ میرا باپ کوفہ کے کسی شخص کا غلام تھا اس نے اسے آزاد کر دیا تھا۔ کہا کہ عیسیٰ بن زید مر گئے۔

میں نے کہا کہ یہ عظیم ترین مصیبت ہے اللہ ان پر رحمت نازل کرے واقعاً بڑے عابد، زاہد، اطاعتِ خدا میں زحمت برداشت کرنے والے اور اس راہ میں انتہائی نڈر تھے۔

اس نے کہا کہ کیا تمہیں ان کی وفات کا علم نہیں تھا؟ میں نے کہا کہ معلوم ہے

کہا کہ پھر مجھے مبارکباد کیوں نہیں دی؟

میں نے کہا کہ میں ایسی بات کی مبارکباد کس طرح دیتا کہ اگر رسول اکرم ﷺ زندہ ہوتے تو ہرگز اس بات کو پسند نہ کرتے۔ وہ تادیر سر جھکائے خاموش رہا اور پھر کہنے لگا کہ تمہارے جسم میں سزا کی طاقت نہیں ہے اور میں کوئی ایسی سزا دینا نہیں چاہتا جس سے تم مر جاؤ اور اللہ نے مجھے میرے دشمن عسائی بن زید سے بچالیا ہے لہذا اجاؤ یہاں سے چلے جاؤ لیکن خدا تمہارا نگہبان نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے پھر وہی کام شروع کر دیا ہے تو خدا کی قسم تمہاری گردن

اڑا دوں گا۔

میں یہ سن کر کوفہ چلا آیا اور مہدی نے ربیع سے کہا کہ دیکھتے ہو یہ شخص کس قدر بے خوف اور باہمت ہے۔ خدا کی قسم صاحبان بصیرت ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (۱)

۱۱۶۳۔ امام کاظم علیہ السلام دعا کرتے ہیں..... خدایا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو ہدایت کے امام، اندھیروں کے چراغ، مخلوقات پر تیرے منارۃ ہدایت بلاؤں میں صبر کرنے والے، رضاؤں کے طلب کرنے والے، وعدہ کو وفا کرنے والے، عبادتوں میں شک یا انکار نہ کرنے والے تیرے اولیاء اور تیرے اولیا کی اولاد، تیرے علم کے خزانہ دار، جنہیں تو نے ہدایت کی کلید اور اندھیروں کا چراغ قرار دیا ہے۔ تیری صلوات و رحمت و رضا انہیں کی لئے ہے۔

خدایا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما..... اور اپنے بندوں میں منارۃ ہدایت، اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والے تیرے امر کے ساتھ قیام کرنے والے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانے والے پر بھی..... اور خدایا جب اسے ظاہر کرنا تو اس کے وعدہ کو پورا کر دینا اور اس کے اصحاب و انصار کو جمع کر دینا اور اس کے مددگاروں کو طاقت عطا فرمانا اور اسے آخری منزل امید تک پہنچا دینا اور اس کے سوالات کو عطا فرمانا اور اس کے ذریعہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے حالات کی اصلاح کر دینا اس ذلت توہین اور مصائب کے بعد جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہوئی ہیں کہ انہیں قتل کیا گیا، وطن سے باہر نکالا گیا، خوفزدہ حالت میں منتشر کر دیا گیا۔ انہوں نے تیری رضا اور اطاعت کی خاطر اذیت اور تکذیب کا سامنا کیا اور تمام مصائب پر صبر کیا اور ہر حال میں راضی رہے اور تیری بارگاہ میں ہمیشہ سراپا تسلیم ہے۔

خدا یا ان کے قائم کے ظہور میں تعجیل فرما۔ اس کی امداد فرما اور اس کے ذریعہ اس دین کی حفاظت فرما جس میں تغیر تبدیل پیدا کر دیا گیا ہیا اور ان امور کو پھر سے زندہ کر دے جو مٹا دیئے گئے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے بعد بدل دیئے گئے ہیں۔ (۱)

۱۱۶۵۔ ابو الصلت عبدالسلام بن صالح الہروی۔ میں نے امام رضاؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کی قسم ہم میں کا ہر شخص شہید کیا جانے والا ہے..... تو کسی نے دریافت کیا کہ آپ کو کون قتل کرے گا

فرمایا کہ میرے زمانہ کا بدترین انسان۔ جو مجھ کو زہر دے گا اور پھر بلا و غربت میں دفن کیا جاؤں گا۔ (۲)

۱۶۶۔ امام رضاؑ۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم میں اس کو محفوظ رکھا جس کو لوگوں نے برباد کر دیا ہے اور اسے بلند رکھا ہے جسے لوگوں نے پست بنا دیا ہے۔

یہاں تک کہ ہمیں کفر کے منبروں پر اسی سال تک گالیاں دی گئیں، ہمارے فضائل کو چھپایا گیا، ہمارے خلاف جھوٹ بولنے کے لئے اموال خرچ کئے گئے۔

مگر خدا نے یہی چاہا کہ ہمارا ذکر بلند رہے اور ہمارے فضائل آشکار ہو جائیں۔ خدا کی قسم ایسا ہماری وجہ سے نہیں ہوا ہے۔ رسول اکرم ﷺ اور ان کی قرابت کی برکت سے ہوا ہے کہ اب

(۱) (جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۱۸۶)

(۲) (الفتیہ ۲ صفحہ نمبر ۳۱۹۲/۵۸۵ ، امالی صدوق ۸/۶۱ عیون الاخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۹/۲۵۶ ، جامع الاخبار ۱۵۰/۹۳ ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۵۷ ، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۲۰۹)

ہمارا مسئلہ اور ہماری روایات ہی ہمارے بعد پیغمبر ﷺ کی بہترین دلیل ہوں گی۔ (۱)  
 ۱۱۶۷۔ امام عسکری علیہ السلام۔ بنی امیہ نے اپنی تلواریں ہماری گردنوں پر دو وجہوں سے چلائی ہیں۔  
 ایک یہ کہ انہیں معلوم تھا کہ خلافت میں ان کا کوئی حق نہیں ہے اور ہم نے دعویٰ کر دیا اور وہ  
 اپنے مرکز تک پہنچ گئی تو ان کا کیا ہوگا۔

اور دوسرے یہ کہ انہوں نے متواتر اخبار سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہمارے قائم کے ذریعہ  
 ظالموں اور جاہلوں کی حکومت کا خاتمہ ہونے والا ہے اور انہیں یقین تھا کہ وہ ظالم و جاہر ہیں۔ چنانچہ  
 انہوں نے کوشش کی کہ اہلبیت رسول ﷺ کو قتل کر دیا جائے، ان کی نسلوں کو فنا کر دیا جائے تاکہ اس  
 طرح ان کا قائم دنیا میں نہ آنے پائے مگر پروردگار نے طے کر  
 لیا ہے کہ بغیر کسی اظہار و انکشاف کے اپنے نور کو مکمل کر دے گا چاہے یہ بات کفار کو کتنی ناگوار ہی کیوں  
 نہ ہو۔ (۲)

۱۱۶۸۔ دعائے ندبہ۔ حضرت محمد ﷺ و علی علیہ السلام کے گھرانہ کے پاکیزہ کردار افراد پر گریہ اور ندبہ  
 کرنے والوں کو ندبہ کرنا چاہئے صدائے نالہ و شیون کو بلند ہونا چاہئے، آواز فریاد کو سنائی دینا چاہئے۔

کہاں ہیں حسن علیہ السلام؟ کہاں ہیں حسین علیہ السلام؟

کہاں ہیں اولاد حسین علیہ السلام ایک کے بعد ایک نیک کردار

اور ایک کے بعد ایک صداقت شعار کہاں ہیں ایک کے بعد ایک سبیل ہدایت؟

اور کہاں ہیں ایک کے بعد ایک منتخب روزگار؟ کہاں ہیں طلوع کرنے والے سورج؟

(۱) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام) ۲ صفحہ نمبر ۲۶/۱۶۳ روایت محمد بن ابی الموح بن الحسین الزاری

(۲) (اثبات الہدایۃ ۳ صفحہ نمبر ۶۸۵/۵۷۰ روایت عبداللہ بن الحسین بن سعید بن الکاتب)

اور کہاں ہیں چمکنے والے چاند؟ کہاں ہیں روشن ستارے  
 اور کہاں ہیں دن کے پرچم اور علم کے ستون؟ (۱)  
 اس مقام پر تصریح کی گئی ہے کہ یہ دعا امام عصرؑ سے نقل کی گئی ہے اور اس کا چاروں عیدوں  
 میں پڑھنا مستحب ہے۔  
 عید الفطر۔ عید النضحی، عید غدیر، روز جمعہ۔

---

(۱) (بحار الانوار ۱۰۲/۱۰۷ نقل از مصباح الزائر (مخطوط) محمد بن علی بن ابی قرۃ از کتاب محمد  
 بن الحسین بن سفیان البرزوفری)

# قسم دوازدهم

حکومت اہلبیت علیہم السلام

فصل اول۔ بشارات حکومت اہلبیت علیہم السلام

فصل دوم۔ تمہید حکومت اہلبیت علیہم السلام

فصل چہارم۔ انتظار حکومت

فصل پنجم۔ دعاء حکومت

## فصل اول

### بشارات حکومت اہلبیت علیہم السلام

”ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان بندوں پر احسان کریں جنہیں اس زمین میں کمزور بنا دیا گیا ہے اور انہیں قائم و امام بنا کر زمین کا وارث بنا دیں۔ (۱)

”اس پروردگار نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب بنا دے چاہے یہ بات مشرکین کو کتنی ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔“ (۲)

”پروردگار نے تم میں سے ایمان و کردار والوں سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین پر اسی طرح اپنا جانشین بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لیے اس دین کو غالب بنا دے گا جسے ان کے لیے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن میں تبدیل کر دے گا اور یہ سب ہماری عبادت کریں گے اور کسی شے کو ہمارا شریک نہ قرار دیں گے اور اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی انکار کرے تو اس کا شمار فاسقین میں ہوگا۔“ (۳)

(۱) (سورہ قصص نمبر - ۵)

(۲) (سورہ صف - ۹)

(۳) (سورہ نور ۵۵)

۱۱۶۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت علیہم السلام میں سے ایک شخص حاکم نہ ہو جائے جس کا نام میرا نام ہوگا۔ (۱)

۱۱۷۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ یہ دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب کا حاکم میرے اہل بیت علیہم السلام میں سے وہ شخص نہ ہو جائے جس کا نام میرا نام ہوگا۔ (۲)

۱۱۷۱۔ ابولہیٰ۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں..... میں، تم، حسن، حسین اور فاطمہ ہوں گے۔

یا علی علیہ السلام۔ ان کینوں سے ہوشیار رہنا جو لوگوں کے دلوں میں چھپے ہوئے ہیں اور ان کا اظہار میری رحلت کے بعد ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی بھی لعنت ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے گریہ فرمایا..... اور فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ لوگ علی علیہ السلام پر ظلم کریں گے اور یہ سلسلہ ظلم قیام قائم تک جاری رہے گا اس کے بعد ان کا کلمہ بند ہوگا اور لوگ ان کی محبت پر جمع ہو جائیں گے اور دشمن بہت کم رہ جائیں گے اور انھیں برا سمجھنے والے ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی مدح کرنے والوں کی کثرت ہوگی اور یہ سب اس وقت ہوگا جب زمانہ کے حالات

(۱) (مسند ابن حنبل ۲ صفحہ نمبر ۱۰/۳۵۷۱ از عبد اللہ بن مسعود)

(۲) (سنن ترمذی ۳ صفحہ نمبر ۵۰۵/۲۲۳۰۔ سنن ابی داؤد ۳ صفحہ نمبر ۱۰/۳۲۸۲، مسند

ابن حنبل ۲ صفحہ نمبر ۱۱/۳۵۷۳، المعجم الکبیر ۱۰ صفحہ نمبر ۱۳۱/۱۰۲۰۸، الملاحم والفتن

۱۲۸، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۸۱)

بالکل بدل جائیں گے، بندگان خدا کمزور ہو جائیں گے، لوگ راحت و آرام سے مایوس ہو جائیں گے اور پھر ہمارا قائم مہدیؑ اقیام کرے گا ایک ایسی قوم کے ساتھ جن کے ذریعہ پروردگار حق کو غالب بنا دے گا۔ باطل کی آگ کو ان کی تلوار کے پانی سے بجھا دے گا اور لوگ رغبت یا خوف سے بہر حال ان کا اتباع کرنے لگیں گے۔

اس کے بعد فرمایا۔ ایہا الناس۔ کشائش حال کی خوش خبری مبارک ہو اللہ کا وعدہ بہر حال سچا ہے۔ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اس کا فیصلہ رد نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ حکیم ہے اور خیر بھی ہے اور خدا کی فتح بہت جلد آنے والی ہے۔

خدایا یہ سب میرے اہل ہیں۔ ان سے رحس کو دور رکھنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔ خدایا ان کی حفاظت و رعایت فرمانا اور تو ان کا ہو جانا اور ان کی مدد کرنا۔ انھیں عزت دینا اور ذلت سے دو چار نہ ہونے دینا اور مجھے ان کے ذریعہ باقی رکھنا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔ (۱)

۱۱۷۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ لوگو مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ میری امت کی مثال اس بارش جیسی ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم ہے کہ اس کی ابتدا زیادہ بہتر ہے یا انتہا میری امت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس سے اس سال ایک جماعت کو سیر کیا جائے اور دوسرے سال دوسری جماعت کو سیر کیا جائے..... اور شاید آخر میں وہ جماعت ہو جو وسعت میں سمندر، طول میں عمیق تر اور محبت میں حسین تر ہو اور بھلا وہ امت کس طرح تباہ ہو سکتی ہے جس کی ابتدا میں، میں ہوں اور میرے بعد بارہ صاحبان بخت اور ارباب عقل ہوں اور مسیح عیسیٰ بن مریم بھی ہوں۔ ہاں ان کے درمیان وہ افراد ہلاک ہو جائیں گے جو ہرج و مرج کی پیداوار ہوں گے کہ نہ وہ

(۱) (ینایح المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۷۲/۷۳ مناقب خوارزمی ۶۲/۳۱، اہل طوسیٰ ۳۵۱/۷۲۶)

مجھ سے ہوں گے اور نہ میں ان سے ہوں گا۔ (۱)

۱۱۷۳۔ حذیفہ۔ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امت کے لئے باعثِ افسوس ہے کہ اس کے حکام جابر و ظالم ہوں گے اور لوگوں کو قتل کریں گے۔ اطاعت گزاروں کو خوف زدہ کریں گے علاوہ اس کے کہ کوئی انہیں کی اطاعت کا اظہار کر دے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ مومن متقی بھی زبان سے ان کا ساتھ دے گا اور آل سے دور بھاگے گا۔ اس کے بعد جب پروردگار چاہے گا کہ اسلام کو دوبارہ عزت عنایت کرے تو تمام جابروں کی کمر توڑ دے گا کہ وہ جو بھی چاہئے کر سکتا ہے اور کسی بھی امت کو تباہی کے بعد اس کی اصلاح کر سکتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: حذیفہ! اگر اس دنیا میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو پروردگار اس دن کو طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے وہ شخص حاکم ہو جس کے ہاتھوں میں زمام اقتدار ہو اور وہ اسلام کو غالب بنا دے کہ خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ہے اور وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ (۲)

۱۱۷۴۔ رسول اکرم ﷺ۔ قیامت اس وقت تک برپا نہ ہو جب تک ہمارا قائم حق کے ساتھ قیام نہ کرے اور یہ اس وقت ہوگا جب خدا سے اجازت دے گا اس کے بعد جو اس کی اتباع کرے گا

(۱) (عیون الاخبار الرضا علیہ السلام) ۱ صفحہ نمبر ۵۲/۱۸، خصال ۳۹/۴۷۶، کمال الدین ۱۴/۲۶۹  
روایت حسین بن زید، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۲۳۱ روایت یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ، العمدۃ ۴۳۲/۹۰۶  
روایت مسعدہ عن الصادق علیہ السلام

(۲) (عقد الدرر صفحہ نمبر ۶۲، کشف الغمہ ۳ صفحہ نمبر ۲۶۲، حلیۃ الابرار ۲ صفحہ نمبر ۷۰۴،

ینایح المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۲۹۸.....۱۰)

نجات پائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

بندگان خدا! اللہ کو یاد رکھنا اور اس کی بارگاہ میں پہنچ جانا۔ چاہے برف پر چلنا پڑے کہ وہ

خدائے عزوجل کا اور میرا جانشین ہوگا۔ (۱)

۱۱۷۵۔ سلمان۔ جب رسول اکرم ﷺ پر مرض کا غلبہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ باہر جاؤ میں گھر والوں کے ساتھ تخلیہ چاہتا ہوں۔ سب لوگ باہر نکل گئے۔ میں نے بھی جانا چاہا تو فرمایا کہ تم میرے اہلیت میں ہو۔

اس کے بعد حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: دیکھو میری عترت اور میرے اہلیت کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا کہ دنیا نہ پہلے کسی کے لئے باقی رہی ہے۔ بعد میں رہے گی اور نہ ہمارے لئے رہنے والی ہے۔

اس کے بعد علیؑ سے فرمایا کہ سب سے اچھی حکومت حق کی حکومت ہے اور دیکھو تم لوگ ان لوگوں کے بعد حکومت کرو گے ایک دن کے بدلے دو دن۔ ایک مہینہ کے بدلے دو مہینے اور ایک سال کے بدلے دو سال۔ (۲)

۱۱۷۶۔ امام علیؑ آل محمدؑ ہی کے ذریعہ حق اپنے مرکز واپس آنے والا ہے اور باطل اپنی جگہ سے زائل ہونے والا ہے۔ (۳)

(۱) (عیون اخبار الرضاؑ) صفحہ نمبر ۲۳۰/۵۹، دلائل الامامۃ صفحہ نمبر ۴۶۲/۴۲۸ روایت حسن

بن عبد اللہ بن محمد الزاری، کفایۃ الاثر صفحہ نمبر ۱۰۶ روایت ابو امامہ)

(۲) (مناقب امیر المومنینؑ) کوئی ۲ صفحہ نمبر ۱۷۱/۲۵۰)

(۳) (نیج البلاغہ خطبہ ۲۳۹)

۱۱۷۷۔ امام علیؑ: میں بار بار حملہ کرنے والا اور صاحب حکومت حق ہوں میرے پاس عصا بھی ہے اور

مہر بھی ہے۔ میں وہ زمین پر چلنے والا ہوں جو لوگوں سے روز محشر کلام کروں گا۔ (۱)

۱۱۷۸۔ امام علیؑ۔ نرید ان نمن علی الذین استضعفوا..... کی تفسیر ذیل میں فرماتے

ہیں کہ اس سے مراد آل محمدؑ ہیں جن کے مہدی کو پروردگار سامنے لائے گا۔ اور اس کے ذریعہ انہیں

عزت اور دشمنوں کو ذلت نصیب فرمائے گا۔ (۲)

۱۱۷۹۔ امام صادقؑ۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ہے کہ یہ دنیا بیزاری کے بعد ہم پر ویسے ہی

مہربان ہوگی جیسے کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے اور اس کے ذیل میں آپ نے آیت

”نرید ان نمن“ کی تلاوت فرمائی ہے۔ (۳)

۱۱۸۰۔ ”نرید ان نمن“ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آل محمدؑ ہیں جن کے مہدی

کو پروردگار مشقتوں کے بعد اقتدار دے گا اور وہ آل محمدؑ کی عزت اور دشمنوں کی ذلت کا سامان

فراہم کرے گا۔ (۴)

نوٹ: یہ روایت بعینہ ۱۱۷۸ میں بیان ہو چکی ہے۔ اس مقام پر مولف محترم سے اعداد و

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۱۹۸ روایت ابوالصامت الخلوانی عن الباقرؑ)

(۲) (الغیۃ الطوسی صفحہ نمبر ۱۳۳/۱۸۳ روایت محمد بن حسین)

(۳) (خصائص الآئمہ صفحہ نمبر ۷۰، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۴۰۷، شواہد التنزیل

۱ صفحہ نمبر ۵۹۰/۵۵۶ روایات ربیعہ بن ناجد۔ نوح البلاغہ حکمت ۲۰۹، تفسیر فرات کوفی

(۴۲۰/۳۱۳)

(۴) (الغیۃ الطوسی ۱۳۳/۱۸۳ روایت محمد بن حسین بن علی)

شمار میں اشتباہ ہو گیا ہے۔ جو آدمی

۱۱۸۱۔ محمد بن سیرین۔ میں نے بصرہ کے متعدد شیوخ سے یہ بات سنی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ جنگ جمل کے بعد بیمار ہو گئے اور جمعہ کا دن آ گیا تو آپ نے اپنے فرزند حسنؑ سے کہا کہ تم جا کر نماز جمعہ پڑھا دو۔

وہ مسجد میں آئے اور منبر پر جا کر حمد و ثنائے الہی اور شہادت و صلوات کے بعد فرمایا:

”ایہا الناس! پروردگار نے ہمیں نبوت کے ساتھ منتخب کیا ہے اور تمام مخلوقات میں مصطفیٰ قرار دیا ہے۔ ہمارے گھر میں کتاب اور وحی نازل کی ہے اور خدا گواہ ہے جو شخص بھی ہمارے حق میں ذرا کمی کرے گا پروردگار عالم اس کی دنیا و آخرت دونوں کم کر دے گا اور ہمارے سر پر جو حکومت چاہے قائم ہو جائے۔ آخر کار ہماری ہی حکومت ہوگی“ اور یہ بات تمہیں ایک عرصہ کے بعد معلوم ہو جائے گی“ (۱)

اس کے بعد نماز پڑھائی اور اس واقعہ کی خبر حضرت علیؑ تک پہنچادی گئی۔ نماز کے بعد جب حضرت حسنؑ والد کے پاس پہنچے تو حضرت دیکھ کر بیساختہ رونے لگے اور فرزند کو کلیجہ سے لگا کر پیشانی کا بوسہ دیا۔ فرمایا ”یہ ایک ذریت ہے جس میں ایک کا سلسلہ ایک سے ملا ہوا ہے اور بہت سننے والا اور جاننے والا ہے“ (۲)

۱۱۸۲۔ امام حسنؑ نے سفیان ابی یعلیٰ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: سفیان مبارک ہو یہ دنیا نیک و

(۱) سورہ ص آیت ۸۸

(۲) آل عمران ۳۴ (امالی طوسی ۱۲۱۸۲، ۱۵۹/۱۰۴، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۶۳، مناقب

ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۱۱)

بد سب کے لئے یونہی رہے گی یہاں تک کہ پروردگار عالم آل محمد ﷺ کے امام برحق کو منظر عام پر لے آئے۔ (۱)

۱۱۸۳۔ امام حسن علیہ السلام نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ پروردگار نے جب بھی کسی نبی کو بھیجا ہے تو اس کے لئے نقیب، قبلہ اور گھر کا انتخاب بھی کیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو نبی برحق بنایا ہے۔ جو شخص بھی ہم اہلبیت علیہم السلام کے حق میں کمی کرے گا خدا اس کے اعمال میں کمی کر دے گا اور ہم پر جو بھی حکومت گزر جائے۔ آخر کار حکومت ہماری ہی ہوگی آخر کار حکومت ہماری ہی ہوگی اور یہ بات تھوڑے عرصہ کے بعد معلوم ہو جائے گی۔ (۲)

۱۱۸۴۔ امام باقر علیہ السلام: میں کتاب علی علیہ السلام میں دیکھا ہے کہ ”ان الارض لله۔۔“ (۳) سے مراد میں اور میرے اہلبیت ہیں کہ پروردگار نے ہمیں اس زمین کا وارث بنایا ہے اور ہمیں وہ متقی ہیں جن کے لئے انجام کار ہے۔ یہ ساری زمین ہمارے لئے ہے لہذا جو بھی زمین کو زندہ کرے گا اس کا فرض ہے کہ اسے آباد رکھے اور اس کا خرچ امام اہلبیت علیہم السلام کو ادا کرتا رہے اور باقی خود استعمال کرے لیکن اگر زمین کو بیکار چھوڑ دیا اور اسے خراب کر دیا اور دوسرے مسلمان نے لے کر آباد کر لیا اور زندہ کر لیا تو چھوڑ دینے والے سے زیادہ صاحب اختیار ہے اور اسے امام اہلبیت علیہم السلام کو اس کا خرچ ادا کرنا پڑے گا اور باقی اس کے لئے حلال رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائم کا ظہور ہو جائے اور وہ تلوار

(۱) (شرح نہج البلاغہ معترزی ۱۶/۳۵ روایت سفیان بن ابی لیلیٰ، مقاتل الطالبيين صفحہ نمبر ۷۶، الملاحم والفتن صفحہ نمبر ۹۹)

(۲) (مروج الذهب ۳ صفحہ نمبر ۹، نثر الدر ۱ صفحہ نمبر ۳۲۸)

(۳) (سورہ اعراف ۱۲۸)

اٹھا کر ساری زمینوں پر قبضہ کر لے اور انہیں اغیار کے قبضہ سے نکال لے تو صرف جس قدر زمین ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی اسے انہیں دے دیا جائے گا اور باقی امام کے قبضہ میں ہوگی۔ (۱)

۱۱۸۵۔ ابو بکر الخضرمی۔ جب حضرت ابو جعفر (امام باقرؑ) کو ہشام بن عبد الملک کے پاس لا گیا اور دروازہ کے پاس لا کے روک دیا گیا تو ہشام نے درباریوں سے سے کہا کہ جب تم دیکھو کہ میں محمد بن علیؑ کو برا بھلا کہہ رہا ہوں تو سب کے سب انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دینا۔ اس کے بعد آپ کو دربار میں طلب کیا گیا۔ آپ نے داخل ہو کر سب کو سلام کیا اور بیٹھ گئے ہشام کو یہ بات بہت ناگوار گزری کہ نہ حاکم کو خصوصی سلام کیا اور نہ بیٹھنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اس نے سرزنش شروع کر دی اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرتے ہو اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے کر جہالت اور نادانی کی بنا پر امام بننا چاہتے ہو۔

یہ کہہ کر وہ خاموش ہوا تو درباریوں نے وہی کام شروع کر دیا جب سب خاموش ہوئے تو حضرت نے فرمایا

لوگو! تم کدھر جا رہے ہو اور تمہیں کہاں گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اول ہی کے ذریعہ تمہیں ہدایت دی گئی اور ہمارے ہی آخر پر تمہارا خاتمہ ہونے والا ہے اگر تمہارے پاس دنیا کی حکومت ہے تو آخری اقتدار ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے جس کے بعد کوئی ملک نہیں ہے کہ عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (۲)

۱۱۸۶۔ امام باقرؑ۔ یاد رکھو کہ بنی امیہ کے واسطے بھی ایک ملک ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا ہے

(۱) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۱/۳۰۷ روایت ابو خالد کالمی)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۵/۳۷۱)

اور اہل حق کی بھی ایک دولت ہے جسے پروردگار عالم ہم اہلبیتؑ میں سے جسے چاہے گا عطا کر دے گا لہذا جو اس وقت تک باقی رہ گیا وہ بلند ترین منزل پر ہوگا اور اگر اس سے پہلے مر گیا تو خدا اسی میں خیر قرار دے گا۔ (۱)

۱۱۸۷۔ امام باقرؑ۔ قل جاء الحق و زهق الباطل کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو باطل کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔ (۲)

۱۱۸۸۔ امام صادقؑ۔ ہمارے بھی دن ہیں اور ہماری بھی حکومت ہے خدا جب چاہے گا اسے بھی لے آئے گا۔ (۳)

۱۱۸۹۔ امام صادقؑ۔ بلاؤں کا آغاز ہم سے ہوگا پھر نوبت تمہاری آئے گی اور اسی طرح سہولتوں کی ابتدا ہم سے ہوگی اور پھر تمہیں وسیلہ بنایا جائے گا اور قسم ہے ذات پروردگار کی کہ پروردگار تمہارے ذریعہ دیے ہی انتقام لے گا جیسے پتھر کے ذریعہ سزا دی ہے۔ (۴)

۱۱۹۰۔ امام صادقؑ۔ میرے والد بزرگوار سے دریافت کیا گیا کہ ”قاتلوا المشركين كافة“ سورہ توبہ ۳۶ اور ”حتى لا تكون فتنة“ سورہ انفال ۳۹ کا مفہوم کیا ہے؟

تو فرمایا: اس کی تاویل ہے جس کا وقت ابھی نہیں آیا اور جب ہمارے قائم کا قیام ہوگا تو جو زندہ رہے گا وہ اسکی تاویل کو دیکھ لے گا اور جب دین پیغمبر ﷺ وہاں تک پہنچ جائے جہاں تک

(۱) (الغیۃ العثمانی صفحہ نمبر ۲/۱۹۵ روایت ابوالجارود)

(۲) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۴۳۲/۲۸۷ روایت ابو حمزہ)

(۳) (امالی مفید ۹/۲۸ روایت حبیب بن نزار بن حیان)

(۴) (امالی مفید ۲/۳۰۱، امالی طوسی ۱۰۹/۷۴ روایت سفیان بن ابراہیم الغامدی القاضی)

رات کی رسائی ہوگی۔ اور اس کے بعد دنیا میں کوئی مشرک نہ رہ جائے گا۔ (۱)

۱۱۹۱۔ امام صادقؑ نے ”وعد الله الذين منكم و عملوا الصالحات۔۔۔۔۔ سورہ نور آیت ۵۵ کے ذیل میں فرمایا کہ یہ آیت حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے۔ (۲)

۱۱۹۲۔ دعائے ندبہ۔ آل محمدؑ کے بارے میں پروردگار کا فیصلہ اسی طرح جاری ہوا ہے جس میں بہترین ثواب کی امیدیں ہیں اور زمین اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام کار بہر حال متقین کے لئے ہے اور ہمارا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے اور اس کا وعدہ سچا اور برحق ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔ (۳)

(۱) (تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۸/۵۶ روایت زرارہ ، مجمع البیان روایت زرارہ ۴ ص

۸۳ ، ینایع المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۱۳/۲۳۹)

(۲) (الغیۃ للنعمانی ۳۵/۲۳۰ از بصیر ، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۳۶۵ ، ینایع

المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۳۲/۳۳۵ از امام باقرؑ)

(۳) (بحار الانوار ۱۰۶/۱۰۲ از مصباح الزائر از محمد بن علی بن ابی قرہ از کتاب محمد بن حسین

بن سفیان البزوفری)

## فصل دوم

### تمہید حکومت اہلبیت علیہم السلام

۱۱۹۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ کچھ لوگ مشرق سے برآمد ہوں گے جو مہدی کے لئے زمین ہموار کریں گے۔ (۱)

۱۱۹۴۔ عبد اللہ۔ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آ گئے۔ آپ نے انہیں دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کے چہرہ پر افسردگی کے آثار دیکھ رہا ہوں؟

فرمایا: ہم اہلبیت علیہم السلام وہ ہیں جن کے لئے پروردگار نے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا ہے اور میرے اہلبیت علیہم السلام عنقریب میرے بعد بلاء و آوارہ و طغی اور در بدری کی مصیبت میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ ایک قوم سیاہ پرچم لئے مشرق سے قیام کرے گی اور وہ لوگ خیر کا مطالبہ کریں گے لیکن انہیں نہ دیا جائے گا تو قتال کریں گے اور کامیاب ہوں گے اور مطلوبہ اشیاء مل جائیں گی مگر خود قبول نہ

(۱) (سنن ابن ماجہ ۲ صفحہ نمبر ۱۳۸۶/۱۳۸۸، المعجم الاوسط ۱ صفحہ نمبر ۲۸۵/۹۴، مجمع الزوائد ۷ صفحہ نمبر ۱۳۳۱۳/۶۱، عقد الدرر صفحہ نمبر ۱۲۵، کشف الغمہ ۳/۲۶۷)

روایت عبد اللہ بن الحارث بن جزو الزبیدی

کریں گے بلکہ میرے اہلیت میں سے ایک شخص کے حوالہ کر دیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے ایسے ہی بھر دے گا جیسے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ دیکھو تم سے جو بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اس کا فرض ہے کہ ان تک پہنچ جائے چاہے برف پر چل کر جانا پڑے۔ (۱)

۱۱۹۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ مشرق کی طرف سے سیاہ پرچم والے آئیں گے جن میں دل لوہے کی چٹانوں جیسے مضبوط ہوں گے لہذا جو ان کے بارے میں سن لے اس کا فرض ہے کہ ان سے ملحق ہو جائے چاہے برف کے اوپر چل کر جائے۔ (۲)

۱۱۹۶۔ امام باقرؑ۔ میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے برآمد ہوئی ہے اور حق طلب کر رہی ہے لیکن اسے نہیں دیا جا رہا اور پھر بار بار ایسا ہی ہو رہا ہے یہاں تک کہ وہ کاندھے پر تلواریں اٹھالیں گے اور پھر جو چاہیں گے سب مل جائے گا لیکن اسے قبول نہ کریں گے بلکہ تمہارے صاحب کے حوالہ کر دیں گے اور ان کے مقتولین شہداء کے درجہ میں ہوں گے۔ اگر میں اس وقت تک باقی رہتا تو اپنی جان کو کو بھی صاحب الامر کے لئے باقی رکھتا۔ (۳)

(۱) (سنن ابن ماجہ ۲ صفحہ نمبر ۱۳۶۶/۸۲، الملاحم والفتن صفحہ نمبر ۴۷، المصنف ابن ابی شیبہ ۸ صفحہ نمبر ۷۹۷/۷۳، دلائل الامامة صفحہ نمبر ۲۳۲/۳۱۳ مناقب کوفی ۲ صفحہ نمبر ۱۱۰/۵۹۹ روایت عبداللہ بن مسعود کشف الغمہ ۳ صفحہ نمبر ۲۶۲ روایت عبداللہ بن عمر، مستدرک حاکم ۱ صفحہ نمبر ۵۱۱/۸۳۳، العدد القویہ ۱۵۷/۹۱، ذخائر العقبیٰ صفحہ نمبر ۱۷)

(۲) (عقد الدرر صفحہ نمبر ۱۲۹ روایت ثوبان)

(۳) (الغیة العمانی صفحہ نمبر ۵۰/۲۷۳ روایت ابو خالد)

۱۱۹۷۔ امام علیؑ۔ اے طالقان! اللہ کے لئے تیرے یہاں خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ان صاحبان ایمان کے ہیں جو مکمل معرفت رکھنے والے ہوں گے۔ (۱)

۱۱۹۸۔ امام حسنؑ۔ رسول اکرم ﷺ نے اہلبیتؑ پر وارد ہونے والی بلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اس کے بعد خدا مشرق سے ایک پرچم بھیجے گا اور جو اس کی مدد کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا خدا سے چھوڑ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس شخص تک پہنچ جائیں گے جس کا نام میرا نام ہوگا اور سارے امور حکومت اس کے حوالہ کر دیں گے۔ اور اللہ اس کی تائید و نصرت کر دے۔ (۲)

۱۱۹۹۔ محمد بن الحنفیہ۔ ہم لوگ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک شخص نے مہدی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: افسوس..... اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات گرہیں باندھیں اور پھر فرمایا وہ آخر زمانہ میں خروج کرے گا جب حال یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص خدا کا نام لے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔

پھر اس کے پاس خدا ایک قوم کو جمع کر دے گا جو بادل کے ٹکڑوں کی طرح جمع ہو جائیں گے اور ان کے دلوں میں محبت ہوگی کوئی دوسرے سے گھرائے گا نہیں اور کسی کے آنے سے خوش بھی نہیں ہوں گے۔ ان کی تعداد اصحاب بدر جیسی ہوگی نہ اولین ان سے

(۱) (الفتوح ۲ صفحہ نمبر ۳۲۰، کفایۃ الطالب ۴۹۱ روایت اعثم کوفی، ینایح المودۃ ۳ صفحہ نمبر ۱۲/۲۹۸)

(۲) (عقد الدرر ۱ صفحہ نمبر الملاحم الفتن صفحہ نمبر ۴۹ روایت علاء بن عتبہ)

آگے جاسکتے ہیں اور نہ بعد والے انہیں پاسکتے ہیں۔ اصحابِ طاہرات کے عدد کے برابر جنہوں نے نہر کو پار کر لیا۔ (۱)

۱۲۰۰۔ عفان البصری راوی ہیں کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم کا نام تم کیوں ہے؟

میں نے عرض کی خدایا، رسول اور آپؐ بہتر جانتے ہیں۔

فرمایا اس کا نام تم اس لئے ہے یہاں والے قائم آل محمد کے ساتھ قیام کریں گے اور اس پر

استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قائم کی مدد کریں گے۔ (۲)

۱۲۰۱۔ امام صادقؑ تم کی خاک مقدس ہے اور اس کے باشندے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔ کوئی ظالم اس سرزمین کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ خدا فوراً اس کو سزا دے گا جب تک کہ خود وہاں والے خیانت نہ کریں گے ورنہ اگر ایسا کریں گے تو ان پر ظالم حکام کو مسلط کر دے گا۔

اہل تم ہمارے قائم کے انصار ہیں اور ہمارے حق کے طلبگار۔ یہ کہہ کر آپؐ نے آسمان کی

طرف رخ کیا اور دعا کی۔ خدایا! انہیں ہر فتنہ سے محفوظ رکھنا اور ہر بلاکت سے نجات دینا۔ (۳)

۱۲۰۲۔ امام صادقؑ عنقریب کوفہ اہل ایمان سے خالی ہو جائے گا اور علم اس میں مخفی ہو جائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ میں چھپ جاتا ہے اور پھر زمین پر کوئی دینی اعتبار سے مستضعف اور کمزور نہ رہ جائے گا۔ یہاں تک کہ پردہ دار خواتین بھی صاحب علم و فضل ہو جائیں گی اور یہ سب

(۱) (مستدرک حالم ۳ صفحہ نمبر ۵۹۷/۸۶۵۹، عقد الدرر ۱ صفحہ نمبر ۱۳۱)

(۲) (بحار الانوار ۶۰ صفحہ نمبر ۳۸/۲۱۸ نقل از کتاب تاریخ قم)

(۳) (بحار الانوار ۶۰ صفحہ نمبر ۲۱۸/۳۹)

ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا جب خدائے اہل اہل تم کو حجت کا قائم مقام قرار دے گا کہ ایسا نہ ہوتا تو زمین اہل زمین کو لے کر دھنس جاتی اور زمین میں کوئی حجت خدا نہ رہ جاتی۔ پھر تم سے تمام مشرق و مغرب تک علم کا سلسلہ پہنچے گا اور اللہ کی حجت مخلوقات پر تمام ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص ایسا باقی نہ رہ جائے گا جس تک علم اور دین نہ پہنچ جائے اور اس کے بعد قائم کا قیام ہوگا۔ (۱)

۱۲۰۳۔ امام صادقؑ پروردگار نے کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر حجت تمام کی اور مومنین کے ذریعہ تمام غیر مومنین پر اور پھر تم کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اہل تم کے ذریعہ تمام اہل مشرق و مغرب کے جن و انس پر۔ خدائے اہل تم کو کمزور نہ رہنے دے گا بلکہ انہیں توفیق دے گا اور ایک زمانہ آئے گا جب تم اور اہل تم تمام مخلوقات کے لئے حجت بن جائیں گے اور سلسلہ ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ظہور تک رہے گا کہ اگر ایسا نہ ہوگا تو زمین اہل زمین سمیت دھنس جاتی۔ ملائکہ تم سے اور اہل تم سے بلاؤں کو دفع کرتے ہیں اور کوئی ظالم اس کی برائی کا ارادہ نہیں کرتا ہے کہ پروردگار اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔ (۲)

۱۲۰۴۔ امام صادقؑ آیت شریفہ ”بعثنا علیکم عبادا لنا.....“ سورہ اسرار آیت ۵ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ ایک قوم ہے جسے پروردگار خروج قائم سے پہلے پیدا کرے گا اور یہ آل محمدؑ کے ہر خون کا بدلہ لے لیں گے۔ (۳)

(۱) (بحار الانوار ۶۰ صفحہ نمبر ۲۳/۲۱۳ نقل از تاریخ قم)

(۲) (بحار الانوار ۶۰ صفحہ نمبر ۲۲/۲۱۲)

(۳) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۲۵۰/۲۰۶ ، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۲۷۲ روایت عبد اللہ بن القاسم البطل تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۰/۲۸۱ روایت صالح بن سہل)

۱۲۰۵۔ امام کاظمؑ اہل قم میں سے ایک شخص لوگوں کو حق کی دعوت دے گا اور اس کے ساتھ ایک قوم لوہے کی چٹانوں کی طرح جمع ہو جائے گی جسے تیز و تند آندھیاں بھی نہ ہلا سکیں گی۔ یہ لوگ جنگ سے خستہ حال نہ ہوں گے اور بزدلی کا بھی اظہار نہ کریں گے بلکہ خدا پر بھروسہ کریں گے اور انجام کار بہر حال صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (۱)

(۱) (بحار الانوار ۶۰ صفحہ نمبر ۳۷/۲۱۶ نقل از تاریخ قم روایت ایوب بن یحییٰ الجندی)

## فصل سوم

### حکومت اہلبیت علیہم السلام آخری حکومت ہے

۱۲۰۶۔ امام باقر علیہ السلام۔ ہماری آخری حکومت ہوگی اور دنیا کا کوئی خاندان نہ ہوگا جو ہم سے پہلے حکومت نہ کر چکا ہو اور ہماری حکومت اس لئے آخری ہوگی کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں موقع ملتا تو ہم بھی یہی طریقہ اختیار کرتے اور اس نکتہ کی طرف پروردگار نے اشارہ کیا ہے کہ عاقبت صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (۱)

۱۲۰۷۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہر قوم کی ایک حکومت ہے جس کا انتظار کر رہی ہے لیکن حکومت بالکل آخر زمانہ میں ظاہر ہوگی۔ (۲)

۱۲۰۸۔ امام صادق علیہ السلام۔ یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا یہاں تک کہ کوئی صنف باقی نہ رہ جائے جس نے حکومت نہ کر لی ہو اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہ جائے کہ اگر ہمیں حکومت مل جاتی تو ہم انصاف سے کام لیتے۔ اس کے بعد ہمارا قائم حق وعدل کے ساتھ قیام کرے گا۔ (۳)

(۱) (الغیۃ القوسی ۴۹۳/۴۷۲ روایت کیان بن کلیب ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر

(۲) (۲۹۱) (امالی صدوق صفحہ نمبر ۳/۳۹۶ ، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۲۳۳)

(۳) (الغیۃ العمانی صفحہ نمبر ۵۳/۲۷۳ روایت ہشام بن سالم)

## فصل چہارم

### انتظار حکومت اہلبیتؑ

۱۲۰۹۔ اسماعیل الجعفی۔ ایک شخص امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے پاس ایک صحیفہ تھا جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ مخاصم کا صحیفہ ہے جس میں دین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے جس میں عمل قبول ہو جاتا ہے اس نے کہا خدا آپ پر رحمت نازل کرے میں بھی یہی چاہتا تھا؟ فرمایا: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبده و رسوله کی شہادت اور تمام احکام الہیہ اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا اقرار اور ہمارے قائم کا انتظار یہی وہ دین ہے جس کے ذریعہ سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور یہ انتظار اس لئے ضروری ہے کہ ہماری بھی ایک حکومت ہے اور پروردگار جب چاہے گا اسے منظر عام پر لے آئے گا۔ (۱)

۱۲۱۰۔ امام علیؑ ہمارے امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی راہِ خدا میں اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔ (۲)

(۱) کافی ۲ صفحہ نمبر ۱۳/۲۲، امالی طوسی ۱۷۹/۲۹۹

(۲) (خصال ۱۰/۶۲۵، کمال الدین ۶/۶۳۵ روایت محمد بن مسلم عن الصادقؑ،

تحف العقول صفحہ نمبر ۱۱۵)

۱۲۱۱۔ زید بن صوحان نے امیر المومنینؑ سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ محبوب پروردگار کونسا عمل ہے؟

فرمایا: انتظار کشائش حال (یعنی ظہور امامؑ کا انتظار)۔ (۱)

۱۲۱۲۔ امام باقرؑ تم میں جو شخص اس امر کی معرفت رکھتا ہے اور اس کا انتظار کر رہا ہے اور اس میں خیر سمجھتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے راہِ خدا میں قائم آلِ محمدؑ کے ساتھ تلوار لے کر جہاد کر رہا ہو۔ (۲)

۱۲۱۳۔ امام باقرؑ تمہارے مضبوط کو چاہیے کہ کمزور کو طاقت ور بنائے اور تمہارے غنی کا فرض ہے کہ فقیر پر توجہ دے اور خبردار ہمارے راز کو فاش نہ کرنا اور ہمارے امر کا اظہار نہ کرنا اور جب ہماری طرف سے کوئی حدیث آئے تو اگر کتابِ خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو اسے قبول کر لینا ورنہ توقف کرنا اور اسے ہماری طرف پلٹا دینا تا کہ ہم اس کی وضاحت کر سکیں اور یاد رکھو کہ اس امر کا انتظار کرنے والا نماز گزار اور روزہ دار کا ثواب رکھتا ہے اور جو ہمارے قائم کا ادراک کر لے اور ان کے ساتھ خروج کر لے ہمارے دشمن کو قتل کر کے اسے بیس شہیدوں کے اجر سے نوازہ جائے گا۔ (۳)

۱۲۱۴۔ امام باقرؑ اگر کوئی شخص ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے جب کہ اس نے امام مہدیؑ کے خیمہ اور آپ کے لشکر کے ساتھ موت نہیں پائی ہے۔ (۴)

(۱) (الفتیہ ۵۸۳۳/۳۸۳/۳ روایت عبداللہ بن بکر المرادی)

(۲) (مجمع البیان ۹ صفحہ نمبر ۳۵۹ روایت حارث بن المغیرہ، تاویل الآیات الظاہرہ صفحہ نمبر ۶۳۰)

(۳) (کانی ۲ صفحہ نمبر ۴/۲۲۲ روایت عبداللہ بن بکیر، امالی طوسی ۴۱۰/۲۳۲)

بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۱۳ روایت جابر)

(۴) (کانی ۱ صفحہ نمبر ۶/۳۷۲ روایت ہاشم)

۱۲۱۵۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو ہمارے امر کا منتظر ہے اور اس راہ میں اذیت و خوف کو برداشت کر رہا

ہے وہ کل ہمارے زمرہ میں ہوگا۔ (۱)

۱۲۱۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ ہمارے بارہویں کا انتظار کرنے والا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلوار

لے کر جہاد کرنے والے کے جیسا ہے جبکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دفاع بھی کر رہا ہو۔ (۲)

۱۲۱۷۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو اس امر کے انتظار میں مر جائے وہ ویسا ہی ہے جیسے قائم کے ساتھ ان

کے خیمہ میں رہا ہو بلکہ ایسا ہے جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلوار لے کر جہاد کیا ہو۔ (۳)

۱۲۱۸۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا شمار حضرت قائم علیہ السلام کے اصحاب میں ہو اس کا

فرض ہے کہ انتظار کرے اور تقویٰ اور حسن اخلاق کے ساتھ عمل کرے کہ اس حالت میں اگر مر بھی

جائے اور قائم کا قیام اس کے بعد ہو تو اس کو وہی اجر ملے گا جو حضرت کے ساتھ رہنے والوں کا ہوگا لہذا

تیاری کرو اور انتظار کرو تمہیں مبارک ہو اے وہ گروہ جس پر خدا نے رحم کیا ہے۔ (۴)

۱۲۱۹۔ امام جواد علیہ السلام۔ خدایا اپنے اولیاء کو اقتدار و لوادے ان ظالموں کے ہاتھ سے جنھوں نے

میرے مال کو اپنا مال بنا لیا ہے اور تیرے بندوں کو اپنا غلام بنا لیا ہے تیری زمین کے عالم کو گونگے

اندھے و تاریک، اندھیرے میں چھوڑ دیا ہے جہاں آنکھ کھلی ہوئی ہے لیکن دل اندھے ہو گئے ہیں اور

(۱) (کافی ۸ صفحہ نمبر ۷/۳۷ روایت حمران)

(۲) (کمال الدین ۵/۳۳۵، الغیۃ النعمانی ۲۱/۹۱، اعلام الوری صفحہ نمبر ۴۰۴ روایت

ابراہیم کوفی)

(۳) (کمال الدین ۱۱/۳۳۸ روایت مفضل بن عمر)

(۴) (الغیۃ النعمانی ۱۶/۲۰۰ روایت ابو بصیر)

ان کے لئے تیرے سامنے کوئی حجت نہیں ہے۔ خدایا تو نے انہیں اپنے عذاب سے ڈرایا، اپنی سزا سے آگاہ کیا۔ اطاعت گزاروں سے نیکی کا وعدہ کیا۔ برائیوں پر ڈرایا دھمکایا تو ایک گروہ ایمان لے آیا۔ خدایا اب اپنے صاحبان ایمان کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما کہ وہ سب ظاہر ہو گئے ہیں اور حق کی دعوت دے رہے ہیں اور امام منتظر قائم علیہ السلام بالقسط کا اتباع کر رہے ہیں۔ (۱)

۱۲۳۰۔ امام ہادی علیہ السلام زیارت جامعہ۔ میں خدا کو اور آپ حضرات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں آپ کی واپسی کا ایمان رکھتا ہوں۔ آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں اور آپ کے امر کا انتظار کر رہا ہوں اور آپ کی حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ (۲)

(۱) (سبح البلاغہ)

(۲) (تہذیب ۶ صفحہ نمبر ۹۸/۱۷۷)

## فصل پنجم

### دعائے حکومتِ اہلبیت علیہم السلام

۱۲۲۱۔ امام زین العابدین۔ پروردگار! اہلبیت پیغمبر کے پاکیزہ کردار افراد پر رحمت نازل فرما جنہیں تو نے اپنے امر کے لیے منتخب کیا ہے۔ اور اپنے علم کا مخزن، اپنے دین کا محافظ، اپنی زمین میں اپنا خلیفہ اور اپنے بندوں پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔ انہیں اپنے ارادہ سے ہر جس سے پاکیزہ بنایا ہے اور اپنی ہستی کا وسیلہ اور اپنی جنت کا راستہ قرار دیا ہے۔

خدایا اپنے ولی کو اپنی نعمتوں کے شکر یہ کی توفیق کرامت فرما اور ہمیں بھی ایسی ہی توفیق دے۔ انہیں اپنی طرف سے سلطنت و نصرت عطا فرما اور باسانی فتح مبین عطا فرما۔ اپنے محکم رکن کے ذریعہ ان کی امداد فرما۔ ان کی لمر کو مضبوط اور ان کے بازو کو قوی بنا۔ اپنی نگاہوں سے ان کی نگرانی اور اپنی حفاظت سے ان کی حمایت فرما۔ اپنے ملائکہ سے ان کی نصرت اور اپنے غالب لشکر سے ان کی امداد فرما۔ ان کے ذریعہ کتاب وحدود و شریعت و سنن رسول ﷺ کو قائم فرما اور جن آثار دین کو ظالمین نے مردہ بنا دیا ہے انہیں زندہ بنا دے۔ اپنے راستہ سے ظلم کی کثافت کو دور کر دے اور اپنے طریق سے نقصانات کو جدا کر دے راہ حق سے منحرف لوگوں کو زائل کر دے اور کجی کے طلب گاروں کو محو کر دے۔ ان کے مزاج کو چاہنے والوں کے لئے نرم کر دے اور ہاتھوں کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما، ہمیں ان کی رافت، رحمت، مہربانی اور محبت عطا فرما اور ان کا اطاعت گزار اور خدمت شعار بنا دے کہ ہم

ان کی رضا کی سعی کریں ان کی امداد اور ان سے دفاع کے لیے ان کے گرد رہیں اور اس عمل کے ذریعہ تیرا اور تیرے رسول ﷺ کا قرب حاصل کر سکیں۔ (۱)

۱۲۲۲۔ امام باقرؑ نماز جمعہ کے دوسرے خطبہ کی تعلیم دیتے ہوئے۔ پروردگار! ہم تجھ سے باعزت حکومت کے طلبگار ہیں جس کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کو عزت نصیب ہو اور نفاق اور اہل نفاق ذلیل ہوں۔ ہمیں اپنی اطاعت کا داعی اور اپنے راستہ کے قائدین میں قرار دے اور اسی حکومت کے ذریعہ دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما۔ (۲)

۱۲۲۳۔ امام صادقؑ۔ خدایا محمد وآل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور امام مسلمین پر رحمت نازل فرما اور انھیں سامنے، پیچھے داہنے، بائیں، اوپر، نیچے ہر طرف سے محفوظ رکھ انھیں آسان فتح عنایت فرما اور باعزت نصرت عنایت فرما۔ ان کے لیے سلطنت و نصرت قرار دے دے۔ خدایا آل محمدؑ کے سکون و آرام میں بخلت فرما اور جن و انس میں ان کے دشمن کو ہلاک کر دے۔ (۳)

۱۲۲۴۔ امام کاظمؑ۔ سجدہ شکر کا ذکر کرتے ہوئے۔

خدایا میں واسطہ دیتا ہوں اس وعدے کا جو تو نے اپنے اولیاء سے کیا ہے کہ انھیں اپنے اور ان کے دشمنوں پر فتح عنایت فرمائے گا کہ محمد ﷺ وآل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور آل محمدؑ کے محافظین دین پر رحمت نازل فرما۔ خدایا میں ہرنگی کے بعد سہولت کا طلب گار ہوں۔ (۴)

(۱) صحیفہ سجادیہ دعا ۴۷ صفحہ نمبر ۱۹۰-۱۹۱، اقبال الاعمال ۲ صفحہ نمبر ۹۱

(۲) کافی ۳ صفحہ نمبر ۶/۳۲۳ روایت محمد بن مسلم

(۳) (مصباح المتجد صفحہ نمبر ۳۹۲، جمال السبوع صفحہ نمبر ۲۹۳)

(۴) کافی ۳ صفحہ نمبر ۱۷/۲۲۵ روایت عبداللہ بن جندب

۱۲۲۵۔ امام رضا علیہ السلام۔ امام زمانہ علیہ السلام کے حق میں دعا کی تعلیم دیتے ہوئے۔

خدایا اپنے ولی۔ خلیفہ، مخلوقات پر اپنی حجت، اپنے حکم کے ساتھ بولنے والے اور اپنے مقاصد کی تعمیر کرنے والی زبان۔ اپنے اذن سے دیکھنے والی زبان، اپنے بندوں پر اپنے شاہد، سردار مجاہد، اپنی پناہ میں رہنے والے اور اپنی عبادت کرنے والے سے دفاع فرما..... اسے تمام مخلوقات کے شر سے اپنی پناہ میں رکھنا اور سامنے، پیچھے، داہنے، بائیں، اوپر، نیچے سے اس کی ایسی حفاظت فرما جس کے بعد بربادی کا اندیشہ نہ رہے اور اس کے ذریعہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے آبا و اجداد کا تحفظ فرما جو سب تیرے امام اور تیرے دین کے ستون تھے۔ اسے اپنی امانت میں قرار دے دے جہاں بربادی نہیں اور اپنے ہمسایہ میں قرار دے دے جہاں تباہی نہیں اور اپنی پناہ میں قرار دے دے جہاں ذلت نہیں اور اپنی امان میں لے لے جہاں رسوائی کا خطرہ نہیں، اپنے زیر سایہ قرار دے دے جہاں کسی اذیت کا امکان نہیں۔ اپنی غالب نصرت کے ذریعہ اس کی امداد فرما اور اپنے قوی لشکر کے ذریعہ اس کی تائید فرما۔ اپنی قوت سے اسے قوی بنا دے اور اپنے ملائکہ کو اسکے ساتھ کر دے۔ اس کے دوستوں سے محبت فرما اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کر اسے اپنی محفوظ زرہ پہنا دے اور ملائکہ کے حلقہ میں رکھ دے۔

اس کے ذریعہ انتشار کو دور کر دے۔ شگاف کو پر کر دے، ظلم کو موت دے دے اور اپنی نصرت سے اس کی تائید فرما، اپنے رعب سے اس کی امداد فرما۔ اس کے مددگاروں کو قوی بنا دے۔ اس سے الگ رہنے والوں کو رسوا کر دے۔ جو دشمنی کرے اسے تباہ کر دے اور جو خیانت کرے اسے برباد کر دے۔ اس کے ذریعہ کافروں کو جاہر حکام۔ ان کے ستون و ارکان سب کو قتل کر دے اور گمراہوں کی کمر توڑ دے جو بدعت ایجاد کرنے والے، سنت کو مردہ بنا دینے والے اور باطل کو تقویت دینے والے ہیں۔ اس کے ہاتھوں جاہر کو ذلیل و کافروں اور ملحدوں کو تباہ و برباد کر دے وہ شرق و غرب میں ہوں یا

برو بحر میں یا صحرا و بیاباں میں یہاں تک کہ نہ ان کا کوئی باشندہ رہ جائے اور نہ ان کے کہیں کوئی آثار باقی رہ جائیں۔

خدایا ان ظالموں سے اپنے شہروں کو پاک کر دے اور اپنے نیک بندوں کو انتقام عطا فرما۔  
مومنین کو عزت دے اور مرسلین کی سنت کو زندہ بنا دے انبیاء کے بوسیدہ ہو جانے والے احکام کی تجدید فرما اور دین کے جو احکام محو ہو گئے ہیں یا بدل دیئے گئے ہیں انھیں تازہ بنا دے تاکہ اس کے ہاتھوں دین تازہ و زندہ خالص اور صریح ہو کر سامنے آئے نہ کسی طرح کی کجی ہو اور نہ بدعت اور اس کے عدل سے ظلم کی تاریکیوں میں روشنی پیدا ہو جائے اور کفر کی آگ بجھ جائے اور حق و عدل کے عقدے کھل جائیں کہ وہ تیرا ایسا بندہ ہے جسے تو نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور اپنے بندوں میں مصطفیٰ قرار دیا ہے۔ گناہوں سے محفوظ اور عیب سے بری رکھا ہے اور ہر جس اور گندگی سے پاک و سالم قرار دیا ہے۔

خدایا ہم اس کے لیے روز قیامت گواہی دیں گے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے اور کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔ کسی اطاعت کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور کسی حرمت کو برابر نہیں کیا ہے۔ کسی فریضہ کو بدلا نہیں ہے اور کسی شریعت میں تغیر پیدا نہیں کیا ہے۔ وہ ہدایت یافتہ ہادی، طاہر، متقی، پاکیزہ، پسندیدہ، اور طیب و طاہر انسان ہے۔

خدایا اسے اس کی ذات، اس کے اہل و اولاد، ذریت و امت اور تمام رعایا میں خنکی چشم، سرور نفس عنایت فرما۔ تمام مملکتوں کو جمع کر دے قریب ہوں یا دور، عزیز ہوں یا ذلیل، تاکہ اس کا حکم ہر حکم پر جاری ہو جائے اور اس کا حق ہر باطل پر غالب آجائے۔

خدایا ہمیں اس کے ہاتھوں ہدایت کے راستہ اور دین کی شاہراہ اعظم اور اس کی معتدل راہوں پر چلا دے جہاں ہر غالی پلٹ کر آتا ہے اور ہر پیچھے رہ جانے والا اس سے ملحق ہو جاتا

ہے۔ ہمیں اس کی اطاعت کی قوت اور اس کی بیرونی کاشات عطا فرما۔ اس کی متابعت کا کرم فرما اور اس کے گروہ میں شامل کر دے جو اس کے امر سے قیام کرنے والے۔ اس کے ساتھ صبر کرنے والے اور اس کی رضا کے مخلص طلب گار ہیں تاکہ ہمیں روز قیامت اس کے انصار و اعوان اور اس کی حکومت کے ارکان میں محشور کرے۔ خدایا ہمارے لیے اس مرتبہ کو ہر شک و شبہ سے خالص اور ہر ریا و سمعہ سے پاکیزہ قرار دے دے تاکہ ہم تیرے غیر پر اعتماد نہ کریں اور تیری رضا کے علاوہ کسی شے کے طلب گار نہ ہوں۔ ان کی منزل میں ساکن ہوں اور ان کے ساتھ جنت میں داخل ہوں۔

ہمیں ہر طرح کی کسبندی، کابلی، سستی سے پناہ دے اور ان لوگوں میں قرار دے دے جن سے دین کا کام لیا جاتا ہے اور اپنے ولی کی نصرت کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہماری جگہ پر ہمارے غیر کو نہ رکھ دینا کہ یہ کام تیرے لیے آسان ہے اور ہمارے لیے بہت سخت ہے۔

خدایا اپنے اولیاء عہد اور اس کے بعد کے پیشوا پر بھی رحمت نازل فرما اور انہیں ان کی امیدوں تک پہنچا دینا۔ انہیں طولی عمر عطا فرما اور ان کی امداد فرما جو امران کے حوالہ کیا ہے اسے مکمل کر دے اور ان کے ستونوں کو ثابت بنا دے۔ ہمیں ان کے اعوان اور ان کے دین کے انصار میں قرار دے دے کہ وہ سب تیرے کلمات کے معدن۔ تیرے علم کے مخزن تیری توحید کے ارکان اور تیرے دین کے ستون اور تیرے اولیاء امر ہیں۔ بندوں میں تیرے خالص بندے اور مخلوقات میں تیرے منتخب اولیاء اور تیرے اولیاء کی اولاد اور اولادِ پیغمبر ﷺ کے منتخب افراد ہیں۔ میرا سلام پیغمبر ﷺ پر اور ان کی تمام اولاد پر اور صلوات و برکات و رحمت۔ (۱)

(۱) (مصباح المہجد صفحہ نمبر ۴۰۹، مصباح کفعمی صفحہ نمبر ۵۲۸، جمائل الاسبوع صفحہ

نمبر ۳۰ روایات یونس بن عبدالرحمن)

۱۲۲۶۔ امام ہادیؑ زیارت امام مہدیؑ میں فرماتے ہیں۔ پروردگار جس طرح تو نے اپنے پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی دعوت کی تصدیق کرنے کی توفیق دی اور یہ احسان کیا کہ میں ان کی اطاعت کروں اور ان کے دین کی اتباع کروں اور پھر ان کی معرفت اور ان کی ذریت کے آئمہؑ کی ہدایت دی اور ان کی معرفت سے ایمان کو کامل بنایا اور ان کی ولایت کے طفیل اعمال کو قبول کیا اور ان پر صلوات کو وسیلہ عبادت قرار دے دیا اور دعا کی کلید اور قبولیت کا سبب بنا دیا۔ اب ان سب پر رحمت نازل فرما اور ان کے طفیل مجھے اپنی بارگاہ میں دنیا و آخرت میں سرخرو فرما اور بندہ مقرب بنا

دے۔۔۔

خدایا ان کے وعدے کو پورا فرما۔ ان کے قائم کی تلوار سے زمین کی تطہیر فرما۔ اس کے ذریعہ اپنی معطل حدود اور تبدیل شدہ احکام کے قیام کا انتظام فرما۔ مردہ دلوں کو زندہ کر دے اور متفرق خواہشات کو یکجا بنا دے راہ حق سے ظلم کی کثافت کو دور کر دے تاکہ اس کے ہاتھوں پر حق بہترین صورت میں جلوہ نما ہو اور باطل و اہل باطل ہلاک ہو جائیں اور حق کی کوئی بات باطل کے خوف سے پوشیدہ نہ رہ جائے۔ (۱)

۱۲۲۷۔ امام عسکریؑ۔ ولی امر امام منتظرؑ پر صلوات کی تعلیم دیتے ہوئے۔

خدایا اپنے ولی۔ فرزند اولیاء پر رحمت نازل فرما جن کی اطاعت تو نے فرض کی ہے اور ان کا حق لازم قرار دیا ہے اور ان سے جس کو دور کر کے انھیں طیب و طاہر قرار دیا ہے۔

خدایا اس کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا فرما۔ اپنے اور اس کے دوستوں، شیعوں اور مددگاروں کی امداد فرما اور ہمیں انھیں میں سے قرار دے دے۔ خدایا اسے ہر باغی۔ طاغی اور شریر کے شر

سے اپنی پناہ میں رکھنا اور سامنے، پیچھے، داہنے بائیں ہر طرف سے محفوظ رکھنا۔ اسے ہر برائی کی پہنچ سے دور رکھنا اور اس کے ذریعہ رسول ﷺ و آل رسولؑ کی حفاظت فرمانا۔ اس کے وسیلہ سے عدل کو ظاہر فرما۔ اپنی مدد سے اس کی تائید فرما۔ اس کے ناصروں کی امداد فرما۔ اس سے الگ ہو جانے والوں کو بے سہارا بنا دے۔ اس کے ذریعہ کافروں جابروں کی کمر توڑ دے اور کفار و منافقین و ملحدوں کو فنا کر دے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں۔ بر میں ہوں یا بحر میں۔ زمین کو عدل سے معمور کر دے اور اپنے دین کو غلبہ عنایت فرما دے۔ ہمیں ان کے انصار و اعموان، اتباع و شیعان میں سے قرار دے اور آل محمدؑ کے سلسلہ میں وہ سب دکھلا دے جس کی انہیں خواہش ہے اور دشمنوں کے بارے میں وہ سب دکھلا دے جس سے وہ لوگ ڈر رہے ہیں۔ خدایا آمین۔ (۱)

۱۲۲۸۔ ابوعلی بن ہنتم۔ کا بیان ہے کہ حضرت کے نام پ خاص شیخ عمری نے اس دعا کو املاء کرایا ہے اور اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ جو دو رخصت امام قائم علیہ السلام کی بہترین دعا ہے۔

خدایا مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کہ اپنی معرفت نہ دے گا تو میں رسول ﷺ کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول ﷺ کی معرفت عطا فرما کہ اگر ان کی معرفت نہ دے گا تو میں تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی بھی معرفت عطا فرما کہ اگر اسے نہ پہچان سکا تو دین سے بہک جاؤں گا۔

خدایا مجھے جہالت کی موت نہ دینا اور نہ ہدایت کے بعد میرے دل کو منحرف ہونے دینا۔  
خدایا جس طرح تو نے ان لوگوں کو ہدایت دی جن کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور جو تیرے رسول ﷺ کے بعد تیرے اولیاء امر ہیں اور میں نے تیرے تمام اولیاء امیر المؤمنین علیہ السلام، حسن

(۱) (مصباح المہجد صفحہ نمبر ۴۰۵، جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۳۰۰ روایت ابو محمد بن محمد العابد)

ﷺ، حسین ﷺ، علی ﷺ، محمد ﷺ، جعفر ﷺ، موسیٰ ﷺ، علی ﷺ، محمد ﷺ، علی ﷺ، حسن ﷺ، حجت قائم مہدی ﷺ سے محبت اختیار کی ہے۔

خدایا اب حضرت قائم ﷺ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ اپنی مدد سے ان کی تائید فرما۔ ان کے مدد گاروں امداد کی فرما۔ ان سے الگ رہنے والوں کو ذلیل فرما ان سے عداوت کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دے۔ حق کا اظہار فرما۔ باطل کو مردہ بنا دے۔ بندگانِ مومنین کو ذلت سے نجات دے دے شہروں کو زندگی عطا فرما۔ کفر کے جباروں کو تہ تیغ کر دے۔ ضلالت کے سربراہوں کی کمر توڑ دے۔ جاہروں اور کافروں کو ذلیل کر دے۔ منافقوں عہد شکنوں اور شرق و غرب کے ملحدوں۔ مخالفوں کو ہلاک و برباد کر دے چاہے وہ خشکی میں ہوں یا دریاؤں میں۔ بیابانوں میں ہوں یا پہاڑوں پر۔ تاکہ ان کی کوئی آبادی نہ رہ جائے اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ زمین کو ان کے وجود سے پاک کر دے اور اپنے بندوں کے دلوں کو سکون عطا فرما۔ جو دین مٹ گیا ہے اس کی تجدید فرما اور جو احکام بدل دیئے گئے ہیں ان کی اصلاح فرما۔ جو سنت بدل گئی ہے اسے ٹھیک کر دے تاکہ دین دوبارہ اس کے ہاتھوں تروتازہ ہو کر سامنے آئے نہ کوئی کجی ہو نہ بدعت کا انحراف۔ کفر کی آگ بجھ جائے اور ضلالت کا شعلہ خاموش ہو جائے کہ وہ تیرا وہ بندہ ہے کہ جسے تو نے اپنا بنایا ہے اور اسے دین کی نصرت کے لیے منتخب کیا ہے اور اپنے علم سے چنا ہے اور گناہوں سے محفوظ رکھا ہے اور عیوب سے پاک رکھا ہے غیب کا علم دیا ہے اور نعمتوں سے نوازا ہے۔ رجس سے دور رکھا ہے اور پاک و پاکیزہ بنایا ہے۔

خدایا ہم اس بات کے فریادی ہیں کہ تیرے نبی جا چکے ہیں۔ تیرا ولی بھی پردہ غیب میں ہے۔ زمانہ مخالف ہو گیا ہے۔ فتنے سراٹھا رہے ہیں۔ دشمنوں نے ہجوم کر رکھا ہے اور ان کی کثرت ہے اور اپنی قلت ہے۔

خدایا ان حالات کی اصلاح فرما فوری فتح کے ذریعے اور اپنی نصرت کے ذریعہ اور امام

عادل علیہ السلام کے ظہور کے ذریعہ۔ خدائے برحق۔ اس دعا کو قبول فرمائے۔

خدایا اپنے ولی کے ذریعہ قرآن کو زندہ کر دے اور اس کے نور سرمدی کی زیارت کرادے جس میں کوئی ظلمت نہیں ہے۔ مردہ دلوں کو زندہ کر دے اور سینوں کی اصلاح کر دے۔ خواہشات کو ایک نقطہ پر جمع کر دے معطل حدود اور متروک احکام کو قائم کرادے کہ ہر حق منظر پر آجائے اور ہر عدل چمک اٹھے۔ خدایا! ہمیں ان کے مددگاروں اور حکومت کو تقویت دینے والوں میں قرار دے دے کہ ہم ان کے احکام پر عمل کریں اور ان کے عمل سے راضی رہیں۔ ان کے احکام کے لیے سراپا تسلیم رہیں اور پھر تقیہ کی کوئی ضرورت نہ رہ جائے۔

خدایا تو ہی برائیوں کو دور کرنے والا۔ مضطر افراد کی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور کرب و رنج سے نجات دینے والا ہے لہذا اپنے ولی کے ہر رنج و غم کو دور کر دے اور اسے حسب وعدہ زمین میں اپنا جانشین بنا دے،

خدایا محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے ان کے طفیل دنیا و آخرت میں

کامیابی اور تقرب عنایت فرما۔ (۱)

۱۲۲۹۔ دعائے افتتاح..... خدایا ہم ایسی باعزت حکومت کے خواہش مند ہیں جس سے اسلام و اہل اسلام کو عزت اور نفاق اور اہل نفاق کو ذلت نصیب ہو، ہمیں اپنی اطاعت کے داعیوں اور اپنے راستہ کے قانڈوں میں قرار دے دے اور پھر دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما۔

خدایا جو حق ہم نے پہچان لیا ہے اسے اٹھانے کی طاقت دے اور جسے نہیں پہچان سکتے ہیں

اس تک پہنچا دے۔

(۱) (کمال الدین ۴۳/۵۱۲، مصباح المہجد صفحہ نمبر ۴۱۱، جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۳۱۵)

خدا یا اس کے ذریعہ ہماری پراگندگی کو جمع کر دے۔ ہمارے درمیان شکاف کو پر کر دے۔ ہمارے انتشار کو جمع کر دے۔ ہماری قلت کو کثرت اور ہماری ذلت کو عزت میں تبدیل کر دے۔ ہماری غربت کو دولت میں بدل دے اور ہمارے قرض کو ادا کر دے۔ ہمارے فقر کا علاج فرما اور ہماری حاجتوں کو پورا فرما۔ ہماری زحمت کو آسان کر دے اور ہمارے چہروں کو نورانی بنا دے۔ ہمیں قید سے رہائی عطا فرما اور ہمارے مطالب کو پورا فرما۔

ہمارے وعدوں کو مکمل فرما اور ہماری دعاؤں کو قبول کر لے۔ ہمیں تمام امیدیں عطا فرما اور ہماری خواہش سے زیادہ عطا فرما۔

اے بہترین مسؤل اور وسیع ترین عطا کرنے والے۔ ہمارے دلوں کو سکون عطا فرما اور ہمارے رنج و غم کا علاج فرما۔ جہاں جہاں حق کے بارے میں اختلاف ہے ہمیں ہدایت فرما کہ تو جسے چاہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دے سکتا ہے، اپنے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اے خدائے برحق! ہماری اس دعا کو قبول کر لے۔ خدایا ہماری فریاد یہ ہے کہ تیرے نبی جا چکے۔ تیرا ولی غیب میں ہے۔ دشمنوں کی کثرت ہے۔ فتنوں کی شدت ہے۔ زمانہ کا ہجوم ہے۔ اب تو محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر اپنی رحمت فرما اور ان حالات میں ہماری فوری فتح کے ذریعہ امداد فرماتا کہ رنج و غم دور ہو جائیں۔ باعزت امداد دے اور حکومتِ حق کو ظاہر فرما۔ رحمت کی کرامت عطا فرما اور عافیت کا لباس عنایت فرما دے اپنی رحمت کے سہارے اے بہترین رحمت دینے والے۔ (۱)

واضح رہے کہ یہ دعا امام زمانہ ﷺ کی طرف سے ہے جسے نامپ دوم محمد بن عثمان بن سعید بن اعری کے بھتیجے نے ان کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ ماہِ رمضان کی راتوں میں پڑھی جاتی ہے۔

(۱) (اقبال الاعمال ۱ صفحہ نمبر ۱۳۲ روایت محمد بن ابی قرہ)

## قسم سینزدہم

اہلبیت علیہم السلام کے بارے میں غلو

اول۔ غلو پر تنبیہ

دوم۔ غالیوں سے برأت

سوم۔ غالیوں کا کفر

چہارم۔ غالیوں کی ہلاکت

پنجم۔ غلو کی جعلی روایات

## غلو پر تنبیہ

۱۲۳۰۔ امام علیؑ خبردار ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا۔ یہ کہو کہ ہم بندہ ہیں اور خدا ہمارا رب

ہے۔ اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو۔ (۱)

۱۲۳۱۔ امام حسینؑ ہم سے اسلام کی محبت میں محبت رکھو کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

خبردار میرے حق سے زیادہ میری تعریف نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے رسول بنانے سے پہلے بندہ بنایا

ہے۔ (۲)

۱۲۳۲۔ امام صادقؑ جس نے ہمیں نبی قرار دیا اس پر خدا کی لعنت ہے اور جس نے اس مسئلہ

میں شک کیا اس پر بھی خدا کی لعنت ہے۔ (۳)

۱۲۳۳۔ امام صادقؑ ان غالیوں میں بعض ایسے جھوٹے ہیں کہ شیطان کو بھی ان کے جھوٹ کی

ضرورت ہے۔ (۴)

۱۲۳۴۔ مفضل بن عمر۔ میں اور قاسم شریکی اور نجم بن حطیم اور صالح بن سہل مدینہ میں تھے اور ہم

(۱) (خصال ۱۰/۶۱۳ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ، غرر الحکم ۲۷۴۰، تحف

العقول صفحہ نمبر ۱۰۴، نو اور الاخبار صفحہ نمبر ص ۱۳۷)

(۲) (انجم الکبیر ۳ صفحہ نمبر ۲۸۸۹/۱۲۸ روایت یحییٰ بن سعید)

(۳) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۵۹۰/۵۴۰ روایت حسن و ثناء)

(۴) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۵۸۷/۵۳۶ روایت ہشام بن سالم)

نے ربوبیت کے مسئلہ میں بحث کی تو ایک دوسرے نے کہا اس بحث کا فائدہ کیا ہے؟ ہم سب امام علیؑ سے قریب ہیں اور زمانہ بھی تقیہ کا نہیں ہے۔ چلو چل کر انہیں سے فیصلہ کرالیں۔

چنانچہ جیسے ہی وہاں پہنچے حضرت بغیر رداء اور نعلین کے باہر نکل آئے اور عالم یہ تھا کہ غصے سے سر کے سارے بال کھڑے تھے۔

فرمایا: ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اے مفضل، اے قاسم، اے نجم۔ ہم خدا کے محترم بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ (۱)

۱۲۳۵۔ امام صادقؑ۔ غالیوں کی مذمت کرتے ہوئے۔

خدا کی قسم۔ ہم صرف اس کے بندے ہیں جس نے ہمیں خلق کیا ہے اور منتخب کیا ہے۔ ہمارے اختیار میں نہ کوئی نفع ہے اور نہ نقصان۔ مالک اگر رحمت کرے تو یہ اس کی رحمت ہے اور اگر عذاب کرے تو یہ بندوں کا عمل ہے۔ خدا کی قسم ہماری خدا پر کوئی حجت نہیں ہے اور نہ ہمارے پاس کوئی پروانہ برأت ہے۔ ہمیں موت بھی آتی ہے، ہم دفن بھی ہوتے ہیں۔ ہم قبر سے دوبارہ نکالے بھی جائیں گے۔ ہمیں عرصہ محشر میں کھڑا کر کے ہم سے حساب بھی لیا جائے گا۔ (۲)

۱۲۳۶۔ صالح بن سہل۔ میں امام صادقؑ کے بارے میں ان کے رب ہونے کا قائل تھا تو ایک دن حضرت کے پاس حاضر ہوا تو دیکھتے ہی فرمایا صالح: خدا کی قسم ہم بندہ مخلوق ہیں اور ہمارا ایک رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور نہ کریں تو وہ ہم پر عذاب بھی کر سکتا ہے۔ (۳)

(۱) (کانی ۸ صفحہ نمبر ۲۳۱/۳۰۳)

(۲) (رجال کشی ۲ ۴۰۳/۴۹ روایت عبدالرحمن بن کثیر)

(۳) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۶۳۲/۲۳۶، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صفحہ نمبر ۲۱۹)

۱۲۳۷۔ اسماعیل بن عبدالعزیز۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اسماعیل وضو کے لیے پانی رکھو۔ میں نے رکھ دیا تو حضرت وضو کے لیے داخل ہوئے۔ میں سوچنے لگا کہ میں تو ان کے لیے یہ خیالات رکھتا ہوں اور یہ وضو کر رہے ہیں۔

اتنے میں حضرت نکل آئے اور فرمایا اسماعیل! طاقت سے اونچی عمارت نہ بناؤ کہ گر

پڑے۔ ہمیں مخلوق قرار دو۔ اس کے بعد جو چاہو کہو۔ (۱)

۱۲۳۸۔ کامل التمار۔ میں ایک دن امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کامل! ہمارا ایک رب قرار دو جس کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ اس کے بعد جو چاہو بیان کرو۔

میں نے کہا کہ آپ کا بھی رب قرار دیں جو آپ کا مرجع ہو اور اس کے بعد جو چاہیں کہیں تو

بچا کیا؟

یہ سن کر آپ علیہ السلام منجھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آخر کیا کہنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم ہمارے علم

میں سے ایک الف سے زیادہ تم تک نہیں پہنچا ہے۔ (۲)

۱۲۳۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ خبردار عالی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہے وہ تمہاری جیسی بات کرتا ہو اور

مجہول الحال کے پیچھے اور کھلم کھلا فسق کے پیچھے چاہے میانہ روی کیونہ ہو۔ (۳)

(۱) (بصائر الدرجات ۵/۲۳۶، الخراج والباحث ۲ صفحہ نمبر ۳۵/۷۳۵، الثاقب فی

المناقب ۳۳۰/۳۵۲، مشف الغمہ ۲ صفحہ نمبر ۲۰۳)

(۲) (مختصر بصائر الدرجات صفحہ نمبر ۵۹، بصائر الدرجات ۸/۵۰۷)

(۳) (تہذیب ۳ صفحہ نمبر ۱۰۹/۳۱ روایت خلف بن حماد۔ الفقیہ ۱ صفحہ

نمبر ۱۱۱۰۳۷۹)

۱۲۳۰۔ امام صادقؑ اپنے نوجوانوں کے بارے میں غالیوں سے ہوشیار رہنا یہ انھیں برباد نہ کرنے پائیں کہ غالی بدترین خلق خدا ہیں۔ جو خدا کی عظمت کو گھٹاتے ہیں اور بندوں کو خدا بناتے ہیں۔ خدا کی قسم۔ غالی یہود و نصاریٰ اور مجوس و مشرکین سے بھی بدتر ہیں۔ (۱)

۱۲۳۱۔ امام رضاؑ ہم آل محمدؑ کو نقطہ اعتدال ہیں جسے غالی پانہیں سکتا ہے اور پیچھے رہنے والا اس سے آگے جا نہیں سکتا ہے۔ (۲)

(۱) (امالی طوسیؑ ۱۳۳۹/۶۵۰ روایت فضل بن یسار)

(۲) (کافی ۱ صفحہ نمبر ۳/۱۰۱ روایت ابراہیم بن محمد انحرار و محمد بن الحسین)

## فصل دوم

### غالیوں سے اہل بیت علیہم السلام کی برأت

۱۲۳۲۔ امام علیؑ۔ خدایا میں غالیوں سے بری اور بیزار ہوں جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نصاریٰ سے بیزار تھے۔

خدایا انھیں بے سہارا کر دے اور ان میں سے کسی ایک کی بھی مدد نہ کرنا۔ (۱)

۱۲۳۳۔ امام علیؑ۔ خبردار ہمارے بارے میں بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرنا۔ اس کے بعد ہمارے بارے میں جو چاہا ہو کہہ سکتے ہو کہ تم ہماری حد تک نہیں پہنچ سکتے ہو اور ہشیار رہو کہ ہمارے بارے میں اس طرح غلو نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے غلو کیا کہ میں غلو کرنے والوں سے بری اور بیزار ہوں۔ (۲)

۱۲۳۴۔ امام زین العابدینؑ۔ یہودیوں نے حضرت عزیرؑ سے محبت کی اور جو چاہا کہہ دیا تو نہ ان کا حضرت عزیرؑ سے کوئی تعلق رہا اور نہ حضرت عزیرؑ کا ان سے کوئی تعلق رہا۔ یہی حال محبت

(۱) (امالی طوسی) ۱۳۵۰/۶۵۰ روایت اصح بن نباتہ، مناقب ابن شہر آشوب ۱ صفحہ نمبر ۲۶۳

(۲) (احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۳۱۲/۲۵۳، تفسیر عسکری ۲۲/۵۰)

عیسیٰ میں نصاریٰ کا ہوا۔ ہم بھی اسی راستہ پر چل رہے ہیں۔ ہمارے چاہنے والوں میں بھی ایک قوم پیدا ہوگی جو ہمارے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بات کہے گی تو نہ ان کا ہم سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہوگا۔ (۱)

۱۲۳۵۔ الہروی۔ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ فرزند رسولؐ! یہ آخر لوگ آپ کی طرف سے کیا نقل کر رہے ہیں؟

فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟

عرض کی کہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ آپ حضرات لوگوں کو اپنا بندہ تصور کر رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدایا! اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے۔ تو گواہ ہے کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے اور نہ میرے ابا و اجداد نے کہی ہے تجھے معلوم ہے کہ اس امت کے مظالم ہم پر کس قدر زیادہ ہیں یہ ظلم بھی انہی میں سے ایک ہے۔

اس کے بعد میری طرف رخ کر کے فرمایا۔ عبد السلام۔ اگر سارے بندے ہمارے ہی بندے اور غلام ہیں تو ہم انہیں کس کے ہاتھ فروخت کریں گے؟ میں نے عرض کی آپؑ نے سچ فرمایا۔

اس کے بعد فرمایا کہ خدانے ہمیں جو حق ولایت دیا ہے کیا تم اس کے منکر ہو؟

میں نے عرض کیا معاذ اللہ۔ میں یقیناً آپ کی ولایت کا اقرار کرنے والا ہوں۔ (۲)

گویا ظالموں نے اس حق ولایت الہیہ کی غلط توجیہ کر کے اس کا مطلب یہ نکال لیا اور اسے

(۱) (رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۳۳۶..... ۱۹۱ روایت ابو خالد کاتبی)

(۲) (عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۶/۱۸۳)

ابن بیت علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ قرار دے دیا۔ جوادی

۱۳۳۶۔ الحسن بن الجہم۔ میں ایک دن مامون کے دربار میں حاضر ہوا تو حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام بھی موجود تھے اور بہت سے فقہاء اور علماء علم کلام بھی موجود تھے۔ ان میں سے بعض افراد نے مختلف سوالات کئے اور مامون نے کہا کہ یا ابا الحسن علیہ السلام! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک قوم آپ علیہ السلام کے بارے میں

غلو کرتی ہے اور حد سے آگے نکل جاتی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد محمد بن علی علیہ السلام اور انھوں نے اپنے والد علی بن الحسین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام اور انھوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ خبردار مجھے میرے حق سے اونچا نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے اور اس کا ارشاد ہے ”کسی بشر کی یہ مجال نہیں ہے کہ خدا سے کتاب و حکمت و نبوت عطا کرے اور وہ بندوں سے یہ کہہ دے کہ خدا کو چھوڑ کر میری بندگی کر۔ ان سب کا پیغام یہ ہوتا ہے کہ اللہ والے بنو کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اسے پڑھتے ہو اور وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا ہے کہ ملائکہ یا انبیاء کو اس کا ارشاد دے دو۔ کیا وہ مسلمانوں کو کفر کا حکم دے سکتا ہے۔ (۱)

اور حضرت نے فرمایا ہے کہ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور اس سے میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔ حد سے آگے نکل جانے والا دوست اور حد سے گرا دینے والا دشمن اور میں خدا کی بارگاہ میں غلو کرنے والوں سے ویسے ہی برأت کرتا ہوں جس طرح حضرت عیسیٰ نے نصاریٰ سے برأت کی تھی۔

(۱) آل عمران ۸۰، ۷۹

جب پروردگار نے فرمایا کہ ”عیسیٰ! کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا مان لو اور انہوں نے عرض کی کہ خدایا تو خدائے بے نیاز ہے اور میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں کوئی خلافِ حق بات کہوں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہے تو تجھے خود ہی معلوم ہے کہ تو میرے دل کے راز بھی جانتا ہے اور میں تیرے علم کو نہیں جانتا ہوں۔ تو تمام غیب کا جاننے والا ہے۔ میں نے ان سے وہی کہا ہے جس کا تو نے حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان کا نگران تھا جب تک ان کے درمیان رہا۔ اس کے بعد جب تو نے میری مدتِ عمل پوری کر دی تو اب تو ان کا نگران ہے اور ہر شے کا شاہد اور نگران ہے۔“ (۱)

اور پھر مالک نے خود اعلان کیا ہے کہ مسیح بن مریمؑ صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں اور ان کی ماں صدیقہ ہیں اور یہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ (ماندہ ۷۵)

”مسیح بندہ خدا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ملائکہ مقررین اس بات کا انکار کر سکتے ہیں۔ (۲)

لہذا جو بھی انبیاء کے بارے میں ربوبیت کا ادعا کرے گا یا آئمہ علیہم السلام کو رب یا نبی قرار دے گا

یا غیر امام کو امام قرار دے گا ہم اس سے بری اور بیزار ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (۳)

۱۲۴۷۔ امام رضاؑ مقامِ دعائیں۔ خدایا میں ہر طاقت و قوت کے ادعا سے بری ہوں اور طاقت و

(۱) (ماندہ ۱۱۶، ۱۱۷)

(۲) (نساء ۱۷۲)

(۳) (عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۱/۲۰۰)

قوت تیرے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے میں ان تمام لوگوں سے بھی بری ہوں جو ہمارے حق سے زیادہ دعویٰ کرتے ہیں اور ان سے بھی بری ہوں جو وہ کہتے ہیں جو ہم نے اپنے بارے میں نہیں کہا ہے۔

خدا یا خلق و امر تیرے لیے ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں  
 خدایا۔ تو ہمارا بھی خالق ہے اور ہمارے آباء و اجداد کا بھی خالق ہے۔ خدایا ربوبیت کے لیے تیرے علاوہ کوئی سزاوار نہیں ہے اور الوہیت تیرے علاوہ کسی کے لیے سزاوار نہیں ہے۔  
 خدایا ان نصاریٰ پر لعنت فرما جنہوں نے تیری عظمت کو گھٹا دیا اور ایسے ہی تمام عقیدے والوں پر لعنت فرما۔

خدایا ہم تیرے بندے اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں۔ تیرے بغیر اپنے واسطے، نفع، نقصان، موت و حیات اور حشر و نشر کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے ہیں۔

خدایا جس نے یہ خیال کیا ہم ارباب ہیں ہم ان سے بیزار ہیں اور جس نے یہ کہا کہ تخلیق ہمارے ہاتھ میں ہے یا رزق کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے ہم اس سے بھی بیزار ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ نصاریٰ سے بیزار تھے۔

خدایا ہم نے انہیں ان خیالات کی دعوت نہیں دی ہے لہذا ان کے مہملات کا ہم سے مواخذہ نہ کرنا اور ہمیں معاف کر دینا۔

خدایا زمین پر ان کافروں کی آبادیوں کو باقی نہ رکھنا کہ اگر یہ رہے تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کی اولاد بھی فاجر اور کافر ہوگی۔ (۱)

## فصل سوم

### غالیوں کا کفر

۱۲۳۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے اہلیت سے جنگ کرنے والے اور دین میں غلو کر کے حد سے باہر نکل جانے والے۔ (۱)

۱۲۳۹۔ امام صادق علیہ السلام۔ کم سے کم وہ بات جو انسان کو ایمان سے باہر نکال دیتی ہے یہ ہے کہ کسی غالی کے پاس بیٹھ کر اس کی بات سنے اور پھر تصدیق کر دے۔

میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد ماجد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے غالی اور قدریہ۔ (۲)

۱۲۵۰۔ امام صادق علیہ السلام۔ نے مفضل سے ابو الخطاب کے اصحاب اور دیگر غالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ مفضل خبردار ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور مصافحہ و تعلقات نہ رکھنا۔ (۳)

(۱) (الفقیہ ۳ صفحہ نمبر ۲۰۸/۲۳۲۸)

(۲) (خصال ۱۰۹/۷۲ روایت سالم)

(۳) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ص ۵۸۶/۵۲۵)

۱۲۵۱۔ امام صادق علیہ السلام۔ خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے کہ وہ میرے والد پر بہتان باندھتا تھا۔ خدا نے اسے لوہے کا مزہ چکھادیا۔ خدا ان تمام افراد پر لعنت کرے جو ہمارے بارے میں وہ کہیں جو ہم خود نہیں کہتے ہیں اور خدا ان افراد پر لعنت کرے جو ہمیں اس اللہ کی بندگی سے الگ کر دیں جس نے ہماری تخلیق کی ہے اور جس کی بارگاہ میں ہم کو واپس جانا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہماری پیشانیاں ہیں۔ (۱)

۱۲۵۲۔ ہاشم جعفری۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے غالیوں اور تفویض والوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ غالی کافر ہیں اور تفویض کرنے والے مشرک ہیں جو ان کے ساتھ بیٹھتا ہے یا کھاتا پیتا ہے یا تعلقات رکھتا ہے یا شادی بیاہ کا رشتہ کرتا ہے یا انھیں پناہ دیتا ہے یا ان کے پاس امانت رکھتا ہے یا ان کی بات کی تصدیق کرتا ہے یا ایک لفظ سے ان کی مدد کرتا ہے وہ ولایتِ خدا، ولایتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ولایتِ اہلبیت علیہم السلام سے خارج ہے۔ (۲)

۱۲۵۳۔ حسین بن خالد امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص تشبیہ اور جبر کا عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر و مشرک ہے اور ہم دنیا و آخرت میں اس سے بیزار ہیں ابن خالد! ہماری طرف سے تشبیہ اور جبر کے بارے میں غالیوں نے بہت سی روایات تیار کی ہیں اور ان کے ذریعہ عظمت پروردگار کو گھٹایا ہے لہذا جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ان سے دشمنی رکھے وہی ہمارا دوست ہے۔ جو ان کا موالی ہے وہ ہمارا عدو ہے اور جو ان کا عدو ہے وہی ہمارا موالی ہے۔ جس نے ان سے تعلق رکھا اس نے ہم سے قطع تعلق کیا اور جس نے ان سے قطع تعلق کیا اس نے ہم سے تعلق پیدا کیا۔ جس نے ان

(۱) (رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۵۹۰/۵۳۲ روایت ابن مسکان)

(۲) (عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ص ۴/۲۰۳)

سے بدسلوکی کی اس نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور جس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا۔

جس نے ان کا احترام کیا اس نے ہماری توہین کی اور جس نے ان کی توہین کی اس نے ہمارا احترام کیا۔ جس نے انہیں قبول کر لیا اس نے ہمیں رد کر دیا اور جس نے انہیں رد کر دیا اس نے ہمیں قبول کر لیا۔ جس نے ان کے ساتھ احسان کیا اس نے ہمارے ساتھ برائی کی اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی اس نے ہمارے ساتھ احسان کیا۔ جس نے ان کی تصدیق کی اس نے ہماری تکذیب کی اور جس نے ان کی تکذیب کی اس نے ہماری تصدیق کی۔ جس نے انہیں عطا کیا اس نے ہمیں محروم کیا اور جس نے انہیں محروم کیا اس نے ہمیں عطا کیا۔

فرزید خالد: جو ہمارا شیعہ ہو گا وہ ہرگز انہیں اپنا دوست اور مددگار نہ بنائے گا۔ (۱)

(۱) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام) ۱ صفحہ نمبر ۴۵/۱۳۳، التوحید صفحہ نمبر ۳۶۴، الاحتجاج ۲

## فصل چہارم

### ہلاکت عالی

- ۱۲۵۴۔ امام علی علیہ السلام۔ ہم اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ حد سے زیادہ تعریف کرنے والا اور بیہودہ افترا پردازی کرنے والا۔ (۱)
- ۱۲۵۵۔ امام علی علیہ السلام۔ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ افراط کرنے والا عالی اور دشمنی رکھنے والا کینہ پرور۔ (۲)
- ۱۲۵۶۔ امام علی علیہ السلام۔ عنقریب میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے۔ افراط کرنے والا دوست جسے محبت غیر حق تک کھینچ لے جائے گی اور گھٹانے والا دشمن جسے بغض ناحق خیالات تک لے جائے گا۔ میرے بارے میں بہترین افراد اعتدال والے ہیں لہذا تم سب اسی راستہ کو اختیار کرو۔ (۳)

(۱) (الفست لابن ابی عاصم ۱۰۰۵/۳۷۵)

(۲) (فضائل الصحابہ ابن جنبل ۲ صفحہ نمبر ۹۶۳/۵۷۱ روایت ابن مریم، نہج البلاغہ حکمت

۱۱۷، خصائص الائمہ صفحہ نمبر ۱۲۳، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۲۰ صفحہ نمبر ۲۲۰)

(۳۰) (نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۷)

۱۲۵۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ یا علیؑ! تمہارے اندر ایک عیسیٰ بن مریم کی مشابہت بھی ہے کہ انھیں قوم نے دوست رکھا تو دوستی میں اس قدر افراط سے کام لیا کہ بالآخر ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے دشمنی میں اس قدر زیادتی کی کہ وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ ایک قوم حد اعتدال میں رہی اور اس نے نجات حاصل کر لی (۱)

۱۲۵۸۔ امام علیؑ۔ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایک عیسیٰ کی مثال بھی پائی جاتی ہے کہ یہودیوں نے ان سے دشمنی کی تو ان کی ماں کے بارے میں بکواس شروع کر دی اور نصاریٰ نے محبت کی تو انھیں وہاں پہنچا دیا جو ان کی جگہ نہیں تھی۔

دیکھو میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو میری وہ تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے اور مجھ سے دشمنی کرنے والا جسے عداوت الزام تراشی پر آمادہ کر دے گی۔ (۲)

(۱) (امالی طوسی) صفحہ نمبر ۳۳۵ روایت عبید اللہ بن علی، تفسیر فرات صفحہ نمبر ۴۰۴، کشف الغمہ ۱ صفحہ نمبر ۳۲۱

(۲) (مسند ابن جنبل ۱ صفحہ نمبر ۳۳۶/۳۷۶، صواعق محرقة صفحہ نمبر ص ۱۲۳، مسند ابو یعلیٰ ۱ صفحہ نمبر ۲۷۲/۵۳۰، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صفحہ نمبر ۲۳/۷۳۲، امالی طوسی ۲۵۶/۴۶۲، عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۶۳/۲۶۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ صفحہ نمبر ۵۶۰)

## فصل پنجم

### غلو کی روایات سب جعلی ہیں

۱۲۵۹۔ ابراہیم بن ابی محمود۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی کہ فرزندِ رسول ہمارے پاس امیر المؤمنین علیہ السلام کے فضائل اور آپ علیہ السلام کے فضائل میں بہت سی روایات ہیں جنہیں مخالفین نے بیان کیا ہے کیا ہم ان پر اعتماد کر لیں؟

فرمایا ابن ابی محمود۔ مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد اور اپنے جد کے حوالے سے بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی کی بات پر اعتماد کیا گویا اس کا بندہ بن گیا۔ اب اگر تکلم اللہ کی طرف سے بول رہا ہے تو یہ اللہ کا بندہ ہوگا اور اگر ابلیس کی بات کہہ رہا ہے تو یہ ابلیس کا بندہ ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا۔ ابن ابی محمود۔ ہمارے مخالفین نے ہمارے فضائل میں بہت سی روایات وضع کی ہیں اور انہیں تین قسموں پر تقسیم کیا ہے ایک حصہ غلو کا ہے دوسرے میں ہمارے امر کی توہین ہے اور تیسرے میں ہمارے دشمنوں کی برائیوں کی صراحت ہے۔

لوگ جب غلو کی روایت سنتے ہیں تو ہمارے شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں اور جب تقصیر کی روایات سنتے ہیں تو ہمارے بارے میں یہی عقیدہ قائم کر لیتے ہیں اور جب ہمارے دشمنوں کی نام بنام برائی سنتے ہیں تو ہمیں نام گالیاں دیتے ہیں

جبکہ پروردگار نے خود فرمایا ہے کہ غیر خدا کی عبادت کرنے والوں کے معبودوں کو برا نہ کہو ورنہ وہ عداوت میں بلا کسی علم کے خدا کو بھی برا کہیں گے۔

ابن ابی محمود۔ جب لوگ داہنے باہنے جا رہے ہوں تو جو ہمارے راستے پر رہے گا ہم اس کے ساتھ رہیں گے اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا ہم اس سے الگ ہو جائیں گے۔ کم سے کم وہ بات جس سے انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے یہ ہے کہ ذرہ کو گٹھلی کہہ دے اور اسی کو دین بنا لے اور اس کے مخالف سے برأت کا اعلان کر دے۔

ابن ابی محمود۔ جو کچھ میں نے کہا ہے اسے یاد رکھنا کہ اسی میں میں نے دنیا و آخرت کا سارا خیر جمع کر دیا ہے۔ (۱)

(۱) (عیون اخبار الرضا علیہ السلام ۱ صفحہ نمبر ۳۰۳/۶۳، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۲۱)

## قسم چہار دہم

کون اہل بیت علیہ السلام سے ہے اور کون نہیں ہے؟

اول۔ اہلبیت علیہ السلام والوں کے صفات

دوم۔ بیگانوں کے اوصاف

سوم۔ اہلبیت علیہ السلام والوں کی جماعت

## فصل اول

### اہلبیت علیہ السلام والوں کے صفات

”جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔“ (۱)

ابو عبیدہ امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرے وہ ہم اہل بیت سے ہے تو میں نے عرض کی میں آپ پر قربان میں بھی آپ سے ہوں؟  
فرمایا بیشک کیا تم نے حضرت ابراہیم کا قول نہیں سنا ہے کہ جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے۔ (۲)

۱۲۶۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو تم میں سے تقویٰ اختیار کرے اور نیک کردار ہو جائے وہ ہم اہل بیت علیہ السلام سے ہے۔ راوی نے عرض کی کہ آپ سے فرزند رسول علیہ السلام؟

(۱) (سورۃ ابراہیم آیت ۳۶)

(۲) (الفردوس ۱ صفحہ نمبر ۱۶۹۱/۴۱۸ روایت انس بن مالک)

(۳) (تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۳۱/۳۲)

فرمایا: بیشک ہم سے۔ کیا تم نے پروردگار کا ارشاد نہیں سنا ہے کہ ”جو ان سے محبت کرے گا وہ ان سے ہوگا“۔ (۱)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہے کہ جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔ (۲)

۱۲۶۳۔ حسن بن موسیٰ الوشاء البغدادی۔ میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں حاضر تھا اور زید بن موسیٰ بھی موجود تھے جو مجلس میں موجود ایک جماعت پر فخر کر رہے تھے کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے ہیں اور حضرت علیہ السلام اور سمری قوم سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے زید کی بات سنی تو فوراً متوجہ ہوئے۔ فرمایا: زید۔ تمہیں کوفہ کے بقالوں کی تعریف نے مغرور بنا دیا ہے۔ دیکھو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنی عصمت کا تحفظ کیا تو خدا نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام کر دیا لیکن یہ شرف صرف حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور بطن فاطمہ علیہا السلام کی اولاد کے لیے ہے۔

وگرنہ اگر موسیٰ بن جعفر علیہ السلام خدا کی اطاعت میں دن میں روزہ رکھیں رات میں نمازیں پڑھیں اور تم اس کی معصیت کرو اور اس کے بعد دونوں روزے قیامت حاضر ہوں اور تم ان سے زیادہ نگاہ پروردگار میں عزیز ہو جاؤ۔ یہ ناممکن ہے۔

کیا تمہیں نہیں معلوم کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے نیک کردار کے لیے دھرا اجر ہے اور بد کردار کے لیے دھرا عذاب ہے۔

حسن و شاء کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا:

(۱) (ماندہ ۵۱)

(۲) (دعائم الاسلام ۱ صفحہ نمبر ۶۲، تفسیر عیاشی ۲ صفحہ نمبر ۲۳۱/۳۳ روایت محمد الحلی)

حسن، تم اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو؟

”پروردگار نے کہا اے نوح یہ تمہارے اہل سے نہیں ہے یہ عمل غیر صالح ہے۔ (۱)  
 تو میں نے عرض کی کہ بعض لوگ پڑھتے ہیں ”عمل غیر صالح“  
 اور بعض لوگ پڑھتے ہیں ”عمل غیر صالح“ اور اس طرح فرزندِ نوح ماننے انکار کرتے  
 ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔

وہ نوح کا بیٹا تھا لیکن جب خدا کی معصیت کی تو خدا نے فرزندِ نوح سے خارج کر دیا۔  
 یہی حال ہمارے چاہنے والوں کا ہے کہ جو خدا کی اطاعت نہ کرے گا وہ ہم سے نہ ہوگا  
 اور تم اگر ہماری اطاعت کرو گے تو ہم اہلبیت میں شمار ہو جاؤ گے۔ (۲)

(۱) (ہود ۳۶)

(۲) (معانی الاخبار ۱/۱۰۶، عیون اخبار الرضا ۲ صفحہ نمبر ۲۳۲/۱)

## فصل دوم

### اہل بیتؑ سے بیگانہ افراد کی صفات

۱۲۶۵۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو شخص ہنسی خوشی ذلت کا اقرار کر لے وہ ہم اہلبیتؑ سے نہیں ہے۔ (۱)

۱۲۶۶۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے فضل کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ ہم اہلبیتؑ سے نہیں ہے۔ (۲)

۱۲۶۷۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو بزرگ کا احترام نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور امر با لمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۳)

۱۲۶۸۔ رسول اکرم ﷺ۔ ایسا الناس۔ ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جنہیں پروردگار نے ان امور سے

(۱) (تحف العقول صفحہ نمبر ۵۸)

(۲) (جامع الاحادیث قمی صفحہ نمبر ۱۱۲ روایت طلحہ بن زید، الجعفریات صفحہ نمبر ۱۸۳، امالی مفید ۶/۱۸ روایت ابوالقاسم محمد بن علی ابن الحنفیہ، کافی ۲ صفحہ نمبر ۲/۱۶۵ روایت احمد بن محمد)

(۳) (مسند ابن جنبل ۱ صفحہ نمبر ۲۳۲۹/۵۵۴ روایت ابن عباس)

مخفوظ رکھا ہے کہ ہم نہ فتنہ کرتے ہیں اور نہ فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ کہانت کرتے ہیں۔ نہ جادو کرتے ہیں۔ نہ خیانت کرتے ہیں۔ نہ بدعت کرتے ہیں نہ شک و ریب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نہ حق سے روکتے ہیں نہ نفاق کرتے ہیں

لہذا اگر کسی میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور خدا بھی اس سے بیزار ہے اور ہم بھی بیزار ہیں اور جس سے خدا بیزار ہو جائے اسے جہنم میں داخل کر دے گا جو بدترین منزل ہے۔ (۱)

۱۲۶۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ جس کی اذیت سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ رہے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۲)

۱۲۷۰۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۳)

۱۲۷۱۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۴)

(۱) (تفسیر فرات کوئی ۳۱۲/۳۰۷ روایت عبداللہ بن عباس)

(۲) (عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۲/۲۳ روایت ابراہیم بن ابی محمود عن الرضاؑ، عوالی اللئالی ۱ صفحہ نمبر ص ۲۵۹.....۳۳)

(۳) (مسند ابن جنبل ۵ صفحہ نمبر ۱۶۲۸۹/۵۴۳ روایت ابی بردہ بن یثار، سنن ابن ماجہ ۲ صفحہ نمبر ۲۲۲۳/۷۴۹، مستدرک حاکم ۱۱ صفحہ نمبر ۲۱۵۳، کافی ۵ صفحہ نمبر ۱/۱۶۰، تہذیب ۷ صفحہ نمبر ۳۸/۱۲ روایت ہشام بن سالم عن الصادقؑ)

(۴) (الفتیہ ۳ صفحہ نمبر ۳۹۸۶/۲۷۳، عیون اخبار الرضاؑ ۲ صفحہ نمبر ۲۶/۲۹، مسند زید صفحہ نمبر ۲۸۹، فقہ الرضاؑ صفحہ نمبر ۳۶۹)

- ۱۲۷۲۔ رسول اکرم ﷺ۔ جو امانت میں خیانت کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۱)
- ۱۲۷۳۔ امام صادق علیہ السلام۔ یاد رکھو کہ جو ہمسایہ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۲)
- ۱۲۷۴۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو نماز شب نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۳)
- ۱۲۷۵۔ امام صادق علیہ السلام۔ اگر شہر میں ایک لاکھ آدمی ہیں اور کوئی ایک بھی اس سے زیادہ متقی ہے تو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۴)
- ۱۲۷۶۔ امام صادق علیہ السلام۔ وہ ہم سے نہیں ہے جو دنیا کو آخرت کے لیے چھوڑ دے یا آخرت کو دنیا کے لیے چھوڑ دے۔ (۵)
- ۱۲۷۷۔ امام صادق علیہ السلام۔ جو زبان سے ہمارے موافق ہو اور اعمال و آثار میں ہمارے خلاف ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۶)
- ۱۲۷۸۔ ابوریح شامی۔ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر اصحاب سے جھلک رہا تھا جہاں شام، خراسان اور دیگر علاقوں کے افراد موجود تھے کہ مجھے بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی۔ ایک مرتبہ حضرت

(۱) (کافی ۵ صفحہ نمبر ۱۳۳/۷ روایت سکونی عن الصادق علیہ السلام)

(۲) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۶۶۸/۱۱ روایت ابی الریح الشامی)

(۳) (المقتضب صفحہ نمبر ۱۳۱، المقنعہ صفحہ نمبر ۱۱۹، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۲۱)

(۴) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۷۸/۱۰ روایت علی بن ابی زیاد)

(۵) (الفتیہ ۳ صفحہ نمبر ۱۵۶/۳۵۶۸، فقہ الرضا علیہ السلام صفحہ نمبر ۳۳۷)

(۶) (مشکوٰۃ الانوار صفحہ نمبر ۷۰، مستطرفات السرائر ۲۱/۱۳۷ روایت محمد بن عمر بن حنظلہ)

ٹیک لگا کر بیٹھے اور فرمایا کہ اے شیعہ آل محمد ﷺ: یاد رکھو کہ وہ ہم سے نہیں ہے جو غصہ میں نفس پر قابو نہ پاسکے اور ساتھی کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے۔ حسن اخلاق اور حسن رفاقت اور حسن مزاج کا مظاہرہ نہ کرے۔ اے شیعہ آل محمد ﷺ! جہاں تک ممکن ہو خدا سے ڈرو۔ اس کے بعد ہر قوت و طاقت اللہ ہی کے سہارے ہے۔ (۱)

۱۲۷۹۔ امام صادق ﷺ۔ پروردگار عالم نے تم پر ہماری محبت اور موالات واجب قرار دی ہے اور ہماری اطاعت کو فرض قرار دیا ہے لہذا جو ہم سے ہے اسے ہماری اقتدا کرنی چاہے اور ہماری شان و رع و تقویٰ، سعی عمل، ہر شخص کی امانت کی واپسی۔ صلہ رحم، مہمان نوازی، درگزر ہے اور جو ہماری اقتدا نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (۲)

۱۲۸۰۔ امام کاظم ﷺ۔ وہ ہم سے نہیں ہے جو روزانہ اپنے نفس کا حساب نہ کرے کہ اگر عمل اچھا کیا ہے تو خدا سے اضافہ کی دعا کرے اور اگر برا کیا ہے تو استغفار اور توبہ کرے۔ (۳)

۱۲۸۱۔ امام رضا ﷺ جو ہم سے قطع تعلق رکھے یا تعلقات رکھنے والے سے قطع تعلق کر لے یا ہماری مذمت کرنے والے کی تعریف کرے یا مخالف کا احترام کرے وہ ہم سے نہیں ہے اور ہم بھی اس سے نہیں ہیں۔ (۴)

(۱) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۶۳/۲، الفقیہ ۲ صفحہ نمبر ۲۷۲/۲۳۲۳، المحاسن ۲ صفحہ نمبر ۱۰۲/۲۷۰، تحف العقول صفحہ نمبر ۳۸۰، مستطرفات السرائر ۶۱/۳۳)

(۲) (اختصاص صفحہ نمبر ۲۳۱)

(۳) (کافی ۲ صفحہ نمبر ۲/۲۵۳، روایت ابراہیم بن عمر یمانی۔ تحف العقول صفحہ نمبر ۳۹۶، اختصاص ۲۶، ۲۳۳، مشکوٰۃ الانوار ۷۰-۷۱، ۲۳۷، الزید الحسن بن سعید صفحہ نمبر ۷۶/۲۰۳)

(۴) (صفات الشیعہ ۱۰/۸۵، روایت بن فضال)

۱۲۸۲۔ البرہوی۔ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ فرزندِ رسولؐ ذرا جنت و جہنم کے بارے میں فرمائیے کہ کیا ان کی تخلیق ہو چکی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ بیشک۔ رسولِ اکرمؐ شبِ معراج جنت میں جا چکے ہیں اور جہنم کو دیکھ چکے ہیں۔

میں نے عرض کی کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں سلمِ خدا میں ہیں لیکن ان کی تخلیق نہیں ہوئی ہے۔ فرمایا یہ لوگ ہم سے نہیں ہیں اور نہ ہم ان سے ہیں جس نے جنت و جہنم کی خلقت کا انکار کیا اس نے رسولِ اکرمؐ کو جھٹلایا اور ہماری تکذیب کی اور اس کا ہماری ولایت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہے جس کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ ”یہ وہ جہنم ہے جس کو مجرمین جھٹلا رہے تھے اب اس کے اور کھولتے پانی کے درمیان چکر لگا رہے ہیں“۔ (۱)

(۱) (رحمان ۳۳-۳۴)۔ (توحید ۲۱/۱۱۸، عیون اخبار الرضا ۱ صفحہ نمبر ۱۱۶/۳،

احتجاج ۲ صفحہ نمبر ۳۸۱/۲۸۶)

## فصل سوم

جن کو اہلبیت میں شامل کیا گیا ہے

### ۱۔ حضرت ابو ذرؓ

۱۲۸۳۔ رسول اکرم ﷺ۔ اے ابو ذر۔ تم ہم اہل بیتؑ سے ہو۔ (۱)

### ۲۔ ابو عبیدہؓ

۱۲۸۴۔ ابو الحسن۔ ابو عبیدہؓ کی زوجہ ان کے انتقال امام صادقؑ کی خدمت میں آئی اور کہا کہ میں اس لیے رو رہی ہوں کہ انھوں نے غربت میں انتقال کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ غریب نہیں تھے۔ وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ (۲)

### ۳۔ راہب پلجؓ

۱۲۸۵۔ جب حضرت علیؑ پلج نامی جگہ پر فرات کے کنارے تو ایک راہب صومعہ سے نکل کر آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو آباؤ اجداد سے وراثت میں ملی اور اسے

(۱) (امالی طوسی) ۱۱۶۲/۵۲۵، مکارم الاخلاق ۲ صفحہ نمبر ۳۲۳/۲۶۶۱، تنبیہ الخواطر ۲

صفحہ نمبر ۵۱ روایت ابو ذر

(۲) (مستطرفات السرائر ۳/۳۰)

اصحاب عیسیٰ بن مریم نے لکھا ہے۔ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا وہ کہاں ہے لاؤ۔ اس نے کہا اس کا مفہوم یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس خدا کا فیصلہ ہے جو اس نے کتاب میں لکھ دیا ہے کہ وہ مکہ والوں میں ایک رسول بھیجنے والا ہے جو انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا۔ اللہ کا راستہ دکھائے گا اور نہ بد اخلاق ہوگا اور نہ تند مزاج اور نہ بازاروں میں چکر لگانے والا ہوگا۔ وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا بلکہ غفور و گذر سے کام لے گا۔ اس کی امت میں وہ حمد کرنے والے ہوں گے جو ہر بلندی پر شکر پروردگار کریں گے۔ اور ہر صعود و نزول پر حمد خدا کریں گے۔ ان کی زبانیں تہلیل و تکبیر کے لیے ہموار ہوں گی۔ خدا سے تمام دشمنوں کے مقابلہ میں امداد دے گا اور جب اس کا انتقال ہوگا تو امت میں اختلاف پیدا ہوگا۔ اس کے بعد پھر اجتماع ہوگا اور ایک مدت تک باقی رہے گا۔ اس کے بعد ایک شخص کنارہ فرات سے گزرے گا جو نیکیوں کا حکم دینے والا اور برائیوں سے روکنے والا ہوگا۔ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اس میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کرے گا۔ دنیا اس کی نظر میں تیز و تند ہواؤں میں راکھ سے زیادہ بے قیمت ہوگی اور موت اس کے لیے پیاس میں پانی پینے سے بھی زیادہ آسان ہوگی۔ اندر خوف خدا رکھتا ہوگا اور باہر پروردگار کا مخلص بندہ ہوگا خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہوگا۔

اس شہر کے لوگوں میں سے جو اس نبی کے دور تک باقی رہے گا اور اس پر ایمان لے آئے گا اس کے لیے جنت اور رضائے خدا ہوگی اور جو اس بندہ نیک کو پالے اس کا فرض ہے کہ اس کی امداد کرے کہ اس کے ساتھ قتل شہادت ہے اس کے بعد راہب حضرت سے کہا اور اب میں آپ کے ساتھ رہوں گا اور ہرگز جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ آپ کے ہرغم میں شرکت کر لوں۔

یہ سن کر حضرت علیؑ اُردوئیے اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نظر انداز نہیں کیا

ہے اور تمام نیک بندوں کی کتابوں میں میرا ذکر کیا ہے۔

راہب یہ سن کر بے حد متاثر ہوا اور مستقل امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ رہنے لگا یہاں تک کہ صفین میں شہید ہو گیا تو جب لوگوں نے مقتولین کو دفن کرنا شروع کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ راہب کو تلاش کرو۔

اور جب مل گیا تو آپ نے نماز جنازہ ادا کر کے دفن کر دیا اور فرمایا کہ یہ ہم اہلبیت علیہم السلام سے ہے اور اس کے بعد بار بار اس کے لیے استغفار فرمایا۔ (۱)

### ۴۔ سعد الخیرؓ

۱۲۸۶۔ ابو حمزہ۔ سعد بن عبد الملک جو عبد العزیز بن مردان کی اولاد میں تھے اور امام باقرؓ انھیں سعد الخیر کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ایک دن امام باقرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عورتوں کی طرح گریہ کرنا شروع کر دیا۔

حضرت نے فرمایا کہ سعد: اس رونے کا سبب کیا ہے؟  
 عرض کی کس طرح نہ روں جبکہ میرا شمار شجرہ ملعونہ میں کیا گیا ہے۔  
 فرمایا کہ تم اس میں سے نہیں ہو۔ تم اموی ہو لیکن ہم اہلبیت میں ہو۔  
 کیا تم نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا یہ قول نہیں سنا ہے۔  
 ”جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔“ (۲)

(۱) (مناقب خوارزمی صفحہ نمبر ۲۳۲، وقعتہ صفین صفحہ نمبر ۱۴)

(۲) (اختصاص صفحہ نمبر ۸۵)

## ۵۔ حضرت سلمانؓ

۱۲۸۷۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ سلمان ہم اہلبیت سے ہیں اور مخلص ہیں لہذا انھیں اپنے لیے اختیار کر لو۔ (۱)

۱۲۸۸۔ ابن شہر آشوب۔ لوگ خندق کھود رہے تھے اور گنگنا رہے تھے۔ صرف سلمان اپنی دھن میں لگے ہوئے تھے اور زبان سے معذور تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔  
خدا یا سلمان کی زبان کی گرہ کھول دے چاہے دو شعر ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ سلمان نے یہ اشعار شروع کر دیے۔

میرے پاس زبان عربی نہیں ہے کہ میں شعر کہوں۔ میں تو پروردگار سے قوت اور نصرت کا طلب گار ہوں۔

اپنے دشمن کے مقابلہ میں اور نبی طاہر کے دشمن کے مقابلہ میں۔ وہ پیغمبر جو پسندیدہ اور تمام فخر کا حامل ہے۔ تاکہ جنت میں قصر حاصل کر سکوں اور ان حوروں کے ساتھ رہوں جو چاند کی طرح روشن چہرہ ہوں

مسلمانوں میں یہ سن کر شور مچ گیا اور سب نے سلمان کو اپنے قبیلہ میں شامل کرنا چاہا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان ہم اہلبیتؑ سے ہیں۔ (۲)

(۱) (مسند ابویعلیٰ ۶ صفحہ نمبر ۱۷۷/۶۷۳۹ روایت سعد الاسکاف عن الباقرؑ، الفردوس ۲

صفحہ نمبر ۳۳۷/۳۵۳۲)

(۲) (مناقب ۱ صفحہ نمبر ۵۸)

۱۲۸۹۔ رسول اکرم ﷺ۔ سلمان: تم ہم اہلبیتؑ سے ہو اور اللہ نے تمہیں اول و آخر کا علم عنایت

فرمایا ہے اور کتاب اول و آخر کو بھی عطا فرمایا ہے۔ (۱)

۱۲۹۰۔ امام علیؑ۔ سلمان نے اول و آخر کا سارا علم حاصل کر لیا ہے اور وہ سمندر ہے جس کی گہرائی

کا اندازہ نہیں ہو سکتا اور وہ ہم اہلبیتؑ سے ہیں۔ (۲)

۱۲۹۱۔ ابن الکواء۔ یا امیر المومنین۔ ذرا سلمان فارسی کے بارے میں فرمائیے۔

فرمایا کیا کہنا۔ مبارک ہو سلمان ہم اہلبیت سے ہیں۔ اور تم میں لقمان حکیم جیسا اور کون ہے

۔ سلمان کو اول و آخر سب کا علم ہے۔ (۳)

۱۲۹۲۔ امام باقرؑ۔ ابوذر سلمان کے پاس آئے اور وہ پتلی میں کچھ پکار رہے تھے کہ اچانک پتلی

الٹ گئی اور ایک قطرہ سالن نہیں گرا۔ سلمان نے اسے سیدھا کر دیا۔ ابوذر کو بے حد تعجب ہوا۔ دوبارہ

پھر ایسا ہی ہوا تو ابوذر دہشت زدہ ہو کر سلمان کے پاس سے نکلے اور اسی سوچ میں تھے کہ اچانک امیر

المومنین سے ملاقات ہو گئی۔

(۱) (تہذیب تاریخ دمشق ۶ صفحہ نمبر ۲۰۳ روایت زید بن ابی اوفی)

(۲) (تہذیب تاریخ دمشق ۶ صفحہ نمبر ۲۰۱ روایت

ابو النجری، امالی صدوق صفحہ نمبر ۸/۲۰۹ روایت مسیب بن نجیہ، اختصاص صفحہ نمبر ۱۱،

رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۲۵۵۲ روایت زرار، الطرائف ۱۸۳/۱۱۹ روایت ربیعہ السعدی،

الدرجات الریعیہ صفحہ نمبر ۲۰۹ روایت ابو النجری)

(۳) (احتجاج ۱ صفحہ نمبر ۱۳۹/۶۱۶ روایت اصغ بن نباتہ، الغارات ۱ صفحہ نمبر ۱۷۷ روایت

ابو عمرو الکندی، تہذیب تاریخ دمشق ۶ صفحہ نمبر ۲۰۳)

فرمایا: ابوذر۔ مسلمان کے پاس سے کیوں چلے آئے اور یہ دہشت کیسی ہے؟  
ابوذر نے سارا واقعہ بیان کیا۔

فرمایا ابوذر۔ اگر مسلمان اپنے تمام علم کا اظہار کر دیں تو تم ان کے قاتل کے لیے دعائے  
رحمت کرو گے اور ان کی کرامت کو برداشت نہ کر سکو گے۔

دیکھو: مسلمان اس زمین پر خدا کا دروازہ ہیں۔ جو انہیں پہچان لے وہ مومن ہے اور جو انکار

کر دے وہ کافر ہے۔ مسلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ (۱)

۱۲۹۳۔ حسن بن صہیب امام باقرؑ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے سامنے مسلمان

فارسی کا ذکر آیا تو فرمایا خبردار انہیں مسلمان فارسی مت کہو۔ مسلمان محمدی کہو کہ وہ ہم اہلیت میں سے  
ہیں۔ (۲)

## ۶۔ عمر بن یزید

۱۲۹۴۔ عمر بن یزید۔ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن یزید: خدا کی قسم تم ہم اہلیت سے

ہو۔ میں نے عرض کی۔ میں آپ پر قربان۔ آپ سے؟

فرمایا بیشک انہیں کے نفس سے۔

عرض کی انہیں کے نفس سے؟ فرمایا بیشک انہیں کے نفس سے۔ کیا تم نے قرآن حکیم کی یہ

آیت نہیں پڑھی ہے ”یقیناً ابراہیم سے قریب تر ان کے پیر دتھے اور پھر یہ پیغمبر اور صاحبانِ ایمان ہیں

(۱) (رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۵۹/۳۳ روایت جابر)

(۲) (رجال کشی ۱ صفحہ نمبر ۵۳/۲۶ ۴۲/۷۱ روایت محمد بن حکیم، روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۳۱۰)

اور اللہ صاحبانِ ایمان کا سر پرست ہے۔“ (۱)

اور پھر یہ ارشادِ الہی ”جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی تو

پیشک خدا غفور رحیم ہے۔“ (۲)

## ۷۔ عیسیٰ بن عبد اللہ قتی

۱۲۹۵۔ یونس۔ میں مدینہ میں تھا تو ایک کوچہ میں امام صادق کا سامنا ہو گیا۔

فرمایا: یونس! جاؤ دیکھو دروازے پر ہم اہلبیت میں سے ایک شخص کھڑا ہے۔ میں دروازے

پر آیا تو دیکھا کہ عیسیٰ بن عبد اللہ بیٹھے ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔

فرمایا: میں تم کا ایک مسافر ہوں

ابھی چند لمحے گزرے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے اور گھر میں مع سواری کے داخل ہو

گئے۔

پھر مجھے دیکھ کر فرمایا کہ دونوں آدمی اندر آؤ اور پھر فرمایا یونس: شاید تمہیں میری بات عجیب

دکھائی دی ہے۔

دیکھو عیسیٰ بن عبد اللہ ہم اہلبیت میں سے ہیں۔

میں نے عرض کی میری جان قربان یقیناً مجھے تعجب ہوا ہے کہ عیسیٰ بن عبد اللہ تو تم کے رہنے

(۱) آل عمران ۲۸

(۲) ابراہیم ۳۶ (امالی طوسی ۵۳/۴۵، بشارۃ المصطفیٰ صفحہ نمبر ۶۸)

والے ہیں۔ یہ آپ کے اہلیت علیہ السلام میں کس طرح ہو گئے۔

فرمایا یونس: عیسیٰ بن عبد اللہ ہم میں سے ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (۱)

۱۲۹۶۔ یونس بن یعقوب۔ عیسیٰ بن عبد اللہ امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر جب چلے گئے تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ انھیں دوبارہ بلاؤ۔

اس نے بلایا اور جب آگے تو آپ نے انہیں کچھ وصیتیں فرمائیں اور پھر فرمایا۔ عیسیٰ بن

عبد اللہ! میں اس لئے نصیحت کی ہے کہ قرآن مجید نے اپنے اہل کو نماز کا حکم دینے کا حکم دیا ہے اور تم ہمارے اہلیت میں سے ہو۔

دیکھو آفتاب یہاں سے وہاں تک عصر کے ہنگام پہنچ جائے تو چھ رکعت نماز ادا کرنا اور یہ کہہ

کر رخصت کر دیا اور پیشانی کا بوسہ دیا۔ (۲)

## ۸۔ فضیل بن یسار

۱۲۹۷۔ امام صادقؑ۔ خدا فضل بن یسار پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہم اہلیت سے تھے۔ (۳)

## ۹۔ یونس بن یعقوب

۱۲۹۸۔ یونس بن یعقوب۔ مجھ سے امام صادقؑ آیا امام رضاؑ نے کوئی مخفی بات بیان کی اور فرمایا

(۱) (امالی مفید ۶/۱۳۰، اختصاص صفحہ نمبر ۶۸، رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۶۲۳/۶۰۷)

(۲) (اختصاص صفحہ نمبر ۱۹۵، رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۶۲۵/۶۱۰)

(۳) (الفقہ ۳ صفحہ نمبر ۴۴۱، رجال کشی ۲ صفحہ نمبر ۳۸۱/۴۷۳ روایت ربعی بن

عبد اللہ فضیل بن یسار کے غسل دینے کے حوالے سے)

تم ہمارے نزدیک متہم نہیں ہو۔ تم ایک شخص ہو سے ہو جو ہم اہلبیت علیہم السلام سے ہو۔ خدا تمہیں رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ محشور کرے اور خدا انشاء اللہ ایسا کرنے والا ہے۔ (۱)

والحمد للہ رب العالمین

۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ

ص ۵ بجے گلف ایئر واپسی از لندن

فہرست مآخذ و مدارک

- ۱۔ اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين  
ابوالفقيض محمد بن محمد الحسيني الزبيدي (متوفى ۱۲۰۵ھ)
- ۲۔ اثبات الوصية للإمام علي بن ابي طالب عليه السلام  
ابوالحسن علي بن الحسين السعدي (متوفى ۳۳۶ھ)
- ۳۔ اثبات الهداة الشيخ محمد بن الحسن الحر العائلي (متوفى ۱۱۰۳ھ)
- ۴۔ الاحتجاج على اهل اللجاج  
ابومنصور احمد بن علي بن ابي طالب الطبرسي (متوفى ۶۲۰ھ)
- ۵۔ احقاق الحق وازهاق الباطل  
قاضي نور الله بن السيد الشريف الله (متوفى ۱۰۱۹ھ)
- ۶۔ احياء علوم الدين ابو حامد محمد بن الغزالي (متوفى ۵۰۵ھ)
- ۷۔ الاخبار الطوال ابو حنيفة احمد بن داؤد الديلمي (متوفى ۲۸۲ھ)
- ۸۔ الاختصاص ابو عبد الله محمد بن النعمان العكبري المقيدي (متوفى ۳۱۳ھ)
- ۹۔ اختيار معرفة الرجال (رجال كشي) ابو جعفر محمد بن الحسن (شيخ طوسي)
- ۱۰۔ الادب المفرد ابو عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري (متوفى ۲۵۶ھ)
- ۱۱۔ ارشاد القلوب ابو محمد الحسن بن ابي الحسن الديلمي (متوفى ۱۱۷ھ)
- ۱۲۔ الارشاد في معرفة حجج الله على العباد  
ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان الواسطي المقيدي (متوفى ۳۱۳ھ)

۱۳۔ اسباب نزول القرآن

ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیشاپوری (متوفی ۴۶۸ھ)

۱۴۔ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۵۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب

ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی (متوفی ۳۶۳ھ)

۱۶۔ اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ

نحر الدین علی بن ابی الکریم محمد بن محمد بن عبدالکریم الشیبانی (متوفی ۶۳۰ھ)

۱۷۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ ابو الفضل احمد بن علی بن الحجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

۱۸۔ الاصول السہ عشر دار الشبتری

۱۹۔ الاعتقادات و تصحیح الاعتقادات محمد بن علی الحسین بن بابویہ قمی الصدوق (متوفی ۳۸۱ھ)

ہـ

۲۰۔ اعلام الدین فی صفات المومن الحسن بن ابی الحسن الدیلمی (متوفی ۱۱۷۷ھ)

۲۱۔ اعلام الوری باعلام الہدی ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی (متوفی ۵۲۸ھ)

۲۲۔ اعیان الشیعہ السید محسن بن عبدالکریم الامین الحسینی العالمی (متوفی ۱۳۷۱ھ)

۲۳۔ اقبال الاعمال الحسنہ فیما یعمل مرۃ فی السنہ علی بن موسیٰ الخلی (ابن طاووس) (متوفی ۶۶۳ھ)

ہـ

۲۴۔ امالی الشجرى تحسین الحسین الشجرى (متوفی ۳۹۹ھ)

۲۵۔ امالی صدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ)

- ٢٦- امالي الطوسي محمد بن الحسن الشيخ الطوسي (متوفى ٤٦٠هـ)
- ٢٧- امالي مفيد محمد بن النعمان العكبري شيخ مفيد (متوفى ٤١٣هـ)
- ٢٨- الامامة والتبصرة من الحيرة علي بن الحسين بن بابويه القمي (متوفى ٣٢٩هـ)
- ٢٩- الامامة والبهيت <sup>عليه السلام</sup> محمد تپوي دهران
- ٣٠- انساب الاشراف احمد بن يحيى بن جابر البلاذري (متوفى ٢٤٩هـ)
- ٣١- بحار الانوار الجامعة الدرر اخبار الامم الاطهار محمد باقر بن محمد تقى المجلسي (متوفى ١١١٠هـ)
- ٣٢- البداية والنهاية ابوالفداء اسماعيل بن كثير الدمشقي (متوفى ٤٤٢هـ)
- ٣٣- بشارة المصطفى الشيعية المرتضى ابو جعفر محمد بن محمد بن علي الطبري (متوفى ٥٢٥هـ)
- ٣٤- بصائر الدرجات ابو جعفر محمد بن الحسن الصفار القمي (متوفى ٢٩٠هـ)
- ٣٥- بلاغات النساء ابوالفضل احمد بن ابي طاهر "ابن طينوز" (متوفى ٢٨٠هـ)
- ٣٦- البلد الامين تقى الدين ابراهيم بن زيد الدين الحارثي الكفعمي (متوفى ٩٠٥هـ)
- ٣٧- التاج الجامع للاصول في احاديث الرسول <sup>صلى الله عليه وسلم</sup> منصور بن علي تاصيف معاصر
- ٣٨- تاج العروس من جواهر القاموس السيد محمد بن محمد مرتضى الحسيني الزبيدي (متوفى ١٢٠٥هـ)
- ٣٩- تاريخ اصفهان ابونعيم احمد بن عبد الله الاصفهاني (متوفى ٤٣٠هـ)
- ٤٠- تاريخ الاسلام وفيات المشاهير والاعلام محمد بن احمد الذهبي (متوفى ٤٢٨هـ)
- ٤١- تاريخ الخلفاء جلال الدين عبدالرحمن بن ابي بكر السيوطي (متوفى ٩١١هـ)
- ٤٢- تاريخ الطبري العلم والملوك ابو جعفر محمد بن جرير الطبري (متوفى ٣١٠هـ)

- ٢٣- التاريخ الكبير ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بخارى (متوفى ٢٥٦هـ)
- ٢٤- تاريخ اليعقوبي احمد بن ابى يعقوب بن جعفر بن وهب بن واضح (متوفى ٢٨٢هـ)
- ٢٥- تاريخ بغداد ادم بن سلام ابو بكر احمد بن على الخطيب البغدادي (متوفى ٢٦٣هـ)
- ٢٦- تاريخ جرجان ابو القاسم حمزه بن يوسف السهمي (متوفى ٢٢٨هـ)
- ٢٧- تاريخ دمشق ترجمة الامام الحسين عليه السلام ابو القاسم على بن الحسين بن هبة الله "ابن عساكر" (متوفى ٥٤١هـ)
- ٢٨- تاريخ دمشق ترجمة الامام على عليه السلام ابو القاسم على بن الحسين بن هبة الله (متوفى ٥٤١هـ)
- ٢٩- تاريخ دمشق ابو القاسم على بن الحسين بن هبة الله (متوفى ٥٤١هـ)
- ٥٠- تاريخ دمشق ترجمة الامام الحسن عليه السلام ابو القاسم على بن الحسين بن هبة الله (متوفى ٥٤١هـ)
- ٥١- تاريخ واسط
- ٥٢- تاويل الايات الظاهرة في فضائل الحررة الطاهرة على الغروي الاسترآبادي معاصر
- ٥٣- "تفسير" ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسي (متوفى ٢٥٠هـ)
- ٥٤- التحصيف صفات العارفين من العزلة والحمول ابو العباس احمد بن محمد بن فهد الحلي الاسدي (متوفى ٨٢١هـ)
- ٥٥- تحف العقول عن آل رسول صلى الله عليه وآله وسلم ابو محمد الحسن بن على الحراني "ابن شعبة" (متوفى ٣٨١هـ)
- ٥٦- تدوين النية الشريفة محمد رضا الحسيني الجلالى (متوفى ١٣٢٥هـ)

۵۷۔ تذکرۃ الخواص یوسف بن کرغلی بن عبداللہ "سبط ابن الجوزی" (متوفی ۶۵۴ھ)

۵۸۔ الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری الشامی

(متوفی ۶۵۶ھ)

۵۹۔ تفسیر ابن کثیر ابوالفد اسماعیل بن کثیر البصری الدمشقی (متوفی ۷۷۴ھ)

۶۰۔ تفسیر البرہان ہاشم بن سلیمان البحرانی (متوفی ۱۱۰۷ھ)

۶۱۔ تفسیر طبری (جامع البیان فی تفسیر القرآن) محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ)

۶۲۔ تفسیر العیاشی ابوالنصر محمد بن مسعود السلمی السمرقندی (متوفی ۳۲۰ھ)

۶۳۔ تفسیر تلمی ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم (متوفی ۳۰۷ھ)

۶۴۔ تفسیر الکشاف ابوالقاسم جار اللہ محمود بن عمر الرمضانی (متوفی ۵۳۸ھ)

۶۵۔ تفسیر امام عسکری علیہ السلام

۶۶۔ تفسیر الفخر الرازی مفتی الغیب ابو عبداللہ محمد بن عمر (متوفی ۶۰۳ھ)

۶۷۔ تفسیر فرات الکوئی ابوالقاسم فرات بن ابراہیم بن فرات (متوفی قرآن چہارم)

۶۸۔ تفسیر مجمع البیان ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی (متوفی ۵۴۸ھ)

۶۹۔ تفسیر المیزان علامہ محمد حسین طباطبائی (متوفی ۱۴۰۲ھ)

۷۰۔ تفسیر نور الثقلین شیخ عبدعلی بن جمعہ الحویزی (متوفی ۱۱۱۲ھ)

۷۱۔ تلخیص الجیرنی تخریج احادیث الرافعی الکبیر ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی

(متوفی ۷۷۷ھ)

۷۲۔ تلخیص ابوعلی محمد بن ہمام اسکافی (متوفی ۳۳۶ھ)

- ۷۳۔ تنبیہ الخوطر وزہمتہ النواظر ابو الحسن ورام بن ابی فراس (متوفی ۶۰۵ھ)  
 ۷۴۔ تنقیح المقال فی علم الرجال شیخ عبداللہ بن محمد بن حسن المامقانی (متوفی

(۱۳۵۱ھ)

۷۵۔ التوحید ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ)

۷۶۔ تہذیب الاحکام فی شرح المقنن ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۳۶۰ھ)

۷۷۔ تہذیب التہذیب ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

۷۸۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال یونس بن عبدالرحمن المرزی (متوفی ۷۴۲ھ)

۷۹۔ تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ابو القاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ "ابن عساکر" (متوفی

(۵۷۱ھ)

۸۰۔ الثاقب فی المناقب ابو جعفر محمد بن علی بن حمزہ الطوسی (متوفی ۵۶۰ھ)

۸۱۔ الثقات ابو حاتم محمد بن حبان البستی التمیمی (متوفی ۳۵۴ھ)

۸۲۔ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ

(متوفی ۳۸۱ھ)

۸۳۔ جامع الاحادیث ابو محمد جعفر بن احمد بن علی القمی "ابن الرازی" (متوفی قرن

چہارم)

۸۴۔ جامع الاخبار (معارج الیقین فی اصول الدین)

محمد بن محمد الشعیری السمری (متوفی قرن ہفتم)

۸۵۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول ﷺ ابو السعادات مجد الدین المبارک بن محمد بن محمد

الجزري (متوفى ٦٠٦ هـ)

٨٦- الجامع الصغير في احاديث البشر النذير جلال الدين عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى (متوفى

٩١١ هـ)

٨٧- الجرح والتعديل محمد بن ادریس بن منذر الرازى (متوفى ٣٢٤ هـ)

٨٨- الجعفيات (الاشيعات) ابوالحسن محمد بن محمد بن الاشعث الكوفى (متوفى قرن

چهارم)

٨٩- جمال الاسبوع بكمال العمل المشروع ابوالقاسم على بن موسى الكلى "ابن طاؤس"

(متوفى ٦٦٣ هـ)

٩٠- الجمل والنصرة سيد العزة فى حرب البصرة ابو عبد الله محمد بن نعمان العكرى "مفيد"

(متوفى ٣١٣ هـ)

٩١- جواهر الكلام فى شرح شرائع الاسلام شيخ محمد حسن النجفى (متوفى ١٢٦٦ هـ)

٩٢- الحاوى للفتاوى جلال الدين عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى (متوفى ٩١١ هـ)

٩٣- حلية الاوليا وطبقات الاصفياء ابونعيم احمد بن عبد الله الاصفهاني (متوفى ٣٣٠ هـ)

٩٤- الخراج والخراج ابوالحسين سعيد بن عبد الله الراوندى "قطب الدين" (متوفى

٥٤٣ هـ)

٩٥- خصائص الائمة الشريف الرضى محمد بن الحسين بن موسى (متوفى ٤٠٦ هـ)

٩٦- خصائص الامام امير المؤمنين عليه السلام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائى (متوفى ٣٠٣

هـ)

٩٧- انصال ابو جعفر محمد على بن الحسين بن بابويه القمى (متوفى ٣٨١ هـ)

٩٨- الدرر المشور في التفسير الماثور جلال الدين عبدالرحمن بن ابى بكر السيوطى (متوفى

٩١١هـ)

١٠٠- الدرود الواقية ابو القاسم على بن موسى الحلى (ابن طاووس) (متوفى ٦٦٣هـ)

١٠١- الدررة الباهرة من الاصداف الطاهرة ابو عبد الله محمد بن الحكى العالمى (متوفى ٤٨٦هـ)

١٠٢- دعائم الاسلام وذكر الحلال والحرام ابو حنيفة النعمان بن محمد بن منصور بن احمد المغربى

(متوفى ٣٦٢هـ)

١٠٣- الدعوات ابو الحسين سعيد بن عبد الله الراوندى (متوفى ٥٤٣هـ)

١٠٤- دلائل الامامة ابو جعفر محمد بن جرير الطبرى (متوفى ٣١٠هـ)

١٠٥- الدمعة الساكنة فى احوال النبى والسررة الطاهرة محمد باقر بن عبد الكريم بهباني (متوفى

١٢٨٥هـ)

١٠٦- ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى ابو العباس احمد بن عبد الله الطبرى (متوفى

٦٩٣هـ)

١٠٧- ربيع الابرار وخصول الاخبار ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشري (متوفى ٥٣٨هـ)

١٠٨- رجال طوسى ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسى (متوفى ٣٦٠هـ)

١٠٩- رجال العلامة الحلى (خلاصة الاقوال) جمال الدين الحسن بن يوسف بن على بن المطهر

الحلى (متوفى ٤٢٦هـ)

١١٠- رجال نجاشى (فهرس اسماء مصنفى الشيعة) ابو العباس احمد بن على النجاشى (متوفى

٣٥٠هـ)

١١١- رجال البرقى ابو جعفر احمد بن محمد البرقى الكوفى (متوفى ٤٤٣هـ)

- ۱۱۲۔ روح المعانی ابو الفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ)
- ۱۱۳۔ روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات سید محمد باقر الخوانساری الاصفہانی (متوفی ۱۳۱۳ھ)
- ۱۱۴۔ روضۃ الواعظین محمد بن الحسن بن علی القتال النیشاپوری (متوفی ۵۰۸ھ)
- ۱۱۵۔ الزہد ابو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن المبارک الروزی (متوفی ۱۸۱ھ)
- ۱۱۶۔ الزہد ابو محمد الحسین بن سعید الکوئی (متوفی ۲۵۰ھ)
- ۱۱۷۔ السرائر الحاوی لتحریر الفتاویٰ ابو جعفر محمد بن منصور بن احمد بن ادريس الحلی (متوفی ۵۹۸ھ)
- ۱۱۸۔ سعد السعود ابو القاسم علی بن موسیٰ الحلی (ابن طاووس) (متوفی ۶۶۳ھ)
- ۱۱۹۔ سفینۃ البحار شیخ عباس قمی (متوفی ۱۳۵۹ھ)
- ۱۲۰۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ محمد ناصر الدین الابانی (معاصر)
- ۱۲۱۔ سنن ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی (متوفی ۲۷۵ھ)
- ۱۲۲۔ سنن ترمذی ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سودہ ترمذی (متوفی ۲۹۷ھ)
- ۱۲۳۔ سنن الدار قطنی ابو الحسن علی بن عمر البغدادی "دار قطنی" (متوفی ۲۸۵ھ)
- ۱۲۴۔ سنن الدارمی ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی (متوفی ۲۵۵ھ)
- ۱۲۵۔ السنن الکبریٰ ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (متوفی ۸۵۴ھ)
- ۱۲۶۔ سنن النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی (متوفی ۳۰۳ھ)
- ۱۲۷۔ سنن ابی داؤد ابو داؤد سلیمان بن اشعث البجستانی (متوفی ۲۷۵ھ)

- ۱۲۸۔ السنۃ ابو بکر احمد بن عمرو بن ابی عالم الشیبانی (متوفی ۲۷۸ھ)  
 ۱۲۹۔ سیر اعلام النبلاء ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی (متوفی ۷۲۸ھ)  
 ۱۳۰۔ سیرۃ ابن ہشام ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری (متوفی ۲۱۸ھ)

۱۳۱۔ شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ابو الفلاح عبد الحی بن احمد العکری "ابن العماد"  
 (متوفی ۱۰۸۹ھ)

- ۱۳۲۔ شرح اصول کافی صدر الدین محمد بن ابراہیم الشیرازی "ملا صدرا" (متوفی ۱۰۵۰ھ)  
 ۱۳۳۔ شرح اکاخبار فی فضائل الائمہ الاطہار ابو حنیفہ قاضی نعمان محمد المصری (متوفی ۳۰۳ھ)

۱۳۴۔ شرح نوح البلاغہ غرالدین عبد الحمید بن محمد بن ابی الحدید المعتزلی (متوفی ۶۵۲ھ)

- ۱۳۵۔ شعب الایمان ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی (متوفی ۳۵۸ھ)  
 ۱۳۶۔ شواہد التنزیل لقواعد التفضیل ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ نیشاپوری "حاکم حکانی"  
 (قرن پنجم)

۱۳۷۔ صحیح البخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ)

۱۳۸۔ صحیح مسلم ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (متوفی ۲۶۱ھ)

۱۳۹۔ صحیفہ الامام الرضا علیہ السلام منسوب بالامام رضا علیہ السلام

۱۴۰۔ الصغیفة السجادیہ امام زین العابدین

۱۴۱۔ الصراط المستقیم الی مستحق التقدیم زین الدین ابو محمد بن علی بن یونس النباطی البیاضی

(متونى ٨٤٤هـ)

١٣٢-صفات الشيعة ابو جعفر محمد بن على الحسين بن بابويه (متونى ٣٨١هـ)

١٣٣-صفوة الصوة ابو القروج جمال الدين عبدالرحمن بن على بن محمد "ابن الجوزى" (متونى

(٥٩٤هـ)

١٣٤-الصواعق المحرقة فى الرد على اهل البدع والزندقة احمد بن حجر البيهقى الكسى (متونى ٩٤٣هـ)

(٥هـ)

١٣٥-ضيافة الاخوان وهدية الخلان رضى الدين محمد بن الحسن القزوينى (متونى

(١٠٩٦هـ)

١٣٦-الطبقات الكبرى محمد بن سعد الكاتب الواقدى (متونى ٢٣٠هـ)

١٣٧-الطرائف فى معرفة مذاهب الطوائف ابو القاسم رضى الدين على بن موسى بن طاووس

الحسنى (متونى ٦٦٣هـ)

١٣٨-عدة الداعى ونجاة الساعى ابو العباس احمد بن محمد بن فهد الحلى (متونى ٨٣١هـ)

١٣٩-العقد الفريد ابو عمر احمد بن محمد بن عبدربه الاندى (متونى ٣٢٨هـ)

١٤٠-علل الشرايع ابو جعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه قمى (متونى ٣٨١هـ)

١٤١-العلل ومعرفة الرجال ابو عبد الله احمد بن محمد بن فضل الشيبانى (متونى ٢٣١هـ)

١٤٢-عندة عيون صحاح لاخبار فى مناقب امام الابرار يحيى بن الحسن الاسدى الحلى "ابن بطريق"

(متونى ٦٠٠هـ)

١٤٣-عوالى اللئالى العزيزى فى الاحاديث الدينية محمد بن على بن ابراهيم الاحسانى "ابن ابى جمهور"

(متونى ٩٣٠هـ)

- ۱۵۴۔ عیون الاخبار ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوی (متوفی ۲۷۶ھ)  
 ۱۵۵۔ عیون الاخبار رضی اللہ عنہم ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی (متوفی

(۳۸۱ھ)

- ۱۵۶۔ الغارات ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سعید "ابن حلال الشقی" (متوفی ۲۸۳ھ)  
 ۱۵۷۔ الغدیر فی الکتاب والسنتہ والادب علامہ شیخ عبدالحمین احمد امینی (متوفی ۱۳۹۰ھ)

۱۵۸۔ غرر الحکم ودرر الکلم عبدالواحد الآمدی التیمی (متوفی ۵۵۰ھ)

۱۵۹۔ الغیبۃ ابو جعفر محمد بن الحسن علی بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۶۰۔ الغیبۃ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر الکاتب النعمانی (متوفی ۳۵۰ھ)

۱۶۱۔ فتح الابواب ابو القاسم علی بن موسیٰ بن طاووس الحلی (متوفی ۶۶۳ھ)

۱۶۲۔ الفتوح ابو محمد احمد بن اعثم کوفی (متوفی ۳۱۲ھ)

۱۶۳۔ الفخر فی انساب الطالبین اسماعیل بن الحسین الروزی (متوفی ۵۱۳ھ)

۱۶۴۔ فرائد السمطین ابراہیم بن محمد بن المویذ بن عبداللہ الجوبینی (متوفی ۷۳۰ھ)

۱۶۵۔ الفرض بعد الشدة ابو القاسم علی بن محمد التتونی (متوفی ۳۸۴ھ)

۱۶۶۔ الفردوس بما ثور الخطاب ابو شیخ شیریدین شہر دار الدیلی (متوفی ۵۰۹ھ)

۱۶۷۔ الفصول الختار من العیون والحاسن ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی "شرف مرتضیٰ"

(متوفی ۳۳۶ھ)

۱۶۸۔ الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الائمہ علی بن محمد بن احمد المالکی "ابن الصباغ"

(متوفی ۸۵۵ھ)

۱۶۹۔ فضائل الشیعہ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ)

۱۷۰۔ فضائل الصحابہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)

۱۷۱۔ الفہائل ابو الفضل سدید الدین شاذان بن جبرئیل قمی (متوفی ۶۶۰ھ)

۱۷۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام منسوب الی الامام الرضا علیہ السلام

۱۷۳۔ الفقیہ (من لا یخضرہ الفقیہ) ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ (متوفی

۳۸۱ھ)

۱۷۴۔ فلاح السائل ابو القاسم علی بن موسیٰ بن طاووس الحلی (متوفی ۶۶۳ھ)

۱۷۵۔ الثمر ست ابو جعفر محمد بن الحسن "الشیخ الطوسی" (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۷۶۔ نوات الفوقیات محمد بن شاکر الکتبی (متوفی ۶۳۷ھ)

۱۷۷۔ قاموس الرجال فی تحقیق روا الشیعہ و محمد شیم شیخ محمد تقی بن کاظم التستری (متوفی

۱۳۲۰ھ)

۱۷۸۔ قرب الاسناد ابو العباس عبد اللہ بن جعفر الحمیری (متوفی بعد ۳۰۴ھ)

۱۷۹۔ کافی ثقہ الاسلام محمد بن یعقوب الکلبینی (متوفی ۳۲۹ھ)

۱۸۰۔ کامل الزیارات ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ (متوفی ۳۶۷ھ)

۱۸۱۔ الکامل فی التاریخ ابو الحسن علی بن محمد الشیبانی الموصلی "ابن کثیر" (متوفی ۶۳۰ھ)

۱۸۲۔ الکامل فی ضعفاء الرجال ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی "ابن عدی" (متوفی

۳۶۵ھ)

۱۸۳۔ کتاب سلیم بن قیس سلیم بن قیس الہلمالی العامری (متوفی ۹۰ھ)

۱۸۴۔ کشف الخفاء و مزمل الالباس ابو الفداء اسماعیل بن محمد العجلونی (متوفی ۱۱۶۲ھ)

- ۱۸۵۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ علی بن عیسیٰ الاربلی (متوفی ۲۸۷ھ)  
 ۱۸۶۔ کفایۃ الاثر النص علی الائمۃ الاثنا عشر ابو القاسم علی بن محمد بن علی الخزاز قمی (متوفی قرن  
 چہارم)  
 ۱۸۷۔ کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد الخلی الشافعی  
 (متوفی ۲۵۸ھ)

- ۱۸۸۔ کمال الدین وتمام النعمۃ ابو جعفر محمد بن بن حسین بن بابویہ (متوفی ۳۸۱ھ)  
 ۱۸۹۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال علاء الدین المتقی بن حسام الدین البہندی (متوفی  
 ۹۷۵ھ)

- ۱۹۰۔ کنز الفوائد ابو الخ محمد بن علی عثمان الکرآجکی (متوفی ۳۳۹ھ)  
 ۱۹۱۔ لسان العرب ابو النجیل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور المصری (متوفی ۷۱۱ھ)  
 ۱۹۲۔ لسان المیزان ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)  
 ۱۹۳۔ مائتہ من مناقب امیر المومنین علیہ السلام او الائمہ من ولده ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان  
 قمی (متوفی قرن پنجم)

- ۱۹۴۔ المبسوط فی فقہ الامام مہدی ابو جعفر محمد بن الطوسی (متوفی ۳۶۰ھ)  
 ۱۹۵۔ مشیر الاحزان و منیر سبل الاشجان ابو ابراہیم محمد بن جعفر الخلی "ابن نما"  
 (متوفی ۶۳۵ھ)

- ۱۹۶۔ مجمع البحرین فخر الدین الطریحی (متوفی ۱۰۸۵ھ)  
 ۱۹۷۔ مجمع البیان فی تفسیر القرآن ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی (متوفی ۵۳۸ھ)

- ۱۹۸۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد نور الدین علی بن ابی بکر الصغیر (متوفی ۸۰۷ھ)
- ۱۹۹۔ المحاسن ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی (متوفی ۲۸۰ھ)
- ۲۰۰۔ مختصر بصائر الدرجات حسن بن سلیمان الحسینی (متوفی قرن نهم)
- ۲۰۱۔ مدنیة المعاجر شیخ ہاشم بن سلیمان البحرانی (متوفی ۱۱۰۷ھ)
- ۲۰۲۔ مروج الذهب و معاون الجواهر ابو الحسن علی بن الحسین المسعودی (متوفی ۳۲۶ھ)
- ۲۰۳۔ مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل الحاج میرزا حسین النوری (متوفی ۱۳۲۰ھ)
- ۲۰۴۔ المستدرک علی الصحیحین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ)
- ۲۰۵۔ مسند اسحاق بن راہویہ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم الحنظلی الروزی (متوفی ۲۳۸ھ)
- ۲۰۶۔ مسند الامام زید منسوب بہ زید بن علی بن لا حسین علیہ السلام (متوفی ۱۲۲ھ)
- ۲۰۷۔ مسند الشہاب ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاہی (متوفی ۳۵۳ھ)
- ۲۰۸۔ مسند ابوداؤد الطیالسی سلیمان بن داؤد ابی رود البصری (متوفی ۳۰۸ھ)
- ۲۰۹۔ مسند ابویعلیٰ الموصلی احمد بن علی بن المثنیٰ التمیمی (متوفی ۳۰۷ھ)
- ۲۱۰۔ مسند احمد احمد بن حنبل بن الشیبانی (متوفی ۲۴۱ھ)
- ۲۱۱۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیاء المومنین علیہم السلام رجب البرسی
- ۲۱۲۔ مشکوٰۃ الانوار فی غرار الاخبار ابو الفضل علی الطبری (قرن ہفتم)
- ۲۱۳۔ مشکل الآثار ابو جعفر احمد بن محمد الازدی الطحطاوی (متوفی ۳۲۱ھ)
- ۲۱۴۔ مصادقۃ الاخوان ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ
- ۲۱۵۔ مصباح الشریعۃ و مفتاح الحقیقہ منسوب امام جعفر صادق علیہ السلام

٢١٦- مصباح المتجدد ابو جعفر محمد بن الحسن بن علي بن الحسن الطوسي (متوفى ٣٦٠هـ)

٢١٧- المصنف في الاحاديث والآثار ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العباسي

(متوفى ٢٣٥هـ)

٢١٨- المصنف ابو بكر عبد الرزاق بن همام الصفاني (متوفى ٢١١هـ)

٢١٩- مطالب السؤل في مناقب آل الرسول ﷺ كمال الدين محمد بن طلحة الشافعي

(متوفى ٦٥٣هـ)

٢٢٠- معاني الاخبار ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه قمي (متوفى ٣٨١هـ)

٢٢١- المعجم الاوسط ابو القاسم سليمان بن احمد اللخمي الطبراني (متوفى ٣٦٠هـ)

٢٢٢- معجم البلدان ابو عبد الله شهاب الدين ياقوت بن عبد الله الحمودي (متوفى ٦٢٦هـ)

٢٢٣- معجم الثقات وترتيب الطبقات ابوطالب التجليل السمرقندي (معاصر)

٢٢٤- المعجم الصغير ابو القاسم سليمان بن احمد اللخمي (متوفى ٣٦٠هـ)

٢٢٥- المعجم الكبير ابو القاسم سليمان بن احمد اللخمي (متوفى ٣٦٠هـ)

٢٢٦- معجم الاحاديث الامام المهدي عليه السلام الهيئة العلمية في موسسة المعارف الاسلاميه

٢٢٧- معجم رجال الحديث السيد ابو القاسم بن علي اكبر الخوئي (معاصر)

٢٢٨- مقاتل الطالبين علي بن الحسين بن محمد الاصفهاني (متوفى ٣٥٦هـ)

٢٢٩- مقتل الحسين ابو مخنف لوط بن يحيى الازدي الكوفي (متوفى ١٥٧هـ)

٢٣٠- مقتل الحسين موفق بن احمد المكي الخوارزمي (متوفى ٥٦٨هـ)

٢٣١- المقنع في الامامة عبيد الله بن عبد الله الاسدآبادي (قرن پنجم)

٢٣٢- المقنعه ابو عبد الله بن محمد بن محمد بن النعمان الكعبري شيخ مفيد (متوفى ٤١٣هـ)

- ۲۳۳- مکاتیب رسول ﷺ علی بن حسین علی الاحمدی المیانچی (معاصر)
- ۲۳۴- مکارم الاخلاق ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی (متوفی ۵۲۸ھ)
- ۲۳۵- الملاحم والفتن ابو القاسم علی بن موسیٰ الحلی "ابن طادس" (متوفی ۶۶۳ھ)
- ۲۳۶- المہوف علی قتلی الطفوف ابو القاسم علی بن موسیٰ الحلی (متوفی ۶۶۳ھ)
- ۲۳۷- مناقب آل ابی طالب ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب المازندرانی (متوفی ۵۸۸ھ)
- ۲۳۸- مناقب الامام امیر المؤمنین محمد بن سلیمان الکلونی (متوفی ۳۰۰ھ)
- ۲۳۹- المناقب ابو الحسین علی بن محمد بن محمد الواسطی "ابن لمغازی" (متوفی ۲۸۳ھ)
- ۲۴۰- منتخب الاثر شیخ لطف اللہ الصانی گلپاگانی (معاصر)
- ۲۴۱- موارد الظمان الی زوائد ابن جہان نور الدین علی بن ابی بکر البیہقی (متوفی ۸۰۷ھ)
- ۲۴۲- میزان الاعتدال فی نقد الرجال ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی (متوفی ۷۴۸ھ)
- ۲۴۳- نثر الدر ابو سعید منصور بن الحسین الآبی (متوفی ۴۲۱ھ)
- ۲۴۴- نجات الازہار علی بن الحسین المیلانی (معاصر)
- ۲۴۵- النہایۃ فی غریب الحدیث والاثار ابو السعادات مبارک بن مبارک الجزازی "ابن الاثیر" (متوفی ۶۰۶ھ)
- ۲۴۶- نبح البلاغہ تالیف سید شریف رضی محمد بن الحسین بن موسیٰ الموسوی (متوفی ۴۰۶ھ)
- ۲۴۷- نبح الحق وکشف الصدق جمال الدین الحسن بن یوسف بن مطہر الحلی (متوفی ۷۲۶ھ)
- ۲۴۸- نبح السعادتہ فی متدرک نبح البلاغہ شیخ محمد باقر الجمودی (معاصر)

- ٢٣٩- نوادر الاصول في معرفة احاديث الرسول ابو عبد الله محمد بن علي بن سورة الترمذي (متوفى ٣٢٠ هـ)
- ٢٤٠- نوادر الراوندي فضل الله بن علي الحسيني الراوندي (متوفى ٥٤٣ هـ)
- ٢٥١- النوادر (المستطرفات السرائر) ابو عبد الله بن احمد بن ادريس الكلي (متوفى ٥٩٨ هـ)
- ٢٥٢- نور الابصار في مناقب آل بيت النبي المختار شيخ مؤمن بن حسن مؤمن الشبلنجي (متوفى ١٣٩٨ هـ)
- ٢٥٣- هداية المحمدين الى طريقة المحمدين محمد امين محمد علي الكاظمي (المعاصر)
- ٢٥٣- الوافي بالوفيات صفى الدين خليل بن ايوب الصفدي (متوفى ٤٣٩ هـ)
- ٢٥٥- الوافي محمد محسن بن مرتضى الفيض الكاشاني (متوفى ١٠٩١ هـ)
- ٢٥٦- وفيات الاعيان شمس الدين ابو العباس احمد بن محمد البركي (ابن خلكان) (متوفى ٦٨١ هـ)
- ٢٥٤- وقعة الطف ابو مخنف لوط بن يحيى الازدي الكوفي (متوفى ١٥٨ هـ)
- ٢٥٨- وقعة الصفين نصر بن المزاحم المنقري (متوفى ٢١٢ هـ)
- ٢٥٩- اليقين باختصاص مولانا علي بن باصرة المسلمين ابو القاسم علي بن موسى الكلي "ابن طاوس" (متوفى ٦٦٣ هـ)
- ٢٦٠- يابج المودة لذوى القربى سليمان بن ابراهيم القندوزي الحنفي (متوفى ١٢٩٣ هـ)
- والحمد لله رب العالمين
- ٤- ربيع الثاني ١٣١٨ هـ ابوظبي



Acc No. 10,869 Date 26/3/09

Section *Urdu* Status

R.D. Class

HAJAFI BOOK LIBRARY

Shop No. 11 M.L. Heights Saldor Bazar #2 KARACHI

R.D. Class

HAJAFI BOOK LIBRARY

